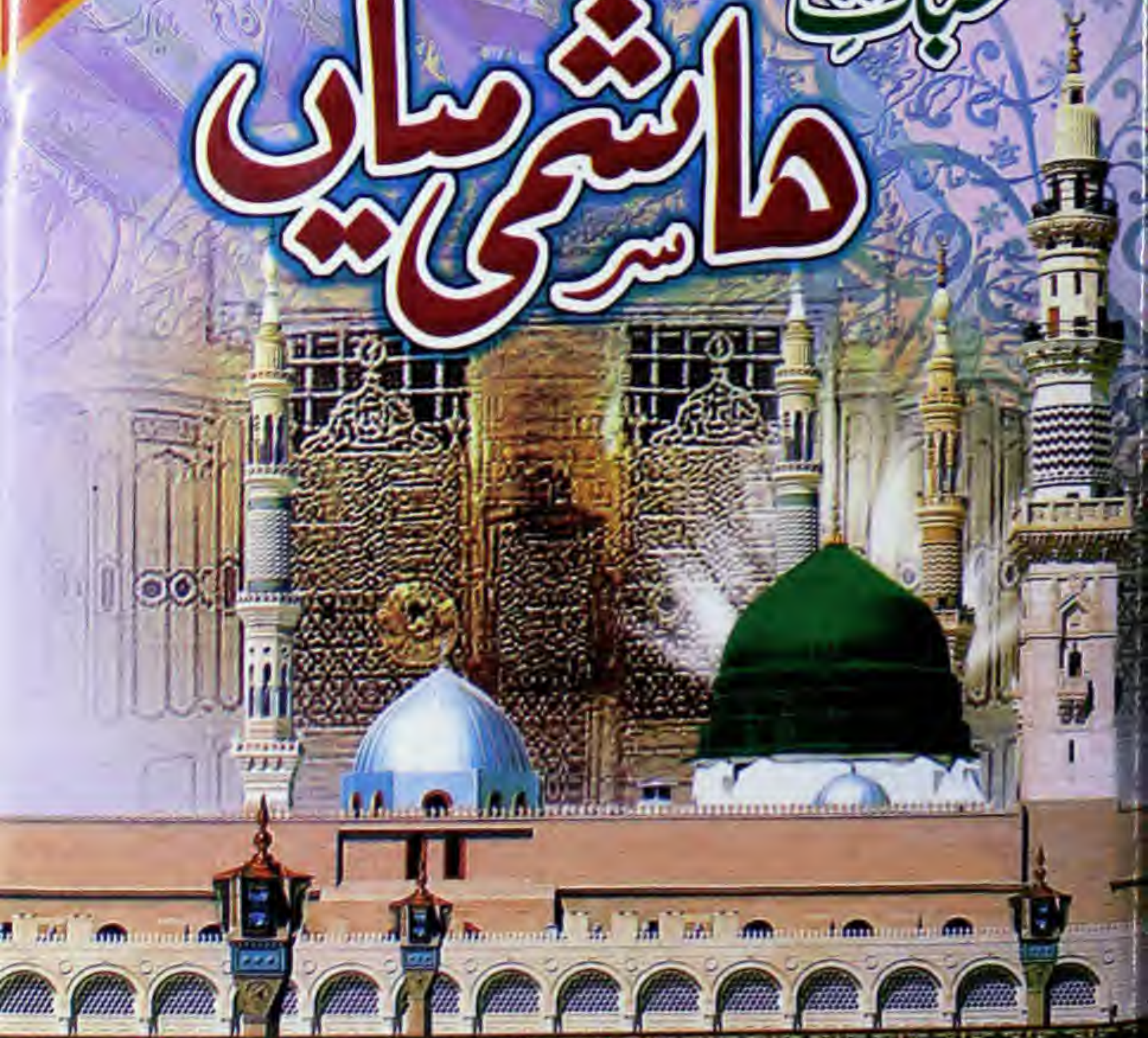


سید قاری و خطابت

عصر حاضر کے ہر دلعزیز مقرر اور مناظر

خطابت

# حاشیہ ساری

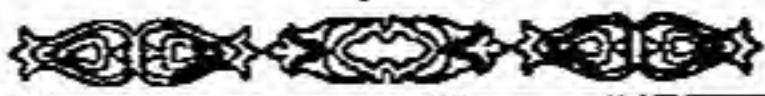


مرتب

قاری محمد اویس شاکر جشتی

مکتبہ ذیہ العابدین





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# خطبات ہاشمی میاں

مرتب

قاری محمد نوید شا کرچشتی

مکتبہ زین العابدین

باغبانپورہ لاہور 0315-4300213

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



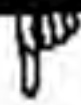


## ضابطہ :

### جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	خطبات ہاشمی میاں
مرتب	قاری محمد نوید شاہ کرچشتی
کمپوزنگ / ڈیزائننگ:	ارشاد احمد نقشبندی
بار اول	ربیع الاول 1435ھ بمطابق جنوری 2014ء
تعداد	1100
قیمت	=/540 روپے

### رابطہ



شعبہ برادرز	مکتبہ قادریہ	کرمانوالہ بک شاپ
زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور	در بار مارکیٹ لاہور	در بار مارکیٹ لاہور
مکتبہ جلالیہ	مکتبہ تنظیم الاسلام	مکتبہ قادریہ
نوارہ چوک گجرات	ماڈل ٹاؤن گجرات	نوارہ چوک گجرات
نظامیہ کتاب گھر	ہجویری بک شاپ	مکتبہ المجاہد
اردو بازار لاہور	در بار مارکیٹ لاہور	بھیرہ شریف (سرگودھا)
حافظ بک ایجنسی	نعیمیہ بک شال	الرضا کیسٹ ہاؤس
اقبال روڈ سیالکوٹ	اردو بازار لاہور	بوہڑ گیٹ ملتان





## انتساب

میں اپنی اس کاوش کو امام العارفین، سند ال محمدین  
حضرت قبلہ محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کرتا ہوں  
..... کہ جن کے علمی و روحانی فیضان سے آج بھی عشاق  
کے سینے منور نظر آتے ہیں!

خاکسار!

قاری محمد نوید شا کرچشتی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com





## فہرست



صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	انتساب	1
15	موضوع ..... مقام نبوت و رسالت	2
16	آیت مبارکہ کا ترجمہ و مفہوم	3
22	شاہد، مبشر اور نذیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم	4
27	اللہ اور رسول کا تعلق	5
29	رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے کا طریقہ و سلیقہ	6
35	اللہ نے جب سرکار کو یا بھیجا الہی کہا	7
36	1- نکتہ	8
39	حکم اس کیلئے ہے جس کا لیا جائے	9
40	منفرد عظمت کے حامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم	10
45	لفظ ”نبی“ کا معنی و مفہوم	11
49	2- نکتہ	12
50	کافر بھی علم غیب کو مانتا ہے	13
51	3- نکتہ	14
51	4- نکتہ	15
53	5- نکتہ	16
54	6- نکتہ	17
55	جس طرف نگاہ اٹھی عدم میں دم آ گیا	18
55	7- نکتہ	19
56	8- نکتہ	20
57	9- نکتہ	21
59	ہم ناموس رسالت کی پہرہ داری کریں گے	22
64	موضوع ..... بسم اللہ کی فضیلتیں	23
66	بسم اللہ کی برکتیں	24



70	بسم اللہ شریف کی حکمتیں	25
72	سورہ فاتحہ شریف کی وسعتیں	26
74	1- نکتہ	27
75	بسم اللہ کی ”ب“ کا نقطہ	28
78	بسم اللہ سے روحانی برکات	29
79	2- نکتہ	30
82	3- نکتہ	31
82	بسم اللہ میں ”ب“ استعانت کیلئے ہے	32
85	اللہ کو متعارف کروانے والی ذات	33
90	<b>موضوع..... ذکر رسول ﷺ کی اہمیت</b>	34
91	”آیت“ کسے کہتے ہیں؟	35
93	ذکر مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت	36
96	ذکر مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ رہے گا	37
97	کوئین میں چرچے رسول اللہ ﷺ کے	38
100	اعلیٰ محبوب کا ذکر بھی اعلیٰ	39
103	وہ جگہ کوئی ہے جہاں ذکر رسول ﷺ نہیں	40
106	لفظ ”رسول“ کا معنی و مفہوم	41
108	1- نکتہ	42
108	ذات مصطفیٰ ﷺ وسیلہ کامل	43
111	رسول کی بارگاہ میں ایمان آ جانا	44
114	لبیک یا رسول اللہ ﷺ	45
116	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... کا ہے سایہ تجھ پر	46
121	<b>موضوع..... نماز پڑھنا اور نماز بچانا</b>	47
122	اقامت نماز کا حکم	48
124	1- نکتہ	49
125	عبادتیں بھی برباد ہو جاتی ہیں	50
126	2- نکتہ	51
128	شیطان کے خلاف خوب بولو	52





131	شیطان کا کیا حال ہوا	53
132	3-نکتہ	54
134	تعظیم نبوت میں جھکنا اور قیام کرنا	55
136	طریقہ بدلنے سے قانون نہیں بدلتا	56
141	نماز پڑھنی کیسے ہے اور بچانی کیسے ہے؟	57
142	نماز ہولی کب ہے؟	58
145	موضوع..... آدم زمین پر خلیفۃ اللہ	59
146	اللہ نے جب خلیفہ بنایا	60
149	آدم کی خلافت کا انکار کرنے والا	61
151	خلیفہ کسے کہتے ہیں؟	62
152	1-نکتہ	63
154	سب سے پہلے نور مصطفیٰ بنایا گیا	64
156	حضرت آدم سے پہلے "نبی"	65
156	2-نکتہ	66
158	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کائنات بنائی گئی	67
158	3-نکتہ	68
159	رسول بندوں اور رب کے درمیان وسیلہ	69
160	ہم بشر اپنی ضرورت کیلئے	70
161	4-نکتہ	71
165	سرکار صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کو دیکھ رہے ہیں	72
165	5-نکتہ	73
167	آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ کیسے؟	74
167	6-نکتہ	75
168	اطاعت مصطفوی..... اطاعت خداوندی ہے	76
171	خلافت راشدہ	77
173	موضوع..... نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	78
174	اللہ کی طرف سے آیا تمہارے پاس	79
177	قَدْ جَاءَكُمْ..... تحقیق آیا تمہارے پاس	80





178	1-نکتہ	81
179	کیا تحقیق بدل سکتی ہے؟	82
182	نور تمہارے پاس تشریف لائے	83
183	2-نکتہ	84
184	نبی ﷺ کے نور کو کب بنایا؟	85
185	3-نکتہ	86
189	نور مصطفیٰ ﷺ کو کہاں رکھا	87
189	4-نکتہ	88
193	نور مصطفیٰ ﷺ اقرب خدا میں	89
194	5-نکتہ	90
196	معراج کی شب قرب خداوندی	91
196	6-نکتہ	92
203	نور مصطفیٰ ﷺ سے چمک پانے والے	93
205	صبح طیبہ میں ہوئی بٹا ہے پاڑہ نور کا	94
209	موضوع..... معراج مصطفیٰ ﷺ	95
210	ذکر معراج..... لفظ سبحان سے ابتدا	96
213	1-نکتہ	97
214	مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک	98
217	نبی ﷺ کو معراج بھی ناز کیساتھ ہوا	99
218	2-نکتہ	100
221	”اَسْرٰی“ کس سیر کو کہتے ہیں	101
221	3-نکتہ	102
224	لُغْرِيَّةٌ مِنْ اِيَّاكُنَا کی حکمتیں	103
224	4-نکتہ	104
227	ساری بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے	105
228	5-نکتہ	106
231	یا شاہ امم..... کون کرے تیری برابری	107
232	غیب ذات بھی رسول کے سامنے	108





233	6-نکتہ	109
235	7-نکتہ	110
236	8-نکتہ	111
239	موضوع..... شرکار کی ذات "سراج منیر"	112
240	محبوب ﷺ پر روشن چراغ	113
241	1-نکتہ	114
243	یا رسول اللہ کہنے پر اعتراض کیوں؟	115
246	نبی ﷺ پر سراج بھی اور منیر بھی	116
246	2-نکتہ	117
249	سراج منیر کا معنی لغت میں	118
250	3-نکتہ	119
252	سراج منیر کا فیضان	120
254	بجھائے نہ بجھ سکے وہ ایسے چراغ ہیں	121
256	جب چاہیں جس کو چاہیں روشن فرمائیں	122
257	4-نکتہ	123
261	مدینہ سے سب کو چمکایا جا رہا ہے	124
262	5-نکتہ	125
266	موضوع..... بے مثل رسول کی بے مثل بشریت	126
269	قرآن پاک کی آیات کی تقسیم	127
271	1-نکتہ	128
272	قرآن کے پوشیدہ راز	129
273	2-نکتہ	130
275	اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	131
376	3-نکتہ	132
279	عقیدہ کوئی آیات سے بنایا جائے؟	133
379	4-نکتہ	134
281	5-نکتہ	135
284	زبان رسول ﷺ سے بد مسلمان کیوں کہلوایا	136





284	6-نکتہ	137
286	اللہ اپنے محبوب کو کیسے بلائے گا	138
289	ایک مسلمی..... بھی سرکارِ علیہ السلام نے فرمایا	139
291	7-نکتہ	140
293	آپ نے انا بشرِ مسلم کیوں فرمایا؟	141
295	آقا علیہ السلام نے حقوق انسانی کیلئے آواز اٹھائی	142
300	موضوع..... سرکارِ علیہ السلام کی ذات احسان خداوندی	143
301	بچنے کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں	144
304	جو درمیان ہوتا ہے..... منفرد ہوتا ہے	145
306	اللہ کا مومنوں پر احسان	146
307	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات	147
308	1-نکتہ	148
310	اللہ نے احسان کیوں بتایا	149
312	2-نکتہ	150
313	کائنات سجائی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے	151
315	نورِ کبھک من نور کی وضاحت	152
315	3-نکتہ	153
316	ایک اعتراض کا جواب	154
319	نورِ مصطفیٰ سب سے پہلے بنانے میں حکمت	155
320	4-نکتہ	156
327	موضوع..... قرآن اور اہلبیت	157
328	محنت کرنے والوں کی سوج	158
329	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی فکر	159
331	1-نکتہ	160
332	امت کی کامیابی کا نسخہ	161
333	2-نکتہ	162
335	قرآن اہلبیت کیساتھ کیوں؟	163
337	تم بھی گمراہ نہیں ہو گے	164





337	3-نکتہ	165
339	قرآن اور جماعت صحابہ کرام علیہم السلام	166
340	4-نکتہ	167
343	قرآن اور اہلبیت کی نسبت	168
347	قرآن کی حقانیت اور اہلبیت کی صداقت	169
347	5-نکتہ	170
349	قرآن بھی پاک اہلبیت بھی پاک	171
350	6-نکتہ	172
351	آل رسول کو اللہ نے پاک بنایا	173
352	7-نکتہ	174
353	حالت نماز میں حسین رضی اللہ عنہ پشت نبی پر	175
355	8-نکتہ	176
357	9-نکتہ	177
358	سرکارِ علیہ السلام کو نماز میں حسین رضی اللہ عنہ کا خیال	178
362	موضوع..... قبر کے سوالات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات	179
363	دنیا اور آخرت کی بھلائی	180
364	1-نکتہ	181
366	انسان ایک مسافر ہے	182
368	ہم جس کو مانتے ہیں زندہ سمجھ کر مانتے ہیں	183
370	قبر کی رات فیصلے کی رات	184
372	محشر سے پہلے کا حشر زیر قبر	185
374	کامیابی کا انحصار قبر کے سوالات پر ہے	186
375	2-نکتہ	187
380	معیاری کامیابی کی نشانی	188
380	3-نکتہ	189
383	رب، دین اور ہستی پاک کا سوال قبر میں	190
384	4-نکتہ	191
388	5-نکتہ	192





389	سید البشر ﷺ کی بے مثلیت	193
391	6- نکتہ	194
393	امتی کی قبر میں ذات مصطفیٰ ﷺ	195
393	7- نکتہ	196
395	موضوع..... رحمت مصطفیٰ ﷺ	197
397	پرہیز گاری کیا ہے؟	198
399	محبت و محبوب میں لڑائی نہیں ہوتی	199
401	میدان محشر میں سرکار کی بندہ نوازی	200
406	محشر میں سرکار ﷺ کا دامن رحمت	201
408	قرض لیتی ہے گناہ پرہیز گاری..... واہ، واہ	202
413	ان کے کرم سے نعت لکھنا	203
414	1- نکتہ	204
416	2- نکتہ	205
418	موضوع..... عظمت مصطفیٰ ﷺ	206
420	رفعت و ذکر مصطفیٰ ﷺ	207
421	حضور ﷺ کی شان..... محمد رسول اللہ	208
423	رسول اللہ..... لا الہ الا اللہ	209
423	1- نکتہ	210
425	قرآن میں..... محمد رسول اللہ	211
426	2- نکتہ	212
428	”رسول“ کا معنی و مفہوم	213
429	3- نکتہ	214
431	رسول ﷺ کا وسیلہ	215
435	4- نکتہ	216
442	رسول ﷺ موجود کیسے ہیں؟	217
444	کائنات بھی صدقہ حضور کا	218
448	دیدہ گور کو کیا نظر آئے..... کیا دیکھے؟	219
450	اسلام اور باطنی اسلام ﷺ	220



455	<b>موضوع..... تفسیر سورۃ فاتحہ شریف</b>	221
456	تعارف سورہ فاتحہ	222
462	فاتحہ پڑھنے میں فرق	223
464	<b>2-نکتہ</b>	224
467	الحمد للہ رب العالمین میں حکمتیں	225
467	<b>3-نکتہ</b>	226
468	ہر کوئی کسی کی تعریف کر رہا ہے؟	227
469	تعریف کرنے کے انداز	228
471	قرآن میں نبی کی تعریف	229
475	نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے	230
476	<b>4-نکتہ</b>	231
477	اللہ نے ہی اپنے نبی کو بنایا ہے	232
480	تعریف کی دو قسمیں	233
484	<b>5-نکتہ</b>	234
485	رسول کو سب اللہ نے عطا کیا	235
489	اللہ نے سب رسول کیلئے بنایا	236
493	<b>موضوع..... موت ایک نعمت ہے</b>	237
494	ہر چیز اللہ کیلئے ہے	238
497	خدا نے مردہ کسے کہا؟	239
498	اصل میں مردہ کون ہیں؟	240
498	<b>1-نکتہ</b>	241
501	مردہ شخص قرآن کی نظر میں	242
503	نبی ﷺ کے وفادار زندہ ہیں	243
504	<b>2-نکتہ</b>	244
506	زندوں کو دینا..... زندوں سے لینا	245
512	سب کچھ اللہ ہی کیلئے ہے	246
514	شفاعت مصطفیٰ ﷺ میں	247
518	<b>موضوع..... خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ</b>	248





520	مقام خلافت کی رفعت	249
523	شیطان سے بچنا ضروری ہے	250
525	شجر ممنوعہ..... اور آدم علیہ السلام اور اناں حوا	251
529	رضائے الہی کیلئے کالیف میں پڑنا	252
533	بے مثال کا کلام بھی بے مثال	253
538	انگریز کی سازش..... فتنوں کی بوچھاڑ	254
541	خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ	255
542	خدا دینے والا..... حضور لینے والے	256
544	دینے کی مشہور دو قسمیں	257
550	نماز اور زکوٰۃ کی جامعیت	258
551	نماز اور زکوٰۃ کی پہچان	259
553	1- نکتہ	260
556	زکوٰۃ اور تقسیم ذر کا نظام	261
557	2- نکتہ	262
559	نبی ﷺ کے بے مثال فیصلے	263
560	3- نکتہ	264
563	سید زکوٰۃ دے گا مگر لے گا نہیں	265
565	رسول ﷺ کی بے مسکیت	266
565	4- نکتہ	267
569	نماز اور زکوٰۃ قرآن میں ایک ساتھ	268
569	5- نکتہ	269
572	ظاہر و باطن پر حضور ﷺ نگران ہیں	270



## موضوع..... مقام نبوت و رسالت

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا <sup>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sup>

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

وعلى الك وأصحابك يا سيدي يا حبيب الله

علمائے ملت اسلامیہ..... مشائخ کرام..... بزرگوار و دوستو ساتھیو! عزیز بچو

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی میری یہ تقریر کراچی کے سلسلہ تقاریر اور دورائے تقریر کی آخری تقریر ہے..... پھر کل میں ان شاء اللہ لاہور کیلئے روانہ ہو رہا ہوں اور پھر اس کے بعد ”داتا“ کی بارگاہ میں حاضری دینی ہے اس لئے کہ میرا یہ یقین ہے کہ جس دل میں داتا نہیں..... اس کو کچھ بھی آتا نہیں

اور پھر پیر کے دن لاہور کے ”پیر“ کی اجازت سے یہ پیران پیر کی اولاد شام کی فلائٹ سے واپس آجائے گی..... ان شاء اللہ

اور اس کے بعد منگل کو وہ آخری تقریر ”دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ“ میں ہوگی..... ہاں تو منگل کے دن وہ تقریر ہوگی..... یعنی اس تقریر کے حوالے سے یوں کہہ لو..... کہ جب جنگل میں منگل ہوتا ہے تو پھر منگل کو جنگل میں دن گل کیسا ہوگا؟ یقیناً وہ دیکھنے کے لائق ہوگا..... آپ سب شرکت کیجئے گا

آپ مجھے تو بھول جائیں گے..... لیکن وہ تقریر نہیں بھول جائیں گے..... ان شاء اللہ

آیت مبارکہ کا ترجمہ و مفہوم:

خیر دوستو!

میں نے ابھی ایک آیت مقدسہ کا صرف تھوڑا سا حصہ تلاوت کیا ہے..... اس لئے کہ مجھے پتہ ہے کہ اگر پوری آیت تلاوت کرتا اور پھر پوری آیت مبارکہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کے حوالے سے گفتگو کرتا تو پھر آج کی رات گزر جاتی

اس لئے کہ میرا تجربہ میرے سامنے ہے کہ اس پوری آیت مقدسہ پر میں نے بمبئی میں تقریر کی تو اس کا دورانیہ 12 گھنٹے کا تھا

لیکن آج صرف اس کے پہلے حصے پر ہی بات کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں..... ویسے ایک مرتبہ میں پوری آیت مقدسہ پڑھ دیتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ وہ کونسی آیت ہے..... کہ جس کے پہلے حصے پر آج ہم بات کریں گے..... تو آیت مبارکہ ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ  
وَسِرَاجًا مُنِيرًا

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے بشیر بنا کر بھیجا ہے اور نذیر بنا کر بھیجا ہے..... داعی الی اللہ بنا کر بھیجا ہے اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے اس کے علاوہ ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے..... کہ:

”اے غیب کی خبریں دینے والے ہم نے آپ کو چشم دید گواہ بنا کر بھیجا ہے خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے“

اور سوچنے کی بات تو یہاں پر یہ ہے..... کہ اپنے محبوب کو جو کچھ بھی بنا کر بھیجا ہے اس کا اعلان خود رحمن بذریعہ قرآن کر رہا ہے کہ ہم نے اپنے حبیب ﷺ کو کیا کیا بنا کر بھیجا ہے

یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مخاطب کر کے ان تمام صفات کا ذکر فرمایا جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو موصوف کیا ہے..... لیکن سب سے پہلے کیا



فرمایا؟

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ..... اے نبی

کیا خیال ہے..... کہ نبی ﷺ کو پہلے پتہ نہیں تھا کہ میں نبی ہوں؟  
 ہاں معلوم تھا..... اسی لئے تو صحن کعبہ میں کھڑے ہو کر اپنی نبوت کی خبر دے  
 رہے تھے..... کیا خیال ہے کہ نبی ﷺ کو پہلے پتہ نہیں تھا کہ میں ”شَهِيدُ“  
 ”ہوں؟“

یقیناً پتہ تھا اسی لئے تو امتیوں کے اعمال پر گواہی کا اعلان فرما رہے ہیں کیا  
 خیال ہے کہ نبی ﷺ کو معلوم نہیں تھا کہ ”مُبَشِّرًا“ ہوں؟  
 یقیناً پتہ تھا اسی لئے تو اپنے غلاموں میں خوشیاں بانٹ رہے ہیں.....  
 شہادتیں دے رہے ہیں..... اور دنیا اور آخرت دونوں کی شہادتیں دے رہے  
 ہیں

کیا خیال ہے..... کہ نبی ﷺ کو معلوم نہیں تھا کہ میں ”نَذِيرًا“ ہوں؟  
 یقیناً پتہ تھا اسی لئے تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ڈر سنا رہے ہیں..... جہنم کی  
 خوفناکی اور قبر کی ہولناکی کی خبر آپ ہی تو دے رہے ہیں۔  
 تو پھر تعجب کی بات تو یہ ہے..... کہ کہا بھی اسی ذات کو جا رہا ہے..... کہ جن  
 کو پہلے سے ہی علم ہے..... کہ:

میں	نبی	ہوں
میں	شاہد	ہوں
میں	مبشر	ہوں
میں	نذیر	ہوں



میں داعی ہوں

میں سراج منیر ہوں

جیسا کہ اگر کوئی اس اسٹیج پر آ کر مجھ سے کہے کہ تم ”ہاشمی میاں“ ہو..... تم خاندان محدث کچھو چھوی کے چشم و چراغ ہو..... تم نے ”مبارک پور“ میں اتنی دیر پڑھا..... تمہیں یہ یہ زبانیں آتی ہیں..... تو میں اس کو کیا کہوں گا؟

یہی کہ جناب مجھے پتہ ہے کہ میں ”ہاشمی میاں“ ہوں..... میں ”مبارک پور“ میں پڑھتا رہا ہوں..... میں نے دنیا پھری ہے..... اور اے میرا تعارف مجھے پیش کرنے والے تم میرا تعارف مجھے ناکرواؤ..... بلکہ میرا تعارف اس سے کرواؤ..... کہ جو یہ نہ جانتا ہو..... کہ میں کون ہوں؟ ارے میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں..... میری خوبیاں کیا ہیں..... تعارف تو اس سے کرواتے ہیں جو جانتا نہ ہو

یعنی اگر کسی کو کچھ بتایا جاتا ہے تو اس کی معلومات میں اضافے کیلئے..... تو قربان جاؤں! میرا رب..... اپنے محبوب ﷺ سے فرما رہا ہے

تم..... نبی ہو

تم..... شاہد ہو

تم..... مبشر ہو

تم..... نذیر ہو

تم..... داعی ہو

تم..... سراج منیر ہو

تو آخر اس میں حکمت کیا تھی؟..... نبی کو تو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ میں کیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہوں..... دوستو بڑی توجہ..... کہ:

اگر تعارف کروانا تھا..... تو ابو جہل سے کہا ہوتا  
اگر تعارف کروانا تھا..... تو ابولہب سے کہا ہوتا  
اگر تعارف کروانا تھا..... تو کافروں سے کہا ہوتا  
اگر تعارف کروانا تھا..... تو مشرکوں سے کہا ہوتا  
تو اگر ایسا کرنا ہوتا تو پھر آیت کے شروع میں..... یٰٰٓأَيُّهَا النَّاسُ..... کہا ہوتا  
یا پھر..... یٰٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ..... کہا ہوتا

سوال یہ ہے کہ اے میرے اللہ..... جو بات نبی کے تعارف کے بارے  
بندوں سے کہنے کی تھی..... وہ تو نے نبی ﷺ سے کیوں کہی؟ یعنی  
اگر..... یٰٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ کر آیت کو شروع نہ بھی کیا جاتا تو پھر بھی میرے نبی ﷺ  
کو پتہ تھا..... کہ:

وہ..... نبی ہیں

وہ..... شاہد ہیں

وہ..... مبشر ہیں

وہ..... نذیر ہیں

وہ..... داعی الی اللہ ہیں

وہ..... سراج منیر ہیں

یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے

خبر اس کو دی..... جو باخبر ہے

تعارف اس کو کروایا..... جو خود جانتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اطلاع اسے دی..... جو مطلع ہے  
 صفت اس کو بتائی..... جو خود موصوف ہے  
 علم اس کو دیا..... جو عالم ہے  
 یعنی بات ہمیشہ اس کو کسی کے متعلق بتائی جاتی ہے کہ جس کو پتہ نہ ہو..... تو  
 اگر کوئی خود ہی جانتا ہو..... پہلے ہی جانتا ہو..... تو پھر اس کو اس صفت کا  
 تعارف نہیں کروایا جاتا یعنی اگر نبی ﷺ کی ان صفتوں کے بارے میں  
 دوسرے انسانوں کو بتایا جاتا تو پھر ان کے علم میں اضافہ ہوتا..... ان کی  
 معلومات میں اضافہ ہوتا..... جو نہیں جانتے تھے ان کو بتایا جاتا تو ان کی جان  
 پہچان میں اضافہ ہوتا۔

آخر کار جواب یہ آیا..... کہ اے ہاشمی تو کیا جانتا ہے کہ یہ انسان کیا  
 ہیں؟..... اگر سنور جائے..... تو فرشتے اس پر رشک کرتے ہیں..... اگر بگڑ جائے  
 ..... تو شیطان اس سے حیران ہوتے ہیں

یعنی انسانی مجمع کی فطرت ہے کہ جب کوئی بات ان کے سامنے کہی جائے تو  
 کوئی مانتا ہے..... کوئی انکار کرتا ہے۔

کوئی دل سے لگاتا ہے..... کوئی ٹھکرا دیتا ہے  
 کوئی پیار کرتا ہے..... کوئی نفرت کرتا ہے  
 کوئی قبول کرتا ہے..... کوئی پھینک پھیر لیتا ہے  
 یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب بھی کوئی نئی بات اس کے سامنے لیکر آؤ گے  
 ..... تو کچھ لوگ تسلیم کریں گے اور کچھ انکار کر دیں گے..... جس طرح کہ آقا  
 ﷺ نے اپنے رب کا سچا پیغام لوگوں تک پہنچانے کیلئے مکہ کے چند لوگوں کو اکٹھا



کیا اور انہیں یہ اعلان سنایا کہ تم سب گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

تو کیا خیال ہے کہ نتیجہ کیا سامنے آیا کہ.....:

کچھ اقرار کر گئے ..... کچھ انکار کر گئے  
کچھ اپنے ہو گئے ..... کچھ بیگانے ہو گئے  
کچھ وفادار ہو گئے ..... کچھ غدار ہو گئے  
کچھ جم گئے ..... کچھ پھر گئے  
کچھ بیٹھے رہے ..... کچھ چلے گئے

یعنی! اس وقت بھی

کسی نے اقرار کا نعرہ لگایا ..... تو کسی نے انکار کا نعرہ لگایا  
کسی نے محبت کا نعرہ لگایا ..... تو کسی نے عداوت کا نعرہ لگایا  
شاید، مبشر اور نذیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

یعنی ..... یہ بات ثابت ہوگی کہ انسان کی فطرت میں یہ چیز شامل ہے کہ  
کچھ کا انکار کرتا ہے ..... اور کچھ کا اقرار کرتا ہے

اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو بیان کرنا چاہا  
تو کسی بندے کو مخاطب نہیں کیا ..... کسی عام انسان کو مخاطب نہیں کیا ..... بلکہ! فرمایا  
محبوب:

میں تمہاری ..... شہدیت بیان کر رہا ہوں  
میں تمہارا ..... مبشر ہونا بیان کر رہا ہوں  
میں تمہارا ..... نذیر ہونا بیان کر رہا ہوں



میں تمہارا ..... داعی ہونا بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہارا ..... سراج منیر ہونا بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہارے ..... اوصاف بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہارے ..... کمالات بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہاری ..... صداقتیں بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہاری ..... عظمتیں بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہاری ..... رفعتیں بیان کر رہا ہوں  
 میں تمہاری ..... عزتیں بیان کر رہا ہوں  
 اس لئے میرے محبوب میں یہ باتیں لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں کہوں گا اس  
 لئے کہ اگر یہ باتیں میں نے لوگوں سے کہہ دیں

تو کچھ ماننے والے ہو جائیں گے

تو کچھ انکار کرنے والے ہو جائیں گے

لیکن میرے محبوب میں مخاطب ہی تمہیں کر رہا ہوں ..... کہ:

تمہاری عزت کے متعلق

تمہاری عظمت کے متعلق

تمہاری رفعت کے متعلق

تمہاری رسالت کے متعلق

تمہاری نبوت کے متعلق

مجھے انکار پسند نہیں ..... اسی لئے کسی سے نہیں بیان کرتا ..... تمہیں ہی

مخاطب کر کے کہہ رہا ہوں



يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا  
 اے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات ان لوگوں سے نہیں کہوں گا..... اس  
 لئے..... کہ:

اس میں ..... تمہاری شہدیت ہے  
 اس میں ..... تمہاری مبشریت ہے  
 اس میں ..... تمہاری نذیریت ہے  
 اس میں ..... تمہاری نبوت ہے  
 اس لئے! میں نہیں چاہتا کہ کوئی اس کا انکار کر دے..... تو میں یہاں تمہیں  
 مخاطب کر کے ان تمہارے اوصاف و کمالات کا ذکر کر رہا ہوں  
 اس لئے..... کہ:

نہ ادھر سے انکار ہوگا  
 نہ ادھر سے انکار ہوگا  
 کیوں کہ میں نے تو یہ سب کچھ عطا کیا ہے..... میں انکار کیسے کروں گا؟  
 اور تم نے تو یہ سب کچھ لیا ہے..... اس لئے تم انکار کیسے کرو گے؟  
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم!

میں کہتا رہوں ..... اور تم مانتے رہو  
 میں سناتا رہوں ..... اور تم سنتے رہو  
 میں نوازتا رہوں ..... اور تم لیتے رہو  
 سر.. لوگوں کی اپنی قسمت ہے کہ اگر کوئی تمہاری زبان سے سن کر انکار کر  
 دے..... تو اس کا اپنا مقدر ہے..... لیکن اس کی خوش بختی ہے کہ جو تمہاری زبان



سے سن کے اقرار کرے

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ..... اے نبی

اگر ”یانبی“ کہا جاتا تو پھر بھی کام چل جاتا ..... لیکن یہاں پر اللہ نے ”یا نبی“ نہیں فرمایا بلکہ ..... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ..... فرمایا ہے ..... میرے بھائیو:

اُئی بھی تو ندا کے لئے ہے ..... اور ”یا“ بھی ندا کیلئے ہے

یعنی اُئی کا معنی بھی وہی ہے ..... یعنی ..... اے نبی

اور ”یا“ کا معنی بھی وہی ہے ..... یعنی ..... اے نبی

اب ہمارے استعمال میں بھی یہ دونوں لفظ ہیں ..... یعنی ہم کہتے ہیں:

یا نبی اللہ ..... ﷺ

یا رسول اللہ ..... ﷺ

یا حبیب اللہ ..... ﷺ

اور لفظ ”اُئی“ کو بھی ہم استعمال کرتے ہیں ..... یعنی:

الْتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوٰتُ وَ الطَّيِّبٰتُ اَسْلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ

یعنی جب ہم ویسے اپنے نبی کو پکارتے ہیں تو یا ”حبیب اللہ“ کہتے ہیں

اور جب نماز میں اپنے آقا ﷺ کو پکارتے ہیں ..... تو يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

کہتے ہیں

تو قربان جاؤں ..... جب میرے اللہ نے اپنے محبوب کو مخاطب فرمایا ..... تو

ان دونوں حرفوں کو اکٹھا کر کے مخاطب فرمایا ..... کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



یعنی اب ان اعتراض کرنے والوں سے پوچھو..... کہ  
تم سے تو ہمارا اک مرتبہ ”یا“ برداشت نہیں ہوتا..... تم نے اللہ تعالیٰ کا دو  
مرتبہ حرف ندا یعنی یا اور آئی کیسے برداشت کر لیا ہے؟  
یعنی اللہ نے قرآن پاک میں اپنے نبی کو دو مرتبہ ”یا“ کے ساتھ پکارا تو  
پوری جماعت چپ رہی..... لیکن ہم نے صرف ایک ”یا“ کے ساتھ یا رسول  
اللہ ﷺ

یا نبی اللہ ﷺ کہہ دیا

یا حبیب اللہ ﷺ کہہ دیا

تو ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا..... آخر ایسا کون سا لفظ ہے..... کہ جو ہم نے اپنے  
پاس سے لگا لیا ہے..... بھی اللہ تو قرآن میں دو حرف ندا کے ساتھ پکار رہا ہے  
..... ہم نے تو صرف ایک ”یا“ کیساتھ ہی اپنے نبی ﷺ کو پکارا ہے..... تمہیں  
اعتراض کیوں ہوا؟

اب اگر کسی نے سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کرے کہ اس نے ایسا  
کیوں کیا؟

لیکن آؤ میں یہاں پر ایک مزے کی بات پیش کرتا ہوں..... کہ اللہ تعالیٰ  
”عالم الغیب“ ہے..... وہ آنے والے تمام وقت و حالات سے آگاہ ہے..... اس  
لئے تو اس وحدہ لا شریک نے اپنے محبوب کو دو مرتبہ حرف ندا یعنی ”یا“ اور ”آئی“  
سے پکارا..... تاکہ لوگوں کے اعتراض ختم ہو جائیں..... لوگوں کے منہ بند ہو  
جائیں..... کہ میں بڑا ہوں کہ نبی کو دو مرتبہ حرف ندا سے پکار رہا ہوں

اور تم چھوٹے ہو کہ نبی کو ایک مرتبہ بھی یا رسول اللہ ﷺ نہیں کہہ دیتے



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ اور رسول کا تعلق:

دوستو!

اب مجھے یہاں اور بھی ایک بات ابھی کہنا ہے..... کہ اس آیت مبارکہ کو پڑھو اور اس کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تعلق کو پہچانو..... کہ: اللہ تعالیٰ دے رہا ہے..... محمد مصطفیٰ ﷺ لے رہے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو:

رسالت دی..... نبوت دی

عزت دی..... عظمت دی

رفعت دی..... حکمت دی

محبوبیت دی..... معصومیت دی

اور ایسا پیارا تعلق بیان فرما دیا..... کہ اے محبوب ﷺ

میں عطا کر رہا ہوں..... میں انکار کیوں کروں گا؟

..... تم لے رہے ہو..... اور تم انکار کیوں کرو گے؟

یعنی یہ ایک تعلق ہے..... خدا اور مصطفیٰ ﷺ میں کہ خدا دے رہا ہے.....

اور اس کا نبی لے رہا ہے..... اور ہمارا حال یہ ہے..... کہ:

ادھر نبی دے رہا ہے..... ہم لے رہے ہیں

یعنی:

قرآن ہم نے..... رسول اللہ ﷺ سے لیا

شریعت ہم نے..... رسول اللہ ﷺ سے لی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



طریقت ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لی  
 سنت ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لی  
 حکمت ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لی  
 علم ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”نماز“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لی  
 ”روزہ“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”زکوٰۃ“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”حج“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”جہاد“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”سیرت“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لی  
 ”اخلاق“ حسنہ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”اسوۃ“ حسنہ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیا  
 ”احکامات“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیے  
 ”واجبات“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیے  
 ”قانون“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیے  
 ”ضابطہ“ ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیے  
 ”اصول“ زندگی ہم نے ..... رسول اللہ ﷺ سے لیے

میں بڑی بات کہنے والا ہوں ..... انتہائی توجہ کرنا ..... نبی ﷺ کی ذات  
 پاک اللہ سے لے رہے ہیں ..... اور مخلوق خدا کو دے رہے ہیں ..... لیکن یہاں  
 کہنے کی بات یہ ہے کہ نبی اپنے اللہ سے لے رہا ہے اور پھر بھی اللہ اپنے نبی کو دو



مرتبہ حرفِ ندا سے پکار رہا ہے..... اور آج یہ امتی کیسا ہے کہ یہ سب کچھ نبی سے لے رہا ہے..... اور پھر بھی نبی کو نہیں پکار رہا.....؟

پھر بھی یا رسول اللہ ﷺ نہیں کہہ رہا؟

پھر بھی یا حبیب ﷺ نہیں کہہ رہا؟

پھر بھی یا نبی اللہ ﷺ نہیں کہہ رہا؟

رسول ﷺ سے لینے کا طریقہ و سلیقہ:

دوستو!

اب سب سے پہلے میں یہاں ایک بات عرض کر دوں کہ..... میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ سے لیتے ہیں..... اور بندوں کو دیتے ہیں..... لیکن لینے کا بھی کوئی طریقہ و سلیقہ ہونا چاہئے

تو میں یہاں سب سے پہلے ایک مثال عرض کرتا ہوں بعد میں بھی یہ بتاؤں گا کہ رسول ﷺ سے لینے کا طریقہ و سلیقہ کیا ہے  
مثال:

لینے کے بھی بہت سارے طریقے ہوتے ہیں لیکن میں یہاں ایک مثال کے ذریعے سے اور مختلف لینے والوں کا ذکر کرتا ہوں  
ایک تو لینے کا وہ طریقہ ہے کہ جو گناہ ہے اس میں ناجائز طریقے سے مال لیا جاتا..... لیا بھی کیا جاتا ہے بلکہ لوٹا جاتا ہے .

یعنی..... دس یا پندرہ بندے اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک سیٹھ کے گھر پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور وہاں کا سارا مال اپنے قبضے میں کر کے..... چھپتے اور چھپاتے ہوئے وہاں سے نکل جاتے ہیں کہ جہاں سے انہوں نے مال حاصل کیا ہوتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور دوسرا طریقہ یہ ہے..... کہ ایک ضرورت مند آدمی کسی سیٹھ کے پاس گیا اور جا کر کہا سیٹھ صاحب..... السلام وعلیکم! اور سیٹھ آگے سے جواب دیتا ہے..... وعلیکم السلام جی کیسے آنا ہوا؟ کیا کام ہے؟

یعنی وہ ایک دو سوال ایسے کرتا ہے کہ جو سوال کرنا اس کا حق بنتا ہے..... کہ بھی آپ کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیا چاہتے ہو؟ جب اس سیٹھ نے پوچھا..... بھی تمہیں کیا کام ہے اور تم کس غرض سے آئے ہو؟ تو اس ضرورت مند آدمی نے جواب میں کہا۔

جناب سیٹھ صاحب میں بہت پریشان ہوں میری ایک جوان بیٹی ہے اس کی شادی کرنی ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے..... میں نے بہت کوشش کی لیکن کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکا..... بہت مشکل سے اچھا رشتہ ملا تھا اور اگر اب میں وقت پر اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرتا تو..... میری بہت زیادہ بے عزتی ہوگی..... برادری میں ناک کٹ جائے گی اور اگر میں اپنی بیٹی کو وقت پر بیاہ دوں تو عزت بچ جائے گی

رشتہ بچ جائے گا

رابطہ بچ جائے گا

نام رہ جائے گا

خیر! جب اس ضرورت مند آدمی نے اپنے حالات کی کہانی اس سیٹھ کو سنائی تو اس کو اس کی حالت پر ترس آ گیا..... تو پھر اس سیٹھ نے کہا بابا تم پریشان کیوں ہوتے ہو؟ یہ لو دس ہزار روپے اور اپنی ضرورت پوری کر لو..... خیر وہ بندہ سیٹھ صاحب سے دس ہزار روپے لیکر اپنے گھر کی طرف جا رہا ہے..... اب وہ



ضرورت مند..... وہ حاجت مند..... دس ہزار روپے لیکر گھر کو جا رہا ہے اور  
راستے میں کہتا جا رہا ہے.....

اے میرے اللہ..... اس سیٹھ کی خیر ہو  
اے میرے اللہ..... اس سیٹھ کے بچوں کی خیر ہو  
اے میرے اللہ..... اس سیٹھ کے کاروبار کی خیر ہو  
اے میرے اللہ..... اس سیٹھ کے عزیزوں کی خیر ہو  
یعنی وہ ضرورت مند آدمی روپیہ لینے کے بعد..... روپے کی تعریف  
نہیں کر رہا..... بلکہ وہ بار بار اس سیٹھ کو دعائیں دے رہا ہے..... وہ دس  
ہزار روپے جو سیٹھ صاحب نے دیئے..... وہ بھی تو بڑی چیز ہے..... لیکن وہ  
آدمی بار بار اس دینے والے کی خیر مانگ رہا ہے..... اس لئے کہ دینے  
والے نے:

اس کی عزت کا احساس کیا  
اس کی ضرورت کا احساس کیا  
اس کی پریشانی کو محسوس کیا  
اس کی بے سرو سامانی کو محسوس کیا  
تو اب لینے والے کی غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ اس دینے والے کو دعائیں  
دے رہا ہے یعنی جب کسی سے مانگ کر لیا جائے گا..... تو پھر اس کے لئے  
دعائیں بھی کی جائیں گی..... کہ:

اللہ اس کو اچھا رکھے  
اللہ اس کی آل کو اچھا رکھے



اللہ اس کے حال کو اچھا رکھے

اور دوسری طرف وہ جو ایک گروپ بنا کر کسی سیٹھ کے گھر میں ڈاکہ ڈال کر دولت اکٹھی کر کے لے جاتے ہیں..... تو وہ کبھی بھی سیٹھ کے لئے کلمہ خیر نہیں کہتے..... بلکہ..... وہ مال لوٹ کر جاتے ہی ایک ایسی جگہ پر جاتے ہیں..... جو ان کا محفوظ ٹھکانہ ہو..... اور وہاں جا کر وہ حساب لگاتے ہیں کہ ہم کتنے آدمی تھے؟ اور لوٹی ہوئی رقم کتنی ہے؟ اور اس لوٹی ہوئی رقم کا تمام ڈاکوؤں میں کتنا کتنا حصہ آئے گا؟

یعنی سب کو اپنے اپنے حصے کی فکر ہے کوئی بھی ان میں سے سیٹھ صاحب کا نام تک نہیں لے رہا..... لیکن ایک آدمی نے ان میں سے سیٹھ کا ذکر کیا..... تو دوسرے تمام ڈاکو اس کو کہنے لگے..... کہ ارے چھوڑو! سیٹھ کو اس نے بس برباد ہونا تھا سو برباد ہو گیا

یعنی..... نتیجہ یہ نکلا کہ جو مال مانگ کر لیتا ہے..... وہ مال سے محبت نہیں کرتا بلکہ اس کے دینے والے سے محبت کرتا ہے اور دوسری طرف جو مال کو لوٹ کے لے آئے..... وہ مال سے محبت کرتے ہیں مال دینے والے کا ذکر نہیں کرتے میں یہاں بڑا جملہ کہنے والا ہوں کہ دونوں لینے والوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے جو احسان مند ہے..... وہ:

دینے والے کا بھلا چاہ رہا ہے  
دینے والے کی خیر مانگ رہا ہے  
دینے والے کو دعا دے رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



تو میرے بھائیو! غور کرنا!

اسی طرح ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے لیا ہے اور دوسروں نے بھی رسول  
ﷺ سے لیا ہے..... لیکن ہم اہلسنت وجماعت اپنے کریم کے احسان مند  
ہیں..... کہ:

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو شریعت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو طریقت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو معرفت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو شرافت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو صداقت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو عدالت دی ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو علم دیا ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو قانون دیا ہے

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو احکام دیے ہیں

یا رسول اللہ ﷺ..... آپ نے ہم کو انعام دیے ہیں

یعنی..... اس کریم نبی ﷺ نے ہم کو سینکڑوں جھوٹے معبودوں سے بچا

کر..... ایک معبود حقیقی کی بارگاہ میں جھکا دیا ہے..... اس نے ہمیں لات

ہبل وعرژی سے دور فرمایا اور ہمیں خالق حقیقی..... معبود حقیقی..... مالک حقیقی

کی بارگاہ کے قریب کیا..... یہی وہ کریم ہیں کہ جنہوں نے دلوں کو کعبہ بنانے

کا ڈھنگ سکھایا..... یہی وہ کریم ہیں کہ جنہوں نے سینہ کو مدینہ بنانے کا

اصول دیا..... یہی وہ پیغمبر ہیں کہ جنہوں نے خدا کے نام پر زندگی کو قربان



کرنے کا حوصلہ دیا:

میرے دوستو!

اگر وہ سیٹھ پیسہ نہ دیتا تو ایک ضرورت مند دنیا میں رسوا ہو جاتا..... تو اگر مدینے والے کا کرم نہ ہوتا ہم آخرت میں رسوا ہو جاتے۔

تو اسی لئے..... میں کہتا ہوں کہ جیسے وہ ایک ضرورت مند مال لیکر بھی دینے والے کا احسان مند ہے..... اسی طرح سنی اپنے کریم نبی ﷺ سے سب کچھ لیکر نبی ﷺ کا نیاز مند ہے..... احسان مند ہے..... وہ ضرورت مند..... جس طرح سے سیٹھ کو دعائیں دے رہا تھا

سنی..... اسی طرح سے اپنے آقا ﷺ پر درود بھیجتا ہے..... وہ ضرورت مند..... جس طرح سیٹھ کی آل و اولاد کو دعائیں دے رہا تھا..... سنی اسی طرح اپنے آقا ﷺ کی آل کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہے اور دوسری طرف وہ جو گروپ بنا کر لوٹنے گئے تھے..... انہوں نے مال حاصل کیا..... غیر قانونی طریقے سے..... غیر اصولی طریقے سے

وہ مال کو تو اچھا کہتے ہیں..... لیکن دینے والے کے نیاز مند نہیں ہیں..... اسی طرح سنی اپنے آقا کا ہر حال میں نیاز مند ہے..... اور دوسرے سب کچھ لیکر بھی مال، یعنی، روزہ، نماز، حج اور جہاد کو تو اچھا کہہ رہے ہیں..... لیکن دینے والے میں عیب تلاش کر رہے ہیں دینے والے کو اپنے جیسا کہہ رہے ہیں..... یعنی دعاؤں سے دور بھاگ رہے ہیں..... اور سنی اپنی احسان مندی..... اور نیاز مندی کا اظہار یوں کر رہا ہے..... کہ:



مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام  
 کیوں کہ ہمارا تعلق رہا مال سے بھی اور مال دینے والے سے بھی..... اور  
 دوسری طرف ان لوگوں کا تعلق رہا صرف مال سے..... لیکن دینے والے سے نہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ نے جب سرکار کو یٰٰہا النبی کہا

میرے دوستو!

اب مجھے یہاں ایک اور نکتہ کی طرف آپ حضرات کی توجہ مبذول کروانی  
 ہے..... کہ سوچو تو..... کہ جب اللہ تعالیٰ نے:

اپنے محبوب کو

اپنے پیارے کو

اپنے حبیب کو

يٰٰيٰہَا النَّبِيُّ کہا تو اس وقت نبی کہاں تھے؟ یقیناً جواب ہوگا..... کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت زمین پر تھے..... یا پھر یوں کہہ لو..... کہ جب خدا نے میرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا تو اس وقت نبی کہاں تھے؟..... یقیناً جواب بن آئے گا کہ مکاں

میں تھے..... اور خدا لامکاں میں..... یعنی حقیقت یہ ہے کہ وہ رب الامکاں والا

ہو کے..... مکاں والے کو پکار رہا..... اور تم مکان والے ہو کے مکاں والے کو نہیں

پکارنے دیتے؟

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بس اب آپ حضرات توجہ سے نکات سنتے چلو! اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ  
یعنی..... قرآن اعلان کر رہا ہے..... اور رحمن کہہ رہا ہے..... کہ:  
نبی مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں  
بڑی توجہ فرمائیے گا!

1- نکتہ:

نبی مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں  
تو یہاں پر سب سے پہلے یہ بات جاننا ضروری ٹھہرا کہ پتہ چلایا جائے کہ  
مومن سے جان کتنی قریب ہے؟  
ایک صاحب کو میں نے پوچھا کہ بھئی آپ کی جان کہاں ہے؟ تو وہ جواب  
میں کہنے لگے..... بھئی ہاشمی میاں! میری جان جو ہے وہ میری ٹانگ میں ہے  
..... تو میں نے پوچھا کہ جناب وہ کیسے؟  
تو کہنے لگے کہ ایک مرتبہ راستے میں جاتے ہوئے مجھے ایک کانٹا چب گیا  
..... تو بس اسی وقت میری جان نکل گئی..... اس دن سے مجھے معلوم ہوا کہ میری  
جان میری ٹانگ میں ہے..... تو میں نے کہا بھئی کوئی عقل کی بات کرو اگر  
تمہاری کانٹا چبنے سے جان نکل گئی تو پھر تم زندہ کیسے ہو؟  
اسی طرح کوئی کہتا ہے کہ میری جان میرے ہاتھوں میں ہے وہ اس لئے  
کہ ایک مرتبہ پھل کاٹتے ہوئے چھری میرے ہاتھ میں لگ گئی..... مجھے اس  
گھڑی بہت تکلیف ہوئی..... اتنی تکلیف ہوئی کہ میری جان نکل گئی..... میں نے



پوچھا کہ بھی اب تو آپ کے ہاتھ کا زخم بھی صحیح ہے اور آپ کی جان بھی میرے سامنے تو سلامت ہے..... لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ جب چھری لگنے سے آپ کی جان نکل گئی تو پھر واپس کیسے آئی؟

بس میرا یہ کہنا تھا کہ وہ صاحب خاموش ہو گئے..... اور کہنے لگے کہ یار میں نہیں جانتا کہ میری جان کہاں ہے؟

تو میں نے پھر کہا کہ اگر تمہیں آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ تمہاری جان کہاں ہے..... تو پھر وہ کیسے سمجھ میں آئے کہ جو جانوں سے بھی قریب ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

ہاں یہاں پر ایک بات انتہائی غور طلب ہے کہ نبی ﷺ تمام لوگوں کی جان سے قریب نہیں ہیں..... صرف مومنین کی جان کے قریب ہیں..... نہیں یقین تو آؤ پھر قرآن پڑھ کے دیکھ لو! اللہ نے فرمایا:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

نبی مومنین کی جانوں سے بھی قریب ہیں

اور غور کرنا یہ تفریق تمام انسانیت میں کی گئی..... کہ نبی صرف مومنین کی جانوں کے قریب ہیں..... یہ تفریق ملاں نے نہیں..... بلکہ.....

یہ تفریق اللہ نے کی ہے

یہ تفریق مولوی نے نہیں کی

بلکہ!

یہ تفریق مولا نے کی ہے

یوں نہیں کہا گیا..... کہ



النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالنَّاسِ..... نہیں نہیں ایسا نہیں..... بلکہ فرمایا

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

یعنی..... تمام لوگوں کے قریب نہیں..... بلکہ نبی تو مومنین کی جانوں سے بھی قریب ہیں..... تو اب اگر کوئی کہے کہ ”یا“ حرف ندا ہے..... اور یہ صرف قریب والے کے لئے ہے تو ان کے لئے جواب یہ ہے..... کہ قرآن تو ان کو جانوں سے بھی قریب کہہ رہا ہے..... تم نے کس طرح کی دوری ڈال رکھی ہے:

تو مجھے کہنے دیجئے..... کہ:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وہی کہے گا کہ جس کا ایمان ہے کہ میرا نبی دور نہیں..... بلکہ مومنین کی جانوں سے بھی قریب ہے..... رب کعبہ کی قسم جب میرے رب نے..... اپنے نبی کو ہماری جانوں سے بھی قریب تر بنایا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں کہ جو ہماری زبان سے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ..... روک سکے

اس لئے کہ یہی ہمارا دین ہے..... قرآن کا دیا ہوا یقین ہے..... اور یہ یقین بھی ہر کسی کے لئے نہیں ہے..... بلکہ صرف لِلْمُؤْمِنِينَ ہے مِنْ أَنْفُسِهِمْ..... سے معلوم ہوا کہ وہ قریب ہے جان سے بھی یعنی..... ہمارے لئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ”حضور“ ہیں..... اور لوگوں کے لئے دور ہیں..... تے قریب والے کو چاہئے کہ وہ کہے

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ الْاَللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا حَيُّ الْاَللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور جس سے دور ہیں..... وہ بے شک نہ کہے..... اس کا ذکر تو قرآن نے کیا ہی نہیں بلکہ قرآن نے تو.....

النَّبِيُّ اَوَّلِيْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ..... فرمایا ہے  
حکم اس کیلئے ہے جس کا لیا جائے:

میرے دوستو!

آئیے میں آپ کو یہاں ایک مثال کے ذریعے سے اسی بات کو پھر سے پیش کرتا ہوں..... تاکہ بات کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے..... مثال کے طور پر اگر میں اس مائیک کے اندر جس میں..... میں تقریر کر رہا ہوں..... اگر میں اسی مائیک میں کہوں کہ ”مجھے پانی دو“..... تو کیا خیال ہے کتنے آدمی اٹھ کھڑے ہوں گے کہ بھی ہاشمی میاں نے پانی مانگا ہے؟ یقیناً سٹیج پر سے..... نیچے جلسہ گاہ میں سے..... آگے سے..... اور پیچھے سے بہت سارے لوگ کھڑے ہو جائیں گے..... اور اگر پوچھو کہ..... بھی کیوں کھڑے ہوئے ہو؟..... تو وہ سب کہیں گے کہ بھی ہاشمی میاں نے پانی مانگا ہے..... اس لئے کھڑے ہوئے ہیں..... یعنی اگر کسی ایک بندے کو ”نومی نیٹ“ نہیں کیا جائے گا..... تو بہت سارے یہی سمجھیں گے کہ ہاشمی میاں نے یہ پانی لانے کا ہمیں ہی کہا ہے..... اور اس کے برعکس اگر میں یہ سامنے موجود قاری صاحب کا نام لیکر کہوں کہ قاری صاحب مہربانی فرمائیے اور مجھے ایک گلاس پانی تو دیجئے..... تو پھر صرف اتنے بڑے مجمع سے صرف قبلہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



قاری صاحب ہی اٹھیں گے..... یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ اگر کسی خاص طبقے کو یا خاص افراد کو مخاطب کر کے کوئی کام نہ کہا جائے تو سب ہی اس کام میں شریک ہو جاتے ہیں..... لیکن جب نام لیکر کسی خاص فرد کو یا کسی خاص طبقے کو کوئی کام کہا جاتا ہے تو پھر اس سے مراد وہی ہوتا ہے جس کا نام لیکر مخاطب کیا جاتا ہے..... اب دوسرے کو اس میں آنے کی گنجائش نہیں ہوتی..... اللہ تعالیٰ نے بھی صرف مومنین کا ذکر فرمایا..... **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**..... نہیں فرمایا..... اس لئے کہ سب ہی اس میں شریک نہ ہو جائیں..... بلکہ اس میں اگر شریک ہوں تو بس میرے محبوب کی وائیل کی زلفوں کے اسیر ہی شامل ہوں..... یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ**

یعنی..... نبی صرف مومنین کی جانوں کے قریب ہیں

اب جن کی جانوں کے قریب ہیں..... وہی جان سے زیادہ قریب جانتے

ہوئے کہہ رہے ہیں.....

**يَا رَسُولَ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم

**يَا نَبِيَّ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم

**يَا حَبِيبَ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم

منفرد عظمت کے حامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میرے دوستو!

ابھی میں نے ایک مثال کے ذریعے سے مسئلہ کا رخ آپ حضرات کے

سامنے پیش کیا اب آؤ..... اسی مثال سے اب مسئلے کا دوسرا رخ آپ کے



سامنے پیش کرتا ہوں..... کہ جب کسی کو کسی کام کے متعلق کہا جائے اور ”نومی نیٹ“ نہ کیا جائے تو سب ہی وہ کام کرنے میں شریک ہو جاتے ہیں..... اور جب اس کے برعکس کیا..... یعنی خاص طبقہ کو پکار کر کوئی کام کہہ دیا تو وہ لاکھوں اور ہزاروں میں:

سب سے جدا

سب سے منفرد

سب سے خاص..... سب سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے  
اسی طرح جب میرے خالق نے اپنے محبوب کو یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ کر پکار دیا..... تو پھر میرے نبی لاکھوں ہزاروں نبیوں میں سے:

سب سے جدا شان والے ہو گئے

سب سے خاص عظمت والے ہو گئے

سب سے منفرد مقام والے ہو گئے

سب سے الگ عزت والے ہو گئے

تو پھر پتہ چلا کہ ”یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ“ دو مرتبہ حرف ندا استعمال فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا کہ ”اے منفرد شان والے نبی (ﷺ) اب کوئی بندہ کہہ سکتا ہے..... کہ ہاشمی میاں تم جو یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سے اپنے نبی کا منفرد اور خاص شان والا ہونا بیان کر رہے ہو..... قرآن کے اندر تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے بھی..... یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا لفظ استعمال فرمایا ہے..... اب کیا مومنین بھی خاص شان والے اور منفرد ہو گئے ہیں؟

میں نے کہا ارے بھائی تم نے اس مفہوم کی جامعیت کو سمجھا ہی نہیں اگر اس



کی صحیح سمجھ آ جاتی تو پھر تم یہ اعتراض نہ کرتے..... لیکن آؤ میں وضاحت کئے دیتا ہوں! دیکھو!

جو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا نوح علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا یونس علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا صالح علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا ہود علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 جو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے..... وہ بھی مومن  
 اللہ تعالیٰ نے خود ہی فیصلہ فرما دیا..... کہ آدم سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام  
 نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانے والے مومنوں تم اپنے اپنے نبیوں پر ایمان  
 لائے اس لئے تم بھی مومن..... لیکن **كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ** سے اعلان فرما دیا..... کہ:  
 میرے محبوب ﷺ پر ایمان لانے والے مومن..... لا جواب ہیں..... بے  
 مثال ہیں..... منفرد ہیں..... معتبر ہیں:



نبی پر ایمان لائے..... اس وجہ سے میرے محبوب ﷺ پر ایمان لانے والے مومن بھی:

خاص مومن ہیں

منفرد مومن ہیں

بے مثال مومن ہیں

لا جواب مومن ہیں

اس لئے تو تمہارے نبی کو دو مرتبہ حرف ندا یعنی ”یا“ اور اُمّی سے پکار رہا ہوں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

ہاں! ہاں! میرے ذہن میں الحمد للہ ساری باتیں ہیں..... کہ کوئی اس پر پھر ایک اور اعتراض کر سکتا ہے..... کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تو کافروں کو بھی..... کہا ہے يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ..... اس میں انفرادیت کیسے ہوئی؟

یعنی اگر ہم کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ..... فرما کر میرے نبی کی انفرادیت اور بے مثلیت کو ظاہر فرمایا ہے..... اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا..... فرما کر میرے نبی کو ماننے والوں کی انفرادی شان کو بیان فرمایا ہے..... تو کوئی بھی کہہ سکتا ہے..... اے ہاشمی میاں..... اللہ تعالیٰ نے تو کافروں کو بھی يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کہا ہے؟..... تو آؤ اس کا جواب بھی سن لو!

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کے لئے جتنے بھی انبیاء و



رسل مبعوث فرمائے..... ان سب کا انکار کرنے والے بھی کافر ہیں.....  
اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرنے والے بھی کافر ہیں..... ہاں! ہاں!  
قرآن کہہ رہا ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ..... یعنی قرآن میں کافروں کو بھی ”یا“ اور اُئی سے  
پکارا گیا ہے..... دیکھئے!

جنہوں نے آدم علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
جنہوں نے نوح علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
اور!

جنہوں نے صالح علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
جنہوں نے اسماعیل علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
جنہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا..... وہ بھی کافر  
لیکن انہوں نے انبیاء کا انکار کیا..... تو وہ کافر ہوئے..... لیکن  
انہوں نے نبی خدا کا انکار بھی کیا اور محبوب خدا کا انکار بھی کیا..... ان کو  
اس لئے فرمایا:

قُلْ..... اے محبوب آپ فرما دیجئے  
يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ..... اے کافرو!  
یعنی!

انہوں نے لا جواب نبی ﷺ کا انکار کیا ہے



انہوں نے بے مثال نبی ﷺ کا انکار کیا ہے  
 انہوں نے خاص نبی ﷺ کا انکار کیا ہے  
 انہوں نے محبوب نبی ﷺ کا انکار کیا ہے  
 انہوں نے پیارے نبی ﷺ کا انکار کیا ہے  
 انہوں نے لاڈلے نبی ﷺ کا انکار کیا ہے  
 سابقہ تمام کافروں کا کفر ایک طرف..... محمد عربی ﷺ کی ذات کا انکار  
 کرنے والے کافروں پر وعید خاص ہے

لعنت خاص ہے

عذاب خاص ہے

پکڑ خاص ہے

اس لئے کہ انہوں نے لا جواب اور بے مثال نبی اور محبوب ﷺ کا انکار  
 کیا ہے تو اس لئے یہ کفار ان سابقہ کافروں کی طرح نہیں بلکہ یہ سب سے  
 بڑے کافر ہیں.....

ان کی کفر میں انفرادیت ہے

ان کی کفر میں خاصیت ہے

ان کی کفر میں بے مثلیت ہے

لفظ ”نبی“ کا معنی و مفہوم:

تو اب آئیے پھر اسی آیت مبارکہ کی وضاحت کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**..... تو جب سے تقریر شروع ہوئی..... اس وقت سے لیکر اب  
 تک **تو يَا أَيُّهَا** پر بات ہو رہی تھی..... لیکن اب آئیے لفظ **النَّبِيُّ** پر بات کرتے



ہیں..... اس کے متعلق جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے..... بہت سارے ترجمے پڑھنے کو ملے..... مثلاً ایک ترجمہ امام اہلسنت و امام عاشقان امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ کا ترجمہ قرآن..... بنام ”کنز الایمان“ ہے اور پھر اس کے بعد محدث اعظم ہند..... سید محمد اشرف جیلانی رحمہ اللہ کا ترجمہ قرآن..... بنام ”معارف القرآن“ ہے..... اور بھی ان جیسے دوسرے سنی بزرگوں کے تراجم میں نے پڑھے لیکن کچھ قرآن پاک میں نے ایسے بھی ترجمے والے دیکھے ہیں..... کہ:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِیْهِ..... سے لیکر مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ تک پورے قرآن کا ترجمہ کر دیا..... حیرت کی بات ہے..... کہ لفظ ”نبی“ کا ترجمہ انہوں نے نہیں کیا..... جہاں جہاں لفظ نبی آیا ہے..... مولوی صاحب وہاں وہاں خاموشی سے آگے گزر گے..... لیکن میں حیران ہوا..... کہ کیا ان کو لفظ ”نبی“ کا ترجمہ نہیں آتا؟

اگر لفظ ”نبی“ کا ترجمہ نہیں آتا..... تو پھر قرآن کی تفسیر کیسے کرو گے؟  
اگر لفظ ”نبی“ کا ترجمہ نہیں آتا..... تو پھر قرآن سے تقریر کیسے کرو گے؟  
اگر لفظ ”نبی“ کا ترجمہ نہیں آتا..... تو پھر قرآن دانی کیسے کرو گے؟  
اگر لفظ ”نبی“ کا ترجمہ نہیں آتا..... تو پھر قرآن کی ترجمانی کیسے کرو گے؟  
میرے بزرگوں دوستو!

تو آئیے آج کی اس عظیم الشان کانفرنس میں..... میں  
امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ کا ترجمہ پیش نہیں کروں گا  
غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ کا ترجمہ پیش نہیں کروں گا



محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ پیش نہیں کروں گا  
 محدث اعظم مولا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ پیش نہیں کروں گا  
 حکیم الامت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ پیش نہیں کروں گا  
 بلکہ..... آج کی اس کانفرنس میں..... ہاشمی میاں..... ابو جہل کی نظر میں ”  
 نبی“ کسے کہتے ہیں یہی بیان کرے گا..... بس میں آج کسی صحابی..... یا  
 تابعی..... کسی مفسر..... یا محدث

کسی فقہی..... یا کسی مفتی..... کسی معلم..... یا کسی متعلم..... کا کوئی قول اب  
 اس حوالے سے پیش نہیں کروں گا..... بلکہ لفظ ”نبی“ کا معنی و مفہوم سمجھانے کیلئے  
 اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابو جہل کا نظریہ آپ کو سناؤں گا  
 ایک لمحے کے لئے تو آپ کو حیرانی ضرور ہوگی کہ ہاشمی میاں یہ کیا بول رہا  
 ہے؟..... آج وقت ہے ایک ہو جانے کا..... آج وقت ہے اختلافات کا دروازہ  
 بند کر کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر میں پناہ لینے کا..... اس لئے..... کہ

کس چیز کی کمی ہے آقا تیری گلی میں  
 دنیا تیری گلی میں عقبی تیری گلی میں

خیر دوستو!

جو بات اب میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے والا ہوں..... وہ کوئی  
 نئی بات نہیں ہے..... مسلمان کے بچے بچے کو یہ واقعہ یاد ہے..... ہر سنی خطیب کو  
 یہ روایت ازبر ہے..... اس میں کوئی مشکل بات نہیں ہے..... لیکن میں آج اس کو  
 اپنے انداز سے پیش کرتا ہوں..... اور اسی واقعہ سے آپ کے سامنے میں لفظ  
 ”نبی“ کا معنی..... ابو جہل کی زبان سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہے..... تو



آئے سینے

ایک دن ابو جہل نے اپنے ہاتھ میں چند کنکریاں..... اپنی مرضی سے اٹھائیں۔

اپنی مرضی کی جگہ سے اٹھائیں اپنی مرضی کے وقت میں اٹھائیں..... اپنی مرضی کے رنگ کی اٹھائیں..... اور ان کنکریوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر..... نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ بندہ نواز میں حاضر ہوا..... اب بڑی توجہ سے اگلی گفتگو سننا کہ اسلام کا سب سے بڑا دشمن آقا ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا..... اور کہنے لگا..... اے محمد (ﷺ)

اگر آپ سچے نبی ہو تو پھر بتاؤ کہ میری مٹھی میں کیا چیز ہے؟  
سرکار ﷺ نے آگے سے جواب دیا کہ..... اگر وہ چیز خود ہی بتا دے کہ جو تیری مٹھی میں بند ہے تو پھر؟

یہ سن کر ابو جہل خوش ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تو اور مشکل ہے یہ تو میرے سوال کے مقاصد میں اور بہتر ہے کہ وہ چیز خود بتائے کہ آپ کون ہیں؟

تو بس..... میرے نبی ﷺ نے توجہ کر دیا..... تو بند مٹھی میں کنکریوں نے کلمہ پڑھ لیا یہ کنکریوں کے کلمے کی آواز سنتے ہی ابو جہل بوکھلا گیا کہ ارے جس کو میں لایا وہ بھی اس کا ہو گیا؟

حضرات سامعین آپ نے یہ واقعہ اکثر مرتبہ سنا ہوگا..... اور ہمارے خطباء حضرات اس واقعہ کو اپنے زور خطابت اور اپنے حسن تقریر سے بہت ہی اچھے انداز میں پیش کرتے ہیں



## 2- نکتہ:

اگر کوئی آپ کے پنڈال میں باہر سے ایک شخص آئے اور اس نے اپنی مٹھی بند کی ہو اور وہ آکر آپ کو کہے کہ بتاؤ..... میری بند مٹھی میں کیا ہے؟ تو آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے؟..... ہو سکتا ہے کہ اس کی مٹھی خالی ہو لیکن اگر وہ آپ سے سوال کرے تو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہاری مٹھی تو خالی ہے..... یا یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمہاری مٹھی میں تو فلاں چیز ہے..... نہیں..... بلکہ آپ اس سوچ میں پڑھ جاؤ گے..... کہ اس میں کیا ہو سکتا ہے؟ یعنی کسی کے علم کا امتحان لینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آپ کی بند مٹھی میں کوئی چیز ہو..... مثلاً

آپ کسی جوہری کے پاس مٹھی بند کر کے جاؤ..... اور سوال کرو گے اے جوہری صاحب بتاؤ تو میری بند مٹھی میں کیا ہے؟  
تو آپ پھر اس کو بتا دو کہ بھی میری بند مٹھی میں.....

ہیرا ہے

نیلیم ہے

زرقون ہے

عقیق ہے

یا قوت ہے

مرجان ہے

اب تم بتاؤ کہ میری بند مٹھی میں یہ جو نگینہ ہے یہ اصلی ہے یا نقلی ہے..... تو وہ جوہری فوراً آگے سے کہے گا..... ارے بھائی مجھے اس کی کوالٹی تو تبھی معلوم ہوگی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کہ جب میں اس کو دیکھوں گا..... اس کو ٹیسٹ مشین کے ذریعے سے چیک کروں گا تو پھر ہی بتا سکوں گا..... کہ یہ پتھر اصلی ہے یا نقلی ہے..... مٹھی تو نے بند کر رکھی ہے..... اور پوچھ رہے ہو کہ بتاؤ بھی یہ اصلی ہے یا نقلی ہے..... بھلا ایسے میں کیسے بتا سکتا ہوں؟

تو جناب ثابت یہ ہوا کہ جب کسی عام انسان کا امتحان لیا جائیگا..... یا کسی عام بشر کا امتحان لیا جائے گا..... تو مٹھی بند کر کے نہیں لیا جائیگا..... بلکہ مٹھی کھول کر کے امتحان لیا جائیگا..... یہاں پر ایک نکتہ یاد رکھنا ہے..... کہ:

کافر بھی علم غیب کو مانتا ہے:

یہ بات تو اسلام کا دشمن ابو جہل بھی جانتا ہے کہ جب کسی عام بندے کا امتحان لیا جائے گا تو مٹھی کھول کر کے لیا جائے گا..... اس لئے کہ وہ عام بندہ تو غیب نہیں جانتا..... لیکن جب ”نبی“ کا امتحان لیا جائے گا تو مٹھی کھول کر نہیں بلکہ مٹھی بند کر کے امتحان لیا جائے گا..... اس لئے کہ جو ”نبی“ ہوتا ہے وہ غیب جانتا ہے ”اس لئے اس نے مٹھی کو کھولا نہیں بلکہ بند کر کے لایا ہے..... کہ اگر سچے نبی ہیں تو پھر ان کو معلوم ہوگا کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟..... اسی لئے تو بند مٹھی نبی کے سامنے کر کے پوچھ رہا تھا کہ اس میں کیا ہے؟

یعنی ابو جہل بھی جانتا ہے کہ جو ”نبی“ ہوتا ہے اس کو مٹھی کھول کر دکھانے کی ضرورت نہیں ہوتی..... بلکہ نبی کو غیب کی خبر ہوتی ہے..... اسی وجہ سے تو مٹھی بند کر کے پوچھ رہا ہے کہ میری بند مٹھی میں کیا چیز ہے؟

اور ”نبی“ آگے سے یہ نہیں فرماتے کہ مٹھی کھول کر دکھا پھر میں تم کو اس کی



کوالٹی بتاؤں..... بلکہ نبی ﷺ نے توجہ کر دیا..... تو بند مٹھی میں موجود کنکریوں  
نے کلمہ پڑھ لیا..... سبحان اللہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

### 3- نکتہ!

یعنی جب بازار میں کسی جوہری کو امتحان میں ڈالے گا یا کوالٹی پوچھے گا تو چیز  
دکھانا ہوگا..... یعنی بند مٹھی کو کھولنا ہوگا..... اور یاد رکھو بند مٹھی کو کھول کر چیز کو دیکھ کر  
بتانا یہ جوہری کا کام ہے..... دیکھ کر بتانا یہ مولوی کا کام ہے..... اور بند مٹھی میں  
موجود چیز کے متعلق بتانا یہ نبی کا کام ہے..... آؤ اس پر ایک اور نکتہ پیش کرتا ہوں  
کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے آپ سے کہا کہ اگر کوئی بندہ باہر سے آ کر یہ  
پوچھے کہ بھئی بتاؤ میری بند مٹھی میں کیا ہے؟

تو آپ کو یہ خیال گزرے گا ہو سکتا ہے..... کہ اس کی مٹھی خالی ہے اور  
یہ ویسے ہی ہمیں امتحان میں ڈال رہا ہے..... یہ بات آپ کیوں کہیں گے؟  
صرف اس لئے کہ آپ کو پتہ نہیں کہ یہ خالی ہے کہ اس میں کچھ ہے..... لیکن  
قربان جاؤں..... اپنے غیب دان نبی ﷺ کے علم نبوت پر کہ جب آپ کو  
ابو جہل نے آ کر یہ پوچھا کہ آپ بتاؤ کہ میری بند مٹھی میں کیا ہے؟ تو یہ خیال  
نبی ﷺ کو نہیں گزرا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی مٹھی خالی ہو..... اس میں کوئی چیز  
نہ ہو اور یہ ویسے ہی مجھے امتحان میں ڈال رہا ہو..... نہیں نہیں ایسی کوئی بات  
میرے نبی ﷺ نے نہیں کہی..... ادھر ابو جہل نے سوال کیا..... ادھر  
سرکار ﷺ نے فرما دیا کہ اگر تمہاری بند مٹھی والی چیز ہی بتا دے تو پھر؟.....  
یعنی نبی ﷺ یہ غیب بھی جانتے ہیں کہ ابو جہل کی مٹھی خالی نہیں ہے..... اس



میں کچھ ہے..... (سبحان اللہ)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

#### 4- نکتہ!

یہاں ایک بات اور پتے کی کہنا چاہتا ہوں..... کہ جب ابو جہل نے نبی ﷺ سے اپنی مٹھی میں بند چیز کے متعلق سوال کیا تو جب رسول ﷺ نے فرما دیا..... کہ اگر تمہاری مٹھی میں بند چیز خود بتا دے کہ میں کون ہوں تو پھر؟..... یعنی اگر ابو جہل کو عقل ہوتی تو وہ یہیں سے سمجھ جاتا کہ جس رسول کو یہ پتہ ہے کہ میری مٹھی خالی نہیں ہے..... تو یہ ہستی وہ بھی جانتی ہے کہ جو چیز میری مٹھی میں بند ہے..... اس لئے..... کہ:

خدا جب دین لیتا ہے  
تو عقلیں چھین لیتا ہے

آؤ! میں اس پر بھی ایک نکتہ پیش کئے دیتا ہوں..... کہ اگر ایک صندوق باہر سے لایا جائے تو آپ سے پوچھا جائے کہ اندر کون ہے.....؟ تو آپ نہیں بتا سکیں گے اس لئے کہ آپ کے لئے وہ صندوق میں بند چیز ”غیب“ ہے اور اگر اس صندوق میں موجود چیز کو پوچھا جائے کہ باہر کون ہے تو وہ کیا جانے کہ باہر کون ہے؟ اس لئے کہ باہر والے کے لئے اندر والی چیز غیب ہے اور اندر والی چیز کیلئے باہر موجود لوگ ”غیب“ ہیں

میں پوری ذمہ داری سے آپ سے یہ سوال کرتا ہوں..... کہ جب ابو جہل نے مٹھی میں بند چیز کے متعلق سوال کیا تو آقا ﷺ نے اپنے علم نبوت



سے بتا دیا کہ تمہارا ہاتھ خالی نہیں..... اور اگر وہ چیز جو مٹھی میں بند ہے اگر وہ خود بتا دے تو پھر؟..... ابھی آپ نے سنا کہ نبی ﷺ کے لئے وہ مٹھی میں بند چیز ”غیب“ ہے اور مٹھی میں بند چیز کے لئے باہر والے ”غیب“ ہیں..... لیکن جب نبی ﷺ کی توجہ ہوئی تو..... وہ کنکریاں رسالت کی گواہی دینے لگیں تو بتاؤ کہ ان کو کس نے بتایا کہ باہر کون ہے؟

ارے جس نبی کے اشارے اور توجہ سے بے جان کنکریوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ میرے باہر اللہ کا نبی ہے..... اور اس کی رسالت کی گواہی دینی ہے..... تو جس نبی کی توجہ سے بے جان کنکریوں کو غیب کا پتہ چل جائے اس نبی ﷺ کے اپنے علم غیب کی انتہا کیا ہوگی؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

### 5- نکتہ!

ابھی آپ نے ایک نکتہ سماعت فرمایا..... کہ جب غیب دان نبی ﷺ کی توجہ ہوگی تو پھر اس بند مٹھی میں موجود بے جان کنکریوں کو بھی ”غیب“ معلوم ہو گیا..... کہ باہر کون ہے؟ ہاں! بھئی معلوم ہوا تو گواہی دی تھی

اب اس کے بعد ایک اور نکتہ پیش خدمت ہے کہ جو چیز کوئی خرید کے لایا ہو ظاہر ہے اپنی پسند کی چیز لائے گا..... اور آ کے خود ہی بتائے گا اور وہ ابو جہل جو کنکریاں اپنی مرضی سے..... تعداد بھی اپنی مرضی سے گن کے لایا اور جن کے لایا

اب وہ کنکریاں کہ جن کو ابو جہل لیکر آیا..... جو ابو جہل کا انتخاب تھا وہ بے



جان ہو کر جانتی ہیں..... کہ منٹھی کے باہر کون ہیں

یعنی ابو جہل کا انتخاب کنکریاں اور وہ بھی نبی ﷺ کی توجہ سے غیب جاننے لگیں..... تو ابو جہل کے انتخاب کے علم کو تو مان لیا..... بے جان کنکریوں کی گواہی کو تو مان لیا..... لیکن قربان جاؤں! جس ہستی کو خدا نے نبی بنا کر بھیجا ہو..... رحمت کی جان بنا کر بھیجا ہو..... اور سب سے بڑی بات کہ جو خود اپنے خدا کا انتخاب ہو اس کے علم ”غیب“ کی شان کیا ہوگی؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

### 6- نکتہ!

آؤ یہاں پر اسی حوالے سے ایک اور نیا نکتہ پیش کرتے ہیں..... سماعت فرمائیے..... کہ قرآن حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان مسیحائی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے..... کہ:

وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ

اور وہ مردوں کو زندہ کرتے اللہ کے حکم سے

میرے بھائیو!

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان پر ”ہاشمی میاں“ کے ماں باپ قربان ہوں..... قرآن ان کے ایک بے مثال معجزے کا ذکر فرما رہا ہے..... کہ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے

اب زندہ کرنا کیا ہے؟ یعنی وہ بندہ جس میں پہلے روح موجود تھی..... پہلے جان موجود تھی..... پہلے سانس موجود تھیں..... پہلے حرکت کی طاقت موجود تھی..... حضرت عزرائیل علیہ السلام ”ملک الموت“ آئے اور روح نکال کر لے گئے



تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ مردہ جب زندہ کیا تو اس میں وہ پہلے والی روح لٹائی گی..... یعنی وہی روح اللہ کے اذن سے..... اللہ کی مرضی سے..... اللہ کے حکم سے..... اس مردے میں واپس ڈالی جاتی تو وہ مردہ زندہ ہو جاتا..... یعنی سمجھنے کی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس مردے میں کوئی نئی روح نہیں ڈالتے تھے صرف وہی پہلے والی روح ہی اس مردے کے جسم میں لٹادی جاتی اور وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جاتا..... زندہ ہو جاتا..... بولنے لگتا..... دیکھنے لگتا..... پہنچانے لگتا

جس طرف نگاہ اٹھی عدم میں دم آ گیا:

لیکن قربان جاؤں! کائنات کے والی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر:

پتھروں میں کوئی روح نہیں ہوتی

پتھروں میں کوئی جان نہیں ہوتی

پتھروں میں قوت گویائی نہیں ہوتی

پتھروں میں قوت گواہی نہیں ہوتی

تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ خاص سے بے جان کنکریوں میں بھی جان آ گئی..... جن میں پہلے جان کا تصور بھی نہیں تھا..... ارے جس ہستی کے اشارے سے بے جان چیز کو جان کی دولت..... گویائی کی طاقت

گواہی کی قوت..... مل جائے اس ہستی کی اپنی عظمت کا معیار کیا ہوگا؟

7- نکتہ!

دیکھو جب ایک بے جان جس کو بولنے کی طاقت نہیں..... پہچاننے کا شعور نہیں..... اپنا حال معلوم نہیں کوئی غرور نہیں..... تو جب اس پر نگاہ نبوت کا لطف

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کرم ہو جائے تو وہ جاندار ہو جائے..... وفادار ہو جائے..... رسالت کی گواہی کی  
دعویدار ہو جائے..... ارے جس کریم نبی ﷺ کی نظر اگر بے جان پر پڑھ جائے تو  
وہ تمام پتھروں میں منفرد ہو جائے..... تو پھر اگر اس کریم نبی ﷺ کی نظر کسی جان  
والے پر ہو جائے..... کسی مسلمان پر ہو جائے..... کسی انسان پر ہو جائے..... تو  
اس کی انفرادی شان کا معیار کیا ہوگا؟

ارے جس کریم نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے ”حجر“ سنور رہے ہیں اس کریم  
نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے ”بشر“ کیوں نہیں سنور سکتے؟

### 8- نکتہ!

یہ مقام سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہے کہ جس مردے سے روح نکل چکی  
تھی..... اس میں اللہ کے حکم سے وہی روح دوبارہ داخل کر دی گئی اور یہ  
مقام مصطفیٰ ﷺ ہے کہ جس میں پہلے کبھی جان نہیں رہی..... اس بے جان  
میں نگاہ نبوت کی برکت سے پہلی مرتبہ جان داخل کی گئی..... اور ایک بات  
اس حوالے سے اور سنو..... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر اللہ کے حکم سے جان  
داخل کرتے تو وہ انسانوں یا پرندوں میں داخل کرتے..... اب آپ ذرا  
غور فرمائیے کہ انسان بھی جاندار ہیں اور پرندے بھی جاندار ہیں جب  
ان میں روح لٹائی جائے گی تو یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی..... یعنی ایک مرتبہ  
جان نکل جانے کے بعد دوبارہ جان کا لٹایا جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے  
مثال معجزہ تو ہے..... لیکن ان کی پہلی حالت بھی اسی جان کے ساتھ تھی  
لیکن جب مرنے کے بعد پھر اللہ کے حکم سے ان مردوں کو زندہ کیا گیا تو  
یہ وہی پرانی روح یعنی پہلے والی روح ہی ان مردوں میں لٹائی گئی.....



یعنی ان کو پھر سے جاندار بنایا گیا..... جو پہلے بھی جاندار تھے..... لیکن قربان جاؤں! اپنے نبی ﷺ کی عظمتوں پر کہ ان کی نگاہ کرم سے اس بے جان میں نئی جان داخل کی گئی کہ جس میں پہلے کبھی جان رہی ہی نہیں..... بلکہ بشر میں پہلے جان کا تصور ہو سکتا ہے لیکن ”حجر“ کے لئے پہلے جان کا تصور نہیں کیا جاسکتا..... اس لئے کہ وہ بے جان پتھر ہے..... لیکن جب نگاہ مصطفیٰ ﷺ ہوئی تو پھر وہی پتھر ایک جاندار پتھر بن گیا..... یعنی ثابت یہ ہوا کہ جاندار بشر کو مردہ ہو جانے کے بعد پھر جاندار بشر بنانا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کمال ہے..... اور بے جان حجر کو پتھر کو جاندار پتھر بنانا یہ صرف میرے کریم آقا ﷺ کا کمال ہے۔

### 9- نکتہ!

اسی پر ایک نکتہ اور سماعت کرو..... کہ کنکری نے جب کلمہ پڑھا تو کس کے ہاتھ میں تھی؟..... اسلام دشمن، نبی ﷺ کے دشمن..... ابو جہل کے ہاتھ میں تھی..... یعنی:

کنکریاں..... بت پرست کے ہاتھ میں ہیں  
کنکریاں..... ملات پرست کے ہاتھ میں ہیں  
کنکریاں..... عزی پرست کے ہاتھ میں ہیں

بس آج کی رات میں میرا یہ جملہ یاد رہا تو ان شاء اللہ تبارک و تعالیٰ دے گا..... کہ کنکریاں دشمن اسلام کے ہاتھ میں ہیں:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں



حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 حضرت برآ بن عازب رضی اللہ عنہ ..... کے ہاتھ میں نہیں ہیں  
 بس غور کرنا میرے آخری جملوں پر کہ وہ کنکریاں ..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی  
 دوست کی مٹھی میں نہیں ہیں ..... بلکہ دشمن کی مٹھی میں ہیں:  
 کنکریاں!

دشمن اسلام ..... کی گرفت میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے کنٹرول میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے قبضہ میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے نرنے میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کی قید میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے چنگل میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے اختیار میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کی مٹھی میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے وجود میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کے ماحول میں ہیں  
 دشمن اسلام ..... کی نگرانی میں ہیں



ہم ناموس رسالت ﷺ کی پہرہ داری کریں گے:

لیکن قربان جاؤں..... جب دشمن اسلام نے نبی ﷺ کو آزمانے کے لئے  
..... نبی کی عصمت و عزت پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو ان بے جان کنکریوں نے  
یہ نہیں دیکھا..... کہ:

وہ کس کی مٹھی میں ہیں

وہ کس کے کنٹرول میں ہیں

وہ کس کے ماحول میں ہیں

وہ کس کی گرفت میں ہیں

وہ کس کی نگرانی میں ہیں

انہوں نے فوراً ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کرتے  
ہوئے رسالت برحق کی گواہی دے کر یہ ثابت کر دیا..... کہ انسان چاہے جس  
کسی کے کنٹرول میں ہو..... چاہے جس کسی کی گرفت میں ہو..... چاہے جس کسی  
کی نگرانی میں ہو..... لیکن جب ناموس رسالت پر کوئی حملہ آور ہونے کی کوشش  
کرے تو چپ نہیں رہنا:

غلامی کا حق ادا کرنا ہے

تابع داری کا حق ادا کرنا ہے

اپنائیت کا حق ادا کرنا ہے

وفاداری کا حق ادا کرنا ہے

ناموس رسالت ﷺ کے تاج و تخت کے تحفظ کے لئے چوکیداری کرنی  
ہے..... انجام کی پرواہ کئے بغیر نبی ﷺ کی ناموس کیلئے نوکری کرنی ہے..... اور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہم جہان بھر کو یہ اعلان سنا دینا چاہتے ہیں..... کہ:

اگر بھوٹان میں یا سوڈان میں  
اگر بنگال میں یا بنکاک میں  
اگر بمبئی میں یا کراچی میں  
چاہے جھنگ میں یا لاہور میں  
چاہے ایشیاء میں یا عرب میں  
چاہے افغانستان میں یا ایران میں  
چاہے افریقہ میں یا امریکہ میں  
چاہے تنزانیہ میں یا برطانیہ میں  
چاہے نجد میں یا عراق میں  
چاہے اردن میں یا تہران میں

بلکہ اگر دنیا کے کسی حصے میں بھی میرے رسول ﷺ کی عزت پر حملہ  
ہوا..... ناموس رسالت پر ہمارا امتحان لینے کی کسی نے اگر کوشش کی تو وہ یاد  
ر رکھے!..... کہ ابو جہل کی مٹھی میں بے جان کنکری نے نہیں دیکھا کہ وہ کس کی  
مٹھی میں ہے..... تو اسی طرح اگر ناموس رسالت ﷺ پر حملہ ہوا تو ہم بھی نہیں  
دیکھیں گے..... کہ:

ہم کس کی مٹھی میں ہیں  
ہم کس کی گرفت میں ہیں  
ہم کس کے کنٹرول میں ہیں

ہم لبیک یا رسول ﷺ کی صدا میں لگاتے ہوئے میدان میں اتر



آئیں گے..... اس لئے کوئی سوچ سمجھ کر جرأت کرے..... اس لئے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے کسی کے رعب و دبدبے کو خاطر میں نہیں لائیں گے..... ابو جہل کی مٹھی میں بند کنکریوں نے انسانیت کو یہ درس دے دیا کہ انہوں نے وقت آنے پر ابو جہل کی طرف نہیں دیکھا..... ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے نبی ﷺ کی ذات کی طرف دیکھا ہے:

یاد رکھو..... کہ:

اگر یہ ..... کوڑے کا ڈھیر بن جانے والی کنکریاں  
اگر یہ ..... پاؤں کے نیچے روندی جانے والی کنکریاں  
اگر یہ ..... حقیر جانی جانے والی کنکریاں  
اگر یہ ..... استنجم کا ڈھیر بن جانے والی کنکریاں  
اگر یہ ..... جوتے کے نیچے دبا دی جانے والی کنکریاں  
تو وہ بے جان کنکریاں اگر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے ابو جہل کی مٹھی کی پرواہ نہیں کرتیں..... تو یاد رکھو اے دنیا والو..... وہ تو پتھر تھیں لیکن ہم حجر نہیں ”بشر“ ہیں..... اگر میرے رسول ﷺ کی ذات پاک پر حملہ کیا گیا تو ہم کبھی چپ نہیں رہیں گے۔

وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے اسلام پر ہو  
وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے نظام پر ہو  
وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے انعام پر ہو  
وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے مقام پر ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے احترام پر ہو  
 وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے کلام پر ہو  
 وہ حملہ چاہے ..... میرے نبی ﷺ کے نام پر ہو  
 ہم بھی یہ نہیں دیکھیں گے ..... کہ:

ہم کس کے قبضے میں ہیں  
 ہم کس کے کنٹرول میں ہیں  
 ہم کس کی نگرانی میں ہیں  
 ہم کس کے اختیار میں ہیں

اے دنیا والو! ہم نے اپنے نبی سے یہ وعدہ کر لیا ہے ..... کہ ہم اپنی  
 چادر و چار دیواری تو قربان کر دیں گے ..... لیکن قصرنا موس رسالت ﷺ  
 کی چوکھٹ پر چوکیداری کرنا نہیں چھوڑیں گے ..... ہاں! یہ ہمارا اپنے  
 کریم نبی ﷺ سے وعدہ ہے ..... یہ مکین گنبد خضریٰ سے ہمارا عہد و پیمان  
 ہے ..... اگر کسی ابو جہل نے آزمانہ ہو تو جب چاہے آزمالے ..... ہمارا  
 عقیدہ یہ ہے ..... کہ

تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے  
 مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دو

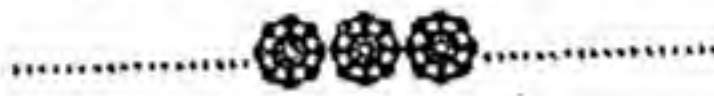
ارے کیا ملے گا ..... اتنا ایثار و قربانی کا وعدہ کرنے سے؟ جان و مال کی پروا  
 کئے بغیر قصرنا موس رسالت کی چوکھٹ پر چوکیداری کرنے سے؟ ..... تو میرے  
 بھائیو! یہی تو جواب وہ کنکریاں دے گئی ہیں ..... کہ جب تک وہ چپ تھیں تو اس  
 وقت تک ابو جہل کی مٹھی میں تھیں لیکن جب ناموس رسالت ﷺ کیلئے بول پڑیں



تو پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں تھیں..... یعنی

جو چپ رہتا ہے..... وہ دشمن اسلام کے ہاتھ میں دبا رہتا ہے  
 جو نام نبی پر بول پڑتا ہے..... وہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ جاتا ہے  
 جو چپ رہتا ہے..... وہ کافر کے کنٹرول میں رہتا ہے  
 جو بول پڑتا ہے..... وہ پیغمبر کی نگاہ میں آ جاتا ہے  
 تو میرے آج کی تلاوت کئے ہوئے لفظوں کا ترجمہ مکمل ہوا  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ..... اے غیب کی خبریں بتانے والے:

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... بسم اللہ شریف کی فضیلتیں

نَحْمَدُہٗ، وَنُسْتَعِیْنُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُہٗ، وَنُؤْمِنُ بِہٖ  
وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ  
اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاَتِ اَعْمَلِنَا وَ مَنْ یَّہْدِیْہِ اللّٰہُ  
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَ مَنْ یُّضِلِلْہٗ، فَلَا هَادِیَ لَہٗ، وَ  
نَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ،  
وَ نَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مَوْلَانَا وَ حَبِیْبَنَا وَ  
سِرَاجَنَا وَ اَشْرَفَنَا وَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم  
اَمَّا بَعْدُ ا

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ  
الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط  
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ  
اَلصَّلٰوۃُ وَ اَسْلَامٌ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ



علماء کرام..... مشائخ عظام..... سامعین بزرگ و دوست و پوری ذمہ داری سے

انتہائی وفاداری سے درود و سلام پڑھیے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

نکل کر سینے سے..... جا پہنچے مدینے میں..... ذرا ایسے ذوق محبت میں پڑھ

کے دیکھئے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

آپ کے اس برہنگم میں رہتے ہوئے ایک عاشق نے وہ کچھ کہہ

دیا ہے کہ جس کا ابھی بہت سارے لوگوں کو خیال بھی نہیں آیا..... وہ کہتا

ہے..... کہ:

میں اس میں مے کشی کے ہوس پہ تصدق

پلاتے ہیں جتنا پیئے جا رہا ہوں

مدینے کی باتیں اور مدینے کے چرچے

بس یہی کام ہر دم میں کئے جا رہا ہوں

آج دل کرتا ہے کہ ہم مدینے جائیں اور بس واپس نہ آئیں..... اور بس در

رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو فقیر کا سر ہو اور جان رخصت ہو جائے..... یعنی جو مدینہ شریف

میں جاتا ہے اس عاشق کو لوٹنے کا خیال تک بھی نہیں آتا..... لیکن محدث

کچھ چھوی رحمۃ اللہ نے مدینے سے واپسی کی بات کی..... مدینے سے لوٹنے واپس

آنے کی بات کی ہے..... وہ فرماتے ہیں..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



مدینے کا ابھی کچھ کام کرنا ہے سید

مدینے سے بس اس لئے جا رہا ہوں

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام ایک مرتبہ اور پیش کیجئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

آج کی یہ محفل..... محفل ذکر نور ہے..... بس ماشاء اللہ ہر طرف سے.

درود و سلام کی صدا کہیں اٹھ رہی ہیں اور دلوں میں نور اتار رہی ہیں.....

یوں کہہ لو کہ آج کی رات سب باراتی اکٹھے ہیں..... اور جہاں باراتی

ہوتے ہیں دولہا بھی وہیں ہوتا ہے تو آئیے میں اپنے موضوع کا آغاز کرتا

ہوں..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں ”تسمیہ شریف“ کے مبارک کلمات قرآن کی

آیت کی صورت میں عطا کئے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا

ہے..... کہ ہم جو کام بھی شروع کیا کریں تو وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے

شروع کیا کریں۔

بسم اللہ کی برکتیں:

میرے دوستو!

آج میری تقریر کا عنوان بھی ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے تو اس حوالے سے

ہی آج گفتگو کروں گا..... ان شاء اللہ

دیکھئے آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے قرآن کو شروع کرتے

ہیں..... اور کوئی نیک کام جائز کام، حلال کام شروع کرتے ہیں..... تو بھی بسم

اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہیں..... مثلاً ابھی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو بھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... دائیں ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا لیا اور منہ میں



ڈالنے سے پہلے کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ..... اور جب کوئی پانی پینے لگتا ہے ..... پانی کا گلاس ہاتھ میں لیتا ہے تو پانی بعد میں پیے گا پہلے پڑھے گا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

بسم اللہ کی عزتیں  
بسم اللہ کی رفعتیں  
بسم اللہ کی فضیلتیں  
بسم اللہ کی عظمتیں

اور! ..... بسم اللہ کی برکتیں ..... ماشاء اللہ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے

اگر دل میں ..... ایمان ہو ایقان ہو

اگر دل میں ..... خلوص ہو تقویٰ ہو

اگر دل میں ..... یقین ہو اعتماد ہو

تو اگر نہ جانے میں زہر کا گلاس بھی بسم اللہ پڑھ کر پی لیا ..... تو وہ زہر زہر نہیں رہتا بلکہ شفا والا بن جاتا ہے ..... سبحان اللہ

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں!

تو اس سے پوچھو ..... جنہوں نے بسم اللہ لکھ کر خط دریائے نیل میں ڈال دیا  
بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں!

تو ان سے پوچھو ..... جنہوں نے بسم اللہ پڑھ کر پتھر نیلی زمین سے خندق کھود ڈالی  
بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں!

تو ان سے پوچھو ..... جنہوں نے بسم اللہ پڑھ کر قدم بڑھایا تو فتح مکہ ہو گیا  
بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں! تو



صحابہ کرام سے پوچھو..... تابعین کرام سے پوچھو.....

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھو

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھو

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پوچھو

سیدنا شاہ مرداں رضی اللہ عنہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو..... مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو..... بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

سید مہر علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو..... پیر سید جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو..... محدث کچھوچھوی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو

خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو..... بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو

بسم اللہ کی برکتیں پوچھنی ہیں..... تو



داتا لاہور والے سے پوچھو..... ہر اللہ والے سے پوچھو  
میں خانقاہ میں پیدا ہوا ہوں اور اللہ والوں کی محبت اور تربیت میں رہا ہوں  
اس لئے آپ سے ایک بات عرض کر رہا ہوں کہ جب بھی کچھ لو..... جب بھی کچھ  
کھاؤ..... جب بھی کچھ پیو..... تو کچھ بھی لیتے وقت ہمیشہ کا یہ وظیفہ بنا لو..... کہ  
جب بھی کچھ لو تو کہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تو ان شاء اللہ..... آپ کے پاس خیر ہی آئے گی شر دور ہو جائے گا..... ذرا  
غور فرمائیے گا..... کہ

اگر اپنے کاموں میں برکت چاہتے ہو

اگر اپنے کاموں میں رحمت چاہتے ہو

تو پھر ہر کام کو شروع کرو تو کہو..... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اور دوسری طرف بازار جاؤ..... اپنے پہننے کی کوئی چیز خریدو..... یا کھانے  
کی کوئی شے خریدو یا پینے کا کوئی مشروب خریدو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ  
کر لو..... اور جب اپنے پاس سے کسی کو کچھ دو..... تو کہو..... اِذَا لِلّٰهِ فَرَاقًا  
اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

وہ اس لئے کہ جو تم حاصل کر رہے ہو..... وہ اللہ کی رحمت ہے اس کا فضل  
ہے اس لئے جب اللہ کا فضل ملے..... اللہ کی رحمت ملے..... تو مومن کہتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور جب تمہارے پاس سے کچھ جائے..... تمہارا عزیز جائے..... وہ مال و  
جان کی صورت میں ہو یا پھر انسان کی صورت میں تو کہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اس لئے کہ جو تم نے لیا..... وہ اللہ کا فضل ہے..... جو تم نے دیا وہ اللہ کا

حکم ہے

فضل کے ملنے پر اس رب کی تسبیح بیان کرنا مسلمان کا طریقہ ہے..... اور اس کے حکم کو تسلیم کرنا مسلمان کا فریضہ ہے۔

بسم اللہ شریف کی حکمتیں:

میرے دوستو!

آئیے اب اس ”بسم اللہ“ کی چند حکمتوں پر بات کرتے ہیں..... حدیث شریف میں آیا کہ جب تم کچھ کھانے پینے لگو..... تو ابتداء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرو وہ اس لئے کہ ایسا پاک کام اللہ کے پاک نام سے شروع کرنے کی وجہ سے..... شیطان کی شرکت سے پاک ہو جاتا ہے یعنی شیطان اس کھانے میں شریک نہیں ہوتا یعنی اگر کوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کھانا شروع نہ کرے تو..... اس کے ساتھ شیطان شریک ہے۔

لیکن جب کوئی مسلمان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر شروع کرے تو اس کے ساتھ رحمت وحدۃ لا شریک ہے..... یعنی:

ادھر..... بغیر ”بسم اللہ“ شیطان کی نحوست شریک ہے

ادھر..... ”بسم اللہ“ پڑھ کر رحمان کی رحمت شریک ہے

تو اگر کسی نے اپنے کسی نیک کام سے شیطان کو بھگانا ہو تو..... وہ بسم اللہ پڑھے اور اگر اپنے پاس رحمت رحمن کو لانا ہو تو..... پھر بھی بسم اللہ پڑھے انتہائی توجہ فرمائیے!



کہ قرآن ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سے شروع ہو رہا ہے اور ادھر ”الناس“ کی ”سین“ پر ختم ہو رہا ہے..... اور اگر ان دونوں حرفوں کو اکٹھا کیا جائے..... تو کیا بنتا ہے؟ ”حرف“ ”با“ اور حرف ”سین“ کو جب یکجا کیا تو بنا ”بس“

شروع میں ”ب“ اور انتہا میں ”سین“ جب اکٹھا دونوں کو ملا لیا تو بنا ”بس“ یعنی یہ جو ”ب“ اور ”سین“ کے درمیان تیس بارے ہیں بس یہی رب کو پیارے ہیں:

بس..... یہی قدرت کا پیغام ہے  
 بس..... یہی قدرت کا انعام ہے  
 بس..... یہی قدرت کا فرمان ہے  
 بس..... یہی قدرت کا نشان ہے

یعنی..... قرآن کی ابتدا میں سب سے پہلے آنے والے حرف سے یعنی ”ب“ سے لیکر ”سین“ تک ”بس“ یہی اللہ کی لاریب کتاب ہے

اور ایک مزے کی بات یہ ہے کہ اگر الناس کی ”سین“ کو پہلے پڑھو اور ابتدا کی ”ب“ کو بعد میں لگاؤ..... تو یہ بنے گا ”سب“

یعنی..... اللہ کا پیغام..... قدرت کا کلام یہی ہے ”سب“

اور دوسری طرح..... اللہ کا انعام ہے..... اللہ کا فرمان ہے یہی قرآن ”بس“

یعنی..... فیصلہ ہو گیا..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اس سے کچھ زیادہ نہیں..... یہی ہے ”بس“

اس سے کچھ کم نہیں..... یہی ہے ”سب“

كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌّ..... جو کچھ چھوٹا بڑا اسی میں ہے..... ”بس“  
وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ..... ہر خشک و تر اس کتاب میں ہے  
..... ”سب“ یعنی..... کچھ بھی ہا ہر نہیں کہ جو اس کے اندر نہیں..... یہ قرآن نے

خود فیصلہ فرما دیا

سورہ فاتحہ شریف کی وسعتیں:

عزیز دوستو!

ہمارے علماء کرام فرماتے ہیں..... کہ قرآن سارے کا فیض اللہ تعالیٰ نے  
سورہ الفاتحہ میں رکھ دیا..... یعنی قرآن کی تعلیمات کو اگر مختصر اَدِکھنا چاہتے ہو تو  
..... انہیں قرآن کی سورہ فاتحہ میں تلاش کرو

جو کریم رسول ﷺ خود مومنوں پر احسان بن کر تشریف لائے ہیں..... وہ  
فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي فِيْمَا مَنَّنَا بِهِ عَلَيَّ إِنِّي أُعْطِيتُكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَهِيَ  
مِنْ كُنُوزِ عَرْشِي

بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کو مجھے عطا فرما کر احسان فرمایا ہے اور فرمایا کہ  
میں نے تمہیں سورہ فاتحہ اپنے عرش کے خاص خزانوں میں سے عطا فرمائی ہے  
یعنی..... قرآن سارے کے رموز اگر پانے ہوں..... تو وہ اللہ نے سورہ

فاتحہ میں محفوظ فرما دیئے ہیں..... اس بے مثال سورت کو!

فاتحہ کہا جاتا ہے..... ام القرآن کہا جاتا ہے



ام الكتاب کہا جاتا ہے ..... فاتحہ القرآن کہا جاتا ہے  
 سورة الشافية کیا جاتا ہے ..... سورة الرقية کہا جاتا ہے  
 سورة الواقيہ کہا جاتا ہے ..... سورة الكافية کہا جاتا ہے  
 فاتحہ القرآن کہا جاتا ہے ..... اساس القرآن کہا جاتا ہے  
 سورة الصلاة کہا جاتا ہے ..... سورة الشفاء کہا جاتا ہے  
 سورة النور کہا جاتا ہے ..... سورة الحمد کہا جاتا ہے  
 سورة الاحسان کہا جاتا ہے ..... سورة الدعاء کہا جاتا ہے  
 اتنی عظمت والی سورة مبارکہ ..... اگر پورے قرآن کی حکمتیں اکٹھی کی  
 جائیں ..... تو وہ سمٹ کر سورة فاتحہ بن جاتی ہے ... ہر صغیر و کبیر اس میں

ہر خشک و تر اس میں

دعا کا قرینہ اس میں

عطا کا خزینہ اس میں

نجات کا سفینہ اس میں

احسان خداوندی اس میں

خزائن خداوندی اس میں

فلاح کے راستے اس میں

اتباع کے ضابطے اس میں

احترام بندگی اس میں

انعام خداوندی اس میں

تو کیا خیال ہے کہ یہ ساری حکمتیں بس قرآن میں محفوظ ہیں ....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اور اس قرآن کی ساری وسعتیں سورۃ فاتحہ میں محفوظ ہیں..... تو جس سینہ میں یہ قرآن آیا..... اس سینہ پاک کی حکمتوں کی وسعتوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

1- نکتہ:

تو علماء کرام یہ بھی فرماتے ہیں..... کہ اگر ساری سورۃ فاتحہ کی حکمتوں کو اکٹھا کیا جائے..... تو وہ سب اکٹھی ہو کر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“..... میں آ جاتی ہیں اور اگر کوئی پورے قرآن کے پڑھنے کا ثواب لینا چاہتا ہے تو وہ سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ لے..... اور اب جو کہتا ہے کہ ہم تو فاتحہ نہیں پڑھتے..... لگتا ہے کہ ان کو پورے قرآن کے پڑھنے کے ثواب سے لگاؤ نہیں ہے؟

یعنی فاتحہ پڑھنے سے اللہ ثواب دے رہا ہے..... اور مولوی فاتحہ پڑھنے کو بدعت بتا رہا ہے..... ہاں تو بندے کہتے ہیں..... کہ:

فاتحہ..... چاہے قل شریف والے دن ہو

فاتحہ..... چاہے دسویں والے دن ہو

فاتحہ..... چاہے چہلم والے دن ہو

فاتحہ..... چاہے عرس والے دن ہو

ہم تو نہیں پڑھیں گے..... یعنی انکار کس کا کر رہے ہیں..... قرآن کے پڑھنے کا تو قربان جاؤں..... میرا رب بھی بڑا حکمتوں والا اور عزتوں والا ہے..... اس نے کہا کہ اگر تم یہاں کسی اہتمام کے ساتھ فاتحہ نہیں پڑھو گے..... تو میں



تمہیں مسجد میں لے جاؤں گا..... تم سے وضو کرواؤں گا..... پھر نماز پڑھاؤں گا..... اور فاتحہ کو نماز کی ہر رکعت میں اہتمام کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ..... پابندی کے ساتھ پڑھاؤں گا۔  
دیکھنا تو سہی!

فجر میں ..... چار مرتبہ  
ظہر میں ..... بارہ مرتبہ  
عصر میں ..... آٹھ مرتبہ  
مغرب میں ..... سات مرتبہ  
عشاء میں ..... سترہ مرتبہ

مولوی صاحب پڑھ رہے ہیں..... لیکن سوچنے کی بات ہے کہ خود ثواب لینے کے لئے تو ہر دن میں 48 مرتبہ پڑھ رہے ہیں..... اور کسی مسلمان بھائی کو ثواب پہنچانے کیلئے ایک مرتبہ پڑھنے کو بھی ”بدعت“ کہہ رہے ہیں۔

بھئی اگر کسی کو ثواب پہنچانا بدعت ہے..... تو خود ثواب لینے کے لئے پڑھنا عبادت کیسے رہے گا؟ الحمد للہ ہم فاتحہ مسرور ہو کر پڑھتے ہیں لیکن کچھ لوگ مجبور ہو کر پڑھتے ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ کی ”ب“ کا نقطہ:

عزیز دوستو!

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ سارے قرآن کی حکمتیں اگر اکٹھی ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جائیں تو وہ سورہ فاتحہ میں ہیں..... اور ساری سورہ فاتحہ کی حکمتوں کو یکجا کیا جائے تو وہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ میں ہیں..... اور اگر بسم اللہ کی حکمتوں کو اکٹھا کیا جائے تو وہ بسم اللہ کی ”ب“ میں محفوظ ہیں..... اور صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ ”ب“ کو بھی مختصر کر دیا جائے تو اس کی ساری حکمتیں ”ب“ کے نقطے میں محفوظ ہیں..... یعنی:

قرآن کو مختصر کرو..... تو فاتحہ ہے  
فاتحہ کو مختصر کرو..... تو بسم اللہ ہے  
بسم اللہ کو مختصر کرو..... تو بسم اللہ کا ”ب“ ہے  
اور اگر ”ب“ کو مختصر کرو..... تو ”ب“ کا نقطہ ہے

یعنی اگر ”ب“ کے نقطے کی حکمتوں کو کھولو تو ”ب“ ہے اور ”ب“ کی وسعتوں کو دیکھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے..... اس بسم اللہ کی حکمتوں کو دیکھو تو پوری سورہ فاتحہ ہے..... اور اگر سورہ فاتحہ کی حکمتوں اور وسعتوں کو دیکھو تو پورا قرآن نظر آئے گا۔

آؤ..... آگے سنو!

شاہ زمن..... والد حسین و حسن..... آفتاب نبوت کے وفادار..... چمنستان  
ولایت کی بہار..... شیر پروردگار..... قوت پروردگار.....  
مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

انا نقطہ تحت الباء

”بسم اللہ کے نیچے کا نقطہ میں ہوں:

عزیزو!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اب سنتے چلو سورۃ فاتحہ کی حکمتیں..... مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ لوگ یہ کیوں کہتے ہیں..... کہ ہم کسی کی فاتحہ میں شریک نہیں ہوتے؟  
حالانکہ خود بھی فاتحہ پڑھتے ہیں..... نماز چاہے فرض کی ہو:

نماز چاہے سنت کی ہو

نماز چاہے وتر کی ہو

نماز چاہے نفل کی ہو

نماز چاہے فجر کی ہو

نماز چاہے ظہر کی ہو

نماز چاہے مغرب کی ہو

نماز چاہے عشاء کی ہو

نماز چاہے اشراق کی ہو

نماز چاہے چاشت کی ہو

ارے بھائی نماز چاہے کسی بھی مسجد میں اکیلے پڑھے:

دہلی کی مسجد میں پڑھے

یا..... بادشاہی مسجد میں پڑھے

فیصل مسجد میں پڑھے

یا جامع مسجد میں پڑھے

ارے بھائی فاتحہ تو پڑھنی ہی پڑھے گی..... اگر جماعت کروا رہا ہے.....

امام بن کرامت کروا رہا ہے..... تو پھر بھی مصلیٰ امامت پر کھڑے ہو کر..... جب

تک فاتحہ نہیں پڑھے گا..... بھائی نماز پوری نہیں ہوگی..... تو پھر کیوں انکار کرتے

ہو فاتحہ کا جب ایک دن میں اتنی مرتبہ تو پڑھتے ہو بھلا پھر انکار کیسا؟  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ  
بسم اللہ سے روحانی برکات:

خیر بات پھر فاتحہ کی طرف نکل گئی..... بڑی محنت سے بات ہم بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم پر لائے تھے..... کہ:

بِسْمِ اللّٰہ ..... قلب و ذہن میں بٹھا لو  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... ہر وقت کا وظیفہ بنا لو  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... خیر ہی خیر ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... برکت ہی برکت ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... فضل ہی فضل ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... رحمت ہی رحمت ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... شیطان سے بچاؤ کی تدبیر ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... شفا حاصل کرنے کی کلید ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... رزق میں وسعت کا وظیفہ ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... نقصان سے محفوظ رہنے کا نسخہ ہے  
 بِسْمِ اللّٰہ ..... قرآن کی ابتدا کا طریقہ ہے

لیکن..... یہ بات میں آگے کر گیا ہوں..... کہ قرآن کی وسعتوں کو سمیٹو تو  
 فاتحہ بنتی ہے..... اور اگر ساری فاتحہ کی برکات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ وسعتیں ”  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم“ میں سمٹ جاتی ہیں..... اور جب ”بسم اللہ الرحمن



الرحیم“ کی حکمتوں کو اکٹھا کیا جائے تو وہ بسم اللہ..... کی ”ب“ کے نقطے میں سب محفوظ ہیں اور مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ ”بسم اللہ“ کے نیچے کا نقطہ میں ہوں!

تو میری تحقیق اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ پورا قرآن سمجھنا ہو تو علی کو سمجھو..... اور ”علی“ کو سمجھتا ہو تو پہلے قرآن کو سمجھو:

## 2- نکتہ:

میرے دوستو!

اب جو نقطہ ہوتا ہے..... وہ کیا ہے؟..... نقطہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے جتنے بھی حصے کر لئے جائیں وہ ختم نہ ہو..... اس کو نقطہ کہتے ہیں..... یعنی جسے ختم نہ کیا جاسکے..... جسے کا ٹانہ جاسکے اسے نقطہ کہتے ہیں اور سائنس دانوں کی زبان میں اسی کو ”ایٹم“ کہتے ہیں..... ایک ایسا جز کہ جس کے حصے کئے جائیں اور وہ پھر بھی اپنی حیثیت رکھتے ہوں..... اس کو ایٹم کہتے ہیں..... یعنی ایسا نقطہ ایسا جز کہ جس کو توڑا نہ جاسکے..... ختم نہ کیا جاسکے..... مثالیانہ جاسکے..... اور

ایٹم	ایک	قوت	کا	نام	ہے
ایٹم	..... ایک	طاقت	کا	نام	ہے
ایٹم	..... ایک	اقتدار	کا	نام	ہے
ایٹم	..... ایک	پاور	کا	نام	ہے

اور جہاں ایٹم ہے وہی سپر پاور ہے..... کہ:

امریکہ میں ایٹم ہے..... وہ پاور بنا ہوا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

برطانیہ میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 فرانس میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 جرمن میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 چائنہ میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 پاکستان میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 ہندوستان میں ایٹم ہے ..... وہ پاور بنا ہوا ہے  
 یعنی ..... جہاں ایٹم ہے ..... وہاں اقتدار ہے ..... اختیار ہے ..... پاور ہے  
 ..... قوت ہے ..... جرأت ہے ..... حریت ہے ..... ہم دیکھتے ہیں کہ ایٹم کے  
 آگے .....

کویت جھکا ہوا ہے  
 دبئی جھکا ہوا ہے  
 سعودیہ جھکا ہوا ہے  
 ایٹم کے آگے .....

عمان جھکا ہوا ہے  
 اردن جھکا ہوا ہے  
 عراق جھکا ہوا ہے  
 ابو ظہبی جھکا ہوا ہے

اور ایٹم کے آگے دنیا جھکی ہوئی ہے ..... اور اگر کسی بھی مسلمان ملک میں ”  
 ایٹم“ بنانے کا نعرہ بلند ہوتا ہے ..... تو واشنگٹن ہلنے لگتا ہے ..... تمام ایٹمی طاقتیں  
 حرکت میں آ جاتی ہیں .....



امریکہ کو غصہ آنے لگتا ہے  
برطانیہ کو بخار آنے لگتا ہے  
فرانس کو ناگوار لگنے لگتا ہے  
جرمن کو اعتراض ہونے لگتا ہے  
چائنہ کو پسینہ آنے لگتا ہے

صرف اس وجہ سے کہ اس مسلمان ملک میں ایٹم کہاں سے آگیا..... تو پھر  
تمام اکٹھے ہو کر اس ملک کو تباہ کرنے کی پلاننگ کرنے لگتے ہیں..... یعنی ایٹم بڑی  
طاقت ہے کہ جب چاہے کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال لے..... اس کو اپنی  
طاقت پر

بڑا فخر ہوتا ہے  
بڑا ناز ہوتا ہے  
بڑا بھروسہ ہوتا ہے  
بڑا سہارا ہوتا ہے  
بڑا مان ہوتا ہے

یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ..... ایٹم ایک نقطہ ہے اور نقطہ ایک ”ایٹم“ کو کہتے ہیں بس  
اب اس ساری گفتگو پر میں آپ کو نتیجہ دے رہا ہوں..... کہ میرے مولا علی  
ؑ فرماتے ہیں..... کہ وہ بسم اللہ کی ”ب“ کا نقطہ میں ہوں..... جو ذات خود کو  
”ب“ کا نقطہ بتائے..... تو اصل میں وہ اپنی اس خصوصیت کا ذکر فرما رہے  
ہیں..... کہ جو ”ب“ کا نقطہ ہوگا:

اس دل میں جرأت ہوگی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اس دل میں قوت ہوگی

اس دل میں جذبہ ہوگا

اس دل میں بندگی کا سلیقہ ہوگا

وہ جرأت والا اور قوت والا..... کفار کے سامنے ڈٹ جانا جانتا ہے..... وہ

اپنے سر کو اللہ کے سوا کسی کے آگے جھکا نہیں آتا۔

3۔ نکتہ:

میرے دوستو!

اب اس اگلے نکتے پر ذرا غور کرنا..... کہ:

ہم نے آیت تلاوت کی..... بسم اللہ

غور کرنا..... باللہ الرحمن الرحیم قرآن نے نہیں کہا

بسم اللہ میں ”ب“ استعانت کیلئے ہے:

یعنی علماء کرام جو اس محفل میں موجود ہیں..... وہ جانتے ہیں کہ اس بسم اللہ

میں جو لفظ ”ب“ ہے وہ ”استعانت“ کیلئے ہے..... استعانت کیلئے یعنی ”مدد“

کیلئے ہے..... اگر ”اسم“ کو چھوڑ کر معنی کرو تو وہ یہ ہوگا کہ اللہ کی مدد سے..... لیکن

بات قابل غور ہے کہ آپ باللہ الرحمن الرحیم نہیں کہہ رہے..... آپ تو..... بسم اللہ

الرحمن الرحیم..... پڑھ رہے ہو؟

تو جب پڑھا بسم اللہ..... تو آپ اللہ سے مدد نہیں مانگ رہے..... آپ

تو اسم اللہ سے مدد مانگ رہے ہو؟ لفظ ہے ”ب“ اسم اللہ..... لیکن جب ہم

ایک قاعدے کے تحت اس کو پڑھتے ہیں تو پڑھتے کیا ہیں؟ بسم اللہ..... تو بھائی

اگر اللہ سے مدد مانگنا ہے ڈائریکٹ تو پھر باللہ الرحمن الرحیم کہو! بسم اللہ کیوں



پڑھ رہے ہو؟

انتہائی غور کیجئے میں علماء کی موجودگی میں یہ بات کر رہا ہوں..... کہ  
حرف ”ب“ اللہ پر داخل نہیں ہے..... ”اسم“ اللہ پر داخل ہے اب غور سے  
سنو! کہ میں ہوں..... عبد اللہ

تو کیا عبد اللہ سے مدد مانگنا اللہ سے مدد مانگنا ہے؟  
اور اگر..... حبیب اللہ..... سے مدد مانگیں تو کیا یہ اللہ سے مدد مانگنا ہے؟ تو  
مسئلہ یہ ظاہر ہوا..... کہ:

عبد اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... عبد غیر اللہ ہے  
حبیب اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... حبیب غیر اللہ ہے  
رسول اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... رسول غیر اللہ ہے  
کتاب اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... کتاب غیر اللہ ہے  
کلام اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... کلام غیر اللہ ہے  
کلیم اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... کلیم غیر اللہ ہے  
خلیل اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... خلیل غیر اللہ ہے  
ذبح اللہ..... میں جو اللہ ہے..... وہ اللہ ہے..... ذبح غیر اللہ ہے  
یعنی.....

حبیب اللہ..... میں اللہ علیحدہ ہے..... جو حبیب ہے وہ کوئی اور ہے  
رسول اللہ..... میں اللہ علیحدہ ہے..... جو رسول ہے وہ کوئی اور ہے  
کتاب اللہ..... میں اللہ علیحدہ ہے..... جو کتاب ہے وہ کوئی اور ہے  
کلام اللہ..... میں اللہ علیحدہ ہے..... جو کلام ہے وہ کوئی اور ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو اسی طرح بسم اللہ ..... میں جو اللہ ہے ..... وہ تو اللہ ہے ..... لیکن  
جو اسم ہے وہ کوئی اور ہے ..... بھائیو! ”اسم“ کا معنی اللہ نہیں بلکہ اسم جدا  
ہے اور اللہ ..... اللہ ہے

یعنی ..... یہ بات طے ہوگئی کہ بسم اللہ میں ..... ”اسم“ الگ ہے اور ”اللہ“  
الگ ذات ہے ..... جیسے:

عبداللہ میں ..... ”عبد“ الگ ذات ہے ..... اور اللہ الگ ہے  
حبیب اللہ میں ..... ”حبیب“ الگ ذات ہے ..... اور اللہ الگ ہے  
رسول اللہ میں ..... ”رسول“ الگ ذات ہے ..... اور اللہ الگ ہے  
اسی طرح میں بار بار کہہ رہا ہوں ..... کہ

بسم اللہ ..... میں ..... اسم الگ ذات ہے اور اللہ الگ ہے  
آؤ ..... ہم تمہیں آسانی سے یہ بات سمجھانے کیلئے لکھنوی لہجے میں  
سمجھا دیتے ہیں ..... تو میں نے اپنی لکھنوی زبان میں ..... اور لکھنوی  
انداز میں لکھنؤ کے ایک بندے سے پوچھا کہ جناب آپ کا اسم کیا ہے تو  
آگے سے بولا کہ جناب بندہ ناچیز کو ”عبدالرحیم“ کہتے ہیں ..... ذرا  
غور کرنا ..... کہ سوال ہوا تھا کہ آپ کا ”اسم“ کیا ہے تو انہوں نے  
جواب میں اپنا نام بتا دیا ..... اپنا حوالہ پیش کر دیا کہ مجھے ”عبدالرحیم“  
کہتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو کسی کو متعارف کروائے ..... وہ ”اسم“ ہے  
اگر کوئی مجھے کہے کہ آپ کا اسم کیا ہے یعنی جو مجھے پہلے نہیں جانتا لیکن  
جب وہ مجھ سے جان پہچان بنانا چاہے گا تو یقیناً پوچھے گا کہ جناب آپ  
کا اسم کیا ہے؟



تو میں آگے سے اسے فوراً بتاؤں گا کہ میرا نام ”سید محمد ہاشمی میاں“ ہے تو ”اسم“ کے متعلق سوال ہوا تھا..... میں نے اپنا پورا نام اس پوچھنے والے کو بتا دیا..... یعنی نتیجہ یہ نکلا..... کہ:

جو کسی کو متعارف کروائے

جو کسی کو پہچانوائے

اس کو ”اسم“ کہتے ہیں..... یعنی.....

جو آپ کا تعارف کروائے اس کو اسم کہتے ہیں

جو آپ کا حوالہ کہلوائے اس کو اسم کہتے ہیں

جو اجنبیت کو مٹائے اس کو اسم کہتے ہیں

یعنی..... کسی غیر متعارف کو متعارف کروانے والے کو ”اسم“ کہتے ہیں

بندے کا اسم تو وہ ہے کہ جس سے بندہ پہچانا جائے..... جانا جائے متعارف

کروایا جائے..... حوالہ کہلوائے..... تو اب مجھے کہنا پڑھتا ہے کہ اللہ کا اسم اس کو

کہتے ہیں کہ جس نے اللہ کو پہچانوا یا ہو..... متعارف کروایا ہو..... تو آؤ ایک

حدیث قدسی پیش کرتا ہوں..... تاکہ بات واضح ہو جائے..... کہ اللہ کو کس نے

متعارف کروایا ہے؟

اللہ کو متعارف کروانے والی ذات:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا..... میں چھپا ہوا خزانہ تھا

فَاُحِبُّتُ اَنْ اُعْرَفَ..... مجھے محبت ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں

تَوَفَخَلَقْتُ الْخَلْقَ..... میں نے مخلوق بنا ڈالی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اب سوال ہے..... کہ اس لاشریک کو کس مخلوق نے متعارف کروایا ہے؟ کس نے پہچانوایا ہے..... اس کا جواب دربار رسالت ﷺ سے لیجئے..... کہ فرمایا

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا  
جب اس ذات پاک نے خود کو متعارف کروانے کیلئے..... نور محمد ﷺ کو تخلیق فرمایا۔

یہی وہ ذات محمد ﷺ ہے کہ جس نے خدا کو پہچانوایا..... ایسا پہچانوایا..... کہ دنیا کے 36 ہزار دیوتاؤں میں

آج بھی وہ جانا جا رہا ہے

آج بھی وہ پہچانا جا رہا ہے

محمد مصطفیٰ ﷺ نے خدا کو ایسا پہچانوایا کہ گوروں کی اس سرزمین ”مانچسٹر“ میں بھی وہ پہچانا جا رہا ہے..... ایسا متعارف کروادیا..... کہ

آج جبکہ ظالم اپنے ظلم پر نازاں ہے..... اور ماتحت کو انسانیت کے درجے سے گرانے کی کوشش میں ہے اور اپنی ظالمانہ کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے آج کشمیر کو دیکھ لو..... عراق کو دیکھ لو

فلسطین کو دیکھ لو

چیچنیا کو دیکھ لو

برما کو دیکھ لو

ہر طرف ظالم جبر کی انتہا کرتے ہوئے..... مظلوم پر اپنا قبضہ جمائے



ہوئے ہے :

نماز سے روکا جا رہا ہے

نیاز سے روکا جا رہا ہے

تعلیم سے روکا جا رہا ہے

تعظیم سے روکا جا رہا ہے

مسجد سے روکا جا رہا ہے

پردے سے روکا جا رہا ہے

اور..... کہیں پر ایسا ظلم ہو رہا ہے..... کہ

باپ کے کندھے پر بیٹھے..... ننھے بچے کو باپ کے کندھے سے کھینچ کر

زمین پر گرا کر..... اس معصوم کے سامنے اس کے باپ کے سینے میں گولیاں

اتاری جا رہی ہیں..... سہاگ اُجاڑے جا رہے ہیں..... نوجوان شہید کئے جا

رہے ہیں..... ماں کے سینے سے لگے اس کے بچے..... اس کے نور العین کو کھینچ کر

اس کی ماں کی حیا والی چادر کو تار تار کیا جا رہا ہے

لیکن وہ معصوم بچہ ہاتھ اٹھا کر نعرہ بلند کرتا ہے..... کہ:

اللہ اکبر

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے

اے جابروں سن لو! اے ظالموں سن لو!

اللہ سب سے بڑا ہے

ایسا میرے نبی ﷺ نے اپنے رب کو متعارف کروا دیا ہے..... کہ معصوم بچہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بھی جانتا ہے..... کہ:

سب سے بڑا خدا ہے  
سب سے یکتا خدا ہے  
سب کا کبریا خدا ہے  
سب کا مولا خدا ہے

ایسا میرے نبی ﷺ نے خدا کو پہچانوا یا ہے..... متعارف کروایا ہے  
ارے جس دنیا میں:

سہاگ لٹ رہا ہے  
مکان جل رہا ہے  
دکان لٹ رہی ہے  
زمین چھن رہی ہے

ایسے میں اگر مظلوم کی آواز بلند ہوتی ہے..... تو قربان جاؤں..... ”نعرہ  
تکبیر کی آواز بلند ہوتی ہے“  
قربان جاؤں!

اللہ کو..... ایسا متعارف کروادیا میرے نبی ﷺ نے کہ وہ رب:

ہند میں پہچانا جا رہا ہے  
سندھ میں پہچانا جا رہا ہے  
کشمیر میں پہچانا جا رہا ہے  
دھیر میں پہچانا جا رہا ہے  
ہندوں کی بھیڑ میں پہچانا جا رہا ہے



یہودیوں کے شہر میں پہچانا جا رہا ہے

کفر کے محلات میں پہچانا جا رہا ہے

فلسطین کی زمین میں پہچانا جا رہا ہے

اسم اللہ..... ذات پاک مصطفیٰ ﷺ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَلَمٍ

جیسے..... رسول ﷺ نبی اللہ ہیں

جیسے..... رسول ﷺ حبیب اللہ ہیں

جیسے..... رسول ﷺ رسول اللہ ہیں

جیسے..... رسول ﷺ محبوب اللہ ہیں

جیسے..... رسول ﷺ برہان اللہ ہیں

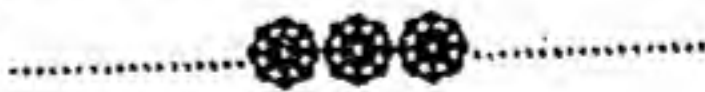
جیسے..... رسول ﷺ نور اللہ ہیں

تو ایسے ہی..... رسول ﷺ ”اسم اللہ“ بھی ہیں

تو میں نے کہا..... کہ بسم اللہ میں ”ب“ حرف استعانت ہے..... اور اس کے بعد اسم اللہ ہے..... تو ثابت ہوا کہ اسم اللہ کی مدد سے ”اللہ کو پہچانو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



## موضوع..... ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت

نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ

أَمَّا بَعْدُ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاصِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

محترم سامعین!

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... محمد اللہ کے رسول ہیں

یہ اس آیت مقدسہ کا سیدھا سا ترجمہ ہے..... جو میں نے آپ کی موجودگی

میں آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے

”آیت“ کسے کہتے ہیں؟

میں نے ابھی آپ حضرات کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ

تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے..... یاد رکھئے کہ..... قرآن کی ہر آیت اللہ

تعالیٰ کا کلام ہے..... دیکھئے جو میں بولوں گا وہ میری بولی ہوگی

جو ”علامہ قمر الزمان“ بولیں گے وہ ان کا ارشاد ہوگا

جو..... کوئی مفسر بولے..... وہ اس مفسر کا قول ہوگا

جو..... کوئی محدث بولے..... وہ اس محدث کا قول ہوگا

جو..... کوئی فقہی بولے..... وہ اس فقہی کا فرمان ہوگا

جو..... کوئی مفتی بولے..... وہ اس مفتی کا فرمان ہوگا

آپ جو کہیں..... وہ آپ کا کہنا ہے

میں جو کہوں..... وہ میرا کہنا ہے

اور جو خدا کہے وہ اس کا کلام ہے اب دیکھنا ہے..... کہ:

یہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... کس نے کہا ہے؟

جواب یہ ہوگا..... کہ بھئی..... یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ نے خود اپنے

قرآن میں ارشاد فرمایا ہے..... یعنی اگر ”برطانیہ“ کی اس سرزمین پر کوئی مجھے پوچھ لے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ..... کیا ہیں؟

تو ہم آگے سے جواب دیں گے کہ بھی قرآن سے پڑھ رہا ہوں..... اور ظاہر ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ اللہ کی آیت ہیں.....

اللہ کا قول ہیں

اللہ کا فرمان ہیں

اللہ کا ارشاد ہیں

اب ایمان والے کو تسلی ہوگی..... کہ یہ میرے رب کا کہنا ہے..... میرے رب کا قول ہے..... لیکن امتی ہونے کے ناطے ایک غلام کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی..... کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا کہنا کیا ہے؟

تو اس کا جواب اگر لینا ہو تو پھر پڑھیے حدیث کی کتابوں کو..... کہ رسول

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دو کو نہیں..... بلکہ پورے مجمع کو فرما رہے ہیں..... کہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا

اے لوگو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو تو تم فلاح پا جاؤ گے

غور کیجئے گا..... کہ:

ہم جب قرآن پڑھتے ہیں..... تو رب کہتا ہے..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

اور جب قول مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں..... تو نبی فرماتے ہیں: قُولُوا لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ

میں قربان جاؤں! کتنی خوبصورت تقسیم ہے..... کہ



اے محبوب ﷺ..... آپ کا ذکر میں کروں..... میرا ذکر آپ کریں  
یعنی..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تم کہو..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ میں کہوں  
وہ اس لئے..... کہ:

جو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کا دشمن ہو وہ تیرے کہے کا دشمن ہو  
جو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... کا دشمن ہو وہ میرے کہے کا دشمن ہو  
اور..... اب جن لوگوں نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کہا ہے گویا وہ رسول اللہ ﷺ  
کی ایک سنت پر عمل کر رہے ہیں  
اور..... جو بار بار..... کئی بار..... ہزار بار مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہہ رہے ہیں  
گویا وہ سنت کبریاء پر نظر رکھتے ہیں  
ذکر مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت:

میرے دوستو!

کوئی بھی ذکر ہو..... کسی کا بھی ذکر ہو تو ذکر ہمیشہ اپنے ذاکر کی وجہ سے اہم  
ہوتا ہے..... مثال کے طور پر..... آپ میں سے بھی کوئی بندہ بولتا رہے، ہو سکتا  
ہے کہ ان سننے والوں میں سے کئی بندے ایسے ہوں گے..... کہ جو اس عام بولنے  
والے کی بات پر:

دھیان نہ دیں:

توجہ نہ دیں

اہمیت نہ دیں

لیکن جب اس مجمع میں علامہ قمر الزمان بولنے لگے..... تو ذکر ذاکر کی وجہ  
سے اہم ہو گیا اب پورے مجمع سے ہر بندہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

انتہائی توجہ کیساتھ

انتہائی یکسوئی کیساتھ

انتہائی دلجمعی کیساتھ

گفتگو سننے لگا..... آخر کیوں؟..... صرف اس لئے کہ بھی پہلے بولنے والا  
ایک عام سا بندہ تھا عام سی گفتگو کر رہا تھا..... لیکن اب اتنے بڑھے علامہ بات کر  
رہے ہیں..... تو

یقیناً کوئی بڑی بات ہی کریں گے

یقیناً کوئی اہم بات ہی کریں گے

سب نے ان کی گفتگو پر توجہ دی..... یقیناً اس میں:

ان کی قابلیت کا اثر تھا

ان کی علمیت کا اثر تھا

ان کی شہرت کا اثر تھا

یعنی میں کہنا یہ چاہتا ہوں..... کہ عام بندے کی بات بھی عام ہوتی ہے  
لیکن جب کوئی پڑھا لکھا خاص آدمی بات کرتا ہے تو یقیناً اس کی بات بھی خاص  
ہوتی ہے..... تو:

اعلیٰ ذات کی..... بات بھی اعلیٰ ہوتی ہے

افضل ذات کی..... بات بھی افضل ہوتی ہے

اہم ذات کی..... بات بھی اہم ہوتی ہے

معتبر ذات کی..... بات بھی معتبر ہوتی ہے

کامل ذات کی..... بات بھی کامل ہوتی ہے



پاکیزہ ذات کی ..... بات بھی پاکیزہ ہوتی ہے  
تو بھائیو! ذکر مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت اور کاملیت کے اندازے  
کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ بھی یہ ذکر خود خدا کر رہا ہے .....  
اب اسی ”ذاکر“ کی ذات کی اہمیت سے اس ذکر کی اہمیت کا اندازہ  
کر سکو تو کرو!

اور یاد رکھو! ذکر مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت کا معیار یہ ہے کہ جو ذات یہ ذکر  
کر رہی ہے ..... وہ مٹنے والی نہیں ہے ..... اگر وہ ذات پاک مٹنے والی نہیں ہے  
تو پھر یہ ذکر جو وہ کر رہا ہے ..... وہ کون مٹا سکتا ہے؟  
ارے یہ رسول ﷺ کا ذکر تو مٹے گا ہی نہیں ..... وہ اس لئے کہ جب تک  
ذاکر رہے گا ..... اس وقت تک:

ذکر بھی باقی رہے گا  
ذکر بھی قائم رہے گا  
ذکر بھی زندہ رہے گا  
ذکر بھی موجود رہے گا  
ذکر بھی مقصود رہے گا

یعنی جب تک ذاکر باقی اس وقت تک ذکر ہوتا رہے گا ..... ایک صاحب  
مجھے کہنے لگے کہ یہ ذکر بھی ختم ہو جائے گا ..... میں نے کہا وہ کیسے؟  
صاحب کہنے لگے کہ جب ”ہاشمی میاں“ تم چلے جاؤ گے ..... تو پھر میں نے  
آگے سے جواب دیا ارے یہ ذکر میرے جانے سے ختم تھوڑی ہوگا ..... میں چلا  
جاؤں گا تو کوئی اور آکر یہ ذکر کرے گا ..... ہاں کوئی اور دوسرا عالم آجائے گا اور

پھر کہنے لگا..... جب دوسرا عالم بھی چلا گیا تو پھر

میں نے کہا پھر تیسرا عالم آجائے گا..... اور پھر کہنے لگا..... جب علماء بھی دنیا سے چلے گئے تو پھر؟

میں نے کہا بھی پھر باقی امت ذکر کرتی رہے گی

اور پھر کہنے لگا..... جب امت ختم ہوگئی..... تو پھر؟ کون ذکر کرے گا؟

میں نے کہا بھی فرشتے تو ہوں گے یہ ذکر کرنے والے اور پھر کہنے لگا..... کہ جب فرشتے بھی ختم ہو جائیں گے

تو میں نے کہا..... ارے یہ ذکر اللہ نے کسی زمانے اور مخلوق کا محتاج نہیں رکھا..... جب کوئی نہیں رہے گا حی القیوم رب تو باقی رہے گا؟

وہ کہہ رہا ہے..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

اور جب تک کوئی ذاکر نہیں مٹتا تو اس وقت تک جو وہ ذکر کر رہا ہے وہ بھی نہیں مٹتا..... تو:

وہ ذات تو لافانی ہے..... یہ ذکر بھی لافانی ہے

وہ ذات بھی قائم ہے..... یہ ذکر بھی قائم ہے

ذکر مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ رہے گا:

یعنی اگر کوئی ذاکر کسی پر مہربان ہو جائے..... تو جب تک وہ ہے اس کا ذکر بھی باقی ہے اگر کسی پر ملک کا صدر مہربان ہو جائے..... تو جہاں تک اس کا حکم چلتا ہے..... وہاں تک وہ ذکر یعنی اس منظور نظر کا ذکر بھی رہتا ہے۔

اگر کسی پر ہندوستان کا صدر مہربان ہو جائے تو پھر ہندوستان کے تمام



صوبوں میں اس مذکور کا ذکر چلے گا

اگر پاکستان کا صدر کسی پر مہربان ہو جائے تو پھر پاکستان کے چاروں صوبوں میں اس مذکور کا ذکر ہوتا رہے گا

نتیجہ یہ نکلا کہ جس کو جس سے پیار ہے..... وہ وہاں تک اس محبوب کے ذکر کو پھیلانے کا کہ جہاں تک:

اس کی حکمرانی چلتی ہے

اس کی شاہی چلتی ہے

اس کی مرضی چلتی ہے

اس کا سکہ چلتا ہے

تو میرے بھائیو! اگر معمولی اقتدار کا یہ حال ہے تو پروردگار کے ذکر کرنے کی کون انتہا جان سکتا ہے؟

تو جس پروردگار کی کونین کی ہر ہر شے پر حکومت ہو..... تو پھر کوئی جگہ باقی بچے گی کہاں کہ جہاں رسول ﷺ کا ذکر پاک نہیں ہوگا؟

ارے..... زندگی پر اس کی حکومت ہے

زندگی پر اس کا قبضہ ہے

تو لہذا! زندگی میں بھی رسول ﷺ کا ذکر ہے اور زندگی میں بھی رسول کا ذکر ہے

کونین میں ہو رہے ہیں چرچے رسول ﷺ کے:

میرے دوستو!

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیجئے کہ جہاں تک ذکر کا حکم چلتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پھر کہنے لگا..... جب دوسرا عالم بھی چلا گیا تو پھر  
میں نے کہا پھر تیسرا عالم آ جائے گا..... اور پھر کہنے لگا..... جب علماء بھی دنیا  
سے چلے گئے تو پھر؟

میں نے کہا بھئی پھر باقی امت ذکر کرتی رہے گی  
اور پھر کہنے لگا..... جب امت ختم ہو گئی..... تو پھر؟ کون ذکر کرے گا؟  
میں نے کہا بھئی فرشتے تو ہوں گے یہ ذکر کرنے والے اور پھر کہنے لگا.....  
کہ جب فرشتے بھی ختم ہو جائیں گے  
تو میں نے کہا..... ارے یہ ذکر اللہ نے کسی زمانے اور مخلوق کا محتاج نہیں  
رکھا..... جب کوئی نہیں رہے گا حتیٰ القیوم رب تو باقی رہے گا؟  
وہ کہہ رہا ہے..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
اور جب تک کوئی ذا کر نہیں مٹتا تو اس وقت تک جو وہ ذکر کر رہا ہے وہ بھی  
نہیں مٹتا..... تو:

وہ ذات تو لافانی ہے..... یہ ذکر بھی لافانی ہے  
وہ ذات بھی قائم ہے..... یہ ذکر بھی قائم ہے  
ذکر مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ رہے گا:

یعنی اگر کوئی ذا کر کسی پر مہربان ہو جائے..... تو جب تک وہ ہے  
اس کا ذکر بھی باقی ہے اگر کسی پر ملک کا صدر مہربان ہو جائے..... تو  
جہاں تک اس کا حکم چلتا ہے..... وہاں تک وہ ذکر یعنی اس منظور نظر کا  
ذکر بھی رہتا ہے۔

اگر کسی پر ہندوستان کا صدر مہربان ہو جائے تو پھر ہندوستان کے تمام



صوبوں میں اس مذکور کا ذکر چلے گا

اگر پاکستان کا صدر کسی پر مہربان ہو جائے تو پھر پاکستان کے چاروں

صوبوں میں اس مذکور کا ذکر ہوتا رہے گا

نتیجہ یہ نکلا کہ جس کو جس سے پیار ہے..... وہ وہاں تک اس محبوب کے ذکر

کو پھیلانے کا کہ جہاں تک:

اس کی حکمرانی چلتی ہے

اس کی شاہی چلتی ہے

اس کی مرضی چلتی ہے

اس کا سکہ چلتا ہے

تو میرے بھائیو! اگر معمولی اقتدار کا یہ حال ہے تو پروردگار کے ذکر کرنے

کی کون انتہا جان سکتا ہے؟

تو جس پروردگار کی کونین کی ہر ہر شے پر حکومت ہو..... تو پھر کوئی جگہ باقی

بچے گی کہاں کہ جہاں رسول ﷺ کا ذکر پاک نہیں ہوگا؟

ارے..... زندگی پر اس کی حکومت ہے

زندگی پر اس کا قبضہ ہے

تو لہذا! زندگی میں بھی رسول ﷺ کا ذکر ہے اور زندگی میں بھی رسول کا

ذکر ہے

کونین میں ہو رہے ہیں چرچے رسول ﷺ کے:

میرے دوستو!

یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیجئے کہ جہاں تک ذکر کا حکم چلتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہاں تک مذکور کا ذکر ہوتا رہتا ہے..... جیسا کہ

آؤ دیکھ لو

نماز میں اللہ کا ذکر ہے تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 اذان میں اللہ کا ذکر ہے تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 کلمہ میں اللہ کا ذکر ہے..... تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 زمین میں اللہ کا ذکر ہے..... تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 آسمان میں اللہ کا ذکر ہے..... تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 فرش پر اللہ کا ذکر ہے..... تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 عرش پر اللہ کا ذکر ہے..... تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 یعنی.....

مکان میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 لامکان میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 عالم ارواح میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 بزم شہداء میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 نبیوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 رسولوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 صدیقوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 نخیوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 ولیوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے  
 مومنوں میں..... رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہے



مفسرین	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
محدثین	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
مجتہدین	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
محسنین	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
مقررین	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
شریعت	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
طریقت	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
جہان	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
قرآن	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
صداقت	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
عدالت	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
پاکستان	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
ہندوستان	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
محشر	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے
قبر	میں	..... رسول ﷺ کا ذکر ہے

یعنی..... قبرستان وہ ایسی جگہ کہ جہاں کسی کا ذکر نہیں ہے وہاں بھی خدا اور رسول ﷺ کا ذکر ہے..... جیسے..... کہ

مَنْ رُبَّكَ..... کیساتھ..... مَا دِينُكَ ہے اور پھر مَا دِينُكَ کے بعد

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

یہ قبر میں رسول ﷺ کا ذکر ہی تو ہے اور کیا ہو رہا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اعلیٰ محبوب کا ذکر بھی اعلیٰ

دوستو!

جب دیکھا تو ہر جگہ رسول ﷺ کا ذکر پاک ہوتا ہوا پایا

یہاں رسول کا ذکر ہے..... وہاں رسول کا ذکر ہے

مومن کے گھر میں رسول کا ذکر ہے..... ہر خشک وتر میں رسول کا ذکر

ہے..... جنت میں رسول ﷺ کا ذکر ہے

اور جب میں نے یوں بولا..... تو ایک صاحب کہنے لگے..... ارے ہاشمی

میاں تو نے تو ہر جگہ پر کہہ دیا کہ رسول ﷺ کا ذکر ہے..... تو پھر کیا جہنم میں بھی

ہوتا ہے؟

میں نے کہا بھی اگر وہ رسول کا ذکر کرتا تو جہنم میں جاتا ہی کیوں؟

لیکن اگر علماء اجازت دیں تو میں اس کے بارے میں بھی کچھ کہتا ہوں کہ یہ

بھی ممکن ہے سوال ہوا وہ کیسے؟

دیکھو بھی جنت میں تو رسول اللہ ﷺ کا ذکر پاک ہوگا..... اس میں تو کوئی

شک نہیں..... جنت میں جانے والے تمام اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ اے اللہ تیرا

بہت بہت شکر یہ کہ تو نے ہمیں یہ اپنی رحمت والی جگہ عطا فرمائی..... یعنی جنت کی

سکونت عطا فرمائی

اے..... اللہ تیرا شکر ہے..... تیری مہربانی ہے

تیری رحمت ہے..... تیری نعمت ہے

تیرا کرم ہے..... تیرا فضل ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کہ.....

ہم نے تجھے مانا اور تیرے رسول کو مانا..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم نے تیری تابعداری کی اور تیرے رسول کی تابعداری کی..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم نے تجھ سے وفاداری کی اور تیرے رسول سے وفاداری کی..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم تجھ پر اور تیرے رسول پر قربان ہوتے رہے..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم تجھ پر اور تیرے رسول پر مرتے رہے..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم تیری اور تیرے رسول کی محبت میں رہے..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم تیرا اور تیرے رسول کا حکم مانتے رہے..... تو یہ جگہ ملی  
 ہم تیری تسبیح اور تیرے رسول پر درود پڑھتے رہے..... تو یہ جگہ ملی  
 ہاں! ہاں! جنت والے کہیں گے..... کہ یا اللہ تیرا شکر ہے..... کہ:

ہم نے مدینہ دیکھا یا نہ دیکھا لیکن زیارت مدینہ کی ٹرپ رکھتے ہیں.....  
 اور جتنی مرتبہ بھی زندگی میں ربیع الاول شریف آیا تیرے حبیب ﷺ کا میلاد  
 مناتے رہے..... محفل نعت سجاتے رہے..... درود شریف پہنچاتے رہے..... اور  
 جھوم جھوم کر صلاۃ و سلام پیش کرتے رہے تو آج جنت نصیب ہوئی ذرا توجہ  
 کرنا..... کہ یہ ساری باتیں تو ایک جنتی جنت ملنے پر خوشی میں کہے گا..... اپنی  
 مسرت و ذوق میں کہے گا..... لیکن دوسری طرف ہو سکتا ہے..... کہ اس وقت کوئی  
 جہنمی جہنم میں روتے ہوئے شرمندگی سے ندامت سے افسوس سے ہاتھ ملتے  
 ہوئے کہتا ہو..... کہ:

اے میرے اللہ بہت بہت افسوس!

کاش..... ہم نے رسول ﷺ کو اپنے جیسا نہ سمجھا ہوتا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کاش ..... ہم نے رسول پاک کے خلاف کوئی کتاب نہ لکھی ہوتی  
 کاش ..... ہم نے رسول کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ نہ دی ہوتی  
 کاش ..... ہم نے شیطان کی وسعت علمی کو نبی کے علم سے زیادہ نہ بتایا ہوتا  
 کاش ..... ہم نے رسول ﷺ کو اپنے جیسا بشر نہ سمجھا ہوتا  
 بس جہنم والے اپنی ایک غلطی کو یاد کر کے کہتے ہوں گے ..... کہ:  
 کاش ..... ہم نے لوگوں کے پیچھے لگ کر دامن غوث اعظم نہ چھوڑا ہوتا  
 آج تو ایک ایک غلطی کو تسلیم کرے گا ..... اور کہے گا ..... کہ:

کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے ابوبکر نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے عمر فاروق نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے عثمان غنی نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے حیدر کرار نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے بلال حبشی نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے سلمان فارسی نے مانا تھا  
 اور کچھ یوں بھی کہیں گے ..... کہ:

کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے غوث اعظم نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے امام اعظم نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے داتا علی ہجویری نے مانا تھا  
 کاش ..... میں نے رسول ﷺ کو ایسے مانا ہوتا ..... جیسے خواجہ اجمیری نے مانا تھا  
 کاش ..... ہماری سمجھ میں وہ بات آ جاتی ..... جو امام احمد رضا نے سمجھائی تھی  
 کاش ..... ہماری سمجھ میں وہ بات آ جاتی ..... جو فضل خیر آبادی نے سمجھائی تھی



اور وہ جہنم میں چلتے ہوئے بھی بار بار یہ کہہ رہا ہے کہ کاش میں نے رسول  
ﷺ کو مانا ہوتا..... تو وہ جہنم میں بار بار افسوس کر رہا ہے..... اور بار بار رسول ﷺ کا  
نام لے رہا ہوتا ہے..... تو ایسے میں اس کی زبان سے بھی ذکر رسول ﷺ ہو رہا  
ہے..... لیکن

میرے بھائیو!

جنت میں بھی ذکر رسول ﷺ ہو رہا ہے  
جہنم میں بھی ذکر رسول ﷺ ہو رہا ہے  
لیکن..... دونوں ذکر کرنے والے..... ذاکر برابر نہیں ہیں..... یعنی!  
جنت میں جو ذکر ہو رہا ہے..... وہ الگ ہے  
جہنم میں جو ذکر ہو رہا ہے..... وہ الگ ہے  
دونوں کے ذکر کرنے میں فرق یہ ہے..... کہ:

جنتی مسرور ہو کر ذکر کر رہا ہے  
جہنمی مجبور ہو کر ذکر کر رہا ہے  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام  
وہ کوئی جگہ ہے جہاں رسول ﷺ کا ذکر نہیں ہے؟

میرے دوستو!

ہم نے پیچھے جتنی گفتگو بھی کی اس میں ثابت ہوا کہ  
جہاں میں ہر طرف  
جہاں میں ہر جگہ  
جہاں میں ہر گھڑی

جہاں میں ہر سو

ذکر خدا بھی ہو رہا ہے..... اور ذکر رسول ﷺ بھی ہو رہا ہے..... لیکن ایک جگہ ایسی ہے کہ جہاں ذکر خدا تو ہو رہا ہے..... لیکن ذکر مصطفیٰ ﷺ نہیں ہو رہا..... اب آپ سب حیران ہو جاؤ گے..... کہ ہاشمی میاں آپ نے تو کہا تھا کہ ہر جگہ پر ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ﷺ بھی ہو رہا ہے..... لیکن اب آپ خوزہ ہی کہہ رہے ہو..... کہ:

ایک مقام ایسا ہے  
ایک جگہ ایسی ہے  
ایک ساعت ایسی ہے  
ایک لمحہ ایسا ہے

کہ جس میں ذکر خدا تو ہوتا ہے لیکن وہاں اس گھڑی..... اس مقام پر ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ﷺ نہیں ہوتا..... تو یہ کیسے ہو سکتا ہے میرے بھائیو! آؤ میں اب آپ کو جگہ بھی بتاتا ہوں..... کہ جہاں ذکر خدا تو ہوتا ہے..... لیکن ذکر مصطفیٰ ﷺ نہیں ہوتا..... اور اس جگہ پر ذکر مصطفیٰ ﷺ کیوں نہیں ہوتا..... میں وہ بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

دیکھئے! آپ ایک بکری یا بکرا..... مرغی یا مرغالیں اور اس کو ذبح کرنے کیلئے جب زمین پر لٹاتے ہیں اور پھر ہاتھ سے چھری اٹھاتے ہیں..... اور بسم اللہ پڑھ کر اس مرغی یا کسی اور:

جانور کی گردن پر چلاتے ہیں  
جانور کو ذبح کرتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جانور کی شہ رگ کاٹتے ہیں  
تو اس گھڑی صرف:

اللہ کا نام لیا جاتا ہے  
اللہ کو یاد کیا جاتا ہے  
اللہ کو پکارا جاتا ہے

بسم اللہ کہا جاتا ہے..... بسم الرسول نہیں کہا جاتا..... یعنی یہ ایک وہ مقام ہے کہ جس موقعہ پر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے..... لیکن رسول ﷺ کا ذکر نہیں کیا جاتا آئیے اب بات کرتے ہیں کہ اس موقعہ پر ذکر رسول ﷺ کیوں نہیں کیا جاتا..... نام رسول ﷺ کیوں نہیں لیا جاتا؟  
تو آپ سب سے پہلے دیکھئے کہ جب آپ جانور کو لٹا کر کیا کرنے لگے ہیں ذبح کرنے لگے ہیں:

جان کنی کا مرحلہ ہے  
شہ رگ کاٹنے کا مرحلہ ہے  
جان جانے کا لمحہ ہے  
تکلیف سہنے کا لمحہ ہے

یہ مقام مقام غضب ہے اس مقام غصہ پر اس مقام ذبح پر یاد رکھئے کہ میرا رب جبار بھی ہے قہار بھی ہے  
اس لئے ایسے مقام پر مناسب ہے.....

جبار کا ذکر کرو قہار کا ذکر کرو

ایسے مقام پر ذکر رسول ﷺ نہ کرو جس حکمت یہ ہے کہ جس مقام ذبح پر

تم جبار کا ذکر کر رہے ہو..... قہار کا ذکر کر رہے ہو

ایسے مقام پر رحمت عالم کو آواز نہ دو  
حکمت یہ ہے کہ ارے نادان جان لینے کے لئے رسول ﷺ کا ذکر نہیں  
کرتے..... بلکہ جان بچانے کیلئے رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہیں  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وآلہ وسلم  
لفظ رسول کا معنی و مفہوم:

اب یہ بات تو ثابت ہو گئی..... کہ ہر جگہ پر رسول ﷺ کے چرچے ہو رہے  
ہیں..... آؤ اب اس آیت پر بات کرتا ہوں..... جو خطبہ میں تلاوت کرنے کا  
شرف حاصل کیا ہے..... کہ:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اور لفظ ”رسول“ کا معنی و مفہوم سمجھنے کے لئے تین باتیں اشد ضروری ہیں:  
پہلا بھیجنے والا اگر بھیجنے والا کوئی نہیں تو کون بھیجے گا؟  
دوسرا آنے والا اگر آنے والا کوئی نہیں تو کیا بھیجو گے؟  
تیسرا پانے والا اگر پانے والا کوئی نہیں تو کس کے پاس بھیجو گے؟  
”رسول“ کا معنی ہے..... بھیجا گیا..... تو پھر اس کے معنی کو صحیح جامعیت  
اور کاملیت کیساتھ سمجھنے کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے جو میں نے عرض  
کر دیں۔

مثال:

اگر ہم یہاں سے ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں اسلام آباد کے ایڈریس  
پر..... تو اس میں بھی تین چیزیں سامنے آتی ہیں..... کہ



1- بھیجنے والے آپ ہوئے

2- جانے والا پوسٹ کارڈ ہوا

3- اسلام آباد کے پتے پر روانہ ہوا

یعنی..... تینوں چیزیں اشد ضروری ہیں..... یعنی!

اگر بھیجنے والا ہی نہ ہو..... تو کون بھیجے گا؟

اگر جانے والا ہی نہ ہو..... تو کون جائے گا؟

اگر ایڈریس ہی نہ ہو..... تو کہاں جائے گا؟

میں نے ایک مثال کے ذریعے سے یہ باتیں عرض کیں..... کہ رسول کا

معنی بھیجا ہوا..... اور بھیجنے کے لئے یہ تینوں باتیں ضروری ہیں جو میں نے آپ حضرات کے سامنے عرض کی ہیں

تو لفظ..... ”رسول“ کے معنی اور مفہوم کے متعلق بات کو آگے بڑھاتے

ہوئے..... ہم ان تینوں باتوں کا جواب اللہ کے قرآن سے دیکھتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

بھیجا کس نے..... قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ..... اللہ کی طرف سے آیا

کون آیا..... مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... محمد اللہ کے رسول ہیں

کن کی طرف آیا..... لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

یعنی قرآن کی آیات سے معلوم ہوا..... کہ

بھیجنے والا..... اللہ تعالیٰ ہے

آنے والے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

جن کی طرف آیا..... وہ آپ سب لوگ ہیں

یعنی..... رسول ﷺ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان والے ہیں

(1) نکتہ:

اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول ﷺ درمیان میں کیوں ہیں؟.....  
یعنی اللہ تعالیٰ..... اور اس کی مخلوق..... کے درمیان میں رسول ﷺ موجود ہیں تو  
ظاہر ہوا کہ ”رسول“ وہ ہوتا ہے کہ جس کا تعلق ہمہ وقت نیچے بھی ہو اور اوپر بھی ہو  
یعنی.....

اوپر خدا سے رابطہ ہو

نیچے مخلوق خدا سے رابطہ ہے

تو رسول ﷺ دونوں کے درمیان میں ہیں یعنی خدا اور اس کے بندوں کے

درمیان..... رابطہ ہیں

واسطہ ہیں

وسیلہ ہیں

ذات مصطفیٰ ﷺ وسیلہ کامل:

رسول کا معنی تو آپ کو سمجھ میں آ گیا..... کہ بھیجا ہوا..... اور اب غور کرنا ہے  
کہ رسول..... اللہ اور بندوں کے درمیان کیوں ہیں..... آؤ میں عرض کئے دیتا  
ہوں..... کہ اللہ نے اپنے رسول کو اپنے درمیان اور بندوں کے درمیان اس لئے  
رکھا کہ اے محبوب ﷺ آپ.....

اللہ سے لو اور بندوں کو دو

اللہ سے سیکھو اور بندوں کو سکھاؤ

یقیناً..... اے محبوب ﷺ آپ کو جو چاہئے..... آپ اپنے خدا سے لو اور



بندو تمہیں جو چاہئے..... تم میرے رسول سے لو!  
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو:

قرآن چاہئے خدا سے لو  
شریعت چاہئے خدا سے لو  
طریقت چاہئے خدا سے لو  
قانون چاہئے خدا سے لو  
دستور چاہئے خدا سے لو  
ضابطہ چاہئے خدا سے لو

یعنی..... اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جو چاہئے آپ مجھ سے لیتے رہو.....  
اور اے میرے بندوں تمہیں جو چاہئے تم رسول سے لیتے رہو  
اے میرے بندو!

تم نماز..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم حج..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم زکوٰۃ..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم قانون..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم انعام..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم مقام..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم نظام..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم دستور..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا  
تم بندگی..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا

یعنی..... اللہ کے بندے جو بھی لیں، رسول سے لیں!  
دیکھیں!

اگر نماز ڈائریکٹ اللہ سے نہیں مل رہی  
اگر حج ڈائریکٹ اللہ سے نہیں مل رہا  
اگر زکوٰۃ ڈائریکٹ اللہ سے نہیں مل رہی  
اگر جہاد ڈائریکٹ اللہ سے نہیں مل رہا

ارے..... اگر شریعت ڈائریکٹ نہیں ملتی

تو پھر..... مشیت ڈائریکٹ کیسے ملے گی

ایک نکتے کی بات جو اس میں ہے..... وہ یہ کہ رسول ﷺ اللہ اور اس کے  
بندوں کے درمیان ہیں..... اور جو درمیان میں ہوتا ہے اس کا رابطہ اوپر خدا سے  
بھی ہوتا..... نیچے مخلوق خدا سے بھی ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر آپ اپنے ہاتھ کی تین سامنے والی انگلیوں کو دیکھیں تو  
آپ کو مسئلہ سمجھ میں آجائے گا..... کہ درمیان والی انگلی کا رابطہ اوپر والی انگلی سے  
بھی ہے اور نیچے والی چھوٹی انگلی سے بھی ہے..... اور اگر نیچے والی انگلی ڈائریکٹ  
اوپر والی انگلی کو ملنا چاہے تو مل نہیں سکتی..... اس وقت تک کہ جب وہ اپنے  
درمیان والی انگلی سے مل نہ جائے..... واسطہ نہ بنالے..... رابطہ نہ بنالے.....  
وسیلہ نہ بنالے..... تو اگر نیچے والی انگلی درمیان والی سے ملے بغیر اوپر والی سے  
مل نہیں سکتی تو پھر بندہ..... رسول اللہ ﷺ کے وسیلے کے بغیر خدا سے کیسے مل سکتا  
ہے؟..... اور دوسری حکمت اس کے اندر یہ ہے کہ درمیان والی انگلی اوپر والی انگلی  
سے جب چاہے مل جائے..... لیکن نیچے والی انگلی اوپر والی سے جب چاہے مل



نہیں سکتی..... جب تک کہ وہ درمیان والی کا وسیلہ نہ بنالے..... یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے اور بندوں کے درمیان ایسا رابطہ بنا دیا ہے..... ایسا وسیلہ بنا دیا ہے..... کہ اگر میرے بندو!

تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو

میرا قرب پانا چاہتے ہو

تو پہلے درمیان والے کو راضی کرو..... یعنی پہلے رسول ﷺ کی غلامی اختیار کرو..... جب تم رسول ﷺ کے قرب میں آگے..... غلامی میں آگے تو پھر تمہارا

رسول ﷺ کی وساطت سے

رسول ﷺ کے وسیلے سے

رسول ﷺ کے رابطے سے

خدا سے بھی رابطہ ہو جائے گا..... اور تم اپنے خدا کو پا لو گے..... لیکن پہلے درمیان والے سے ملنا ضروری ہے..... اور مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ محمد عربی ﷺ کی ذات پاک ہے..... اسی لئے تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے کہا تھا..... کہ

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقرر

رسول ﷺ کی بارگاہ میں ایمانا جانا یا امتحانا جانا:

میرے دوستو!

بات یہ ثابت ہوتی..... کہ اللہ تک پہنچنے کے لئے رسول ﷺ کی بارگاہ میں جانا از حد ضروری ہے..... اور پھر رسول ﷺ کی بارگاہ میں جانے کی بھی دو حالتیں ہیں ایک بندہ ایمانا جاتا ہے..... ایک بندہ امتحانا جاتا ہے..... حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول نہیں کیا تھا..... ابھی حالت کفر میں

ہیں..... اور جب سنا..... کہ

آج مسلمانوں کی تعداد بیس ہو گئی ہے

آج مسلمانوں کی تعداد تیس ہو گئی ہے

آج مسلمانوں کی تعداد پینتیس ہو گئی ہے

آج مسلمانوں کی تعداد انتالیس ہو گئی ہے

تو بس نکلے صحن کعبہ سے..... تلوار ہاتھ میں ہے کہا آج میں مسلمانوں کے

نبی کو ”معاذ اللہ“ ختم کر دوں گا..... قتل کر دوں گا..... بس میں اور برداشت نہیں

کروں گا..... اب یہ کام یہیں پر رک جانا چاہئے..... اور میں اب ”چالیسواں“

مسلمان نہیں ہونے دوں گا۔

سنا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ حالت کفر میں کیا کہہ رہے ہیں؟ میں چالیسواں نہیں

ہونے دوں گا..... قدرت کی آواز آئی..... ارے چل تو سہی تو چالیسواں نہیں

ہونے دے گا..... تو کیا جانے کہ وہ چالیسواں تو ہی تو ہے ادھر حالت کفر میں

چالیسویں کی مخالفت کرنے والے عمر جب بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے

..... تو جب قرب نصیب ہوا..... میرے کریم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مانگی ہوئی ”دعا“

کو قبولیت کا رنگ چڑھا.....

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے نگاہ ملی

تو پھر حالت کفر سے نکل کر حالت ایمان میں داخل ہو گئے..... اور اللہ کی

الوہیت کی گواہی دیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیکر حالت ایمان میں آ

گئے..... حالت قرب میں آ گئے



تو پھر بارگاہ رسالت ﷺ سے ایسا ایمان کا رنگ نصیب ہوا.....  
 کہ ساری عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مومنوں کو قرب مصطفیٰ ﷺ کی برکات  
 سے حاصل ہونے والی دولت ایمانی کی کیفیت کی حقیقت سمجھانے میں  
 گزار دی

میرے دوستو!

میں نے عرض کیا کہ رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دینے  
 والوں کی بہت ساری قسمیں ہیں..... اور دو قسمیں عرض کرنا ہیں مجھے  
 اس مقام پر..... اب عرض کر رہا ہوں کہ ایک ہے ایماناً حاضر ہونا اور  
 ایک ہے امتحاناً حاضر ہونا تو رسول ﷺ کی بارگاہ میں امتحان لینے کیلئے تو  
 ابو جہل بھی حاضر ہوا تھا

مختصر کرتا ہوں..... کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھا کر آ گیا اور:

رسول ﷺ کی عزت کا امتحان لینے لگا  
 رسول ﷺ کی نبوت کا امتحان لینے لگا  
 رسول ﷺ کی رسالت کا امتحان لینے لگا  
 رسول ﷺ کی صداقت کا امتحان لینے لگا  
 رسول ﷺ کی علمیت کا امتحان لینے لگا  
 جس بھی کسی کو شک ہے..... وہ آج بھی امتحان لئے رہا ہے.....

کبھی مقام رسالت کے متعلق  
 کبھی عظمت نبوت کے متعلق  
 کبھی معیار علمیت کے متعلق

تو ابو جہل نے جب امتحان لینے کا ارادہ کیا تو ہاتھ میں کنکریاں اٹھائی ہوئی ہیں..... اور رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر..... سوال کرتا ہے کہ بتاؤ میری مٹھی میں کیا چیز ہے؟ جبکہ:

باہر والے سے..... مٹھی میں بند چیز غیب ہے  
 اندر والے سے..... باہر موجود ہستی غیب ہے  
 لیکن..... قربان جاؤں! باہر موجود رسول ﷺ کی ذات پاک  
 نے..... اپنی نگاہ رحمت کے اشارے سے اس مٹھی میں بند چیز کو بلا لیا..... اور  
 مٹھی میں بند چیز نے باہر والی کریم ذات رسول ﷺ کو پہچانتے ہوئے درود  
 مصطفیٰ ﷺ پڑھ کر سنا دیا

امتحاناً رسول ﷺ کی بارگاہ میں آنے والا.....

رسوا ہو گیا

لاجواب ہو گیا

حواس باختہ ہو گیا

ذلیل و شرمندہ ہو گیا

شرمسار ہو گیا

بوجہ شرمندگی..... خاموشی سے فرار ہو گیا

لبیک یا رسول اللہ ﷺ

میرے دوستو!

فیصلہ ہو گیا..... کہ جو دل میں بغض لیکر رسول ﷺ کی بارگاہ میں آئے گا رسوا ہو جائے گا..... اور جو گلے میں غلامی رسول ﷺ کا پٹہ



پہن کر آئے گا..... وہ ایمان کی دولت پا جائے گا..... قرب کی لذتیں پا جائے گا۔

خیر جو بات مجھے اب یہاں پر عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ جب کنکری ابو جہل کی مٹھی میں ہے اس نے یہ نہیں دیکھا:

کہ کس کی قید میں ہے  
کہ کس کی نگرانی میں ہے  
کہ کس کے کنٹرول میں ہے  
کہ کس کی حراست میں ہے  
کہ کس کی مٹھی میں ہے  
کہ کس کی حکومت میں ہے  
کہ کس کی گرفت میں ہے

ان ساری چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے..... جب ان بے جان کنکریوں نے دیکھا..... کہ:

اب بات رسول ﷺ کی صداقت کی آ گئی ہے  
اب بات رسول ﷺ کی عظمت کی آ گئی ہے  
اب بات رسول ﷺ کی عزت کی آ گئی ہے  
اب بات رسول ﷺ کی عصمت کی آ گئی ہے

تو پھر انہوں نے یہ نہیں..... دیکھا کہ ہاتھ کس کا ہے؟ کنٹرول کس کا ہے؟ بلکہ بے جان ہو کر..... جانداروں والا کام کر دکھایا..... حجر ہو کر وفاداروں والا کام کر دکھایا..... اور نعرہ رسالت ﷺ لگایا

لبیک یا رسول اللہ ﷺ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... کا ہے سایہ تجھ پر:

ارے میرے بھائیو!

میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں..... کہ آج تم بھی تو کلمہ پڑھتے ہو! لیکن تمہارے کلمہ پڑھنے اور ان کنکریوں کے کلمہ پڑھنے میں جو فرق ہے ایک نظر اس پر بھی ڈال لو..... کہ:

تم کلمہ..... اسلام آباد میں پڑھتے ہو

تم کلمہ..... لاہور، پشاور میں پڑھتے ہو

تم کلمہ..... گجرات و سکھر میں پڑھتے ہو

تم کلمہ..... ملکوال و ساہیوال میں پڑھتے ہو

تم کلمہ..... گوجرانوالہ و جڑانوالہ میں پڑھتے ہو

لیکن..... ان بے جان کنکریوں سے سبق حاصل کرو ان سے غلامی کا طریقہ و سلیقہ سیکھو..... ان بے جان کنکریوں سے حق گوئی کا جذبہ حاصل کرو ان بے جان کنکریوں سے ادائے محبت سیکھو..... کہ وہ تو کافر کے کنٹرول میں ہیں!

لیکن میں قربان جاؤں! کہ کلمہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا پڑھ رہی ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ

بے جان نے جان عالم کی خبر دی:

ان کنکریوں نے ایک درس دیا ہے..... ایک محبت کا سبق دیا ہے



..... کہ جب نبی ﷺ کی عزت کا مسئلہ ہو جائے ..... جب نبی ﷺ کی ناموس و عظمت پر حملہ ہو تو پھر خاموش نہیں رہنا ..... پھر صدائے حق بلند کرنی ہوگی ..... اس لئے آج ہم برطانیہ کی سرزمین پر ہونے والے اس عظیم الشان جلسے میں اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے ..... اللہ و رسول کو گواہ بناتے ہوئے ..... اپنے قادری ..... چشتی ..... نقشبندی اور چشتی نظامی بزرگوں کی مدد لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر آج یہ وعدہ کرتے ہیں ..... کہ:

اگر ہماری رگوں میں کسی مرد مومن کا خون ہے اور اگر ہماری رگوں میں کسی مومنہ ماں کے پاک دودھ کا اثر ہے تو:

اور اگر ..... ہمارے خون میں غوث جیلانی کی محبت ہے  
 اور اگر ..... ہمارے دل میں خواجہ اجمیری کی الفت ہے  
 اور اگر ..... ہمارے سینے میں داتا گنج بخش کی عقیدت ہے  
 تو پھر آج ہم ایک مرتبہ پھر یہ قسم کھاتے ہیں ..... کہ

اگر دنیا کے کسی حصے میں  
 اگر دنیا کے کسی قصبے میں  
 اگر دنیا کے کسی شہر میں  
 اگر دنیا کے کسی نگر میں  
 اگر دنیا کے کسی علاقے میں  
 اگر دنیا کے کسی محلے میں

میرے رسول ﷺ کی ناموس پر حملہ کیا گیا تو پھر ہم بھی نہیں دیکھیں گے کہ

ہم کس کی مٹھی میں ہیں

ہم نہیں دیکھیں گے ..... کہ ہم کس کے کنٹرول میں ہیں  
 ہم نہیں دیکھیں گے ..... کہ ہم کس کی گرفت میں ہیں  
 ہم نہیں دیکھیں گے ..... کہ ہم کس کی سرزمین میں ہیں  
 ہم نہیں دیکھیں گے ..... کہ ہم کس کی نگرانی میں ہیں  
 تمام دشمنان اسلام! اچھی طرح سے یہ سن لیں..... کہ:

ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کتنے ہیں  
 ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کیسے ہیں  
 ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کہاں ہیں

اور یاد رکھنا کہ اگر کسی بد بخت نے گستاخانہ خاکوں کو چھاپنے  
 کی بات کی ..... تو وہ پہلے تاریخ پڑھ لے ..... ان مسلمانوں کی  
 غیرت کی ہسٹری اپنی نظر سے گزار لے ..... کہ اگر ایک لعنتی راجپال  
 گستاخانہ کتاب شائع کرتا ہے تو پھر اس سرزمین پر کوئی ”غازی  
 علم الدین“ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اپنی نگرانی میں میرے رسول  
 ﷺ کی عصمت و ناموس پر حملہ کرنے کی پلاننگ کرنے والے لعنتی  
 سن لیں!

کہ ہمارے دل میں محبت مصطفیٰ ﷺ ہے

ہمارے دل میں الفت مصطفیٰ ﷺ ہے

اور ہم میں کوئی ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے جان دے دینے  
 والا مرتا نہیں ہے ..... بلکہ شہید ہوتا ہے ..... اور جونچ جاتا ہے وہ



غازی ہوتا ہے..... اور مرتے تو گستاخ ہیں..... شہید تو وہ ہوتا ہے کہ بار بار پھر شہید ہونے کی خواہش کرتا ہے اور مرتا وہ ہے جو شرمندہ ہوتا ہے۔

ہم ناموس رسالت پر ہونے والے حملوں سے خاموش رہ کر قیامت کے دن رسول ﷺ کی بارگاہ میں شرمندہ نہیں ہونا چاہتے..... بلکہ ہر تحفظ ناموس رسالت ﷺ پر جان کا نذرانہ دیکر امر ہونا چاہتے ہیں..... اس لئے

کوئی جرأت نہ کرے..... مسلمانوں کے ایمان کو آزمانے کی کوئی جرأت نہ کرے..... مسلمانوں کی غیرت کو لٹکانے کی ارے مسلمانوں نے یہ بات اچھی طرح سے اپنے دل و دماغ میں بٹھا رکھی ہے..... کہ:

جب تک میں نہ مر مٹوں عظمت شاہ بطحا پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا ارے جان کا نذرانہ پیش کر دینا ہمارے لئے دنیا جہاں کی دولتوں سے بڑی سعادت ہے..... اور اگر وقت آیا تو ہم یہ سعادت کبھی بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے..... کیونکہ اگر

کفر برباد کرنے والا ہے..... تو مدینے والا آباد کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ہماری طرف بھیجا اور آپ ﷺ آخری رسول ہیں..... اور اب ہم ”قصر ختم نبوت“ پر پہرہ دینا بھی نہیں بھول سکتے..... ہم ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ



کیلئے نوکری دینا کبھی چھوڑ نہیں سکتے..... قرآن نے بتا دیا..... ہم نے  
دل میں بسا لیا..... کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... محمد اللہ کے رسول ہیں  
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... نماز پڑھنا اور نماز بچانا

نَحْمَدُہٗ وَنُسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاَتِ اَعْمَلِنَا وَ مَنْ یَّہْدِیْہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضِلِلْہٗ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَ نَشْہَدُ اَنْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْہَدُ اَنْ سَیِّدَنَا مَوْلَانَا وَ حَبِیْبُنَا وَ سِرَاجِنَا وَ اَشْرَفُنَا وَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٌ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

اَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَاقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

اللہ کا یہ گھر ہے..... اور آج ہم نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں..... ہم کیا کرنے آئے ہیں؟..... نماز پڑھنے..... تو آج میری کوشش ہے کہ ہم نماز کو سمجھ کے جائیں..... تاکہ ہماری نماز سمجھ کیسا تھ ہو سکے نہ سمجھ کیسا تھ نہ ہو! بس دو ہی باتیں ہیں..... جن کو اگر میں طوالت کیسا تھ کہتا تو..... ایک گھنٹہ لگ جاتا..... لیکن وہی باتیں میں بیس منٹ میں مکمل کروں گا۔

ان شاء اللہ! یعنی..... میری کوشش ہوگی کہ مال آپ کو ایک گھنٹے کا ملے لیکن وہ بیس منٹ میں حاصل ہو جائے!

میں نے خطبہ میں مکمل آیت تلاوت نہیں کی..... بلکہ ایک مکمل آیت کریمہ کا ایک پہلا حصہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے وہ لفظ ہیں

وَأَقِيمُوا..... قَامُوا الصَّلَاةَ..... نماز

یعنی..... اللہ کی مرضی ہے کہ ”نماز کو قائم کرو“! اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ نماز کو قائم کرو!..... لوگوں کی مرضی ہے کہ پڑھو! لیکن رحمن کی مرضی ہے کہ قائم کرو

اقامت نماز کا حکم:

بس آج مجھے اقامت نماز پر بات کرنی ہے..... اور بس نماز کا قائم کرنا ہی آپ کو سمجھانا ہے..... اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا..... اور نماز کے قائم کرنے کیلئے بھی دو شرائط ہیں..... اور اگر ان دو شرائط میں سے ایک بھی کم ہوگی تو



نماز قائم نہیں ہوگی

اور کسی بھی چیز کی کاملیت اور جامعیت کیلئے دو چیزیں ضروری ہیں..... یعنی:

آپ حافظ قرآن بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 آپ عالم قرآن بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 آپ وکیل بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 آپ ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 آپ انجینئر بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 آپ پائلٹ بننا چاہتے ہیں..... تو دو باتیں ضروری ہیں  
 یعنی..... جو باتیں میں نے عرض کی ہیں..... ان تمام عہدوں کو حاصل کرنے کیلئے دو باتیں ضروری ہیں..... مثلاً:

حافظ قرآن کیلئے وہ دو باتیں یہ ہیں..... کہ

قرآن پڑھتا رہے اور اس کو یاد رکھے

وہ اس لئے کہ اگر کوئی حافظ قرآن بننے کا خواہش مند قرآن پڑھتا جائے اور پھر ساتھ ساتھ بھولتا جائے..... تو وہ کبھی بھی حافظ قرآن نہیں بن سکے گا یعنی..... حافظ بننے کیلئے! (1) قرآن کو پڑھنا بھی ضروری (2) اور پڑھے ہوئے کا پہچانا بھی ضروری ہے۔

اور اسی طرح اگر کوئی امیر بننا چاہتا ہے..... دولت مند بننا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی دو چیزیں ضروری ہیں وہ دو چیزیں کیا ہیں

1- دولت کا کمانا 2- اس دولت کو پہچانا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اور پھر اسی طرح عالم دین بننے کیلئے بھی دو چیزوں کی ضرورت ہے  
 1- علم حاصل کرنا ضروری ہے 2- اس علم کو بچانا ضروری ہے  
 اور پھر اس کے بعد ڈاکٹر بننے کے لئے بھی ایسی ہی دو چیزوں کی  
 ضرورت ہے۔

1- میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے اور تعلیم کو بچانا ضروری ہے  
1- نکتہ!

میرے دوستو!

جیسے میں نے عرض کیا کہ ہر مہارت حاصل کرنے کیلئے ..... دو چیزیں  
 ضروری ہیں ہر عہدہ حاصل کرنے کیلئے دو چیزیں ضروری ہیں ..... ایک اس چیز کو  
 حاصل کرنا ..... اور دوسرا پھر حاصل کرنے کے بعد اس کو بچائے رکھنا ..... اس کا  
 تحفظ کرنا اس کو سنبھال کے رکھنا ..... اس کے متعلق احتیاط کرنا ضروری ہے!  
 اسی طرح نماز کا حکم ہو رہا ہے **وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ** ..... نماز قائم کرو  
 میرے بھائیو! نماز کے لئے بھی دو چیزیں ضروری ہیں ..... ایک اس کو  
 پڑھنا ..... اور دوسرا اس کو قائم رکھنا یعنی پڑھی ہوئی نماز کو بچانا  
 اور اگر کوئی بندہ ..... نماز تو پڑھتا ہے ..... لیکن بچاتا نہیں ہے تو پھر اس کا  
 تو یہ حال ہے ..... کہ:

نماز پڑھتا گیا ..... گنوا تا گیا  
 نماز پڑھتا گیا ..... گنوا تا گیا  
 نماز پڑھتا گیا ..... مٹاتا گیا  
 نماز پڑھتا گیا ..... لٹاتا گیا



سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بھئی:

کیا..... نمازیں بھی برباد ہو سکتی ہیں؟

کیا..... قیام بھی برباد ہو سکتے ہیں؟

کیا..... رکوع بھی برباد ہو سکتے ہیں؟

کیا..... سجدے بھی برباد ہو سکتے ہیں؟

عبادتیں بھی برباد ہو جاتی ہیں:

ابھی ہم اسی..... ہو سکتا..... ہو سکتا..... کی باتیں کر رہے تھے..... کہ کسی نے کہا ارے ہاشمی میاں تم نہیں جانتے.....:

عبادتیں برباد ہو سکتی ہیں

نمازیں برباد ہو سکتی ہیں

قیام برباد ہو سکتے ہیں

رکوع برباد ہو سکتے ہیں

سجدے برباد ہو سکتے ہیں

ارے وہ کیسے؟ تو جواب آیا کہ جو آدم علیہ السلام کے سامنے اکڑ گیا تھا..... اس کے یہی سجدے اور رکوع..... اور عبادتیں ہی تو برباد ہوئیں تھیں! تو اس کا مطلب یہ ہوا..... کہ:

ابلیس کو عبادت کرنا آتا تھا..... لیکن بچانا نہیں آتا تھا

قرآن پڑھ کے دیکھو!

وَاذْكُرْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِسْجُدُوْا الْاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلٰٓسَۙۤ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَۙ  
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اور جب تمہارے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو سب نے  
سجدہ کیا..... مگر ابلیس نے نہیں

## 2- نکتہ:

ابھی میں نے آپ کو یہ ثابت کر دیا قرآن کی روشنی میں کہ عبادتیں بھی  
برباد ہوئیں:

ابلیس کی نمازیں بھی برباد ہوئیں  
ابلیس کے قیام بھی برباد ہوئے  
ابلیس کے رکوع بھی برباد ہوئے  
ابلیس کے سجدے بھی برباد ہوئے

یعنی..... اکیلا صرف نماز کو پڑھنا ہی نہیں..... بلکہ پہچانا بھی ہے؟  
تو اب وہ جو اپنی عبادتیں اور نمازیں پہچانہ سکا..... آپ سب کو اس سے  
پہچنا ہے

ارے کیوں خود کو پہچانا ہے؟  
بھئی اس لئے کہ وہ تمہارا دشمن ہے اور دشمن سے خود کو پہچایا ہی جاتا ہے  
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ  
بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

دیکھئے..... کہ:

آپ جب نماز پڑھتے ہیں..... یا قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں..... تو



سب سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر..... پہلے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرتے ہیں  
یعنی:

اگر آپ کا موڈ ہے..... سورۃ رحمن پڑھنے کا  
اگر آپ کا موڈ ہے..... سورۃ یسین پڑھنے کا  
اگر آپ کا موڈ ہے..... سورۃ واقعہ پڑھنے کا  
اگر آپ کا موڈ ہے..... سورۃ ملک پڑھنے کا  
تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ڈائریکٹ نہ پڑھنا..... تو پہلے کیا پڑھنا ہے؟

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

یعنی..... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ..... پہلے کہنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ..... بعد میں کہنا

تو اصل میں یہاں حکمت یہ ہے کہ اللہ کی منشاء الہی یہ ہے کہ مجھے الرحمن اور ”رحیم“ بعد میں کہنا پہلے تم میرے دشمن کی مذمت کرو! پہلے شیطان کو کہو مردود..... تاکہ بعد میں کامل ہو جائے درود.....

اس لئے ہم جب بھی قرآن پڑھیں تو حکم ہے..... کہ •

سب سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ..... پڑھو

سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ..... پڑھو

اس کے بعد..... آیات اللہ..... پڑھو

ہر جگہ پورا سٹم ہی یہی ہے..... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پہلے..... بِسْمِ اللّٰهِ بعد

میں..... آیت اللہ اس کے بعد میں..... یہ کیا مطلب ہے؟ اس میں کیا

حکمت ہے

ارے بھائی حکمت یہ ہے کہ تمہیں دشمن خدا سے جتنی نفرت ہوگی..... محبت خداوندی اتنی ہی معتبر ہوگی

اور میں آج درگاہ ابوالبلیان رحمہ اللہ پر گوجرانوالہ کی سرزمین پر کھڑا ہو کر ایک جملہ آپ کو دے رہا ہوں..... کہ:

دشمن خدا سے جتنی نفرت ہوگی..... محبت خداوندی اتنی ہی معتبر ہوگی  
اور اسی طرح دشمن رسول سے جس قدر تمہیں نفرت ہوگی!..... محبت رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم اتنی ہی معتبر ہوگی

شیطان کے خلاف خوب بولو!

میرے دوستو!

ایک بات اور یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شیطان کے خلاف جب بھی بولو تو خوب بولو..... اس لئے کہ وہ ایک تو دشمن خدا ہے..... اور دوسرا وہ ہماری برادری کا بھی نہیں ہے..... ارے وہ تو ”جن“ ہے..... ہماری برادری تو انسانوں سے ہے..... اس لئے اب میں اگر شیطان کے خلاف بولوں گا تو کسی کو برا نہیں لگنا چاہئے..... اس لئے کہ وہ تو انسان کا دشمن ہے! قرآن کہتا ہے

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

اللہ نے جب شیطان لعین کے دشمن ہونے کی بات کی تو یہ نہیں فرمایا..... کہ  
لِلْمُؤْمِنِينَ..... یعنی مومنین کیلئے دشمن ہے  
بلکہ فرمایا..... لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ



یعنی صرف مومنین کیلئے دشمن نہیں..... بلکہ پوری انسانیت کے لئے دشمن ہے..... تو پھر انسانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دشمن کے خلاف بولیں اور اگر میں شیطان کو برا کہوں..... اور اندر کھاتے کسی کو برا لگے..... تو پھر ہم سمجھ جائیں گے..... کہ اس کا اندر کھاتے اس شیطان سے کوئی تعلق ہے اب میں یہاں آپ سب سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں..... کہ آپ شیطان سے بچنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟

یقیناً آپ سب حضرات شیطان سے بچنا چاہتے ہیں..... اس مقام پر میں صرف ایک لفظ بتاؤں گا کہ اس شیطان سے کیسے بچنا ہے  
بھئی اگر اس شیطان سے بچنا ہے تو پھر ضروری ہے کہ پہلے اس کو پہچان لو! اگر تم شیطان کو پہچانو گے نہیں تو بچو گے کیسے؟

یعنی..... سب سے پہلے پہچان ضروری ہے..... دیکھئے ایک دو تین سال کا بچہ ہے وہ اپنے پیشاب اور پاخانہ سے بچتا نہیں ہے..... وہ اس لئے کہ وہ اس کو پہچانتا نہیں ہے..... اور جب پہچان لیتا ہے تو پھر خوب بچتا ہے..... اسی طرح:

اگر جراثیم سے بچنا ہے..... تو اس کی پہچان ضروری ہے  
اگر وائرس سے بچنا ہے..... تو اس کی پہچان ضروری ہے  
اگر برائی سے بچنا ہے..... تو اس کی پہچان ضروری ہے  
اگر ناپاکی سے بچنا ہے..... تو اس کی پہچان ضروری ہے  
اگر شیطان سے بچنا ہے..... تو اس کی پہچان ضروری ہے  
تو آئیے اب میں عرض کرتا ہوں..... کہ شیطان کو پہچاننا کیسے ہے؟ تو شیطان کی پہچان کرنی ہے..... تو دیکھو!

اللہ تعالیٰ نے جب اسے پیدا کیا اور اس کو عبادت کرنے کا حکم دیا..... تو اس ابلیس نے اللہ کی عبادت.....:

ایک سال نہیں کی  
ایک سو سال نہیں کی  
ایک ہزار سال نہیں کی  
ایک لاکھ سال نہیں کی

بلکہ اس نے اللہ کی عبادت چھ کروڑ سال تک کی ہے! یعنی..... اتنا عبادت گزار تھا کہ اگر پوری دنیا میں اس زمین پر اس کے سجدے رکھے جائیں تو آپ کو رائی رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ملے گی کہ جہاں اس کا سجدہ نہ پڑا ہو..... وہ چھ کروڑ سال تک.....

عبادت کرتا رہا ہے  
نماز پڑھتا رہا ہے  
رکوع کرتا رہا ہے  
سجدہ کرتا رہا ہے  
تسبیح کرتا رہا ہے  
قیام کرتا رہا ہے

یعنی..... اس ابلیس کو بنانے کے بعد جب اللہ نے اس کو ایک مرتبہ کہا..... کہ:

تم میری عبادت کرو! تو اس نے کتنی دیر عبادت کی چھ کروڑ برس تک..... اور جب اللہ نے فرمایا..... کہ



میرے آدم نبی کی تعظیم کرو تو پھر ایک سکینڈ بھی نہیں کی..... بس اسی سے ہم  
پہچان گے..... کہ

عبادت کہو تو کرے گا

نبی کی تعظیم کہو تو نہیں کرے گا

اور آج یہی پہچان ہے..... اس کے پیروکاروں کی..... کہ:

اگر نماز کا کہو..... تو نمازیں پڑھیں گے

اگر رکوع کا کہو..... تو رکوع کریں گے

اگر قیام کا کہو..... تو قیام کریں گے

اگر سجدہ کا کہو..... تو سجدے کریں گے

اگر تسبیح کا کہو..... تو تسبیح کریں گے

میرے بھائیو..... غور کرنا میرے جملوں پر کہ اگر ایسے لوگوں..... کو نبی کی  
تعظیم کا کہا جائے تو فوراً انکار کر دیتے ہیں:

یعنی..... عبادت کرنے میں وہ بھی ہوشیار تھا

عبادت کرنے میں یہ بھی ہوشیار ہیں

لیکن..... جو اس کا انکار تھا

آج وہی ان کا انکار ہے

اور..... جو اس کا رزلٹ ہے

وہی ان کا رزلٹ ہے

شیطان کا کیا حال ہوا؟

میرے دوستو!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہی انسان کا کھلا دشمن شیطان..... کہ اس کی پوزیشن کا یہ حال تھا..... کہ عبادت کرتا پھرتا..... موج میں رہتا..... اور جب چاہتا جنت میں گھومتا پھرتا اور جنت کے دروازے اس کے لئے ہر وقت کھلے تھے اور جنت میں جب داخل ہو جاتا تو پنگھوڑے پر بیٹھ جاتا..... اور فرشتے اس پنگھوڑے کی ڈوری پکڑ کر اس کا جھولا جھولاتے تھے!

وہاں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا..... کہ اللہ کا عبادت گزار ہے..... کیا مقام تھا کہ جب جی چاہا جنت کے جس طبقے میں چاہا گھوم لیا..... جنت کے جھولے پر بیٹھا اور جھول لیا..... اگلی باتوں پر غور کرنا لیکن جب اس نے تعظیم نبوت کرنے سے انکار کر دیا تو پھر اللہ نے ایسا حال کیا..... ایسا خوار کیا..... ایسا ذلیل کیا..... ایسا رسوا کیا..... کہ جنت سے ایسا باہر نکالا کہ پھر کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

ارے..... جب جنت کے جھولوں پر جھولنے والا..... اور جنت میں رہنے والا ”تعظیم نبوت“ سے انکار کرنے پر جنت سے ایسا باہر ہوا کہ پھر جنت میں کبھی داخل نہیں ہو سکے گا تو میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ جب ”تعظیم نبوت“ سے انکار کرنے پر جنت میں رہنے والا باہر ہو گیا..... تو جواب کوئی تعظیم نبوت سے انکار کرے وہ تو پہلے ہی باہر ہے وہ جنت میں کیسے داخل ہو سکے گا؟

### 3- نکتہ:

اب یہاں پر ایک نکتہ اور پیش کرتا ہوں اس کے بعد اگلی بات جاری رکھتے ہیں..... کہ استاد، استاد ہوتا ہے..... اور چیلہ، چیلہ ہوتا ہے..... یعنی شاگرد، شاگرد ہی ہوتا ہے وہ استاد کی ٹکر میں نہیں آ سکتا۔



اب دیکھئے شیطان نے جب ارادہ کیا کہ نبی کی توہین کرنی ہے..... تعظیم نبوت سے انکار کرنا ہے تو دیکھئے اس نے انداز کیا اپنایا ہے..... دیکھئے سب سے پہلے اس کے ذہن میں کیا آیا ہے؟

اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام خوبیوں سے نظر ہٹا کر..... صرف ایک خوبی کو سامنے رکھا اور پھر اسی ایک خوبی پر ہی اعتراض کر کے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ذلیل ہو گیا..... ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خوار و رسوا ہو گیا وہ خوبی کونسی تھی..... کہ جس پر ابلیس نے اعتراض کیا..... وہ خوبی تھی سیدنا آدم علیہ السلام کا مٹی سے پیدا کیا جانا اس نے سجدہ نہ کرنے کی ایک بڑی وجہ بھی یہی بتائی کہ۔

آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہیں

قرآن نے بتایا ہے کہ اس ابلیس نے یہ اعتراض کیا اور سجدہ نہ کرنے کی وجہ بیان کی کہ یہ مٹی سے بنا ہے اور میں آگ سے بنا ہوں یعنی..... جب نبی کی توہین کرنا چاہا تو سب سے پہلے مٹی کا تصور ذہن ابلیس میں آیا..... یعنی استاذ بولا..... کہ:

آدم مٹی سے ہیں

اور شاگرد بولا..... کہ

نبی مر کر مٹی میں ہیں

ارے دیکھو تو وہ ابلیس بھی مٹی سوچ رہا ہے..... اور اس کے شاگرد بھی مٹی

سوچ رہے ہیں؟

اور یہ دیکھئے..... کہ ابلیس نے نبی کو مٹی سے کہا..... اس نے یہ بات کہیں

لکھی نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کے انکار کرنے کی وجہ بیان کر

دی..... کہ ابلیس نے کہا اِنَّا خَيْرٌ مِّنْهُ..... یعنی وہ استاذ تھا..... نہ اس لئے اس نے انکار کیا لیکن اس کا ثبوت خود سے نہیں چھوڑا..... اس نے کفر کیا لیکن اس کفر کا نشان پیچھے نہیں چھوڑا..... وہ تو اللہ نے بتا دیا..... ورنہ اس نے تو ثبوت نہیں چھوڑا! اور ادھر دوسری طرف شاگرد اس قدر بے وقوف ہیں..... کہ یہ سب کچھ اپنی کتابوں میں چھاپ گئے..... ارے استاد چھپا گیا اور شاگرد چھاپ گیا کتابوں میں:

تعظیم نبوت میں جھکنا اور قیام کرنا:

میرے دوستو!

ادب کے حوالے سے یہاں پر ایک اور چیز بیان کرتا ہوں کہ ابلیس کو کہا گیا کہ نبی کی تعظیم میں جھکو..... تو وہ جھکا نہیں..... اور ادھر شاگرد کو کہا جاتا ہے کہ اٹھو..... یعنی قیام کرو تو وہ اٹھتا نہیں ہے!

یعنی..... استاد جھکتا نہیں ہے

شاگرد اٹھتا نہیں ہے

وہ تعظیم کیلئے جھکنے کو تیار نہیں..... آج اس کے شاگرد تعظیم کیلئے اٹھنے کو تیار نہیں ہیں اور قربان جاؤں! یہاں میرے نبی کا معجزہ دیکھو! کہ اے لوگو! تم تعظیم نبوت کے لئے نہیں اٹھو گے..... میں تمہیں آب زم زم کیلئے اٹھا دوں گا دیکھو.....:

ہم نے گھر کا پانی بیٹھ کے پیا

ہم نے گھرے کا پانی بیٹھ کے پیا

نہر کا پانی بیٹھ کے پیا



کنواں کا پانی بیٹھ کے پیا  
 نل کا پانی بیٹھ کے پیا  
 پھلوں کا پانی بیٹھ کے پیا

اور جب کسی نے ہمارے ہاتھ میں..... ایک گلاس میں پانی ڈال کر تھما دیا  
 اور ساتھ کہا کہ یہ ”آب زم زم“ ہے..... تو ہم فوراً کھڑے ہو گے! آخر کیوں بھئی  
 اس لئے کہ وہ تمام جگہوں کے پانی جو ہم نے بیٹھ کر پیئے وہ تو سب کے سب عام  
 پانی تھے لیکن یہ خاص پانی ہے..... اس لئے اس کی تعظیم کرتے ہوئے اس کو  
 کھڑے ہو کر پینا سنت ہے

سوچنے کی بات یہ ہے..... کہ پانی کے لئے قیام ہو رہا ہے..... اور پانی کی  
 تعظیم کیلئے کھڑے ہو کر سب آب زم زم پی رہے ہو!

اور وہ پانی بھی نکلا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کے نتیجہ میں.....  
 ارے میں پوچھتا ہوں کہ قدم کی رگڑ سے نکلنے والے پانی کی عزت کا عالم یہ ہے  
 تو پھر اس پاک قدم کی عظمت کا کیا عالم ہوگا؟

یہاں آپ کو ایک خاص جملہ دے رہا ہوں!..... کہ

آب زم زم کیلئے قیام تعظیسی کرنے والو!

تم کیا ساقی آب کوثر کیلئے قیام نہیں کرو گے؟

میں نے آگے عرض کیا تھا..... کہ وہ ابلیس تعظیم میں جھکنے کو تیار نہیں..... اور

ادھر ایک مولوی تعظیم میں اٹھنے کو تیار نہیں

ویسے اندر کھاتے مقصد ایک ہی ہے کہ نبی کی تعظیم نہیں کرنی..... میرے

بھائیو!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اب تو سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے..... لیکن قیام تعظیمی حرام نہیں ہے.....  
اب سجدہ تو شریعت نے غیر اللہ کیلئے حرام کر دیا..... لیکن قیام تعظیمی کو حرام قرار  
نہیں دیا۔

طریقہ بدلنے سے قانون کی دفعہ نہیں بدلتی:

یعنی اب سجدہ سے تعظیم نبوت نہیں ہوگی..... بلکہ قیام تعظیمی سے نبوت کی  
تعظیم کی جائے گی اور یاد رکھئے..... کہ طریقہ بدلنے سے قانون کی دفعہ نہیں  
بدلتی..... ایک مثال سینے ہندوستان میں قتل کی سزا ہے 302 اور یقیناً آپ کے  
پاکستان میں بھی قتل کی دفعہ 302 ہی ہے..... اللہ ناحق قتل سے بچائے اس لئے  
کہ یہ کبیرہ گناہ ہے اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے  
لیکن اگر کسی نے کسی بھی وجہ سے کسی کو قتل کر دیا تو..... اس پر قانون کی دفعہ  
302 ہی لاگو کی جائے گی..... اب:

چاہے..... کوئی چاقو سے قتل کرے  
چاہے..... کوئی بندوق سے قتل کرے  
چاہے..... کوئی کلہاڑی سے قتل کرے  
چاہے..... کوئی اینٹ سے قتل کرے  
چاہے..... کوئی پتھر سے قتل کرے  
چاہے..... کوئی خنجر سے قتل کرے

تو سب قاتلوں کی سزا 302 وہ اس لئے کہ طریقہ بدلنے سے دفعہ نہیں بدلتی  
مثلاً..... ایک قاتل کو عدالت میں پیش کیا جائے..... اور وہاں پہلے کسی قاتل کی  
سزا سنائی جا رہی ہو..... جس نے کسی بندے کو بندوق سے قتل کیا ہو! تو جب اس کا



فیصلہ سنایا گیا تو وہ دفعہ 302 کا سنایا گیا

تو اب دوسرا قاتل جب جج صاحب کے سامنے پیش ہوا تو کہنے لگا کہ جی ابھی آپ نے فلاں بندے کو سزا سنائی ہے؟ وہ جج صاحب بولے کہ ہاں سنائی ہے وہ بھی قاتل تھا اور تم بھی ایک قاتل ہو..... لیکن وہ دوسرا قاتل فوراً جج صاحب کے سامنے بول کے کہنے لگا جی صاحب! اس نے بندوق کی گولی سے قتل کیا تھا اور میں نے تو بندوق کبھی چلائی ہی نہیں..... میں نے تو گولی سے قتل نہیں کیا..... میں نے تو چھری سے قتل کیا ہے..... تو یہ گفتگو سن کر جج صاحب بولے..... ارے وہ بھی قاتل تھا تم بھی قاتل ہو..... جو سزا اس کی تھی وہی سزا تیری ہے۔

اس لئے کہ آلہ قتل بدلنے..... یا طریقہ قتل بدلنے سے قتل کی دفعہ نہیں بدلتی..... تو بھائی یہی بات تو ہم اس وقت سے کر رہے ہیں کہ طریقہ بدلنے سے قانون کی دفعہ نہیں بدلتی۔

اگر کسی کو نبی کیلئے جھکنے سے انکار ہو..... یا اٹھنے سے انکار ہو..... طریقہ بدلنے سے سزا نہیں بدلتی۔

اب کھل کر یہ بات سامنے آگئی ہے کہ ابلیس کو عبادت کرنا آتا تھا..... لیکن بچانا نہیں آتا تھا۔

اور نماز کو بچانے پر اس لئے زیادہ زور دیا جا رہا ہے کہ اس دنیا میں اگر کوئی سب سے آسان کام ہے..... تو وہ نماز کا پڑھنا ہے..... لیکن نماز کو بچانا یہ بہت مشکل ہے یعنی نماز پڑھنا بہت آسان عبادت ہے

دیکھئے..... یہی ایک عبادت ہے..... کہ جو آپ ہر حال میں کر سکتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

..... اور یاد رکھئے!

ہر حال میں آپ روزہ نہیں رکھ سکتے  
 ہر حال میں آپ زکوٰۃ نہیں دے سکتے  
 ہر حال میں آپ حج نہیں کر سکتے  
 ہر حال میں آپ جہاد نہیں کر سکتے

لیکن نماز واحد ایک ایسی عبادت ہے کہ جو آپ ہر حال میں پڑھ سکتے  
 ہیں..... اتنی آسانیاں ہیں اس میں!..... کہ:

کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے..... بیٹھ کر پڑھو!  
 بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے..... تو لیٹ کر پڑھو  
 لیٹ کر نہیں پڑھ سکتے..... تو اشارے سے پڑھو  
 اشارے سے نہیں پڑھ سکتے..... تو ارادے سے پڑھو  
 یہی عبادت نماز ہے کہ جو سب سے زیادہ آسانیاں اپنے دامن میں رکھتی  
 ہے اس کے لئے:

نہ کوئی پاسپورٹ کی ضرورت ہے  
 نہ کوئی درخواست کی ضرورت ہے  
 نہ کوئی ویزہ لگوانے کی ضرورت ہے  
 نہ کوئی قربانی کرنے کی ضرورت ہے  
 نہ جدہ کی طرح مال چیک کروانے کی ضرورت ہے  
 اور دوسری عبادات..... زکوٰۃ میں مال کی قربانی کا جذبہ چاہئے۔  
 حج میں لذتوں کی قربانی کا ارادہ چاہئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جہاد میں جان کی قربانی کا حوصلہ چاہئے  
لیکن نماز واحد ایسی عبادت ہے..... کہ جس کے لئے ایک لوٹا پانی کی  
ضرورت ہے بس پاکی ہوگی..... وضو ہو گیا تو:

نہ جگہ کی کوئی قید ہے

نہ مقام کی کوئی قید ہے

نہ مخصوص لباس کی کوئی قید ہے

اور اس سے بھی آسانی یہ ہے کہ اگر کسی کو پانی میسر نہ آئے..... پانی نہ مل  
سکے..... تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے

تو نتیجہ کیا نکلا..... یہی کہ نماز پڑھنا آسان ہے..... لیکن بچانا مشکل ہے  
ذرا غور کرنا..... میری گفتگو پر..... کہ نماز پڑھنا اتنا آسان ہے..... کہ  
مدینہ کی سرزمین پر

دل میں کفر رکھ کر

دل میں بغض رکھ کر

دل میں حسد رکھ کر

مدینہ کے منافقوں نے رسول ﷺ کی اقتدا میں بھی نماز پڑھی..... اور  
منافق بھی ایسے تھے کہ ان کی مذمت میں ایک آیت مبارکہ نازل نہیں  
ہوئی..... بلکہ پوری سورۃ المنافقون نازل کی گئی ہے..... یعنی ضرورت تھی  
قیامت تک منافقوں کو پہچاننے کی اس لئے ایک آیت کو نازل نہیں کیا..... بلکہ  
پوری سورۃ منافقون نازل فرمائی تاکہ قیامت میں آنے والوں کو منافقوں کی  
پہچان ہو جائے!

نماز پڑھنا اتنا آسان ہے..... کہ منکرین زکوٰۃ بھی نماز پڑھتے تھے..... انہوں نے بھی نماز پڑھنے سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔

تو ثابت ہوا کہ نماز کا پڑھنا آسان ہے لیکن نماز کو پہچانا مشکل ہے..... نماز پڑھنا اتنا آسان ہے..... کہ منکرین زکوٰۃ کو بھی نماز پڑھنا آتا تھا!

لیکن نماز کو پہچانا..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آتا تھا  
نماز کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ نماز پڑھنا باغیان عثمان کو بھی آتا تھا  
لیکن نماز کو پہچانا..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آتا تھا  
نماز کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ نماز پڑھنا خارجیوں کو بھی آتا تھا  
لیکن نماز کو پہچانا..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آتا تھا  
نماز کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ نماز پڑھنا یزیدیوں کو بھی آتا تھا  
لیکن نماز کو پہچانا..... حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو آتا تھا  
نماز کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ نماز پڑھنا مامون کو بھی آتا تھا  
لیکن نماز کو پہچانا..... امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو آتا تھا  
نماز کو پڑھنا اتنا آسان ہے کہ نماز پڑھنا ”شہنشاہ اکبر“ کو بھی آتا تھا  
لیکن نماز کو پہچانا..... امام ربانی کو آتا تھا  
ارے ایسے میں..... ایک جملہ آپ کو دینا چاہتا ہوں..... کہ  
نماز پڑھنا تو پاکستان کے..... ہر بد عقیدہ کو بھی آتا ہے  
لیکن نماز کو پہچانا..... اہلسنت کو آتا ہے



## نماز پڑھنی کیسے ہے اور بچانی کیسے ہے؟

میرے بھائیو!

بس میں نے یہ بات تقریر کے شروع میں عرض کی تھی کہ میں آپ کو بتاؤں گا کہ نماز کو بچانا کیسے ہے؟

تو آؤ اس کے لئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے نماز کو پڑھنا کیسے ہے..... اور پھر اس کے بعد میں اس پڑھی ہوئی نماز کو بچانا کیسے ہے؟

نماز کو پڑھنا کیسے ہے؟..... اگر نماز پڑھنی سیکھنی ہے تو کسی بھی دارالعلوم میں داخلہ لے لو..... تمہیں نماز پڑھنا سکھا دیں گے..... کسی بھی جماعت کے مفتی صاحب کے پاس چلے جاؤ..... تمہیں نماز پڑھنی سکھا دیں گے

کسی بھی مسلک کے عالم کے پاس چلے جاؤ..... تمہیں نماز پڑھنا سکھا دیں گے

یاد رکھئے..... آپ جہاں بھی چلے جاؤ..... وہاں نماز پڑھنا آپ کو.....

تین دن میں سیکھا دیا جائے گا

دس دن میں سکھا دیا جائے گا

تیس دن میں سکھا دیا جائے گا

ساتھ دن میں سکھا دیا جائے گا

لیکن نماز کو بچانا نہیں سکھائے گا..... اس لئے..... کہ:

نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ

نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
 نماز کو بچانا سیکھنا ہے..... تو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ  
نماز ہوتی کب ہے؟

اب آؤ اس کے بعد آپ کو بتاؤں کہ نماز ہوتی کب ہے؟..... ابھی  
 خطاب کے بعد آپ سب لوگ نماز پڑھیں گے..... تو اس کے ساتھ یہ بھی  
 ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ نماز پختہ کب ہوتی ہے؟ اور  
 نماز ادا کب ہوتی ہے

یعنی..... یہ دونوں باتیں جاننا اہم ہے کہ نماز ہوتی کب ہے؟ اور  
 نماز پختہ کب ہے..... باتیں دو ہی ہیں..... کہ نماز ہوتی کب ہے؟ نماز  
 پختہ کب ہے؟

دیکھو..... کہ جب نماز پڑھو گے..... تو پھر اس کو بچاؤ گے..... لیکن یہ  
 بھی تو ضروری ہے کہ نماز ہوتی کب ہے..... اگر ہوئی ہی نہ تو بچاؤ گے  
 کیسے..... اور اگر بچاؤ گے تو پھر قائم ہوئی..... تو قرآن بھی قائم کرنے کا



کہہ رہا ہے

وَأَقِمْوَا الصَّلَاةَ..... اور نماز قائم کرو

تو اتنا اہم مسئلہ سننے کے لئے اپنے دل کی کھڑکیاں کھول لو..... تاکہ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں..... وہ آسانی سے آپ کے دل میں بیٹھ جائے کوئی بہت دیر لیکر میں نے کوئی لمبے جملے نہیں کہنے..... بس دو ہی جملوں میں مسئلہ کو آپ کے سامنے پیش کرنا ہے..... کہ نماز ہوتی کب ہے؟..... اور نماز بچتی کب ہے

میرے بھائیو!

بس میں آپ کے سامنے اختتامی اور تاریخی دو جملے عرض کرنا چاہتا ہوں..... کہ نماز ہوتی کب ہے؟ اور نماز بچتی کب ہے؟ دیکھو..... جب کعبۃ اللہ کی طرف چہرہ ہو تو تب نماز ہوتی ہے..... اور جب دل حالت نماز میں رسول اللہ کی طرف ہو تو ”نماز بچتی“ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

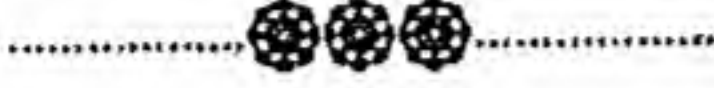
چہرہ کعبۃ اللہ کی طرف ہو..... دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو نماز ہوتی بھی رہے گی اور نماز بچتی بھی رہے گی

اور یاد رکھو کہ..... جس دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں..... وہ دل پنجاب کے کسی پنجابی کا سینہ نہیں رہتا..... وہ تو مدینہ بن جانتا ہے

یاد رکھئے..... میں نے آپ کے سامنے نماز کے متعلق یہ گفتگو جو عرض کی ہے..... اس کا خلاصہ یہ ہے کہ..... نماز پڑھتے رہو اور جو طریقہ میں نے عرض کیا

ایسے بچاتے رہو اور جب پڑھتے رہو گے..... اور بچاتے رہو گے  
تو پھر نماز قائم ہو جائے گی

اور..... وَأَقِمْوُ الصَّلَاةَ..... پر عمل پورا ہو جائے  
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... آدم علیہ السلام زمین پر خلیفۃ اللہ

نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَ  
نُؤْمِنُ بِهِ، وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
أَعْمَلِنَا، وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،  
وَمَنْ يَضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ،  
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا  
وَ سِرَاجَنَا وَ أَشْرَفَنَا وَ سَيِّدَنَا  
مُحَمَّدٌ ﷺ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
 شیخ الاسلام و المسلمین، رئیس المحققین، محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین،  
 مدنی میاں صاحب اور جگر گوشہ غزالی زماں سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب.....  
 اور سادات کرام اور علمائے ملت اسلامیہ..... اور معزز حاضرین و سامعین  
 میں جانتا ہوں کہ آپ شیخ الاسلام کی زیارت کر رہے ہیں..... اور ان کی  
 خطابت سے بھی محظوظ ہونا چاہتے ہیں..... ان شاء اللہ وہ بھی میرے بعد آپ  
 کے سامنے خطاب فرمائیں گے..... تو انتہائی توجہ فرمائیں..... آپ توجہ فرمائیں  
 اور طبیعت جھوم جائیگی..... اگر بات آپ کی سمجھ میں آجائے تو..... اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے!

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً  
 میں زمین میں خلیفہ بنانا چاہتا ہوں

اللہ نے جب خلیفہ بنایا:

اللہ نے خلیفہ بنایا..... تو پھر مان لینا چاہئے..... کہ جب اللہ بنانے والا ہے  
 تو کون ہے انکار کرنے والا؟

لیکن ہم دیکھتے ہیں..... کہ قرآن میں ارشادِ باری ہے! کہ  
 جب اللہ نے فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو ایک کھڑا ہو  
 گیا..... تو کہنے لگا..... سارے فرشتے مانیں..... مانیں  
 لیکن میں نہیں اس کو ماننے والا! اور اس نہ ماننے والے کا ذکر بھی قرآن  
 میں ہے



وَأَذَقْنَا لِلْمَلَكَةِ اسْجُدُوا الْإِدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ  
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

دیکھا آپ نے..... کہ اللہ نے فرمایا میں خلیفہ بنانے والا ہوں..... تو ایک  
نے انکار کر دیا..... ایک اکڑ گیا..... تو معلوم ہوا کہ خلافت کا انکار کرنا کوئی آج کا  
نیا پرابلم نہیں..... صرف موقعہ جدا جدا ہے..... انکار خلافت سے ہی ہو رہا ہے۔  
یعنی..... جب اللہ نے اپنا خلیفہ دیا تو شیطان نے انکار کر دیا..... جب  
رسول اللہ ﷺ نے اپنا خلیفہ دیا..... تو بے ایمان نے انکار کر دیا  
ذرا دیکھو تو..... اللہ کے فرمانے میں کتنا زور ہے..... کتنی طاقت ہے؟  
کہ فرمایا

إِنِّي جَاعِلٌ..... میں بنارہا ہوں..... اور دوسری طرف جو انکار کر رہا ہے  
..... اس کی بھی ”میں“ ہے..... کہ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ..... میں اس سے بہتر ہوں  
دونوں پر غور کرنا..... کہ

ایک ہے رَحْمَن کی ”میں“

ایک ہے شیطان کی ”میں“

اسی ”میں“ میں اب تو سوچ کہ کس ”میں“ میں..... ”میں“ (ہوں) ایک  
ایسی ”میں“ بھی تھی..... بڑی عزت والی ”میں“ تھی..... بڑی قسمت والی ”میں“  
تھی..... کہ یا اللہ! اس انسان کو کاہے کو بنائے گا؟

اس کے پاس..... بندوق ہوگا..... تو بندوق بلاوجہ چلائے گا  
اس کے پاس..... میزائل ہوگا..... تو میزائل بلاوجہ چلائے گا  
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ..... ہم ہیں نہ تیری تسبیح و حمد بیان کرنے کیلئے

لیکن اللہ نے جواب دیا کہ..... نہیں جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے  
دیکھو..... تو ذرا کہ فرشتوں نے فساد کی کتنی جلدی سے پہچان لئے..... لیکن  
قربان جاؤں..... میرا رب بڑا حکمت والا اور علم والا ہے  
وہ جانتا ہے..... کہ:

اگر آدم نہیں جائیں گے..... تو شیث کیسے پیدا ہوں گے؟  
اگر آدم نہیں جائیں گے..... تو نوح کیسے پیدا ہوں گے؟  
اگر آدم نہیں جائیں گے..... تو ابراہیم کیسے پیدا ہوں گے؟  
اگر آدم نہیں جائیں گے..... تو اسماعیل کیسے پیدا ہو گے؟  
اگر آدم نہیں جائیں گے..... تو موسیٰ کیسے پیدا ہوں گے؟  
اگر آدم نہیں جائیں گے تو صدیقین..... صالحین..... مومنین کیسے پیدا  
ہوں گے؟..... جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

تو فوراً سب سرنڈر ہو گے..... فرشتے بولے..... اے اللہ ٹھیک ہے جیسے تیرا  
حکم ہے..... تیری رضا ہے

اس لئے کہ تو لازوال ہے..... لا شریک ہے  
یعنی انسان کے فسادات کا حوالہ دینے والے فرشتوں نے اپنی ”میں“ کو  
اللہ کی رضا میں..... اللہ کے حکم میں..... ختم کر دیا  
یعنی..... وہ تیری میں تو رضائے الہی میں ختم ہوگی..... باقی بچی دو ”میں“  
”ایک رحمن کی میں“  
”دوسری شیطان کی میں“



## آدم علیہ السلام کی خلافت کا انکار کر نیوالا:

عزیز دوستو!

سب سے پہلے ہم اس حوالے سے بات کرتے ہیں..... کہ آخر سب سے پہلے خلافت کا انکار کس نے کیا..... تو یہ آپ کو بتا دوں کہ پہلی مرتبہ خلافت کا انکار کرنے والا کسی چالیس دن کے مذہبی ماحول میں رہنے والا نہیں تھا؟..... یا سال دو سال..... دس سال وہ انکار کرنے والا کسی مذہبی ماحول میں نہیں رہا..... بلکہ وہ تو اتنی دیر مذہبی ماحول میں رہا..... کہ آپ کی تو عمر بھی اتنی نہیں ہو سکتی! یعنی ابلیس نے 6 کروڑ سال تک..... قیام کی حالت میں..... رکوع کی حالت میں..... سجدے کی حالت میں

اپنے رب کی تسبیح بیان کی تھی..... اپنے رب کی عبادت کی تھی..... اپنے رب کو سجدے کئے تھے اس رب کے لئے لمبے قیام کئے تھے اور دوسری طرف وہ ایسا جنتی تھا کہ جنت کے دروازے ہر وقت اس کیلئے کھلے ہوئے تھے کوئی اس کو روکتا نہیں تھا..... کوئی اس کو ٹوکتا نہیں تھا سب کو پتہ تھا کہ بڑا عبادت گزار ہے..... بڑا صوفی اور پرہیزگار ہے..... بلکہ وہ جنت کے جھولے پر جا کر بیٹھ جاتا اور فرشتے اس کے جھولے کی ڈوری پکڑ کر اس کو جھولا دیتے..... فرشتے خدمت کے لئے اس کے آگے پیچھے ہوتے..... وہ جنت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا..... اور جب دل کرتا اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے سر کو جھکا لیتا..... اور ایک لمبے عرصے تک وہ اسی سجدے کی حالت میں پڑا رہتا..... تو بس جب وہ عزت و اعزاز کے دن ختم ہونے لگے..... تو اس کا سبب یہ بنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے زمین پر اپنا خلیفہ آدم علیہ السلام کو بنایا ہے اور تمام فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرو!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



تو پڑھو قرآن کیا کہتا ہے..... کہ سب سے پہلے خلافت کا انکار کس نے کیا تھا؟

جبرائیل سجدے میں جھک گئے..... اسرائیل سجدے میں جھک گئے  
میکائیل سجدے میں جھک گئے..... عزرائیل سجدے میں جھک گئے  
یعنی..... تمام ملائکہ فوراً اپنے رب کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے..... سیدنا  
آدم علیہ السلام کی خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے سجدے میں گر گئے

اور وہاں وہ خلافت کا دشمن اکڑ گیا..... اس نے انکار کر دیا..... اس میں فخر  
پیدا ہو گیا..... اس میں برتری کا اظہار آ گیا..... اس نے سجدہ کرنے سے انکار  
کر دیا..... اور جب سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو ظاہر ہے خلافت آدم سے انکار  
کر دیا

تو اب اس کے ساتھ معاملہ کیا ہوا..... اس کو اپنی چھ کروڑ سال کی کی  
ہوئی عبادت کا کوئی اجر نہیں ملا..... کوئی ثواب نہیں ملا بلکہ وہ سب اجر اس  
نے ضائع کر لئے..... تو معلوم ہوا کہ تعظیم نبوت سے انکار کر دینا..... اس  
سے بڑا گناہ کوئی نہیں..... اس قدر گناہ کبیرہ ہے کہ گستاخ نبوت کے اعمال  
بھی ضائع ہو جاتے ہیں..... اس کے سجدے بھی بے اثر ہو جاتے ہیں.....  
اس کے قیام بھی بے سرور ہو جاتے ہیں..... خیر میں بات کرنے والا ہوں  
کہ وہ جو چھ کروڑ سال کا عبادت گزار تھا اور جنت میں رہنے والا تھا.....  
جنت کا جنتی جھولا جھولنے والا تھا تو قرآن کی گواہی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے جنت میں رہنے والے اس سابقہ صوفی کو جنت سے فوراً نکال دیا..... تو  
سبب کیا بنا:



تعظیم نبی سے انکار کی سزا

خلافت نبی سے انکار کی سزا

یعنی جنت میں رہنے والا بھی تعظیم نبوت نہ کرنے کے سبب جنت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے باہر ہو گیا..... تو جو پہلے سے ہی باہر ہو! وہ بھی تو اپنے انجام کی خبر لے!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

خلیفہ کسے کہتے ہیں؟:

عزیز دوستو!

یہ تو ابھی میں نے مثال پیش کر دی کہ خلافت سے سب سے پہلے انکار کس نے کیا..... اور پر جس نے سب سے پہلے خلافت کا انکار کر دیا..... اسے قرآن گواہ ہے کہ اللہ نے دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا کر دیا..... تو اب آئیے اس حوالے سے بات کرتے ہیں..... کہ خلیفہ کہتے کسے ہیں؟..... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان فرمایا ہے..... اور حضرت آدم علیہ السلام کی اس خلافت پر ہمارا پورا ایمان ہے..... اس لئے کہ جس نے انکار کیا تھا اس کا حال دیکھ لیا نہ آپ نے؟ تو خیر ”خلیفہ“ بنا ہے ”خلف“ سے اور ”خلف“ کا مطلب ہوتا ہے ”پیچھے“ یعنی جس طرح کہتے ہیں کہ جو نبی ﷺ کے بعد آئے وہ ان کے خلیفہ ہیں..... اور پھر جو ان کے بعد آئے وہ ان کے خلیفہ ہیں۔

مثال:

اگر کسی کو نماز کے لئے وضو کرنا ہے..... یا تلاوت قرآن کیلئے وضو کرنا ہے اور اس کو پانی نہیں مل رہا تو اس کے لئے شریعت کا حکم ہے کہ اگر پانی میسر نہ ہو تو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہ تیمم کرے اس لئے کہ تیمم اس کا خلیفہ ہے..... اس کے بعد میں ہے..... اس کا نائب ہے..... یعنی

جو کام تم وضو کر کے کر سکتے تھے  
تو وہ کام تم تیمم کر کے بھی کر سکتے ہو  
وضو کر کے تم نماز پڑھ سکتے تھے..... وضو کر کے تم قرآن پڑھ سکتے  
تھے..... تو جب پانی نہیں ملا..... تو پھر اس کا خلیفہ مل گیا..... یعنی آپ نے تیمم  
کر لیا..... تو اب جو کام وضو کے کرنے سے ممکن تھے وہ کام آپ تیمم کرنے کے  
بعد بھی کر سکتے ہیں..... یعنی تیمم..... وضو کا خلیفہ ہے اور خلیفہ کا کام ہی یہ ہے  
کہ وہ اصل تک لے جائے:

### 1- نکتہ:

اور جب ہم کہیں گے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں تو پھر خیال آئے  
گا..... کہ اللہ کو ”خلف“ نہیں اور یہ آدم علیہ السلام کیسے خلیفہ ہیں؟

اللہ کا کوئی آگاہ نہیں..... اللہ کا کوئی پیچھا نہیں  
اللہ کا کوئی بیک نہیں..... اللہ کا کوئی فرنٹ نہیں  
اللہ کا کوئی تحت نہیں..... اللہ کا کوئی فوق نہیں  
اللہ جہت سے پاک ہے..... اللہ اطراف سے پاک ہے  
اللہ مسکن سے پاک ہے..... اللہ مکاں سے پاک ہے  
اللہ تعین سے پاک ہے..... اللہ دور اور حدود سے پاک ہے  
اللہ صورت سے پاک ہے..... اللہ اشکال سے پاک ہے  
تو میرے بھائیو! یہ بات تو طے ہے کہ اللہ کا کوئی آگاہ نہیں..... کوئی پیچھا



نہیں..... تو جو ہر طرح کی جہت سے پاک ہے..... تو پھر خلیفہ کا معنی تو ہے.....  
 پیچھے آنے والا..... پیچھے کہلانے والا..... تو جب اللہ تعالیٰ ان ساری باتوں سے  
 پاک ہے تو پھر آدم علیہ السلام خلیفہ کس کے؟..... جو ذات کبریاء خلف سے پاک  
 ہو! اس کا کوئی خلیفہ کیسے؟

غور سے سننا..... اس نکتے کو..... کہ:

اللہ تعالیٰ خلف سے پاک ہے..... یہ ہمارا ایمان ہے..... کیا ہے؟ اللہ

خلف سے پاک ہے..... یہ ہمارا ایمان ہے

اور آدم خلیفہ ہیں..... یہ اللہ کا قرآن ہے

ہم..... نہ ایمان چھوڑیں گے

نہ قرآن چھوڑیں گے

ہم ڈھونڈیں گے کہ آخر وہ ہے کون جو آدم سے پہلے؟ اور آدم علیہ السلام

اس کے بعد ہیں! یعنی وہ ہستی اب تلاش کرنی ہے کہ جس کے بعد آدم علیہ السلام  
 ہیں..... یعنی

وہ ذات کہ جو..... سلف ہیں

اور آدم علیہ السلام جس کے..... خلف ہیں

تو پھر ہم ایسی ہستی کو ڈھونڈیں گے..... کہ

جو آدم سے پہلے ہوں..... آدم علیہ السلام اس کے بعد ہوں

جو آدم سے ماقبل ہوں..... آدم علیہ السلام اس کے مابعد ہوں

جو آدم کے سلف ہوں..... آدم علیہ السلام اس کے خلف ہوں

ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے..... ابھی ہم پہچان ہی رہے تھے..... ابھی

ہم ابتدا اور انتہا کی باتیں کر رہے تھے..... ابھی ہم تحت اور فوق کا فلسفہ دیکھ رہے تھے..... ابھی ہم ماقبل..... اور مابعد کی بحث چھیڑ رہے تھے..... تو ایسے میں دل پر کسی نے دستک دی کہ اے ہاشمی! اس کا جواب مدینے کے تاجدار دے چکے ہیں

اور حدیث نے ہماری رہنمائی کر دی!..... کہ:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا

الْحَمْدُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاصِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

سب سے پہلے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنایا گیا:

عزیز دوستو!

ہم نے اپنی گفتگو یہاں سے شروع کی کہ اللہ فرما رہا ہے..... کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنا رہا ہوں..... تو خلیفہ..... ”خلف“ سے ہے..... اور ”خلف“ عربی زبان کا لفظ ہے..... اور عربی میں خلیفہ کا معنی ہوا بعد میں آنے والا..... بعد کا جانشین..... بعد کا نائب تو پھر جب ہم اس تلاش میں نکلے کہ وہ کونسی ہستی ہے..... کہ:

جو آدم علیہ السلام سے پہلے ہے..... اور آدم بعد میں ہیں

جو آدم علیہ السلام سے ماقبل ہے..... اور آدم مابعد ہیں

جو آدم علیہ السلام سے سلف ہے..... اور آدم خلف ہیں

تو حدیث پاک نے ہماری رہنمائی کر دی..... کائنات کے سب سے عظیم



ہادی و رہنما کے قول نے رہنمائی فرمادی!  
کہ!

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا گیا

تو اب ضروری ہے..... کہ وہ پاک ہستی سب مخلوقات سے پہلے ہو!

زمین	سے	پہلے	.....	زماں	سے	پہلے
مکیں	سے	پہلے	.....	مکاں	سے	پہلے
موت	سے	پہلے	.....	حیات	سے	پہلے
جبرائیل	سے	پہلے	.....	میکائیل	سے	پہلے
عزرائیل	سے	پہلے	.....	اسرافیل	سے	پہلے
ہوا	سے	پہلے	.....	فضا	سے	پہلے
پہاڑوں	سے	پہلے	.....	دریاؤں	سے	پہلے
صدیقین	سے	پہلے	.....	صالحین	سے	پہلے
مرسلین	سے	پہلے	.....	نبین	سے	پہلے
اولیا	سے	پہلے	.....	اتقیاء	سے	پہلے
اوتاد	سے	پہلے	.....	ابدال	سے	پہلے
رقبا	سے	پہلے	.....	قرباء	سے	پہلے
خطبا	سے	پہلے	.....	نقبا	سے	پہلے
ہریالی	سے	پہلے	.....	روشنی	سے	پہلے
دک	سے	پہلے	.....	چمک	سے	پہلے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آیات سے پہلے ..... کائنات سے پہلے

باغ ارم سے پہلے

آدم سے پہلے

حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ”نبی“

2- نکتہ:

توجہ سے سماعت فرمائیے گا..... ابھی مجھے یہاں ایک نکتہ بیان کرنا ہے..... کہ

حدیث پاک سے یہ بات تو ثابت ہوگئی..... کہ ہر چیز سے پہلے میرے اللہ نے میرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا..... یہ حدیث پاک جو میں نے اولیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے پیش کی یہ ایک مشہور و معروف حدیث ہے

آئیے اب ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں پھر اس کی روشنی میں ایک اہم نکتہ بیان کرتا ہوں حدیث پاک ہے..... کہ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے

اور اس کے علاوہ ایک اور حدیث پاک باختلاف الفاظ ”ترمذی شریف“ میں بیان ہوئی ہے..... کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے

ان دونوں حدیثوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام سے پہلے نبی تھے..... سب غور کرنا حدیث کے پہلے الفاظ ہیں



کُنْتُ نَبِيًّا..... میں نبی تھا

یہاں یہ عرض کروں کہ یہاں آپ ﷺ نے اپنے منصب کا ذکر فرمایا کہ

..... کُنْتُ نَبِيًّا..... میں نبی تھا

یہ بات تو ثابت ہوگی..... کہ حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نبی

ہیں..... آئیے اب بات آگے بڑھاتے ہیں!..... کہ

ایک سوال پیدا ہوتا ہے:

کہ..... دنیا میں پہلا آدمی کون ہے؟

دنیا میں پہلا بشر کون ہے؟

دنیا میں پہلا انسان کون ہے؟

اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں..... کہ آدم سے پہلے کوئی

بشر نہیں..... اسی لئے آدم علیہ السلام کو آدمی کہتے ہیں..... کہ ان سے پہلے کوئی آدمی

نہیں ہے..... نکتہ سننا! کہ

آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی..... آدمی نہیں..... اور رسول ﷺ فرماتے ہیں

میں آدم علیہ السلام سے بھی پہلے نبی ہوں

آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی بشر نہیں..... اور رسول ﷺ فرماتے ہیں

میں آدم علیہ السلام سے بھی پہلے نبی ہوں

تو صاف ظاہر ہے..... کہ:

جو آدم علیہ السلام سے پہلے..... وہ آدمیت سے پہلے

جو آدم علیہ السلام سے پہلے..... وہ بشریت سے پہلے

جو آدم علیہ السلام سے پہلے..... وہ انسانیت سے پہلے

تو اب تم جواب دو کہ جو بشریت سے پہلے ہوگا..... وہ بشر کیسے ہوگا..... اس کا مطلب ہے..... کہ

میرا نبی بشریت سے پہلے نبی رہ چکا ہے!  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کائنات بنائی گئی:

اب اگر مزید غور کیا جائے..... حدیث پاک کے الفاظ کو باریکی سے پڑھا جائے حقائق پر نظر ڈالی جائے..... معارف کو دل میں اتارا جائے تو یہ حقیقت سامنے آجائے گی:

بشریت کی ابتداء..... آدم علیہ السلام سے ہوئی  
 آدمیت کی ابتداء..... آدم علیہ السلام سے ہوئی  
 انسانیت کی ابتداء..... آدم علیہ السلام سے ہوئی

3- نکتہ!

نکتے پر غور کرنا اب جو میں نے جملہ دینا ہے اسے ”کچھ“ کرلو..... کہ

بشریت بعد میں..... میرا نبی پہلے  
 آدمیت بعد میں..... میرا نبی پہلے  
 انسانیت بعد میں..... میرا نبی پہلے

تو آج کیوں..... نور و بشر پر مناظرے کئے جا رہے ہیں؟ ارے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے فرمان اقدس سے فیصلہ فرما دیا ہے..... کہ:  
 میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریت سے بھی پہلے نبی رہ چکے ہیں  
 تو یہاں ایک اہم نکتہ اپنی جھولی میں ڈال لو! کہ



ثابت ہو گیا..... کہ ”حکم نبوت“ کیلئے..... بشریت ضروری نہیں ہے  
بلکہ! اعلان نبوت کیلئے..... بشریت ضروری ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله  
وعلى لك وأصحابك يا سيدي يا حبيب الله  
رضائے خداوندی تو یہ ہے..... کہ

اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جب نبی بنایا جائے گا..... تو بشر نہیں بنایا  
جائے گا..... اور جب مکہ میں اعلان نبوت کرنا ہوگا تو پھر تمہیں بشریت کیساتھ  
مبعوث کیا جائے گا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم بندوں اور رب کے درمیان وسیلہ:

اس لئے کہ!

اگر تم بشر بن کر نہیں جاؤ گے..... تو بشر کو راستہ کون دکھائے گا؟  
اگر تم آدمی بن کر نہیں جاؤ گے..... تو آدمی کی رہنمائی کون کرے گا؟  
اے میرے نبی.....

جب تم چلو گے..... تو میرے بندوں کو چلنا آ جائے گا  
جب تم بولو گے..... تو میرے بندوں کو بولنا آ جائے گا  
جب تم تجارت کرو گے..... تو میرے بندوں کو تجارت کرنا آ جائے گا  
جب تم امامت کرو گے..... تو میرے بندوں کو امامت کرنا آ جائے گا  
جب تم تعلیم دو گے..... تو میرے بندوں کو تعلیم دینا آ جائے گا  
جب تم جہاد کرو گے..... تو میرے بندوں کو جہاد کرنا آ جائے گا

جب تم نماز پڑھو گے..... تو میرے بندوں کو نماز پڑھنا آ جائے گا  
اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

آپ غار حرا میں بیٹھ جائیے..... تاکہ میرے بندوں کو خلوت میں رہنا آ  
جائے

آپ نکاح کیجئے..... تاکہ میرے بندوں کو ازدواجی زندگی گزارنا آ جائے  
اے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ بارگاہ کبریا میں جھک جائیے..... تاکہ میرے بندوں کو اللہ کی بارگاہ  
میں جھکنا آ جائے

آپ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیجئے..... تاکہ میرے بندوں کو پیٹ پر پتھر  
باندھنا آ جائے

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ قبر میں لیٹ جائیے..... تاکہ میرے بندوں کو قبر میں لیٹنا آ جائے

آپ اللہ کیلئے لہولہان ہو جائیے..... تاکہ میرے بندوں کو سرکشانا آ جائے  
اور!

کربلا میں وقت آئے تو اپنا خاندان قربان کر دیجئے..... تاکہ میرے  
بندوں کو قربانی دینا آ جائے

ہم بشر اپنی ضرورت کیلئے..... نبی بشر ہدایت کیلئے:

عزیز دوستو!

بشر تو ہم بھی ہیں..... لیکن ہم بشر ہیں اپنی زندگی کی ضرورت کیلئے..... لیکن!  
قربان جاؤں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں..... لیکن لوگوں کی ہدایت کیلئے..... لوگوں



کی رہبری کیلئے لوگوں کی بندہ پروری کیلئے

امتیو یاد رکھو!

ہم تم بھی بشر..... ہیں وہ بھی بشر

تمہاری بشریت اور ہے..... ان کی بشریت اور ہے

تم بشر ضرورت کیلئے..... وہ بشر ہدایت کیلئے!

**4- نکتہ!**

آؤ اب یہاں ایک اور نکتہ دیتا ہوں! اپنے موضوع سے وابستہ نکتہ

بیان کر رہا ہوں

ذرا کیچ کرنا..... کہ ایک حدیث ہے..... لیکن حدیث قدسی ہے..... حدیث

قدسی سے مراد کہ فرمان خدا کا ہے..... زبان میرے مصطفیٰ ﷺ کی ہے

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا

اور پھر!

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا

تو ثابت ہوا

افلاک نبی کیلئے..... سماک نبی کیلئے

ہوا نبی ﷺ کیلئے..... فضا نبی ﷺ کیلئے

مکان نبی ﷺ کیلئے..... سماں نبی ﷺ کیلئے

آسماں نبی ﷺ کیلئے

سارا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

مثال:

یہاں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ اسٹیج پر شیخ الاسلام مدنی میاں تشریف فرما ہیں جب تک شیخ الاسلام رہیں گے آپ یہاں رہو گے کہ نہیں؟  
 ماء شاء اللہ آپ بہت سمجھدار ہیں..... جواب آیا ہے کہ جب تک حضرت موجود ہیں ہم یہاں رہیں گے..... قانون یہ ہے کہ جو جس کیلئے ہوتا ہے وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے اور جو لوگ کانفرنس میں میرے لئے آئے ہوں گے..... وہ میرے جاتے ہی غیب ہونا شروع ہو جائیں گے  
 جو لوگ شیخ الاسلام کیلئے آئے ہیں وہ تب تک رہیں گے کہ جب تک حضور شیخ الاسلام رہیں گے..... تو ثابت ہوا کہ جو جس کیلئے ہوتا ہے وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے!

اگر محفل میرے لئے سجائی گئی ہے..... تو جب تک ہاشمی ہے مائیک رہے گا

جب تک ہاشمی ہے..... سجاوٹ رہے گی

جب تک ہاشمی ہے..... لائٹنگ رہے گی

جب تک ہاشمی ہے..... مجمع رہے گا

یہ ساری مثالیں بات سمجھانے کیلئے کہہ رہا ہوں..... کہ جو جس کیلئے ہوتا ہے

وہ اس کے رہنے تک موجود رہتا ہے..... اور اگر ہاشمی میاں کیلئے آئے ہو تو.....

ہاشمی میاں کے اسٹیج پر موجود رہنے تک رہو گے؟

جو جو..... ہاشمی میاں کیلئے ہے

وہ وہ..... ہاشمی میاں کے رہنے تک رہے گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جو جو ..... مدنی میاں کیلئے ہے

وہ وہ ..... مدنی میاں کے رہنے تک رہے گا

اور جب ہم دونوں بھائی ..... یہاں اس ہال سے باہر چلے جائیں گے .....  
تو آپ ایک گھنٹے کے بعد ہال میں آ کر دیکھنا ..... یہاں کچھ بھی نظر نہیں آئے  
گا ..... اس لئے کہ وہ چلے گئے ہیں کہ جن کے لئے سب سجایا گیا تھا  
تو پھر آؤ ..... اصل مقصد کی بات کرتا ہوں ! ..... کہ

جب سب کچھ نبی ﷺ کیلئے ہے ..... تو اس وقت تک سب رہے گا جب  
تک نبی ﷺ ہر ہیں گے !

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... سورج رہے گا

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... چاند رہے گا

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... ستارے رہیں گے

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... نظارے رہیں گے

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... دریا رہے گا

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... سمندر رہے گا

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... پہاڑ رہیں گے

جب تک نبی ﷺ ہیں ..... غار رہیں گے

جب پوری کائنات ہے ہی میرے نبی ﷺ کیلئے تو جب تک میرے نبی  
ﷺ ہر ہیں گے ..... اس وقت تک پوری کائنات کا وجود رہے گا  
جیسا ..... کہ:

جب تک شیخ الاسلام ہیں ..... جلسہ رہے گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جب تک شیخ الاسلام ہیں..... مجمع رہے گا  
 جب تک شیخ الاسلام ہیں..... مائیک رہے گا  
 جب تک شیخ الاسلام ہیں..... لائٹنگ رہے گی  
 جب تک شیخ الاسلام ہیں..... روشنی رہے گی  
 جب تک شیخ الاسلام ہیں..... آمدورفت رہے گی  
 یعنی..... جو جس کیلئے ہوتا ہے..... وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے..... تو  
 جب ساری دنیا میرے نبی ﷺ کے لئے وجود میں آئی ہے..... تو جب تک  
 رسول ﷺ ہیں..... اس وقت تک پوری کائنات رہے گی..... اور جب  
 رسول ﷺ نہیں رہیں گے..... تو:

زمین کا فرش سمیٹ لیا جائے گا  
 آسمان کا شامیانہ لپیٹ لیا جائے گا  
 ستاروں کے قمقمے بجھا دیئے جائیں گے  
 آبشاروں سے نغمے مٹا دیئے جائیں گے  
 سمندروں سے طغیانی ختم ہو جائے گی  
 پہاڑوں کی بلندی ختم ہو جائے گی

غور کرنا..... ثابت ہوا کہ میرے نبی ﷺ کے رہنے کا نام وجود ہے..... اور  
 نہ رہنے کا نام قیامت ہے..... یہیں سے ایک صوفی نے نکتہ پکڑ لیا..... کہ:  
 جس دل میں مصطفیٰ ﷺ ہیں اس دل میں نور وجود ہے  
 اور جس دل میں نبی ﷺ نہیں ہیں اس دل میں قیامت چمکی ہوئی ہے  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ



سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کو دیکھ رہے ہیں:

یہ بات تو ثابت ہوگی کہ جو جس کیلئے ہوتا ہے..... وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے جس طرح کہ میں نے جلسے میں حضور شیخ الاسلام کی موجودگی والی مثال عرض کی..... کہ جب تک شیخ الاسلام رہیں گے..... اس وقت تک جلسہ رہے گا..... جلسے کا سارا نظام قائم رہے گا..... اس لئے کہ یہ جلسہ تھا ہی ان کیلئے..... تو جو جس کیلئے ہوتا ہے..... وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے..... تو یہ پوری کائنات ہے ہی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے..... تو جب تک میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رہیں گے..... اس وقت تک کائنات کا نظام رہے گا..... اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو پھر دنیا کا نظام..... یہ کائنات کا وجود بھی ختم ہو جائے گا

ارے اسی کا نام تو ”قیامت“ ہے..... اور تم قیامت کس کو کہتے ہو؟

**5- نکتہ!**

یہاں آخری موڑ پر ایک نکتہ اور عرض کرنا چاہتا ہوں..... کہ میں اکیلا آپ کے سامنے موجود ہوں..... اسٹیج پر علماء کرام کی کثیر تعداد موجود ہے اور آپ سامعین سے ہال بھرا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس پنڈال میں موجود ہیں..... لیکن بہت سارے لوگ جو ہال کے اندر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے باہر موجود ہیں..... وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں..... ایک شخص آیا کہنے لگا کہ ارے کون بول رہا ہے؟

دوسرے آگے سے جواب دیتے ہیں بھئی ہاشمی میاں بول رہے ہیں وہ کہے گا..... کہ دکھائی تو دے نہیں رہے تم کہتے ہو..... کہ ہاشمی میاں بول رہے ہیں؟ تو ایسے میں ان ہال سے باہر موجود لوگوں میں سے ایک سمجھدار آدمی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بول کر کہے گا ارے ہاشمی میاں ہی بول رہے ہیں..... وہ کہے گا کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ یہ ہاشمی میاں بول رہے ہیں؟

تو وہ کہے گا کہ ارے ان کا آخری خصوصی خطاب تھا..... اب آخری وقت ہے..... اور آواز سے پہچانا جا رہا ہے..... کہ ہاشمی میاں بول رہے ہیں..... اگر دکھائی نہیں دے رہا تو کیا؟ اور دوسرا بولا کہ بھائی جلسے کا نظم و ضبط بتا رہا ہے کہ وہ ہاشمی میاں اندر موجود ہے..... اور اگر وہ اندر موجود نہ ہوتے تو جلسہ بھی ختم ہو چکا ہوتا..... وہ اس لئے کہ سارا نظام بتا رہا ہے کہ ابھی ہاشمی میاں اندر موجود ہے..... دیکھو! ان بندوں نے اندر آ کر مجھے دیکھا نہیں ہے..... لیکن گواہی دے رہے ہیں..... میں ان کو نظر نہیں آ رہا..... لیکن وہ میری موجودگی پر دلائل دے رہے ہیں

اسی طرح اگر نبی ﷺ میں نظر نہیں بھی آتے تو کیا ہوا؟

ہم کائنات کا نظام دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم آسمان دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم زمین دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم سورج دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم ستارے دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم چاند دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم چمن دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے  
 ہم گلشن دیکھ کر..... نبی ﷺ کو مانیں گے

اس لئے کہ یہ سارا کائنات کا نظام میرے نبی ﷺ کی وجہ سے قائم ہے اور



نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تو کائنات کا نظام چل رہا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ کیسے؟

اب یہ بات تو ثابت ہو گئی..... کہ اس محفل کا مہرکا مہرکا ماحول..... اس محفل سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھتی ہوئی صدائیں..... آپ کے نعروں کی دلنشین صدائیں..... ایسا دیدنی ذوق..... ایسا قابل تعریف شوق..... یہ سب اس حقیقت کی غمازی کر رہا ہے..... کہ ابھی محفل جاری ہے..... اس لئے کہ آج کی محفل کے معزز مہمان موجود ہیں..... وہ ابھی محفل میں موجود ہیں..... تو محفل ہو رہی ہے یعنی جان محفل..... اس محفل میں موجود ہے تو محفل بھی ہوئی ہے ارے..... بات سمجھ لیجئے کہ یہ سارا نظام کائنات بتا رہا ہے..... کہ اگر یہ کائنات کا نظام چل رہا ہے..... تو:

کائنات میں جان کائنات موجود ہیں

کائنات میں مقصود کائنات موجود ہیں

کائنات میں باعث کائنات موجود ہیں

کائنات میں اصل کائنات موجود ہیں

کائنات میں روح کائنات موجود ہیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

6- نکتہ!

اب یہ بات تو آپ کے سامنے ظاہر ہو گی کہ آدم علیہ السلام سے پہلے کون ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور حضرت آدم علیہ السلام کس کے خلیفہ ہیں؟

حضرت آدم علیہ السلام کا ما قبل کون ہیں؟

اور..... حضرت آدم علیہ السلام کس کے مابعد ہیں؟

حضرت آدم علیہ السلام کے سلف کون ہیں

اور..... حضرت آدم علیہ السلام کس کے خلف ہیں؟

لیکن اب یہاں ایک نکتہ مجھے اور عرض کرنا ہے..... کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت آدم علیہ السلام کے ”سلف“ ہیں..... تو آدم علیہ السلام ان کے خلف ہیں! تو پھر

حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ کیوں کہا گیا ہے..... خلیفۃ الرسول کیوں نہیں کہا گیا؟

جس طرح کہ ہم کہتے ہیں..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ہیں

جس طرح کہ ہم کہتے ہیں..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ہیں

جس طرح کہ ہم کہتے ہیں..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ہیں

جس طرح کہ ہم کہتے ہیں..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفۃ الرسول ہیں

اطاعت مصطفوی..... اطاعت خداوندی ہے:

تو پھر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آدم علیہ السلام کو بھی کہو

خلیفۃ الرسول..... ان کو خلیفۃ اللہ کیوں کہتے ہیں؟

آئیے..... یہ سوال بھی میں آپ کو قرآن سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں

ارے اعتراض کرنے والوں سے پوچھو..... کہ:

خلیفۃ الرسول ہی خلیفۃ اللہ ہیں..... ارے کیوں بھول گئے ہو؟

کہ ہجرت کی رات ہے..... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے.....



حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ ہے..... باہر کافروں کی گھات ہے..... بڑی مشکل میں معاملات ہیں..... لیکن ایسے حالات میں..... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا..... کہ اے علی میرے بستر پر سو جاؤ کس کے بستر پر فرمایا..... میرے بستر پر سو جاؤ! اور صبح اٹھنا..... اور جن لوگوں کی امانتیں ہیں..... وہ ان ان لوگوں کو واپس کر کے..... پھر تم بھی چلے آنا..... امانت واپس کرنا بہت ضروری ہیں..... اس لئے کہ کہیں دامن امانت پر داغ نہ آئے..... کوئی یہ نہ کہے کہ نبی تو ہماری امانتیں لیکر چلے گئے..... تو قربان جاؤں! موت کے اس خطرناک بستر پر..... کافروں کے حملے کی زد میں..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انتہائی آرام کی نیند سو گیا..... اور ایسی چین و سکون کی نیند مجھے پوری زندگی نہیں آئی دیکھئے! اگر دو پولیس والے ہمارا دروازہ کھٹکھٹائیں تو کئی ہفتے تک نیند نہیں آتی..... تو ادھر چالیس جان کے دشمن موجود ہیں..... اور ان کی ۸۰ آنکھیں محاصرہ کئے ہوئے ہیں..... لیکن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کیوں؟ تو جواب آیا کہ میری جان کی امان کی گارنٹی رسول صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے تھے..... کہ صبح اٹھنا اور یہ امانتیں لوگوں کو واپس کرنا..... تو مجھے یقین ہو گیا..... کہ آج کی رات جو کچھ بھی ہو لیکن مجھے کچھ نہیں ہونے والا..... اس لئے کہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صبح اٹھنے کی گارنٹی دے دی ہے..... سبحان اللہ

خیر..... ایسے ماحول میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے ہیں..... باہر کافروں کی جماعت موجود ہے..... تو ایسے میں میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں کنکریاں لیں اور پڑھ کر کے کافروں کی طرف پھینک دیں..... کسی کو میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم



نظر ہی نہیں آئے..... اور آپ ﷺ آرام و سکون کیساتھ ان لوگوں کے درمیان سے گزر گے! انتہائی توجہ چاہوں گا..... کہ جب رسول ﷺ نے کافروں کو کنکری ماری..... تو:

تاریخ کہتی ہے..... کہ رسول ﷺ نے کنکری ماری  
مشاہدہ کہتا ہے..... کہ رسول ﷺ نے کنکری ماری  
حالات کہتے ہیں..... کہ رسول ﷺ نے کنکری ماری  
ثبوت کہتے ہیں..... کہ رسول ﷺ نے کنکری ماری  
روایت کہتی ہے..... کہ رسول ﷺ نے کنکری ماری  
لیکن..... رحمن کہتا ہے..... قرآن کہتا ہے

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ  
اور نہیں ماری آپ نے کنکری جب ماری آپ نے بلکہ اللہ نے ماری  
دیکھو..... تو!

ارادہ نبی ﷺ کا

مارنا نبی ﷺ کا

پھینکنا نبی ﷺ کا

لیکن اللہ فرما رہا ہے!

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ  
اور نہیں ماری آپ نے کنکری جب ماری آپ نے بلکہ اللہ نے ماری  
اب آپ سب سے سوال کرتا ہوں..... کہ:  
رسول ﷺ..... کے کنکری پھینکنے کو اللہ نے اپنا پھینکنا کہا کہ نہیں؟



رسول ﷺ..... کے کنکری مارنے کو اللہ نے اپنا مارنا کہا کہ نہیں؟

ارے..... پھینکے رسول اللہ..... قرآن کہے پھینکنا ہے..... اللہ کا

ذرا سوچو تو..... ایسا کیوں ہوا؟ ایسا کیسے ہو گیا؟

ایک اور آیت مبارکہ..... سینے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

جس نے اطاعت کی رسول کی تحقیق اس نے اطاعت کی اللہ کی

کیا مطلب اس کا؟ بھی مطلب صاف ظاہر ہے..... کہ

جو..... مطیع الرسول ہے..... وہی تو مطیع اللہ ہے

اب بتاؤ..... کہ مطیع الرسول کو اللہ نے مطیع اللہ کہا کہ نہیں؟

تو نتیجہ یہ نکلا..... کہ جس غایت قرب کی بنیاد پر..... مطیع الرسول کو مطیع اللہ

کہا جا رہا ہے..... اسی غایت قرب کے بنیاد پر..... خلیفۃ الرسول کو..... خلیفۃ اللہ

کہا جائے گا

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

خلافت راشدہ:

اور جب تک آپ کی نورانی خلافت کا رشتہ..... خلافت راشدہ سے تھا..... تو

اس وقت تک چودہ خانوادے خلیفہ رہے آپ کی خلافت، خلافت تھی.....

یاد رکھو!

ایمان مضبوط تو خلافت مضبوط

عقیدہ مضبوط تو خلافت مضبوط

پابندی شرع مضبوط تو خلافت مضبوط

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

روحانی تقاضوں کی تکمیل مضبوط تو خلافت مضبوط

اور..... غوث اعظم مضبوط خلافت ہے

امام اعظم مضبوط خلافت ہے

خواجہ اعظم مضبوط خلافت ہے

مجدد اعظم مضبوط خلافت ہے

یہ جتنے بھی اعظم ہیں..... سب میں نبی ﷺ کی نیابت کا نور..... اور علی کی

حمایت کا رنگ موجود تھا..... تب ان کی خلافت مضبوط تھی۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کیجئے !

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

پشیمیاں نہ ہوں شرمساروں سے کہہ دو  
وہ نبی ﷺ آگے غم کے ماروں سے کہہ دو  
زمانے کے اندھوں کو تم احمد کی مدحت  
کہہ دیں ذرا تئیں پاروں سے کہہ دو  
معراج مصطفیٰ ﷺ کو ذہن میں رکھ کر شعر سینے! کہہ

محمد ﷺ چلیں ہیں سوئے عرش اعظم  
ادب سے رہیں چاند تاروں سے کہہ دو  
میرے مصطفیٰ ﷺ ہی میرے ناخدا ہیں  
سمندر کے مسرور داروں سے کہہ دو  
میں خار مدینہ کو ترجیح دوں گا  
گلوں کو بتا دو بہاروں سے کہہ دو!  
میں ہوں ہاشمی کا میرا ہاشمی ہے  
یہی بات آقا اشاروں سے کہہ دو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی  
الصَّلٰوۃِ وَّ السَّلَامِ عَلَیْكَ یَا سَيِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَيِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ  
قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِیْنٌ ۝

تحقیق آیات تمہاری پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب  
اللہ کی طرف سے آیات تمہارے پاس:

اب اس آیت مبارکہ میں ذکر ہوا کہ..... تمہارے پاس نور آیا ہے اور یہ



بات بھی طے شدہ ہے کہ جو کسی کے پاس آتا ہے..... کسی کو ملتا ہے..... تو کسی وقت میں ملتا ہے..... کسی تاریخ میں ملتا ہے..... مثلاً:

آپ کو پاکستان ملا..... تو فلاں تاریخ تھی یا نہیں؟ 14 اگست  
آپ کو پچھلے سال بیٹا ملا..... تو تاریخ تھی یا نہیں؟ ستمبر، اکتوبر، نومبر کوئی تو ہوگی؟

کیا..... اس مجمع میں سے کوئی یہ کہہ سکتا ہے..... کہ:  
ہمیں پاکستان ملا..... اور اس دن کوئی تاریخ نہیں تھی؟  
ہمیں بیٹا ملا..... اور اس دن کوئی تاریخ نہیں تھی؟  
یعنی..... آپ کو بھی ملنے والی چیز اور کوئی بھی آنے والا کسی نہ کسی وقت کے ساتھ ملتا ہے..... اب وہ وقت کا محتاج نہیں ہوگا..... بلکہ وہ وقت یاد دلاتا ہے کہ اس وقت کیا ہوا تھا۔

وہ تاریخ یاد دلاتی ہے کہ اس میں کیا ہوا تھا؟  
یعنی..... 14 اگست کو آپ کو پاکستان ملا، تو اب بتائیے کہ 14 اگست آپ کے لئے اہم دن ہے کہ نہیں؟ فخر پاکستان ہے کہ نہیں؟ تاریخ وجود پاکستان ہے کہ نہیں؟

اب اگر کوئی 14 اگست کے دن کو نہ مانیں..... اور اس دن کو کوئی اہمیت نہ دے تو وہ سب کچھ ہو سکتا ہے..... لیکن پاکستان کا وفادار نہیں ہو سکتا  
اب اگر کوئی یہاں آکر ہم پر اعتراض کرتا ہے تو اس سے لکھواؤ..... کہ:  
14 اگست کو جشن آزادی منانا حرام ہے؟  
اور اگر کوئی انڈیا سے آیا ہو تو اس سے بھی لکھواؤ..... کہ 15 اگست کو جشن

آزادی منانا حرام ہے؟

اگر کوئی کہے 14 اگست کو جشن آزادی منانا حرام ہے..... تو وہ پاکستان میں رہنے کا حقدار نہیں..... اگر کوئی کہے 15 اگست کو جشن آزادی منانا حرام ہے..... تو وہ ہندوستان میں رہنے کا حقدار نہیں

اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا..... کہ 14 اگست کا جشن آزادی بدعت ہے  
اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا..... کہ 15 اگست کا جشن آزادی بدعت ہے  
اگر کوئی اس کو ناجائز کہے کہ یہ حرام ہے..... تو ان دونوں ملکوں میں رہنے کا حقدار نہیں..... وہ اس لئے کہ دنیا دیکھتی ہے کہ:

جب کچھ ملا تو..... تاریخ کیا تھی؟

جب کچھ ملا تو..... مہینہ کیا تھا؟

جب کچھ ملا تو..... وقت کونسا تھا؟

اس لئے کہ دنیا تاریخ دیکھتی ہے کہ کس تاریخ میں کونسی نعمت ملی!..... ارے

جو اپنے وطن کو نعمت نہ سمجھے

جو اپنے وطن کا ملنا باعث خوشی نہ سمجھے

تو ثابت ہوا کہ جو 14 اگست کو خوشی نہ منائے..... وہ پاکستان کا وفادار نہیں

جو 15 اگست کو خوشی نہ منائے وہ ہندوستان کا وفادار نہیں

میں مانتا ہوں کہ 14 اگست میں ایک اہم بات ہے..... میں جانتا ہوں کہ

15 اگست میں ایک اہم بات ہے..... لیکن جو ۱۲ ربیع الاول کے دن کی بات ہے

اس کی کیا بات ہے:

ارے..... بارہ ربیع الاول میں جو بات ہے!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



وہ نہ تو ..... پاکستان میں ہے

وہ نہ تو ..... ہندوستان میں ہے

وہ نہ تو ..... انگلستان میں ہے

اس لئے کہ 14 اگست کو پاکستان والے آزاد ہوئے ..... اور 15 اگست کو

ہندوستان والے آزاد ہوئے ..... لیکن قربان جاؤں

۱۲ ربیع الاول کے دن تمام انسانیت کی آزادی ہوئی

اور میں نے عرض کیا کہ جو ۱۴ اگست یا ۱۵ اگست کو خوشی نہ منائے .....

وہ پاکستان اور ہندوستان کا غدار ہے ..... اور جو ۱۲ ربیع الاول کو خوشی نہ

منائے ..... تو وہ :

تمام انسانیت کا غدار ہے

تمام آدمیت کا غدار ہے

قَدْ جَاءَكُمْ ..... تحقیق آیا تمہارے پاس :

عزیز دوستو!

عربی زبان میں لفظ ”قد“ تحقیق کیلئے آتا ہے ..... یعنی ایسی تحقیق کہ جسے

جھٹلایا نہ جاسکے ..... اور جو اس تحقیق کو جھٹلائے وہ خود جھوٹا ہو جائے۔

دیکھئے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ..... تحقیق سے امام المسلمین ہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ..... تحقیق سے امیر المومنین ہیں

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ..... تحقیق سے امیر المسلمین ہیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ..... تحقیق سے امام المومنین ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اور کئی بندے اس تحقیق کا انکار بھی کرتے ہیں..... اور ان کا انکار کرنا خود ان انکار کرنے والوں کو جھوٹا ثابت کر رہا ہے..... ان نفوس کے تحقیق سے:

امام المسلمین ہونے میں کوئی شک نہیں

امیر المومنین ہونے میں کوئی شک نہیں

خلیفۃ المسلمین ہونے میں کوئی شک نہیں

سید المومنین ہونے میں کوئی شک نہیں

یعنی تحقیق اسے کہتے ہیں کہ جواٹل ہو..... اور جو اس کو تبدیل کرنا چاہے.....

وہ خود تبدیل ہو جائے..... اور جو اس کو جھٹلانا چاہے وہ خود جھوٹا ہو جائے..... تو

ثابت ہوا کہ تحقیق انتہائی پکی بات کو کہتے ہیں:

### 1- نکتہ!

یہ بات تو آپ کو یاد ہو گئی کہ ”تحقیق“ اس پکی بات کو کہتے ہیں..... کہ جو تحقیق پیش کر رہا ہو..... وہ اصل میں ساری تحقیق کا مغز پیش کر رہا ہو..... اور تحقیق اتنی پکی بات کو کہتے ہیں کہ جس میں تحقیق پیش کرنے والے نے ہر طرح کی خوبیاں دیکھ لی ہوں تو اودھر تو اللہ فرما رہا ہے ”قَدْ“ تحقیق

جَاءَ..... آیا..... یعنی قَدْ جَاءَ تحقیق آیا..... تحقیق کے ساتھ آیا..... ویسے ہی نہیں آیا..... غور طلب بات یہ ہے کہ جَاءَ كُمْ..... آیا تمہاری طرف بھی کہہ دیا جاتا تو بات مکمل ہو سکتی تھی..... بات پوری ہو سکتی تھی..... لیکن ایسا نہیں کہا گیا..... اور یہ شروع میں لفظ ”قَدْ“ لگانے کی آخر ضرورت کیا تھی؟

تو یاد رکھئے..... اللہ عالم الغیب ہے..... اس کو سب معلوم ہے کہ کب کوئی کیسا بندہ پیدا ہونا ہے



اس کو پتہ ہے ..... کہ کب کتنا ڈالر ہوگا

اس کو پتہ ہے ..... کہ کب کتنا پریش ہوگا

اس کو پتہ ہے ..... کہ کب کتنا ہنود ہوگا

اس کو پتہ ہے ..... کہ کب کتنا یہود ہوگا

اس وحدہ لاشریک نے اس آیت کے شروع میں لفظ ”قد“ اس لئے لگا

دیا کہ ..... اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو میں نے نور کہا

اب ایسا نہ ہو کہ کوئی اس کو بس خیال ہی کہہ دے ..... کوئی اس ”نور“ کو بس

تصور ہی نہ کہہ دے ..... قربان جاؤں! اس لئے اللہ نے فرمایا

قَدْ جَاءَكُمْ ..... یعنی میں نے ان کو تحقیقاً نور بنایا ہے

خیالاً نور نہیں بنایا ..... میں نے ان کو حقیقت میں نور بنایا ہے

تصوراً نور نہیں بنایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

کیا تحقیق بدل سکتی ہے؟

ہاں! بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ بھی ہاشمی تم تحقیق پر اتنا زور دے رہے ہو اور

ہم نے تو دیکھا ہے کہ تحقیق تو بدل بھی جاتی ہے

مثلاً ..... سائنس دانوں نے تحقیق کی اور زمین کے گول ہونے کا تصور پیش

کیا ..... اور پھر اس کے بعد تحقیق بدلی اور نئی تحقیق یہ آئی کہ زمین فٹ بال کی طرح

گول ہے ..... یعنی یہاں یہ بات ثابت ہو رہی ہے ..... کہ تحقیق بدلتی رہتی ہے!

ایک چھوٹے نے تحقیق کی اور اپنی تحقیق کسی کے سامنے پیش کی تو بڑے نے اس

تحقیق کو بدل دیا



ایک بچہ تحقیق کر کے تقریر کرنے آیا..... اور کوئی اس سے بڑا مقرر آیا اور اس نے اس تحقیق کو بدل کے رکھ دیا..... اس سے اختلاف ظاہر کر دیا..... اور خود اپنی تحقیق کو پیش کر دیا..... اور کوئی اس کے بعد آیا..... اور اس نے اس تحقیق کو بھی بدل دیا اسی طرح محدث کی تحقیق کو مجدد اور مجدد کی تحقیق کو مجتہد کاٹ سکتا ہے کہ نہیں؟ ہاں! بھی بدل سکتا ہے..... آؤ تمہیں آسان سی مثال سے یہ بات سمجھا دوں اور جب کسی کا کیس ڈسٹرکٹ کورٹ میں آیا تو جج نے گواہوں کے بیان سننے کے بعد اس قاتل کو پھانسی کی سزا سنادی

اور پھر جب وہ ہائیکورٹ میں اپیل لیکر گئے تو اس آدمی کی سزا عمر قید میں بدل گئی..... اور پھر جب وہ کیس سپریم کورٹ میں گیا تو انہوں نے کیس پر تحقیق کرنے کے بعد باریکیاں جاننے کے بعد اس آدمی کی رہائی کا حکم دے دیا..... بتاؤ ایسا ہوتا ہے کہ نہیں؟

ڈسٹرکٹ کورٹ کا فیصلہ ہائیکورٹ میں چیلنج ہو گیا

اور ہائیکورٹ کا فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج ہو گیا

اصل بات یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کورٹ کے سامنے جب کیس گیا تو انہوں نے ایف آئی آر کی کاپی چیک کرتے ہوئے..... گواہوں کے بیان سننے..... مدعیوں کے بیانات لینے کے بعد یہ تحقیق کیا کہ زید نے مار ڈالنے کے لئے یہ قدم اٹھایا اور فلاں فلاں بندے کو مار ڈالا تو پھر عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ قتل کرنے والے قاتل کو پھانسی ہوگی..... اور پھر ہائیکورٹ نے اپنی تحقیق کے مطابق فیصلہ کیا اور جب یہی کیس سپریم کورٹ تک پہنچا تو انہوں نے کہا قتل تو فلاں وقت ہوا اور ایف آئی آر کوئی اور وقت بتا رہی ہے..... 4 گھنٹے کا ٹائم ہے اس میں تو بہت



کچھ طے کیا جاسکتا ہے..... خیر شک کی بناء پر مقدمے کو جھوٹا قرار دے دیا گیا.....  
جو کہ ان کی تحقیق میں آ رہا تھا..... انہوں نے اس کے مطابق فیصلہ سنا دیا..... اور  
اس کو رہا کر دیا گیا۔

جیسے یہاں تحقیق بدل گئی..... ایسے ہی تحقیق تو بدلتی رہتی ہیں۔  
یہ ساری مثال عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ نیچے والے کی تحقیق کو.....  
اوپر والا کاٹ سکتا ہے چھوٹے کی تحقیق کو بڑا کاٹ سکتا ہے..... جاہل کی تحقیق کو  
علم والا کاٹ سکتا ہے..... لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا..... کہ:

سپریم کورٹ کی تحقیق کو..... ہائیکورٹ کاٹ دے  
ہائیکورٹ کی تحقیق کو..... ڈسٹرکٹ کورٹ کاٹ دے  
ڈسٹرکٹ کورٹ کی تحقیق کو..... تھانے والا کاٹ دے  
اصل یہ ثابت ہوا..... کہ

نیچے والے کی تحقیق کو..... اوپر والا کاٹ سکتا ہے  
لیکن!

اوپر والے کی تحقیق کو..... نیچے والا نہیں کاٹ سکتا  
تو!

مولوی کی تحقیق کو..... مولانا کاٹ سکتا ہے  
مولانا کی تحقیق کو..... علامہ کاٹ سکتا ہے  
علامہ کی تحقیق کو..... مجتہد کاٹ سکتا ہے  
مجتہد کی تحقیق کو..... امام کاٹ سکتا ہے  
اور..... امام کی تحقیق کو علی رضی اللہ عنہ کاٹ سکتے ہیں

تو آئیے..... بارگاہ رسالت سے مسئلہ حل کرواتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ  
یہاں تو تحقیق بدل رہی ہے..... لیکن آپ تو تحقیق کیساتھ نور تشریف لائے  
ہیں..... آپ ﷺ کس کی تحقیق سے نور ہیں؟

تو قربان جاؤں! جواب قرآن دے رہا ہے

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

تحقیق آیاتمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور  
یعنی..... یہ تو پروردگار کی تحقیق ہے اس کو تو کوئی کاٹ نہیں سکتا  
اس لئے کہ اس کو تو وہ کاٹے:

جو اللہ سے زیادہ علم والا ہے

جو اللہ سے زیادہ قدرت والا ہے

جو اللہ سے زیادہ طاقت والا ہے

جو اللہ سے زیادہ پاور والا ہے

تو اس نتیجے پر پہنچو گے..... کہ

کوئی اللہ سے بڑھ کر علم والا نہیں..... تو پھر اس تحقیق کو کوئی کاٹنے والا نہیں

کوئی اللہ سے بڑھ کر طاقت والا نہیں..... تو پھر اس تحقیق کو کوئی کاٹنے والا نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

نور تمہارے پاس تشریف لائے:

یہ بات تو آپ کے ذہن نشین ہو گئی کہ..... اگر بدل سکتی ہے تحقیق تو وہ تحقیق

کسی دنیا دار کی ہوگی..... لیکن جو تحقیق بدل نہیں سکتی وہ سچے پروردگار کی ہوگی.....

اور تحقیق بدل سکتی ہے وہ تحقیق کسی دنیا کے سائنسدان کی ہے اور جو تحقیق بدلتی نہیں



وہ رحیم و رحمن رب کی تحقیق ہے

2- نکتہ!

اب تک تو ہم نے سمجھ لیا کہ دنیا والے کی تحقیق تو بدل سکتی ہے..... لیکن دنیا بنانے والے کی تحقیق نہیں بدل سکتی اور اللہ نے فرمایا: **قَدْ جَاءَكُمْ**..... تحقیق تمہاری طرف آیا..... اب:

اس تحقیق کی صداقت میں شک نہیں ہو سکتا

اس تحقیق کی عظمت میں شک نہیں ہو سکتا

اس تحقیق کی بلندی میں شک نہیں ہو سکتا

اس تحقیق کی پائیداری میں شک نہیں ہو سکتا

تو اب آئیے اس کے **جَاءَكُمْ**..... تمہاری طرف..... پر بات کا آغاز کرتے ہیں..... آیت مقدسہ کے اس حصے پر غور کرو..... تو ایک لفظ بیان ہوا ہے **جَاءَ** یعنی لفظ **قَدْ** کے بعد **جَاءَ** فرمایا گیا..... کیا مطلب؟

**جَاءَ**..... آیا اور آتا وہی ہے جو پہلے سے موجود ہو..... اور اگر پہلے سے نہیں ہوگا تو پھر آئے گا کیسے؟ مثلاً

یہ آج کی محفل جس مسجد میں ہو رہی ہے اس مسجد کا نام کیا ہے ”چشتیہ مسجد“ تو اب بتاؤ کہ ہم محفل میں ذکر سننے اور سنانے کے لئے مسجد چشتیہ میں آئے ہیں کہ نہیں؟ یقیناً ہم سب حاضرین آئے ہوئے ہیں..... اور اگر آئے ہوئے ہیں تو ہم پہلے سے موجود ہیں کہ نہیں؟ یعنی ثابت ہوا کہ آتا وہ ہے جو پہلے سے موجود ہو!

جس طرح کہ میں ہاشمی میاں آج اس مسجد میں آیا ہوں اور میں پہلے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کہیں پر موجود تھا تو آیا..... لیکن اگر میں پہلے سے موجود نہ ہوتا تو پھر مسجد چشتیہ میں آتا کیسے؟

اور اگر کوئی کہے کہ ہم نے علامہ منیر الزماں صاحب کی مسجد میں ہاشمی کو بنایا..... تو وہ میرا غوث اعظم کا پوتا ہونا کدھر گیا وہ میرا مولائے کائنات حیدر کرار کا بیٹا ہونا کدھر گیا؟..... اس لئے کہ ابھی تو بنا ہوں

تو بھائیو! آپ میرے لئے بنایا..... یا بنانے کا لفظ نہیں بولیں گے..... آپ میرے لئے آیا اور آج کے دن بلایا کا لفظ بولیں گے۔

وہ اس لئے کہ بنانا اس کو کہتے ہیں کہ جب کوئی شارٹ لئے جب کسی کا آغاز ہو..... جب کسی کی ابتدا ہو

جس طرح کہتے ہیں..... گھر بنایا..... تو بنایا کا لفظ وہاں بولا جائے گا کہ جہاں کسی کی ابتدا ہو..... آغاز ہو

اور جس کے بنانے کا ذکر نہیں ہوگا تو وہاں کہا جائے گا کہ فلاں شخص آیا..... تو اب آؤ قرآن کے الفاظ پر غور کرو

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے نور بنایا..... بلکہ فرمایا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا

غور کرنا! اللہ نے فرمایا کہ نور آیا..... اور آتا وہی ہے کہ جو پہلے سے موجود ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو کب بنایا؟

تمہارا ملک بنا..... اس کے بننے کی ایک تاریخ ہے..... ایک وقت ہے کہ جب اس کو بنایا گیا..... جس کو آپ بنائیں..... اس کے وجود میں آنے کا دن اور



تاریخ بھی آپ کو معلوم ہے..... لیکن ہم بات کر رہے ہیں..... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نور بن کر آنے کی.....

### 3- نکتہ!

یعنی ہم بات کر رہے ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نور بن کر آنے کی جس طرح کہ قرآن نے فرمایا:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور

غور کرنا! میرے جملوں پر..... کہ اللہ نے اس آیت مقدسہ میں نور کے آنے کا ذکر کیا ہے..... بنانے کا ذکر نہیں فرمایا..... فرمایا نور آیا..... یہ نہیں فرمایا کہ کب بنایا؟

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

یہ تو بتایا کہ نور آیا

یہ نہیں بتایا کہ کب بنایا

رضائے الہی یہ ہے کہ میرے بند و تم جتنا سمجھ سکتے ہو میں تمہیں اتنا ہی بتاتا ہوں!

”نور“ آیا ہے بس یہ دیکھو!

”نور“ بنایا ہے کب یہ تم کیا سمجھو؟

آؤ..... آپ میرا ساتھ دو کہ ہم یہ مسئلہ حل کریں کہ نور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے کب بنایا؟

بس یہ کہہ کر میں پھنس گیا ہوں..... خدا گواہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو کب بنایا؟ یقین کرو

میرے باپ محدث کچھو چھوی رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 میرے امام امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 میرے سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 میرے خواجہ، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 میرے غوث، غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 میرے ہادی مجدد اعظم رحمۃ اللہ علیہ ..... بھی نہیں بتا پائیں گے کہ کب بنایا؟  
 اور میں کہہ رہا ہوں کہ آپتہ چلائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ”نور  
 کب بنایا؟

اور جب پتہ چلانے چلے کہ کب بنایا تو اب میں ایک اشارے کی زبان بولتا  
 ہوں خدا کرے آپ کو یہ ہمارے لکھنؤ کے اس انداز کی سمجھ آ جائے جو انداز سمجھ  
 میں آ جائے تب بنایا.....

میں یہ تو بتا رہا ہوں کہ ربیع الاول میں نور آیا  
 میں یہ تو بتا رہا ہوں کہ ۱۲ کی تاریخ میں نور آیا  
 اور میں کیا بتاؤں کہ نور کب بنایا..... اور جب دنیا میں ”کب“ نہیں تھا  
 تب بنایا

اب تم پوچھو گے ..... کس ٹائم میں بنایا؟  
 اب میں کہوں گا ..... ٹائم سے بھی پہلے بنایا  
 اب تم پوچھو گے ..... کس وقت میں بنایا؟  
 اب میں کہوں گا ..... وقت سے بھی پہلے بنایا



اب تم پوچھو گے..... کس لمحے میں بنایا؟  
 اب میں کہوں گا..... لمحے سے بھی پہلے بنایا  
 اب تم پوچھو گے..... کس جگہ میں بنایا؟  
 اب میں کہوں گا..... جگہ سے بھی پہلے بنایا  
 اب تم پوچھو گے..... کیا جنت میں بنایا؟  
 اب میں کہوں گا..... نہیں جنت سے بھی پہلے بنایا  
 اب تم پوچھو گے..... کیا سدرہ پر بنایا؟  
 اب میں کہوں گا..... نہیں سدرہ سے بھی پہلے بنایا  
 ارے.....! نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو:

لوح	سے	پہلے	بنایا
قلم	سے	پہلے	بنایا
کرسی	سے	پہلے	بنایا
آدم	سے	پہلے	بنایا
نوح	سے	پہلے	بنایا
شیث	سے	پہلے	بنایا
یونس	سے	پہلے	بنایا
دانیال	سے	پہلے	بنایا
ایوب	سے	پہلے	بنایا
خلیل	سے	پہلے	بنایا
جبرائیل	سے	پہلے	بنایا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہود سے پہلے بنایا  
 صالح سے پہلے بنایا  
 موسیٰ سے پہلے بنایا  
 عیسیٰ سے پہلے بنایا  
 یحییٰ سے پہلے بنایا  
 زکریا سے پہلے بنایا  
 یعقوب سے پہلے بنایا  
 یوسف سے پہلے بنایا  
 اسماعیل سے پہلے بنایا  
 اسحاق سے پہلے بنایا

اور یہاں تک..... کہ:

عبد مناف سے پہلے بنایا

عبدالمطلب سے پہلے بنایا

ارے..... یہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں..... کہ جو اپنے باپ سے بھی پہلے تھے۔

یعنی! عبداللہ سے پہلے بنایا

یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادی شان ہے..... کہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم..... اپنے آبا سے پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم..... اپنے اجداد سے پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم..... اپنے خاندان سے پہلے



آپ ﷺ..... اس زمین و آسمان سے پہلے

میرے دوستو!

میں تو صرف آپ کو یہاں تک لانا چاہتا تھا..... آگے جواب تو خود میرے  
نبی ﷺ نے دیا ہے کہ..... میں کب بنا ہوں  
فرمایا:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا

میں رب..... کا پہلا شہکار ہوں

میں رب..... کا پہلا مظہر ہوں

میں رب..... کی پہلی رچنا ہوں

میں رب..... کی پہلی مخلوق ہوں

نور مصطفیٰ ﷺ کو کہاں رکھا؟

یہاں میں نے عرض کیا کہ آؤ میں بتاؤں کہ اللہ نے کب بنایا..... اصل یہ  
ہے کہ ہم بھی نہیں جانتے کہ کب بنایا..... لیکن قربان جاؤں میرے رسول ﷺ  
نے خود ہی اس مسئلہ کو حل فرما دیا ہے..... پتہ بتا دیا ہے

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا

4- نکتہ!

اب یہ معلوم تو ہو گیا..... کہ اللہ نے میرے نبی ﷺ کا نور سب سے پہلے  
پیدا فرمایا..... لیکن اس کے بعد ایک اور سوال ہے کہ وہ نور مصطفیٰ ﷺ کہاں رکھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

گیا؟ آؤ ایک مثال سے بات کو آگے بڑھاتے ہیں..... کہ میں تقریر کر رہا ہوں اور علامہ منیر الزماں صاحب ہدیہ پیش کر رہے ہیں..... نذرانہ دے رہے ہیں..... اور علامہ صاحب یہ نذرانہ کہاں رکھ رہے ہیں؟

میرے قدموں میں رکھ رہے ہیں

اور اگر قدموں کی جگہ نہ ہوتی..... تو پھر کہاں رکھتے؟

جواب..... میرے ہاتھوں پر رکھ دیتے

اور اگر یہ ہاتھ بھی نہ ہوتے..... تو پھر کہاں رکھتے؟

جواب..... میری جیب میں رکھ دیتے

اور اگر میری جیب بھی نہ ہوتی..... تو پھر کہاں رکھتے؟

جواب..... پھر یہ گھر میں دے آتے

اور اگر گھر بھی نہ ہوتا..... تو پھر کہاں رکھتے؟

جواب..... تو پھر یہ بینک میں رکھ دیتے

اور اگر بینک بھی نہ ہوتا..... تو پھر کہاں رکھتے؟

جواب..... تو پھر یہ کسی دوست کے ہاں رکھ دیتے

اور اگر دوست بھی نہ ہوتا..... تو پھر کہاں رکھتے؟

اور آگے سے کوئی کہہ سکتا ہے..... کہ ہاشمی میاں کیا نہ ہوتا..... نہ ہوتا کر

رہے ہو بس ہم کسی بھی جگہ میں رکھ دیتے..... لیکن سوال تو پھر بھی باقی ہے کہ.....

اگر کوئی جگہ بھی نہ ہوتی تو پھر کہاں رکھتے؟

یعنی..... اگر کوئی جگہ بھی موجود نہیں تو پھر اس نذرانہ کو کہاں رکھو گے؟

تو اللہ تعالیٰ نے جب سب سے پہلے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا..... تو پھر



رکھا کہاں؟

وہ نور ..... آدم میں ہوگا نہیں ..... وہ آدم سے پہلے

وہ نور ..... جنت میں ہوگا نہیں ..... وہ جنت سے پہلے

وہ نور ..... حور میں ہوگا نہیں ..... وہ حور سے پہلے

وہ نور ..... غلمان میں ہوگا نہیں ..... وہ غلمان سے پہلے

ارے وہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو!

ذره ذره سے پہلے ہے

صحرا صحرا سے پہلے ہے

چمن چمن سے پہلے ہے

گلشن گلشن سے پہلے ہے

گل گل سے پہلے ہے

کلی کلی سے پہلے ہے

فلک افلاک سے پہلے ہے

سمک سماک سے پہلے ہے

ستاروں سیاروں سے پہلے ہے

چاند اور چاندنی سے پہلے ہے

سونا اور چاندی سے پہلے ہے

زمین سے پہلے ہے

آسمان سے پہلے ہے

زمین سے پہلے ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مکیں سے پہلے ہے  
مکان سے پہلے ہے

ارے..... جب سب سے پہلے ہے..... تو پھر آخر رکھا کہاں ہے؟  
ہاں! ہاں! سوچنے کی بات ہے..... کہ..... جو:

مکہ سے بھی پہلے..... مدینہ سے بھی پہلے  
وفادار سے بھی پہلے..... غدار سے بھی پہلے  
عرب سے بھی پہلے..... عجم سے بھی پہلے  
روشنی سے بھی پہلے..... اندھیرے سے بھی پہلے  
قلم سے بھی پہلے..... کلام سے بھی پہلے  
لوح سے بھی پہلے..... تحریر سے بھی پہلے  
مقرر سے بھی پہلے..... تقریر سے بھی پہلے  
محرر سے بھی پہلے..... تحریر سے بھی پہلے  
مدبر سے بھی پہلے..... تدبیر سے بھی پہلے  
محقق سے بھی پہلے..... تحقیق سے بھی پہلے

جب سب سے پہلے بنایا..... تو پھر سوچو تو رکھا کہاں؟

جواب آتا ہے..... اے ہاشمی پاگل مت بن..... یہ وہ نور نہیں ہے جسے جگہ

چاہئے..... ارے وہ تم ہو کہ جب انگلینڈ میں آؤ تو جگہ چاہئے

کوئی جہلم سے آیا..... یو کے میں..... تو جگہ چاہئے  
کوئی گجرات سے آیا..... امریکہ میں..... تو جگہ چاہئے  
کوئی دہلی سے آیا..... برونائی میں..... تو جگہ چاہئے



کوئی ممبئی سے آیا..... فرانس میں..... تو جگہ چاہئے  
 کوئی لاہور سے آیا..... دوبئی میں..... تو جگہ چاہئے  
 کوئی کراچی سے آیا..... شارجہ میں..... تو جگہ چاہئے  
 فرمایا ارے یہ تم ہو کہ ہر کسی کو رہنے، ٹھہرنے، بیٹھے کیلئے کوئی نہ کوئی جگہ  
 چاہئے..... یہ میرا محبوب ہے اس کو کوئی جگہ نہیں چاہئے۔

ارے وہ اس لئے کہ نبی ﷺ تو نور ہیں  
 اور جگہ کو نور چاہئے..... نور کو کوئی جگہ نہیں چاہئے  
 اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ تو میں نے اپنے محبوب کا نور اپنے لئے بنایا ہے.....  
 ارے یہ میں نے کسی جگہ کے لئے کب بنایا ہے اور جب بنایا تو پھر نور محمدی ﷺ کو  
 بنا کر بنانے والے نے اپنے قرب خاص میں رکھ لیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ وَسَلِّمْ  
 نور مصطفیٰ ﷺ قرب خدا میں:

عزیز دوستو

جب اللہ نے نور مصطفیٰ ﷺ کو وجود بخشا تو فرمایا ”اے نور“ تو میرے محبوب  
 کا نور ہے..... بس یہاں میں بنانے والا ہوں  
 اور..... تو اول بننے والا ہے

یعنی بس بنانے والا ایک خدا ہے اور دوسرا محبوب ﷺ کا نور ہے..... ابھی تو  
 کوئی دوسرا بنا ہی نہیں..... ابھی تو بس راز کی باتیں ہو رہی ہیں..... کہ  
 میں بنانے والا..... تو بننے والا  
 میں بنا کے دیکھوں..... تو بن کے دیکھ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میں سجا کے دیکھوں..... تو سج کے دیکھ  
میں نکھار کے دیکھوں..... تو نکھر کے دیکھ  
بس بنایا اس لئے ہے کہ محبوب میں تمہیں دیکھوں تو مجھے دیکھ..... اور ابھی تو  
کوئی تیسرا ہے ہی نہیں کہ جو ان کے دیکھنے کو دیکھے!

باقی تھرڈ کلاس تو بعد میں ہیں..... اس وقت تو کوئی بھی نہیں تھا..... فرمایا  
تم مجھے دیکھو..... میں تمہیں دیکھوں..... یہی تو رضا ہے  
تم مجھے دیکھو..... میں تمہیں دیکھوں..... یہی تو تقرب ہے  
تم مجھے دیکھو..... میں تمہیں دیکھوں..... یہی تو محبت ہے  
ابھی نہ کوئی زمانہ ہے..... ابھی نہ کوئی وقت ہے..... نہ کوئی مقام ہے..... نہ  
کوئی دوسری مخلوق ہے..... بس ایک بنانے والا ہے..... دوسرا بننے والا  
ہے..... فرمایا..... محبوب

تم مجھے اپنی طبیعت سے دیکھو!  
میں تجھے اپنی مشیت سے دیکھوں  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ اِلَيْكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

5- نکتہ:

ابھی یہاں پر مجھے ایک بات اور کہنا ہے کہ محبت، محبت میں فرق ہوتا ہے  
..... محبت و محبت کا معیار جدا جدا ہوتا ہے.....

ایک محبت ہے..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی کہ ہاتھوں میں چکی چلا چلا  
کر چھالے پڑے ہوئے ہیں..... لیکن پھر بھی ذکر خدا جاری ہے



ایک محبت ہے..... سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی..... پتہ صحرا ہے سینے پر گرم  
وزنی پتھر پڑا ہے..... لیکن زبان پر ذکر خدا جاری ہے..... کلمہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
جاری ہے

ایک محبت ہے..... عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی تکلیف پر تکلیف برداشت ہو رہی  
ہے..... لیکن ہر لمحہ بہ لمحہ محبت الہی بڑھتی جا رہی ہے..... ذرا بھر بھی کمی نہیں آرہی  
لیکن یہ بھی تو سوچنے کی بات ہے کہ یہ تو بندوں کی محبت ہے اپنے  
رب سے یہ تو بندوں کی محبت ہے اپنے پروردگار سے..... لیکن جب  
پروردگار کو محبت ہوئی تو وہ کیسی محبت تھی؟ اس محبت کا انداز کیسا تھا؟ اس محبت  
کا معیار کیا ہوگا؟

ارے اللہ کا اپنے محبوب سے محبت کا معیار تم کیا جانو! بس یہیں سے اندازہ  
کرو..... کہ اس نے سب سے پہلے اپنے محبوب کے نور کو بنایا..... کہ تم مجھے دیکھو  
بس میں تمہیں دیکھوں

میں تیری..... نبوت دیکھتا رہوں  
تم میری..... الوہیت دیکھتے رہو  
میں تیری..... ذات کو دیکھوں  
تم میری..... ذات کو دیکھتے رہو

ارے محبوب میں نے تیرے نور کو سب سے پہلے اس لئے بنایا کہ.....  
اب یہاں جملہ سننا، اے محبوب تیرا نور بنا کر میں دیکھ رہا ہوں..... اور تو بن  
کر مجھے دیکھ رہا ہے

میری محبت تم سے یہ ہے..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جیسا میں تمہیں دیکھوں ایسا کوئی دوسرا دیکھنے نہ پائے  
 اور جیسے تو مجھے دیکھے ایسا کوئی دوسرا مجھے دیکھنے نہ پائے  
 اے محبوب جیسا تو مجھے دیکھ لے گا..... ایسا کوئی دوسرا نبی بھی دیکھنے نہ  
 پائے..... وہ طور پر جو دیکھیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ ذات کی تجلی نہیں.....  
 بلکہ صفات کی تجلی ہوگی..... یعنی.....

وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام ہیں..... جو طور سے دیکھ رہے ہیں  
 یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں..... جو نور سے دیکھ رہے ہیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ إِلَيْكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

معراج کی شب قرب خداوندی:

عزیزان گرامی!

ایک تو یہ قرب خداوندی تھا..... تو ابھی میں نے عرض کیا..... اور ایک اور  
 میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب خداوندی حاصل ہوا کہ جب درمیان میں کوئی دوسرا نہیں  
 تھا! اور وہ قرب میرے نبی کو معراج کی شب حاصل ہوا..... کہ ایک خدا بنانے والا  
 دیکھ رہا ہے..... اور دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بننے والا دیکھ رہا ہے..... یا پھر ایسے کہہ لو  
 کہ ایک قرب خاص میں بلانے والا دیکھ رہا ہے..... اور دوسرا قرب خاص میں  
 جانے والا دیکھ رہا ہے۔

اب جب..... نور بنایا..... تو بھی دوسرا دیکھنے والا کوئی نہیں  
 اور جب..... عرش پر بلایا..... تو بھی دوسرا دیکھنے والا کوئی نہیں  
 عرش پر بھی..... ایک دیکھنے والا مصطفیٰ ہے



..... اور دکھانے والا خدا ہے

جبرئیل علیہ السلام بھی سدرہ پر رک گئے..... کہ میں آگے نہیں جاسکتا..... ارے آگے کیوں نہیں جا رہے.....؟

تم تو ..... امام الملائکہ ہو؟

تم تو ..... رسول الملائکہ ہو؟

تو جبرئیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں..... سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام میں ذرا برابر بھی آگے نہیں بڑھ سکتا اس لئے کہ میں آپ مصلیٰ علیہ السلام جیسا نہیں ہوں  
جبرئیل علیہ السلام کا عقیدہ سنو!

کہ یا رسول اللہ مصلیٰ علیہ السلام میں آپ جیسا نہیں ہوں..... دونوں پوائنٹ غور سے سمجھو! کہ اے محبوب مصلیٰ علیہ السلام میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتا وہ اس لئے میں آپ مصلیٰ علیہ السلام کے جیسا نہیں ہوں..... اور میں آپ مصلیٰ علیہ السلام کو روکوں گا بھی نہیں وہ اس لئے کہ آپ مصلیٰ علیہ السلام میری طرح نہیں ہیں  
بس فیصلہ ہو گیا..... کہ

نبی مصلیٰ علیہ السلام کو اپنے جیسا نہ کہنا..... یہ عقیدہ ہے، جبرئیل امین کا  
6- نکتہ:

بھئی اتنا تو فائنل ہو گیا کہ جبرئیل کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ نبی ہماری مثل نہیں ہے..... اور اب میں نے یہاں ایک نکتہ اس معراج پر قرب خداوندی کے حوالے سے عرض کرنا ہے اور وہ نکتہ بھی بہت اہم ہے کہ جب میرے حضور مصلیٰ علیہ السلام اپنے سفر معراج پر روانہ ہوئے تو پھر آپ مصلیٰ علیہ السلام زمین سے کس طرف گئے؟

آپ سب کا جواب ہے کہ مکاں سے آپ مصلیٰ علیہ السلام ”لامکاں کی طرف

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

گئے..... اب سوچنے کی بات ہے کہ یہ ”لامکاں“ کیا ہے؟  
 ویسے تو کہتے ہیں کہ لا کا معنی نہیں..... مکاں کا معنی کوئی جگہ..... یعنی کہنے کو  
 تو معنی ہوا..... کہ نبی ﷺ وہاں تشریف لے گئے..... کہ جو ”لامکاں“ ہے.....  
 یعنی کوئی جگہ نہیں ہے

ارے یہ سب کیسے ہوا دیکھو کہ جب میرے نبی ﷺ مکہ سے چلے تو.....  
 مکاں کا ذکر ہوا

مسجد حرام سے چلے تو بھی جگہ کا ذکر ہوا..... بلکہ یہ ذکر تو قرآن  
 میں بھی ہوا..... اور اس کے بعد جہاں پہنچے اس کا ذکر بھی قرآن میں ہوا  
 یعنی ”مسجد اقصیٰ“ اس کے بعد جہاں پہنچے..... اس کا ذکر بھی روایات  
 میں ہوا یعنی

پہلے آسمان کا ذکر ہوا  
 دوسرے آسمان کا ذکر ہوا  
 تیسرے آسمان کا ذکر ہوا  
 چوتھے آسمان کا ذکر بھی ہوا  
 پانچویں آسمان کا ذکر بھی ہوا  
 چھٹے آسمان کا ذکر بھی ہوا  
 ساتویں آسمان کا ذکر بھی ہوا

لیکن پھر اس کے بعد ہم کہتے ہیں..... کہ رسول ﷺ ”لامکاں“ تک  
 پہنچے..... ارے اگر وہ کوئی جگہ ہی نہیں تو پھر رسول ﷺ کہاں پہنچے؟..... تو  
 بس ابھی اسی سوچ میں پڑے ہوئے تھے..... تو کسی کہنے والے نے کہہ



دیا..... ارے سن..... اس کے بعد جب محبوب ﷺ اللہ کے قرب خاص میں پہنچ گئے..... تو وہاں کے لئے ”لامکاں“ کا لفظ بولا گیا..... وہ اس لئے کہ رسول ﷺ نے اپنے سر کی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا ہے! اور..... اللہ.....

حدود و قیود سے پاک ہے

جسم و جسمانیات سے پاک ہے

شکل و اشکال سے پاک ہے

وقت و اوقات سے پاک ہے

تو بس مسئلہ حل ہو گیا..... کہ جہاں رسول ﷺ نے اپنے خدا کو دیکھا.....

وہی تو ہے ”لامکاں“ اس لئے کہ جس ذات کو دیکھا جا رہا ہے

وہ حدود و قیود سے پاک ہے تو پھر وہی لامکاں میں تھا

جہاں رسول ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا..... اس کو تو لامکاں کہتے ہیں.....

اس لئے کہ ”مکاں“ تو جگہ کو کہتے ہیں..... اور اللہ تو جگہ سے پاک ہے..... اس

لئے جہاں رسول ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اسی کو تو ”لامکاں“ کہتے ہیں.....

اس لئے کہ:

لامحدود کی حد ہو نہیں سکتی!

لامتناہی کی انتہا ہو نہیں سکتی!

تو جہاں اس لامحدود کو دیکھا..... تو اب بات لامحدود کی تھی..... تو وہاں یہ

بولا گیا کہ آپ ﷺ لامکاں تک پہنچے

عزیزان گرامی:

اب یہاں یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ رسول ﷺ جب لامکاں میں خدا کو دیکھ رہے تھے تو اس وقت آپ ﷺ خود کہاں تھے؟ ارے اسی ”لامکاں“ میں میرے نبی ﷺ بھی تو تھے..... جب کہ وہ خدا کو دیکھ رہے تھے..... یعنی آپ ﷺ جب مکاں سے نکل گئے تو پھر جہاں تھے وہ لامکاں تھا..... اس لئے کہ وہاں جلوہ خدا تھا..... لامحدود کے جلوے کے لئے جہاں جلوہ کروایا گیا وہی مقام تو ہے لامکاں کا..... ارے جب تک رسول ﷺ مکاں میں تھے:

ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ نبی ﷺ ہیں  
 ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ رسول ﷺ ہیں  
 ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ عبد اللہ کی جان ہیں  
 ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لال ہیں  
 ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ فخر المرسلین ﷺ ہیں  
 ہمیں معلوم تھا..... کہ وہ رحمۃ اللعالمین ﷺ ہیں

ارے یہ تو سب باتیں اس وقت کی ہیں..... کہ جب رسول ﷺ مکاں میں تھے اور اب ”ملاں جی“ تم بتاؤ کہ جب رسول ﷺ ”مکاں“ سے ”لامکاں“ میں چلے گئے تو اب رسول ﷺ اس وقت کیا ہیں؟  
 ہاں! ہاں! میرا یہ سوال ہے کہ جتنی دیر تک رسول ﷺ لامکاں میں رہے اتنی دیر تک خود رسول ﷺ کیا تھے!

آپ ﷺ مکہ میں کیا ہیں؟..... میں یہ نہیں پوچھ رہا  
 آپ ﷺ مدینہ میں کیا ہیں؟..... میں یہ نہیں پوچھ رہا



آپ ﷺ طائف میں کیا ہیں؟ ..... میں یہ نہیں پوچھ رہا  
 آپ ﷺ بدر میں کیا ہیں؟ ..... میں یہ نہیں پوچھ رہا  
 ارے میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ جب رسول ﷺ ”لامکان“ میں تھے تو اس  
 وقت کیا تھے؟ یہ نہ کہو کہ جی اس کا کوئی جواب نہیں  
 اس کا جواب ہے..... اگر آپ نے لینا ہو تو.....

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر داتا علی ہجوری رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر بہاؤ الدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 اگر امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ پر جاؤ گے ..... تو وہ اس کا جواب بتائیں گے  
 ہاں ..... آپ کو میرے اس سوال کا جواب ملے گا ..... ضرور  
 ملے گا ..... لیکن ایسے ماحول میں یہ جواب ملے گا کہ جس ماحول میں  
 نعت مصطفیٰ ﷺ کی گونج ہوگی ..... جس زبان پر ورد مصطفیٰ ﷺ کی  
 چاشنی ہوگی

ارے اس کا جواب اگر غور کرو تو خود ہی خدا نے دے دیا ہے .... کہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم.....

میں نے آپ کو آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں رکھا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا پوتا بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا بھتیجا بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شوہر بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بابا بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ کو حسنین رضی اللہ عنہ کا نانا بنایا..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں  
تو محبوب..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بولو..... تاکہ میرے بندوں کو

بولنا آجائے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاؤ..... تاکہ میرے بندوں کو کھانا کھانا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیو..... تاکہ میرے بندوں کو پانی پینا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم شادی کرو..... تاکہ میرے بندوں کو شادی کرنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ کو پالو..... تاکہ میرے بندوں کو اولاد پالنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کو جاؤ..... تاکہ میرے بندوں کو تجارت کرنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدوری کرو..... تاکہ میرے بندوں کو مزدوری کرنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا رو لو..... تاکہ میرے بندوں کو رونا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرو..... تاکہ میرے بندوں کو قیام کرنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ جاؤ..... تاکہ میرے بندوں کو لیٹنا آجائے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں لیٹ جاؤ..... تاکہ میرے بندوں کو قبر میں لیٹنا آجائے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اے محبوب میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی اولاد بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آمنہ کا بیٹا بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبداللہ کا نور نظر بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ کے گھر پالا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ کا شوہر بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ کا بابا بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسنین کا نانا بنایا ..... تاکہ یہ آپ کو خدا نہ سمجھیں  
ارے میرے پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو مکاں میں اس لئے  
بھیجا تاکہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہ سمجھے ..... اور پھر لامکاں میں اس لئے بلایا  
..... تاکہ کوئی اپنے جیسا نہ سمجھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَام

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ..... آپ کو مکاں میں رکھا ..... تاکہ لوگ خدا نہ کہیں

اور پھر ..... لامکاں میں اس لئے بلایا ..... تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمک پانے والے:

عزیزان گرامی!

وہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو اللہ نے سب سے پہلے بنایا ..... اور پھر جب وہ نور

تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد آدم علیہ السلام میں چمکا ..... آدم علیہ السلام میں دمکا ..... تو وہ خود تو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



چمک ہی رہا تھا..... ساتھ آدم علیہ السلام کو بھی چمکا دیا.....  
 ارے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو ایسا چمکایا  
 کہ..... پھر آدم علیہ السلام کی تعظیم میں فرشتوں نے سر کو جھکایا  
 اور اسی وقت یہ واقعہ ہوا تھا..... کہ

وَاذْقُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ  
 وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

تو اسی دن سے دو جماعتیں وجود میں آ گئیں..... ایک نبی کی تعظیم کرنے  
 والی جماعت..... ایک نبی کا انکار کرنے والی جماعت  
 لیکن فرق یہ ہے..... کہ

نبی کی تعظیم کرنے والوں کا تعلق..... نوریوں سے ہے  
 نبی کی تعظیم سے انکار کرنے والوں کا تعلق..... تاریوں سے ہے  
 تو میں کہہ رہا تھا کہ جب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام میں داخل کیا  
 گیا..... جب اس نور نے آدم علیہ السلام میں چمکنا شروع کیا تو پھر حکم خدا  
 سے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا..... اور پھر جب اس کے  
 بعد..... وہ نور پاک پشتوں میں سے ہوتا ہوا..... پاک رحموں سے ہوتا  
 ہوا..... سیدنا ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا تو پھر یہاں دنیا جانتی ہے کہ خلیل  
 اللہ علیہ السلام کو آگ میں گرایا گیا..... لیکن آگ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی  
 میں..... حکم خدا سے جلا نہ سکی..... یعنی یہ فائنل ہو گیا کہ جب نور  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں چمکا تو پھر نار نمرود خلیل اللہ  
 علیہ السلام کو جلا نہ سکی



اور پھر اس کے بعد جب یہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام میں آیا تو تاریخ گواہ ہے کہ باپ چھری چلا رہے ہیں..... لیکن گردن کٹ نہ سکی..... اور

وہ نور..... جو قرب خدا میں چمکا

وہ نور..... جو اللہ کے پاس میں چمکا

وہ نور..... جو خدا کے قریب ہے

وہ نور..... جو خدا کا حبیب ہے

وہ نور..... جو آدم علیہ السلام میں چمکا

وہ نور..... جو شیت علیہ السلام میں چمکا

وہ نور..... جو نبیوں میں چمکا

وہ نور..... جو رسولوں میں چمکا

اے سنیوں خوشی سے عید مناد..... کہ وہ نور ۱۲ ربیع الاول کو تمہیں چمکانے کیلئے زمین پر آگیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

اور یاد رکھو.....

وہ نور جب آدم میں تھا..... تو آدم علیہ السلام کا جواب نہ تھا

وہ نور جب شیت میں تھا..... تو شیت علیہ السلام کا جواب نہ تھا

یعنی:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا:

یہ نور جہاں جاتا ہے..... کٹنے نہیں دیتا

یہ نور جہاں جاتا ہے..... مٹنے نہیں دیتا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

یہ نور جہاں جاتا ہے..... بجھنے نہیں دیتا

یہ نور جہاں جاتا ہے..... گرنے نہیں دیتا

تاریخ گواہ ہے..... کہ:

وہ نور..... ابراہیم علیہ السلام میں تھا..... تو آگ جلا نہ سکی

وہ نور..... اسماعیل علیہ السلام میں تھا..... تو چھری کاٹ نہ سکی

تو اے مسلمانو! اب وہ نور تمہارے سینوں میں موجود ہے..... تو اب تمہیں

اس دنیا سے کون ختم کر سکے گا؟

اب اگر کشمیر آزاد کروانا ہے..... تو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں بسانا ہوگا

اب اگر فلسطین آزاد کروانا ہے..... تو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل میں بسانا ہوگا

وہ نور پاک جو آدم علیہ السلام سے ہوتا ہوا نبیوں کی پاک پستوں تک پہنچا..... وہ

نور جو پاک نبیوں سے ہوتا ہوا..... پاک رسولوں سے ہوتا ہوا پاک ماؤں کے

پاکیزہ ارحام میں رہتا ہوا..... عبد مناف تک پہنچا

اور پھر اس کے بعد..... عبد مناف سے ہوتا ہوا..... سیدنا عبد اللہ

تک پہنچا تو اب جب اس نور کی جلوہ گری دنیا میں ہونی ہے..... تو وقت

کونسا چنا گیا؟

یقیناً صادق الامین کیلئے وقت بھی صبح و صادق کا چنا گیا..... وہ اس لئے:

کہ آنے والا نبی صادق ہے

آنے والا رسول صادق ہے

آنے والا رہبر صادق ہے

آنے والا ہادی صادق ہے



تو پھر اس کی آمد آمد کیلئے جو وقت چنا گیا..... وہ وقت بھی صبح صادق کا

وقت تھا

وہ نور جب آیا تو..... فرشتے بھی سرور ہو رہے ہیں

وہ نور جب آیا تو..... حوریں نغمہ سراء ہو رہی ہیں

وہ نور جب آیا تو..... فضائیں بھی معطر ہو رہی ہیں

وہ نور جب آیا تو..... ہوائیں بھی معنبر ہو رہی ہیں

بس باران کرم بنکر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے..... بے قراروں کو

قرار مل گیا..... بے سہاروں کو سہارا مل گیا..... انسانیت کو رہبر و رہنما مل گیا.....

آدمیت کو تسکین و قرار مل گیا..... جنت کو جان جنت مل گیا..... امت کو جان

رحمت مل گیا

تو ایسے میں وہ نور سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے آنگن میں اتر آیا..... منظر بڑا دلکش

ہے..... کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر ہاتھ باندھے نوری کھڑے ہیں.....

آمد آمد کے ترانے سب کے لبوں پر سجے ہیں..... نور کی بارش چھم چھم برس رہی

ہے تو آنے والا ایسا بے مثال آیا..... کہ:

چاند جس کا کھلونا بن گیا

سورج جس کا اشارہ بن گیا

اور نوری اپنی نورانی جماعت کیساتھ مل کر درود و سلام پڑھ رہے ہیں..... تو

ایسے میں جب ایک عاشق صادق نے سنا کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں تو:

وہی نور..... جو کبھی اپنی دادی کو چمکا رہا تھا

وہی نور..... جو کبھی اپنے دادا کو چمکا رہا تھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہی نور..... جو کبھی نبیوں کو چمکا رہا تھا

وہی نور..... جو کبھی رسولوں کو چمکا رہا تھا

تو ۱۲ ربیع الاول کی ہر مرتبہ آمد اپنے ساتھ سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام کی آمد آمد کے وقت کی  
یادیں اور بہاریں لیکر آتا ہے..... تو بریلی کی چٹائی پر بیٹھے میرے امام..... امام  
عشق و محبت نے یوں کہہ دیا..... کہ

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ  
بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ  
اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاَتِ اَعْمَلِنَا وَ مَنْ یَّہْدِیْہِ  
اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضِلِلْہٗ فَلَا هَادِیَ  
لَہٗ وَ نَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ  
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مَوْلَانَا وَ  
حَبِیْبَنَا وَ سِرَاجَنَا وَ اَشْرَفَنَا وَ سَیِّدَنَا  
مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم

اَمَّا بَعْدُ ا

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ  
الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بَعْبِدَہٗ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ  
الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی  
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ  
اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاصِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

علماء کرام..... سادات کرام..... اور میری دینی ماؤں بہنوں!

میرے عزیز بھائیو..... بیٹیو..... اور عزیز بچو

گجرات کی اس سرزمین پر ماشاء اللہ اتنا بڑا اجتماع نہ تو کوئی سیاسی ہے اور نہ ہی کوئی ناموری کیلئے اس جلسے کا اہتمام کیا گیا ہے..... خالصتاً اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ اہتمام کیا گیا ہے..... اور ہم کو اور آپ سب کو اس میں مدعو کیا گیا ہے..... اور آج کے اس جمع غفیر نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ گجرات میں دین ان لوگوں کی محنت سے نہیں پھیلا جو کہ خود کیلئے آئے تھے..... بلکہ گجرات میں دین ان صوفیاء کی نگاہ کمال سے پھیلا ہے کہ جو صرف خدا کیلئے آئے تھے!

ذکر معراج..... لفظ سُبْحَانَ سے شروع کرنے میں حکمت:

عزیز دوستو!

آج گجرات کی سرزمین پر اتنے بڑے اجتماع کا اہتمام اس لئے کیا گیا ہے تاکہ غلام اور عاشق لوگ بیٹھ کر یہ سن سکیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کیسے ہوا ہے؟ دیکھئے یہ رجب المرجب کا مہینہ ہے..... اس رجب میں دو باتیں عجب ہیں..... یعنی اس ماہ رجب میں نبی کا عرش پر جانا بھی ہے..... اور علی کا فرش پر آنا بھی ہے

اس ماہ رجب میں..... مصطفیٰ عرش بریں پر گئے..... اور علی فرش زمیں پر آئے:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



خیر میں نے اسی سفر معراج پر گفتگو کرنے کے ارادے سے قرآن کی ایک مشہور آیت مقدسہ تلاوت کی ہے..... غور کیجئے! کہ

اس محفل میں ہم نے اپنے رسول ﷺ کا معراج بیان کرنا ہے..... لیکن یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے..... اس میں معراج تو رسول کا بیان ہو رہا ہے..... لیکن ابتدا میں اللہ اپنی پاکی لفظ ”سبحان“ سے بیان کر رہا ہے۔

آخر اس سفر معراج مصطفیٰ ﷺ کو بیان کرتا ہوں..... ابتدا لفظ ”سبحان“ سے کرنے میں بھی ضرور کوئی بڑی حکمتیں ہوں گی؟

سب سے بڑی ایک حکمت جو ہے..... وہ یہ ہے کہ زمین سے سفر شروع ہوا پھر رسول ﷺ ہواؤں سے بھی گزر گئے..... فضاؤں سے بھی گزر گئے

تنہائیوں سے بھی گزر گئے..... خلاؤں سے بھی گزر گئے جہانوں سے بھی گزر گئے..... آسمانوں سے بھی گزر گئے تو اللہ عالم الغیب ہے..... وہ جانتا ہے کہ کچھ لوگ میرے حبیب ﷺ کے جسمانی معراج پر اعتراض کریں گے..... کچھ لوگ اس جسمانی معراج کا انکار کر دیں گے..... وہ اس لئے کہ جب ایک بشر دو سو کلو میٹر اوپر چلا جائے تو ظاہر ہے کہ آکسیجن بند ہو جائے گی..... اب بشر آکسیجن کے بغیر زندہ رہ نہیں سکتا..... اور پھر آسمانوں میں سے ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت ہے..... اور پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان کا لمبا سفر ہے..... تو جب ایک جانے والے پر:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہواؤں کی رکاوٹ آئے گی  
فضاؤں کی رکاوٹ آئے گی  
آسمان کی رکاوٹ آئے گی  
فاصلوں کی رکاوٹ آئے گی

تو ہو سکتا ہے کہ کوئی انکار کر دے کہ بھئی ایک بشر یہ سارے فاصلے کیسے طے کر سکتا ہے؟..... تو قربان جاؤں..... اللہ عالم الغیب کی شان والے رب کی حکمتوں پر..... کہ آیت کو لفظ سبحان سے شروع کیا..... یعنی سب سے پہلے اپنے نام پاک سے ابتدا فرمائی..... کہ کوئی یہ بحث نہ کرتا پھرے..... کہ کوئی کیسے گیا؟

بلکہ یہ سوچو کہ کون لے گیا

تو پھر اس لئے فرمایا..... کہ

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

سفر معراج کو اس لئے اپنے نام سے شروع کیا..... کہ لوگوں کو پتہ چل جائے..... کہ:

جس ہوا کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں اور

وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟

جس فضا کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں اور

وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟

جس آسمان کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں

اور وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟



جس آسمانی موٹائی کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں اور وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟

جس سردی کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں اور وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟

جس گرمی کو میں نے پیدا کیا ہے..... اس کی کیا ہمت کہ میں لے جاؤں اور وہ راستے میں رکاوٹ بن جائے؟

تو معلوم ہوا..... کہ جس کو خدا لے جاتا ہے..... اس کو نہ آسمان روک سکتا ہے..... اور نہ اس کو جہان روک سکتا ہے

### 1- نکتہ:

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ کے ایک ایک لفظ پر ہمارا ایمان ہے..... اور اسم اللہ تعالیٰ کی پاکی سے ابتدا کر کے لوگوں کو یہ بتایا جا رہا ہے..... کہ یہ بعد میں کہنا کہ گیا کون..... پہلے یہ دیکھو کہ لیکر گیا کون؟

لیکن ہاشمی یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہے..... ذرا غور سے سماعت کیجئے گا..... کہ لیکر جانے والے میں لیجانے کی طاقت ہے تو پھر یہ بھی تو ضروری ہے..... کہ جانے والے میں بھی..... جانے کی صلاحیت ہو..... آئیے ایک مثال سے بات کو آسان کرتا ہوں..... ایک شخص نے اپنے ہاتھ میں پتھر لیا اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ سوفٹ تک اس کو اچھال دیا..... اور پھر ایک دوسرے شخص نے ایک کاغذ کا ٹکڑا لیا اور اس کو اپنی پوری طاقت کے ساتھ سوفٹ تک اچھالنے کی کوشش کی لیکن کیا ہوگا..... کہ وہ کاغذ کا ٹکڑا جتنی بھی طاقت



سے اچھالا جائے گا وہ آپ کے ہاتھ میں ہی رہ جائے گا..... آخر ایسا کیوں ہوا؟

ایسا اس لئے ہوا کہ اوپر بھیجنے والے میں تو اوپر بھیجنے کی طاقت ہے لیکن جانے والے میں..... اوپر جانے کی صلاحیت نہیں ہے۔

اس اجتماع میں ہاشمی یہ اعلان کرتا ہے کہ..... میرے خدا میں اپنے بندے کو سیر پر لیجانے کی قدرت ہے..... تو میرے رسول ﷺ میں بھی اوپر جانے کی صلاحیت ہے۔

سفر معراج مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کیوں؟  
عزیزان گرامی!

میرے نبی ﷺ میں اوپر جانے کی صلاحیت موجود تھی..... تبھی تو مکاں سے لامکاں تک تشریف لے گئے لیکن یہاں پھر قرآن کی طرف آؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جب حبیب ﷺ کا سفر معراج بیان فرمایا تو

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى  
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

یعنی اللہ نے جب سورہ بنی اسرائیل کی ابتدا میں سفر معراج کا ذکر فرمایا تو صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ یعنی ”بیت المقدس“ تک کا ذکر کیا..... اس آیت میں اس کے آگے کا ذکر نہیں ہوا..... جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ میرے نبی ﷺ معراج کی شب مکاں سے لامکاں تک تشریف لے گئے..... اور خود قرآن دوسرے مقام پر معراج کی ان بلندیوں کا ذکر کرتا ہے..... مثلاً



ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ

یہ بھی تو معراج مصطفیٰ ﷺ کا حصہ ہے..... لیکن جب سورہ بنی اسرائیل کے اندر معراج مصطفیٰ ﷺ کا ذکر فرمایا تو صرف مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک کا ذکر فرمایا..... آخر کیوں؟ آؤ سنو!

ایک بچہ انڈیا کے شہر احمد آباد میں پیدا ہوا..... اب جب تک وہ جوان ہوا اس وقت تک کبھی وہ اپنے شہر احمد آباد سے باہر گیا ہی نہیں..... اور اس کے آس پاس والے..... اس کے عزیز رشتہ دار سب یہ جانتے ہیں کہ یہ نو جوان کبھی اپنے شہر سے باہر نہیں گیا..... ہماری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے

اور ایک دن وہ کہے کہ میں جرمن گیا ہوں..... ان میں سے تو کسی نے جرمن دیکھا ہی نہیں..... اس لئے وہ خاموش تو ہو جائیں گے لیکن دل ہی دل میں یہ ضرور سوچیں گے..... کہ بھئی یہ نو جوان کہہ رہا ہے کہ میں جرمن گیا ہوں اور رات بھر میں جرمن کی سیر کر کے آیا ہوں..... بس وہ سوچتے ضرور ہوں گے لیکن اس سے کوئی سوال نہیں کرے گا..... کہ ارے اگر تو جرمن گیا ہے تو بتاؤ..... فلاں سنٹر کس جگہ ہے؟ بتاؤ فلاں ہوٹل کس جگہ ہے؟ بتاؤ فلاں مارکیٹ کس جگہ ہے؟ یعنی وہ جن کو بتایا جا رہا ہے کہ میں جرمن کی سیر کر کے آیا ہوں ان میں سے کوئی بھی ایسا سوال نہیں کرے گا..... صرف اس لئے کہ ان میں سے تو کوئی خود جرمن گیا ہی نہیں..... جرمن کے بارے میں ان کو کوئی اتنی معلومات نہیں وہ آگے سے جرمن کی سیر کا دعویٰ کرنے والے کو سوال کیسے کریں گے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com





تو اگر وہ نوجوان یہ دعویٰ کرتا کہ میں اپنے شہر احمد آباد سے ممبئی گیا ہوں اور میں رات کو ممبئی کی سیر کر کے واپس آیا ہوں..... تو فوراً اس کے قریب رہنے والے اس سے سوال کرنا شروع ہو جائیں..... کہ بتاؤ جامع مسجد کہاں ہے؟..... وہ کہے گا کہ فلاں مسجد شوکت روڈ پر واقع ہے..... تو ان میں سے ایک اعتراض کر دے گا..... کہ نہیں یہ صحیح نہیں بتا رہا..... بلکہ جامع مسجد تو ظفر علی روڈ پر واقع ہے..... پھر پوچھیں گے اچھا اگر تم ممبئی گئے ہو تو بتاؤ کہ تاج محل ہوٹل کہاں واقع ہے؟

یعنی جب کسی کے سامنے اس چیز کا ذکر کیا جائے جس کو وہ جانتے ہیں تو پھر وہ یقیناً صرف اس کے متعلق سوالات کریں گے..... اور اگر ایسی جگہ کا ذکر کرے کہ جس کو کوئی نہیں جانتا تو پھر سوال کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جیسے کہ میں نے سیر کرنے والے کے متعلق جرمن کی مثال عرض کی کہ جرمن میں کوئی ان قریب رہنے والوں میں سے گیا ہی نہیں وہ کیا جانیں کہ..... کہاں کی سیر کر کے آیا ہے۔

قربان جاؤں

عالم الغیب کی شان والے رب کی حکمتوں پر کہ جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کا ذکر فرمایا تو صرف

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

صرف اس لئے بیان فرمایا ہے کہ اگر میرا محبوب یہ بتائے کہ میں لامکاں تک گیا ہوں..... میں سات آسمانوں سے پار گیا ہوں تو ان میں سے کسی نے دیکھا ہی نہیں ان کو بتانا کیسا؟



تو اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے ”مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر معراج کا ذکر فرمایا اس لئے کہ کفار مکہ نے مسجد حرام کو بھی دیکھا ہوا تھا..... اور مسجد اقصیٰ کو بھی دیکھا ہوا تھا جب آقا ﷺ نے اپنے معراج کا ذکر کیا تو وہ لوگ کہنے لگے اچھا بتاؤ کہ مسجد اقصیٰ کے دروازے کتنے ہیں؟ اچھا بتاؤ کہ مسجد اقصیٰ کے ستون کتنے ہیں؟

یعنی انہوں نے صرف وہاں تک کا سوال کیا جہاں تک وہ دیکھ چکے تھے..... تو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک قرآن کا بیان کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معراج مصطفیٰ ﷺ صرف اتنا ہی ہے..... بلکہ اس لئے ذکر کیا کہ یہ معراج مصطفیٰ ﷺ کی انتہا نہیں..... بلکہ کفار مکہ کی معلومات کی حد تھی..... اس لئے فرمایا:

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى  
مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک

میرے نبی کو معراج بھی ناز کیسا تھا ہوا:

دیکھئے محبوب ﷺ کی معراج پاک کا معاملہ بھی عجیب ہے بلکہ عجیب تر ہے..... کہ راتوں کو قیام میں گزارنے والے محبوب ﷺ کو جب معراج کروایا گیا تو اس دن محبوب ﷺ کو سلا دیا گیا..... اس کی حکمت کیا تھی؟

محبوب ﷺ کو شب معراج سلا دینے میں حکمت یہ تھی..... کہ جو خود طالب ہوتا ہے وہ سوتا نہیں ہے..... محبوب ﷺ کو معراج کی شب اس لئے سلا دیا کہ نہ جانے کو پتہ چل جائے کہ محبوب ﷺ آج طالب نہیں ہیں بلکہ مطلوب ہیں اور جبرئیل علیہ السلام آج کی رات طالب کا پیغام لیکر



خود چوکھٹ پر حاضر ہو رہے ہیں..... اور محبوب ﷺ خود مطلوب بن کر  
سورہ ہے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارے میرے نبی ﷺ کو تو معراج بھی ناز کے ساتھ ہوا تھا..... آج  
محبوب ﷺ سورہ ہے ہیں..... اور جبریل علیہ السلام کو کہا جا رہا ہے..... کہ جاؤ  
جبریل..... تم محبوب ﷺ کو جگاؤ..... میں کہتا ہوں..... کہ ارے  
اس کریم کو جبریل علیہ السلام کیا جگائیں گے کہ جو خود انسانیت کو جگانے آیا ہو؟  
اگر کہا جائے کہ جاؤ جبریل محبوب ﷺ کو بیدار کرو..... تو ارے اس کریم کو  
جبریل علیہ السلام کیا بیدار کریں گے کہ جو غافل ہی نہیں ہیں؟  
**2- نکتہ:**

اب یہاں ایک بات تو طے شدہ ہے کہ جب کوئی کسی کو لینے آئے گا تو وہاں  
ہی آئے گا..... جہاں وہ جانے والا تشریف فرما ہوگا میرے رسول ﷺ فرماتے  
ہیں..... کہ میں ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھا

اب دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی کسی کو لینے آئے..... تو ظاہر ہے آکر وہ  
آواز دے گا..... جب اگلا بندہ متوجہ ہوگا تو پھر اپنا مقصد و مقصود بیان کیا جائے  
گا..... لیکن ادھر معاملہ تھوڑا مختلف ہے..... ادھر جبریل علیہ السلام نبی پاک ﷺ بے  
مثال ہستی کو لینے آیا ہے.....

وہ ہستی..... سید الانبیاء ﷺ ہیں

اور جو لینے آیا ہے..... وہ سید الملائکہ ہیں  
جس کو لینے آیا ہے..... وہ ہستی بھی سردار ہے



اور جو لینے آیا ہے ..... وہ ہستی بھی سردار ہے  
 اب دیکھنا ہے کہ ان دونوں میں بڑا سردار کون ہے؟  
 تو وہ جبریل علیہ السلام نے اپنے آنے کے انداز سے ہی ثابت کر دیا کہ بڑا  
 سردار کون ہے؟  
 دیکھئے ..... بخاری شریف میں ایک حدیث پاک میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں:

فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ  
 میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت کو چیر کر جبریل آئے  
 تو جبریل علیہ السلام نے آ کر جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام فرماتے ہوئے دیکھا  
 ..... تو آواز نہیں دی ..... دروازہ نہیں کھٹکھٹایا ..... بلکہ چھت سے  
 جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے ..... آخر اس میں بھی تو کوئی حکمت ہوگی؟  
 اور آؤ سنو:

وہ حکمت یہ تھی کہ جبریل علیہ السلام نے اپنے اس عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ جس  
 ہستی کو میں سید الملائکہ، فرشتوں کا سردار لینے آیا ہوں ..... یہ ہستی مجھ سے بھی  
 بڑی سردار ہے ..... بلکہ یہ تو میری بھی سردار ذات ہے ..... اس لئے آواز نہیں دی  
 چھت کے ذریعے سے حاضر خدمت ہو کر قد میں مبارک پر لب رکھ کر یہ ثابت کیا  
 کہ میری انتہا جہاں پر ہوتی ہے ..... سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی یہاں سے  
 ابتدا ہوتی ہے

اور دوسری اس کے اندر یہ حکمت بھی تھی ..... کہ زمانے بھر کو معلوم ہو  
 جائے کہ میں معصوم ہو کر ..... ”سید الملائکہ“ ہو کر اس بارگاہ کا اتنا بڑا خادم

ہوں..... اس لئے کہ میں ان جیسا نہیں ہوں..... اور اب بتائیے کہ جس ہستی کی مثل ”سید الملائکہ“ بھی نہیں ہیں..... کوئی عام مولوی اس ذات کی مثل ہونے کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے؟

اور پھر ایک بات ”تفسیر روح البیان“ میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کی ہے..... میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ وہ بات بھی آپ کو سنا جاؤں!

وہ روایت نقل فرماتے ہیں

کہ جبرئیل علیہ السلام تمام فرشتوں کی ایک بڑی جماعت کیساتھ حاضر خدمت ہوئے اور آ کر اپنے پروں سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا..... دیکھئے یہاں بھی یہ بات ثابت کی جا رہی ہے..... کہ سید الملائکہ کون ہے..... اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہے؟

یعنی جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پروں سے ہوا دیکر والی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا ہے تاکہ زمانے بھر کو معلوم ہو جائے..... کہ:

جو سردار ہوتا ہے

جو حاکم ہوتا ہے

جو سلطان ہوتا ہے

وہ جب آرام کرتا ہے تو دربان اس کو ہوا دیکر ثابت کرتا ہے..... کہ:

یہ میرا آقا ہے..... میں اس کا غلام ہوں

یہ میرا مولیٰ ہے..... میں اس کا خادم ہوں

یہ میرا سردار ہے..... میں اس کا نوکر ہوں

یہ میرا سلطان ہے..... میں اس کا دربان ہوں



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسْرائی کس سیر کو کہتے ہیں؟

عزیزان گرامی

قرآن پاک پڑھئے..... اور سورہ بنی اسرائیل کی جو آیت مقدسہ آج میں نے تلاوت کی ہے..... اس کی حکمتوں پر غور کیجئے..... وہ ایسے کہ معراج تو دوسرے نبیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے کروائی ہے..... لیکن قرآن کی الْحَمْد سے لیکر والناس کی ”س“ تک کوئی مجھے کسی دوسرے نبی کی معراج کیلئے ”اُسْرائی“ کا لفظ نکال کر دکھائے..... نہیں یہ صرف آپکو محمد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی معراج کیلئے ہی ملے گا!

وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بے مثال معراج کیلئے اُسْرائی کا لفظ بیان کیا تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے..... کہ:

تمام انبیاء کرام صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس رسول کی معراج میں ہم مثل نہیں ہیں اس کی ذات میں کوئی ہم مثل کیسے ہو سکتا ہے؟

3- نکتہ:

لفظ اُسْرائی بھی دعوت فکر دے رہا ہے..... تا کہ یہ بات سب کے ذہن نشین ہو جائے..... اور عقیدے درست ہو جائیں کہ اُسْرائی حالت بیداری کی سیر کو کہا جاتا ہے..... خواب کیلئے استعمال نہیں ہوتا! ہاں!

امام قرطبی نے تفسیر قرطبی میں اس آیت مقدسہ کا ترجمہ کرتے ہوئے..... یہ نکتہ بیان فرمایا ہے..... کہ:

وَلَا يُقَالُ فِي النَّوْمِ اُسْرائی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

حالت خواب کی سیر کو اسری نہیں کہا جاتا..... کہ لفظ اسری ہی محبوب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری اور جسمانی معراج کی دلیل ہے..... اور دوسری اس لفظ  
 ”اسری“ کے اندر ایک اور حکمت بھی ہے کہ ”ہم نے سیر کروائی..... یعنی اللہ  
 فرما رہا ہے کہ ہم لے گے..... میں لے گیا اپنے بندہ خاص کو..... آؤ اب  
 ذرا دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی معراج کی طرف بھی قرآن کی آیات سے  
 آشنائی لے لو!

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معراج ہوا کوہ طور پر..... تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلیم  
 علیہ السلام کی معراج کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں فرماتا ہے  
 وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوئے  
 یعنی غور کا مقام ہے..... کہ معراج موسیٰ علیہ السلام کو ہو رہی ہے..... لیکن موسیٰ  
 علیہ السلام مقررہ وقت پر..... مقررہ جگہ پر خود تشریف لیجا رہے ہیں  
 یعنی موسیٰ علیہ السلام اکیلے جا رہے ہیں..... جبریل ساتھ نہیں ہیں..... فرشتوں  
 کا پروٹوکول ساتھ نہیں ہے! مثال پر غور کرنا

قرآن کے اندر ایک اور مقام پر ایک اور نبی کی معراج کا ذکر بھی  
 ہوا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی معراج کا ذکر بھی قرآن پاک میں  
 ہوا ہے:

قرآن کہ رہا ہے:

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيِّدِينَ

اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا



سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی خود اپنے جانے کا ذکر فرما رہے ہیں..... لیکن  
قربان جاؤں! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عزت و عظمت پر کہ سب انبیاء کرام  
اپنے رب کے حضور خود حاضر ہوں..... مقررہ جگہ پر، مقررہ وقت پر معراج کیلئے  
حاضر ہو رہے ہیں..... لیکن جب میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی باری آئی.....  
تو وحدہ لا شریک خود فرما رہا ہے

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ

پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کروائی اپنے بندہ خاص کو  
ادھر دوسری طرف جانے والے خود جا رہے ہیں..... لیکن میرے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظمت اور بے مثلیت والی شان ہے..... کہ اللہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود  
سیر پر لے جا رہا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

ارے کبھی تو کوئی کہہ رہا ہے:

رَبِّیْ اَرْنِیْ

اے میرے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں

اور آگے سے پروردگار کا جواب آتا ہے

لَنْ تَرَانِیْ..... تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا

ارے میں نے ابھی کہا تھا کہ آج ملاں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثلیت کا دعویٰ کر  
رہا ہے..... میرا کہنا ہے کہ تم کیا ہو؟ مجھے نبیوں اور رسولوں میں کوئی اس کی شان کا  
دکھا دو؟

قرآن کہہ رہا ہے کہ کبھی کوئی نبی خود دیکھنے کی خواہش کرتا ہے تو جواب ”

لَنْ تَرَانِي“ کی صورت میں نازل ہوتا ہے..... اور میرے نبی ﷺ کو خود  
لامکاں پر بلوا کر

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى

فرمایا جا رہا ہے..... پھر ماننا پڑے گا..... کہ بریلی کی سرزمین پر بیٹھ کر  
احمد رضاؒ نے قرآنی بیانات کی تفسیر کر دی ہے اور اچھے عقیدے کی تکمیل قرآن  
کی روشنی میں ایسے کر دی ہے..... کہ:

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى  
لِنُرْيَاهُ مِنْ آيَاتِنَا کی حکمتیں:

عزیزان گرامی!

اللہ تعالیٰ نے جب قرآن کی سورہ بنی اسرائیل کی ابتدا میں معراج  
مصطفیٰ ﷺ کا ذکر پاک فرمایا تو..... اس مختصری آیت مقدسہ میں لا تعداد حکمتوں  
کو یکجا کر دیا..... جب آپ اس ایک آیت مقدسہ کے ایک ایک گوشے..... ایک  
ایک حصے..... ایک ایک پہلو

کو باریک بینی سے مطالعہ کرو گے تو ایک ایک حرف سے حسن مطلب کی  
خوشبو آئے گی..... میرے رسول ﷺ کی بے مثلیت کی ایک ایک انوکھی دلیل  
آپ کو میسر آئے گی۔

4- نکتہ!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت معراج میں محبوب ﷺ کے مسجد حرام سے لیکر مسجد





اقتضیٰ تک کے سفر کا ذکر فرما کر اس معراج مصطفیٰ ﷺ کا ایک معتبر مقصد بیان فرمایا..... قرآن میں ارشاد ہوا

لِنُرِّيَهُ مِنْ آيَاتِنَا

تا کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں  
ہاں! ایسی نشانیاں کہ جو پہلوں میں سے بھی کسی نے نہ دیکھی ہوں اور  
نہ بعد والوں میں سے کسی کے لئے ان نشانیوں کا تصور کیا جاسکے..... اور  
لطف کی بات یہ ہے کہ اس میں بھی میرے رسول ﷺ کی بے مثلیت ظاہر  
ہو رہی ہے..... نبی پاک ﷺ کی کمال عظمت کے پھول کھل رہے ہیں اور  
یہاں ایک جو عظیم نکتہ مجھے آپ کے سامنے پیش کرنا ہے وہ یہ..... کہ اللہ  
تعالیٰ نے اس زمین و آسمان میں موجود نشانیاں تو پہلے انبیاء کرام ﷺ کو  
بھی دکھائی ہیں..... آئیے قرآن کی آیت پیش کی جاتی ہے..... اللہ تعالیٰ  
ارشاد فرماتا ہے

وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ

اور ہم نے ابراہیم کو زمین و آسمان کی بادشاہی دکھا دی  
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زمین و آسمان کی نشانیاں دیکھی ہیں.....  
اللہ کا ملکوت دیکھا ہے..... جب اس ملکوت کا ذکر اللہ نے فرمایا تو واضح لفظوں  
کے ساتھ بیان فرمایا..... کہ

نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَٱلْأَرْضِ

ہم نے ابراہیم کو دکھائی زمین و آسمان کی بادشاہی  
یعنی اس آیت مقدسہ سے یہ بات ثابت ہوئی..... کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو



اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی بادشاہی دیکھائی..... زمین و آسمان کی نشانیاں دیکھائیں..... لیکن قربان اے محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی بے مثلیت پر کہ جب ابراہیم علیہ السلام دیکھیں تو وہ زمین و آسمان کی نشانیاں دیکھیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی باری آئی تو خالق فرماتا ہے

لِنُرِيهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا

تاکہ ہم انہیں اپنی نشانیاں دیکھائیں

ابراہیم علیہ السلام مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دیکھیں

اور حبیب اللہ ﷺ لِنُرِيهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا دیکھیں

یعنی میرے حبیب ﷺ نے اللہ کی ذات کی نشانیاں دیکھیں ہیں ارے غور تو کرو..... ارض و سماوات کی نشانیاں اور ہوتی ہیں..... خالق کی ذات کی نشانیاں اور ہوتی ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَلَمٍ

امام فخر الدین رحمہ اللہ نے اس مقام پر بڑی ایک لطیف بات کی ہے وہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِي رَآهٗ اِبْرٰهِيْمُ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ابراہیم علیہ السلام وہ ہیں کہ جنہوں نے زمین و آسمان کی بادشاہی دیکھی.....

لیکن

وَالَّذِي رَآهٗ مُحَمَّدٌ وَّ عَلٰی سَلَمٍ بَعْضَ اٰیٰتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا شَكَّ اَنَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ اَفْضَلُ

اور جن کو محمد مصطفیٰ ﷺ نے دیکھا وہ اللہ کی نشانیاں تھیں اور اس میں کوئی



شک نہیں کہ اللہ کی نشانیاں (مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ) سے افضل ہیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاعِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

یعنی..... جب میرے رسول نے خدا کو ہی دیکھ لیا تو پھر اس کی ذات کی نشانیاں دیکھنا تو کوئی عجب نہیں!

ابراہیم علیہ السلام نے مخلوق کو دیکھا..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق کو دیکھا

ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت کو دیکھا..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو دیکھا

ابراہیم علیہ السلام نے ارض و سما کو دیکھا..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا

ارے.....:

ملکوت کو دیکھنا اور ہوتا ہے

حسن ذات کو دیکھنا اور ہوتا ہے

ساری بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے:

عزیزان گرامی!

جو رب سبحان ہے..... منان ہے..... وہی دن کے سویرے کو رات کے

اندھیرے سے جدا کر رہا ہے..... وہی رب ایک منظم طریقے سے نظام کائنات کو

چلا رہا ہے..... وہی رب مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا

ہے..... اس میں شک نہیں..... کہ اس کا کوئی شریک نہیں.....

حکمرانیاں اس کے ہاتھ میں

حکمتیں اس کے ہاتھ میں

عالم اس کے ہاتھ میں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نظام اس کے ہاتھ میں  
تمام مخلوقات اس کے ہاتھ میں  
جنات اس کے ہاتھ میں  
انسان اس کے ہاتھ میں

قرآن کی ایک آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ  
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
یوں عرض کرے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس  
سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت  
دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے

5- نکتہ!

قرآن کی یہ آیت مقدسہ آپ سب حضرات نے سنی ہوگی..... اور آپ  
میں سے بہت سارے تو اس کا وظیفہ بھی کرتے ہوں گے..... لیکن میں نے اس  
آیت مقدسہ سے ایک نکتہ آپ کو دینا ہے..... اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی بادشاہی  
اور قدرت کاملہ کا ذکر فرمایا..... وہاں اس آیت مقدسہ میں فرمایا بِدِكَ الْخَيْرُ  
ساری خیر اللہ کے ہاتھ میں ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن سے ثابت ہو گیا..... کہ:

حکمت اس کے ہاتھ میں ہے  
بادشاہی اس کے ہاتھ میں ہے  
علم اس کے ہاتھ میں ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



قدرت اس کے ہاتھ میں ہے  
 بزرگی اس کے ہاتھ میں ہے  
 عزت اس کے ہاتھ میں ہے  
 عظمت اس کے ہاتھ میں ہے  
 حکومت اس کے ہاتھ میں ہے

چلو یہاں پر علم غیب کو ہی لے لیتے ہیں..... کہ علم غیب تمام کا تمام اس کے  
 ہاتھ میں ہے..... اس کے اختیار میں ہے..... اس کے قبضے میں ہے  
 بس میں نے یہاں ایک جملہ کہنا ہے خدا کے لئے سنبھال لینا..... کہ یہ  
 بات قرآن سے ثابت ہوگئی..... کہ ساری بھلائی..... ساری خیر..... اللہ کے  
 ہاتھ میں ہے

اب جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں علم غیب ہوگا  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں بادشاہی ہوگی  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں حکمرانی ہوگی  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں حکمت ہوگی  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں اختیار ہوگا  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں عزت ہوگی  
 جہاں اس کا ہاتھ ہوگا..... وہاں عظمت ہوگی  
 قربان جاؤں! ابھی ہم بیدار الخیر کی حکمتوں کے بارے میں سوچ ہی  
 رہے تھے کہ مدینے والے نے بتا دیا کہ معراج کی شب اللہ کا ہاتھ کہاں تھا  
 میرے رسول ﷺ جب شب معراج لامکاں کی خلوتوں میں پہنچے.....

جب میرے نبی ﷺ معراج کی رات لامکاں والے کی جلو توں میں پہنچے..... تو فرماتے ہیں

فَرَأَيْتَهُ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ

میں نے رب کو دیکھا اور اس نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا

ارے اسی بات کو مان لو کہ تمام کا تمام غیب اللہ کے ہاتھ میں ہے..... اور پھر دیکھو کہ اللہ کا ہاتھ میرے نبی کے کندھوں کے درمیان ہے..... اور میرے نبی ﷺ فرما رہے ہیں

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

میں نے جان لیا جو کچھ زمین میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

اب کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اللہ کا ہاتھ ایسا ہے.....

اس لئے کہ وہ مثل سے پاک

اس لئے کہ وہ مثال سے پاک

اس لئے کہ وہ حدود قیود سے پاک

اس لئے کہ وہ جسم و جسمانیات سے پاک

لیکن سرکار ﷺ فرما رہے ہیں..... اللہ نے اپنا دست قدرت اپنی شان کے لائق میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا..... تو میں سوال کرتا ہوں کہ آئے کوئی یہاں اللہ کے ہاتھ کی وسعتیں بتائے؟ ارے جس کے ہاتھ کی وسعت سمجھ میں نہیں آ سکتی..... تو جس ذات پر اللہ نے



اپنا دست قدرت رکھا ہے..... تو اس ذات کی رفعت سمجھ میں کیسے آ سکتی ہے؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

یا شاہِ اُمم..... کون کرے تیری برابری

میرے رسول ﷺ جب جبریل علیہ السلام کے ساتھ..... اور بے شمار نوری فرشتوں کے ساتھ..... بصورتِ بارات..... آسمان کی تمام تعداد کو پورا کر کے..... آگے بڑھے تو ایک مقام آ گیا..... ارے وہ کیسا مقام آیا..... کہ جس مقام پر جا کر یہ فیصلہ ہونے والا ہے..... کہ میرے رسول ﷺ کی مثل کوئی نہیں ہے..... ارے خاکی تو کوئی میرے رسول ﷺ کے ساتھ تھا ہی نہیں..... بلکہ وہ تو تمام کے تمام نوری تھے..... لیکن ایک مقام آیا کہ اس مقام پر نوریوں کی انتہا ہو گئی..... وہ مقام سدرۃ المنتہی کا مقام تھا..... وہ مقام کہ عالم سفلی سے عالم بالا کی طرف جانے والی ہر چیز جس مقام پر رک جائے..... وہ مقام ہے ”سدرۃ المنتہی“ غور کرنا..... کہ وہ مقام جہاں عالم سفلی سے عالم بالا کی طرف جانے والی ہر چیز رک جائے..... تو میرے نبی ﷺ تو کسی عالم کی طرف نہیں جا رہے..... ارے وہ تو لامکاں کی طرف جا رہے ہیں..... اور سدرۃ المنتہی تک تو مکان تھا..... لیکن اس سے بھی آگے صرف میرے رسول ﷺ تشریف لے گئے..... ارے نور و بشر کی بحث میں وقت خرچ کرنے والو وہ رسول ﷺ تو لامکاں تک جا چکے ہیں..... اب ہے کوئی پیمانہ جو لامکاں کی حقیقت کو بیان کر سکے.....؟ ارے تمہیں تو لامکاں کی حقیقت سمجھ نہیں آ سکی..... تو لامکاں کے مکین کی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



حقیقت کیا بتاؤ گے؟

سیاح لامکاں کی ذات کی حقیقت کیا بتاؤ گے

آؤ میں تمہیں مزید بتاؤں کہ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے..... کہ:

لَاَنَّ جِبْرِيلَ رَسُوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِذْلَمَ يَتَجَاوَزُهَا

اس لئے کہ جب جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کا رسول ہونے کے باوجود بھی

اس جگہ سے آگے نہ جاسکا تو پھر اور کسی کی کیا مجال ہے کہ وہاں سے آگے

گزر جائے؟

ارے وہاں سے صرف ایک ہی ذات گزرتی ہے..... اور وہ ذات.....

ذات خدا کا نور..... ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

غیب ذات بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

عزیزان گرامی!

مقام ”سدرہ“ ایسا مقام کہ جہاں کا مکین جبرئیل امین علیہ السلام ہے..... اور اس

مقام پر جا کر جبرئیل بھی رک گئے ارے جبرئیل علیہ السلام کیوں رک گئے.....

سوچنے کی بات ہے؟

جب جبرئیل علیہ السلام مقام سدرہ پر رک گئے..... تو پھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے جبرئیل سے پوچھا کہ جبرئیل علیہ السلام کیا تم آگے نہیں چلو گے؟ تو جبرئیل

علیہ السلام عرض کرتے ہیں..... اے شان والے میرا مقام یہی ہے..... یعنی

میری حد یہیں ہے..... میں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور آپ کو روک بھی

نہیں سکتا..... میں آگے اس لئے نہیں بڑھوں گا کہ میں آپ جیسا نہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہوں..... اور آپ ﷺ کو نہیں روکوں گا..... اس لئے کہ آپ ﷺ میرے جیسے نہیں ہو..... ارے دیکھو تو جو نور سے بنا ہے سید الملائکہ ہے..... نور یوں کا سردار ہے..... وہ تو سدرہ پر رکا ہوا ہے..... اور جو نبیوں کا سردار ہے وہ آگے گزر رہے ہیں..... (سبحان اللہ)

### 6- نکتہ:

اب میرے رسول ﷺ سدرہ سے آگے بڑھے ہیں..... سفر جاری

ہے..... ادھر

ادھر کریم کی ذات ہے..... ادھر کریم کی ذات ہے  
 ادھر خلیل کی ذات ہے..... ادھر جلیل کی ذات ہے  
 ادھر شاہد کی ذات ہے..... ادھر واحد کی ذات ہے  
 ادھر بشیر کی ذات ہے..... ادھر بصیر کی ذات ہے  
 ادھر بھی لا جواب ہے..... ادھر بھی لا جواب ہے  
 ادھر بھی بے مثال ہے..... ادھر بھی بے مثال ہے  
 ادھر بھی بے نظیر ذات ہے..... ادھر بھی بے نظیر ذات ہے  
 ادھر حبیب ذات ہے..... ادھر مجیب ذات ہے  
 ادھر محبوب ذات ہے..... ادھر محبت ذات ہے  
 ادھر مطلوب ذات ہے..... ادھر طالب ذات ہے  
 ادھر بندہ بے مثال ہے..... ادھر مولیٰ بے مثال ہے  
 ادھر مخلوق لا جواب ہے..... ادھر خالق لا جواب ہے  
 ادھر بھی رحیم ذات ہے..... ادھر بھی رحیم ذات ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ادھر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے ..... ادھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی ذات ہے  
اب دنیا کا قانون ہے ..... محبت کا ایک اصول ہے ..... مہمان نوازی کا  
ایک سلیقہ ہے ..... بندہ نوازی کا ایک قرینہ ہے ..... کہ جب کوئی کسی کے پاس آتا  
ہے ..... تو اگر آنے والا مہمان بڑا ہی مکرم ہو ..... بڑا ہی صاحب عزت ہو .....  
تو میزبان اس کا استقبال کرتا ہے ..... اس کو ملتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے .....  
لیکن ہمیں تو مولویوں نے نور و بشر کی بحث میں پھنسا دیا ..... اگر ہم اس بے مثال  
مہمان کا بے مثال میزبان کے ہاں جانا سمجھ جاتے تو یقیناً ہر کوئی خاموش ہو  
جاتا ..... زبان کھولنے کی جرات کسی کو نہ ہوتی ..... بحث چھیڑنے کی جسارت کوئی  
بھی نہ کرتا ..... دیکھئے جب میرا رسول اپنے رب کے قرب خاص میں پہنچا .....  
جب میرا نبی اللہ کی رحمت خاص میں پہنچا ..... تو یہ لفظ آج بھی بخاری کے سینے پر  
چمک رہے ہیں ..... کہ

حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبَّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ  
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى

یہاں تک کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی پر پہنچے ..... جب رب العزت آپ  
کے قریب ہوا حتی ..... کہ وہ آپ سے دو کمانوں کے فاصلے کی مقدار رہ گیا  
قربان جاؤں! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عظمت و شان کی رفعتوں پر کہ میرا نبی  
رب کے قریب ہوا ..... ادھر:

وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبَّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى

ادھر محبوب قریب ہوا ..... ادھر محبت قریب ہوا

ادھر مطلوب قریب ہوا ..... ادھر طالب قریب ہوا



ادھر مہمان قریب ہوا..... ادھر میزبان قریب ہوا

ادھر غیب دان قریب ہوا..... ادھر رحمن قریب ہوا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ارے نکتہ سمجھو! کہ معراج تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بھی ہوا تھا..... لیکن موسیٰ

علیہ السلام کیلئے یہ قرب کیوں نہیں ہوا؟

تو جواب لو! کہ موسیٰ علیہ السلام صرف کلیم اللہ تھے..... صرف نبی اللہ تھے.....

صرف رسول اللہ تھے..... لیکن میرے کریم کے لئے یہ قرب خاص کی جلوتیں اس لئے ظاہر فرمائی ہیں..... کہ:

یہ صرف نبی اللہ نہیں ہیں

یہ صرف رسول اللہ نہیں ہیں

یہ صرف حبیب اللہ نہیں ہیں

بلکہ! نور اللہ بھی تو ہیں

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

7- نکتہ!

اس مقام پر میں ایک اور نکتہ پیش کرنا چاہتا ہوں..... اس لئے کہ یہ عقیدے

کی بات ہے اس کو بھی پیش کر دینا ضروری ہے..... کہ آج ”مسئلہ علم غیب“ پر بھی

بہت بحث کی جاتی ہے..... اور کچھ لوگوں کو تو دیوار کے پیچھے سے بہت پیار ہے

..... وہ جب بھی بات کرتے ہیں..... کہہ دیتے ہیں کہ بھئی تم نبی کو غیب دان کہتے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے:  
دیکھو:

دیوار کے پیچھے کو غیب کس نے بنایا؟..... اللہ نے  
پہاڑ کے پیچھے کو غیب کس نے بنایا؟..... اللہ نے  
آنے والے کل کو غیب کس نے بنایا؟..... اللہ نے  
آنے والے وقت کو غیب کس نے بنایا؟..... اللہ نے  
یعنی جس کو بھی غیب بنایا ہے..... اللہ تعالیٰ نے غیب بنایا ہے..... تو جب  
ہم اس سوچ میں پڑے تو مدینے والے نے تسلی دے دی کہ اے میرے  
غلاموں گھبراؤ نہیں جو سب کو غیب بنانے والے ہے..... وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سامنے ہے

رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ

میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا ہے  
کیا کہنے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے..... جو سب کو غیب بنانے والا  
ہے..... وہ خود جس ذات کے سامنے آ گیا پھر اس ذات سے کوئی غیب کیسے  
رہا..... جبکہ غیب بنانے والا خدا ہی غیب نہ رہا؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَام

8- نکتہ!

ایک آخری نکتہ یہاں پر اور عرض کئے دیتا ہوں..... کہ صحیح احادیث کی  
کتب میں یہ حدیث پاک موجود ہے..... کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ”دست  
قدرت“ اپنے رسول کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا..... تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



فرماتے ہیں

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

میں نے جان لیا جو کچھ آسمان میں اور زمین میں ہے  
ارے میں سوال کرتا ہوں کہ جب ”دست قدرت“ کی برکت یہ تھی کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا..... تو پھر جب اس بے مثال دست  
قدرت والی ذات کو دیکھ لیا تو پھر کونسا غیب نبی سے چھپا ہوگا؟  
بلکہ قرآن کہتا ہے..... جب محبوب صلی اللہ تعالیٰ کے قرب خاص میں  
پہنچے تو.....

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ

وحی کی رب نے اپنے بندے کی طرف جو کی  
ارے یہ آیت مقدسہ جو ایک غیب کی بات تھی..... رب نے اپنے محبوب  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی بذریعہ وحی..... تو اب تم بتاؤ کہ وہ کیا بات تھی؟  
ظاہر ہے وہ تم سب کیلئے غیب تھی..... اور اب بھی غیب ہے  
لیکن قربان جاؤں..... غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ اس کلام کے غیب کو بھی  
جانتے ہیں..... وہ ذات کے غیب کو بھی جانتے ہیں..... اور ویسے ایک سوال ہے  
کہ غیب کا تعلق یا تو زمین کے ساتھ ہے..... یا پھر آسمان کے ساتھ ہے تو میرے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں کہ دست قدرت کی برکت سے:

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

میں نے جان لیا جو کچھ زمین میں ہے یا آسمان میں ہے  
ارے غیب تو یا زمین میں ہے..... یا آسمان میں محفوظ ہے..... اور میرے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نبی تو زمین کے غیب کو بھی جان گے..... اور آسمان کے غیب کو بھی جان گے.....  
وہ کونسا غیب ہے جس پر تم بحث کر رہے ہو؟

ارے بریلی شریف کے شہر میں ایک مدرسے کی چٹائی پر بیٹھ کر ایک عاشق  
صادق نے خوب بات کر دی اور عشاق کے عقیدے کی ترجمانی بھی کر دی..... کہ:  
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود  
سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ”سراج منیر“

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> غلبہ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَدَاعِيَنَا إِلَى اللَّهِ بِأَذِيهِ وَسِرَاجًا مَنِيرًا  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
بارگاہ رسالت مآبِ مصلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے !  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> غلبہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میں اکثر اس وقت میں میں تقریر نہیں کیا کرتا..... اس کی ایک خاص وجہ ہے کہ میں رات کو سونے کا ایک عرصے سے عادی نہیں ہوں..... ہمیشہ سے فجر کے بعد ہی سونا ہوتا ہے..... کیوں کہ سونے کیلئے دو ہی لمبے وقت ہیں..... ایک عشاء کی نماز کے بعد..... اور دوسرا فجر کی نماز کے بعد..... لیکن عشاء کے بعد تو میں سوتا نہیں ہوں..... اور آج فجر کے بعد پروگرام آ گیا ہے..... یہ مہربانی ہے حاجی ابراہیم صاحب کی کہ انہوں نے مجھے آج فجر کے بعد بھی سونے نہیں دیا..... خیر ہو سکتا ہے کہ کل کی فجر کے بعد سونا نصیب ہو جائے..... تو خیر کل کا سونا نصیب کیلئے ہے..... اور آج کا جاگنا حبیب ﷺ کیلئے ہے

محبوب ﷺ پر روشن چراغ:

تو محترم حضرات آج میں نے اس محفل کی ابتدا میں جو آیت مقدسہ پڑھ کر خود کو تلاوت قرآن کی سعادت سے مشرف کیا ہے..... وہ آیت مقدسہ ہے

وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِآذِنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اور بلانے والے ہیں اللہ کی طرف اور اس کے اذن سے روشن چراغ تو پہلے آپ حضرات اس پوری آیت مقدسہ کو سمجھ لیجئے گا..... اور پھر اس کے بعد جو مجھے سِرَاجًا مُنِيرًا پر کہنا ہے وہ سب ان شاء اللہ کہوں گا پوری آیت مبارکہ ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِآذِنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

اے نبی..... ہم نے آپ کو:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



شاہد بنا کر بھیجا ہے

مبشر بنا کر بھیجا ہے

نذیر بنا کر بھیجا ہے

داعی بنا کر بھیجا ہے

سراج منیر بنا کر بھیجا ہے

لیکن سوچو تو یہ کون کہہ رہا ہے؟..... اللہ کہہ رہا ہے

کس سے کہہ رہا ہے؟..... نبی ﷺ سے کہہ رہا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اللہ نبی کو پکار رہا ہے کہ نہیں؟ یقیناً پکار رہا ہے اور یاد رہے کہ عربی

میں پکارنے کیلئے پانچ لفظ ہیں..... مثلاً ”یا“ بھی پکارنے کیلئے ہے

آئی..... بھی پکارنے کیلئے ہے

### 1 نکتہ!

اور یہاں پر پہلے میں ایک بات عرض کر دوں کہ ہمارے ہاں

پکارنے کیلئے صرف ایک ہی لفظ بولا جاتا ہے..... اے ہاشمی..... اے

مولانا..... اے قاری صاحب لیکن عربی میں پانچ لفظوں سے پکارا جاتا

ہے..... اور ان میں سے دو لفظ تو بہت ہی مشہور و معروف ہیں..... ایک

”یا“ اور دوسرا آئی

لفظ ”یا“ کیساتھ کسی کو پکارنا..... جیسے یا رسول اللہ ﷺ

یا علی..... یا غوث..... وغیرہ

اور دوسرا لفظ ”آئی“ کیساتھ پکارنا..... جیسے نماز میں پکارتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

لیکن کبھی تو لفظ ”یا“ کیساتھ پکارا جاتا ہے اور کبھی لفظ ”اَیُّ“ کیساتھ پکارا

جاتا ہے

لیکن میں جو آیت مقدسہ تلاوت کر چکا ہوں اس میں لفظ ”یا“ بھی ہے اور لفظ ”اَیُّ“ بھی بولا گیا ہے..... جیسے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

یعنی اللہ نے ایک حرف ندا سے نہیں..... بلکہ دو، دو حرف سے پکارا ہے..... میں سوچ میں پڑھ گیا کہ اے اللہ تو دو حرف ندا سے پکار رہا ہے..... اور مولوی اس کو شرک بتا رہا ہے

اور یہ بات بھی ہے کہ اللہ پر تو فتویٰ دے نہیں سکتا:

جس ریاست میں بھی جاؤ

جس قوم میں بھی جاؤ

جس ملک میں بھی جاؤ

آپ کو کوئی بھی ایسا نہیں ملے گا..... کہ جو اپنے مالک پر فتویٰ دے..... لیکن عجیب بات ہے کہ اللہ تو پکار رہا ہے..... اور مولوی فتویٰ دے رہا ہے..... اللہ کی رضایہ ہے کہ کوئی جو بھی کہے کہتا رہے..... میں تو اپنے نبی ﷺ کو یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ کہہ کر پکاروں گا

میں تو اپنے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کہہ کر پکاروں گا

میں تو اپنے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ کہہ کر پکاروں گا

میں تو اپنے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہہ کر پکاروں گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



میں تو اپنے نبی ﷺ کو ..... یسین ..... کہہ کر پکاروں گا  
ارے.....:

وہ رب ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ بندہ ہو کر نہیں پکار رہا  
وہ اللہ ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ بندہ ہو کر نہیں پکار رہا  
وہ خالق ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ مخلوق ہو کر نہیں پکار رہا  
وہ اللہ اکبر ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ بشر ہو کر نہیں پکار رہا  
وہ مسجود ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ ساجد ہو کر نہیں پکار رہا  
وہ معبود ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ عابد ہو کر نہیں پکار رہا  
ارے..... وہ بے نیاز ہو کر پکار رہا ہے ..... یہ عاجز و مجبور ہو کر نہیں پکار رہا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلوات اللہ علیہ

یا رسول اللہ کہنے پر اعتراض کیوں؟

میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ تم یہ بتاؤ کہ کیا سب سے پہلے .....  
نبی ﷺ کو یا نبی ہم نے کہا ہے؟ کیا نبی ﷺ کو یا رسول سب سے پہلے ہم  
نے کہا ہے؟

نہیں..... نہیں..... جواب آئے گا کہ سب سے پہلے یا نبی اللہ..... یا رسول  
اللہ..... تو خود خدا نے کہا ہے..... تو پھر اگر کسی کو فتویٰ لگانا ہے تو وہ اس پر لگائے  
کہ جو سب سے پہلے کہہ رہا ہے..... ہم پر فتویٰ کیوں لگاتے ہو؟..... ارے ہم تو  
کسی کی ادا کو ادا کر رہے ہیں..... ہم تو کسی کے کہنے کو پکڑے ہوئے ہیں..... ہم تو  
کسی کے طریقہ پر چل رہے ہیں..... اس پر اعتراض کر کے تو دیکھو جس نے  
سب سے پہلے پکارا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

عزیزان گرامی!

ایک بات بتائیے کہ میرے رسول ﷺ کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول ﷺ کو کس نے دیا ہے؟ جواب یہی ہے نہ کہ اللہ نے دیا ہے؟

تو یہ فیصلہ ہو گیا کہ رسول ﷺ نے نہ ہم سے کچھ لیا..... نہ تم سے کچھ لیا  
نہ ان سے کچھ لیا..... نہ ان سے کچھ لیا

رسول ﷺ نے جو کچھ لیا..... اللہ سے لیا..... اور اللہ نے جو کچھ رسول ﷺ کو دیا خود دیا..... یعنی رسول ﷺ کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کی عطا ہے..... اور اگر تم نہ مانو تو یہ خطا ہے..... اور اگر پھر بھی کوئی اعتراض کرے تو اس کی جہنم سزا ہے۔

تو اس لئے میرے دوستو! یہ تو سمجھنے کی بات ہے..... اللہ دے رہا ہے.....  
رسول ﷺ لے رہے ہیں

رسالت اللہ نے دی..... رسالت رسول ﷺ نے لی  
نبوت اللہ نے دی..... نبوت رسول ﷺ نے لی  
قیادت اللہ نے دی..... قیادت نبی ﷺ نے لی  
سیادت اللہ نے دی..... سیادت نبی ﷺ نے لی  
بزرگی اللہ نے دی..... بزرگی نبی ﷺ نے لی  
پاکیزگی اللہ نے دی..... پاکیزگی رسول ﷺ نے دی  
بس آپ حضرات غور کرتے جائیں..... کہ اللہ سب کچھ دے رہا ہے.....  
رسول ﷺ لے رہے ہیں

قرآن اللہ نے دیا..... قرآن..... رسول ﷺ نے لیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بیان اللہ نے دیا..... بیان..... رسول ﷺ نے لیا  
 شریعت اللہ نے دی..... شریعت..... رسول ﷺ نے لیا  
 طریقت اللہ نے دی..... طریقت..... رسول ﷺ نے لیا  
 معرفت اللہ نے دی..... معرفت..... رسول ﷺ نے لیا  
 حقیقت اللہ نے دی..... حقیقت..... رسول ﷺ نے لیا  
 نماز و روزہ اللہ نے دیا..... نماز و روزہ..... رسول ﷺ نے لیا  
 جہاد و زکوٰۃ اللہ نے دیا..... جہاد و زکوٰۃ..... رسول ﷺ نے لیا  
 غور کرنا کہ ہم نے..... قرآن لیا..... تو رسول اللہ ﷺ سے

بیان لیا..... تو رسول اللہ ﷺ سے  
 شریعت لی..... تو رسول اللہ ﷺ سے  
 طریقت لی..... تو رسول اللہ ﷺ سے  
 معرفت لی..... تو رسول اللہ ﷺ سے  
 طہارت لی..... تو رسول اللہ ﷺ سے

ایک جملہ یہاں اللہ کرے آپ کو سمجھ میں آ جائے..... کہ اللہ دے رہا ہے.....  
 اور رسول ﷺ لے رہے ہیں..... اور ہم اس کے بعد یہ سب کچھ رسول ﷺ  
 سے لے رہے ہیں

اور کیا خیال ہے..... کہ اللہ اپنے نبی ﷺ کو سب کچھ دے کر پھر بھی یس آئہا  
 النبیؐ کہہ کر پکار رہا ہے..... اور امتی سب کچھ رسول ﷺ سے لے کر بھی یا  
 رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں پکار رہا؟

ارے!

وہ اللہ ..... وحدہ لا شریک ہے ..... مگر نبی کو پکار رہا ہے  
 وہ اللہ ..... رب العالمین ہے ..... مگر نبی کو پکار رہا ہے  
 وہ اللہ ..... بے نیاز ہے ..... مگر نبی کو پکار رہا ہے  
 وہ اللہ ..... بے مثال ہے ..... مگر نبی کو پکار رہا ہے  
 ارے ..... وہ بڑا ہو کر پکار رہا ہے ..... تو چھوٹا ہو کر کیوں نہیں پکارتا؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

وعلى إلك وأصحابك يا سيدي يا حبيب الله

میرے نبی ﷺ سراج بھی اور منیر بھی:

دوستو!

ہمارا اصل میں موضوع تو آقا ﷺ کے سراج منیر ہونے کے حوالے سے  
 بات کرنا تھا ..... لیکن بات حرف ندا سے رسول ﷺ کو پکارنے کی طرف نکل  
 گئی ..... تو آئیے اب چند لمحے اس حوالے سے بات کرتے ہیں

قرآن پاک میں ایک جگہ پر ”سراج“ سورج کو کہا گیا ہے اور ”منیر“ چاند کو  
 کہا گیا ہے ..... لیکن میرے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ”سراج“ بھی بنایا ہے .....  
 اور ”منیر“ بھی بنایا ہے

2- نکتہ:

قرآن سے یہ ثابت ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو ”سراج“ کہا  
 ہے اور چاند کو ”منیر“ کہا ہے ..... لیکن جب اپنے عظمت والے رسول ﷺ کی  
 باری آئی تو اپنے محبوب کو بھی ..... سراجاً منیراً فرما دیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ارے لوگ اس کا ترجمہ کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے..... کیونکہ قرآن ایک واحد ایسی کتاب ہے کہ جس میں روز قیامت تک کوئی تخریف نہیں ہوگی

لیکن میں یہاں اس حوالے سے ایک نکتہ آپ لوگوں کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن میں السراج..... سورج کو کہا گیا اور منیر چاند کو کہا گیا۔ اصل میں اس آیت مقدسہ میں..... میرے نبی ﷺ کی حاکمیت کی عالمگیری اور جہانگیری کا اعلان ہو رہا ہے..... کہ اے محبوب سورج دن کو پوری:

دنیا کو روشنی دیتا ہے  
فیض دیتا ہے  
آشنائی دیتا ہے  
روشنائی دیتا ہے  
اجالا دیتا ہے

اور پھر اس کے بعد جب رات آتی ہے تو چاند آسمان پر نظر آنے لگتا ہے اور:

چاند پھر رات میں..... روشنی دیتا ہے  
چاند پھر رات کو..... اجالے دیتا ہے  
چاند پھر رات کو..... فیض دیتا ہے  
چاند پھر رات کو..... آشنائی دیتا ہے

اے میرے محبوب ﷺ اللہ نے آپ کو ”سراج منیر“ اس لئے بنایا کہ لوگ دن کو بھی آپ ﷺ سے ”فیض نور“ حاصل کر رہے ہیں اور رات کو بھی

آپ ﷺ غلاموں کے سینوں کو منور فرما رہے ہیں..... اسی لئے تو آپ ﷺ کو فرمایا گیا..... کہ:

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

قرآن میں حضور ﷺ کو ”سراج“ بھی کہا گیا اور ”منیر“ بھی کہا گیا..... اس لئے کہ سورج اور چاند بھی ”سراج منیر“ ہیں..... اور رسول ﷺ بھی ”سراج منیر“ ہیں اس لئے..... کہ:

سورج و چاند بھی روشن چراغ ہیں  
آقا ﷺ بھی روشن چراغ ہیں  
آپس میں نسبت یہ ہے..... کہ:  
وہ چراغ..... آسمان ہیں

رسول ﷺ سراج زمین و آسمان ہیں  
وہ چراغ دنیا ہیں  
رسول ﷺ چراغ دین اسلام ہیں  
وہ چراغ کمال ہیں  
رسول ﷺ چراغ حسن و جمال ہیں  
وہ چراغ دن و رات ہیں  
رسول ﷺ چراغ کائنات ہیں  
وہ چراغ سما ہیں  
رسول ﷺ چراغ محافل ارض و سما ہیں



وہ چراغِ ایام ہیں

رسول ﷺ چراغِ دین و ایمان ہیں

وہ چراغِ سموات ہیں

رسول ﷺ چراغِ نبوت و رسالت ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ

سراجِ منیر کا معنی لغت میں

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے المفردات میں بڑے منصفانہ انداز

میں سراجِ منیر کا معنی بیان کیا ہے..... کہ

يُعْبَرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضِيٍّ

وہ شے جو خود روشن ہو اور دوسروں کو بھی روشن کر دے

دیکھئے! علماء کرام نے اس سراجِ منیر کا معنی بیان کیا کہ جو چیز خود بھی

روشن ہو اور دوسری اشیاء کو بھی روشن کر دے..... اس کو ”سراجِ منیر“ کہا جاتا

ہے..... میرے اللہ نے میرے رسول ﷺ کو ”سراجِ منیر“ بنا کر بھیجا ہے اور

اب قیامت تک نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض تقسیم ہوتا رہے گا..... ہر ملک

میں اجالا ہوتا رہے گا

ہر ملک میں اجالا ہوتا رہے گا

ہر شہر میں اجالا ہوتا رہے گا

ہر قصبے میں اجالا ہوتا رہے گا

ہر نگر میں اجالا ہوتا رہے گا

ہر گلی میں اجالا ہوتا رہے گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہر گھر میں اُجالا ہوتا رہے گا  
ہر سینے میں اُجالا ہوتا رہے گا

### 3- نکتہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں میرے رسول ﷺ کو ”سراج منیر“ فرمایا..... اور  
اس ترجمہ پر تمام اپنوں بیگانوں کا اتفاق ہے..... کہ نبی ﷺ کو اللہ نے  
چمکتا ہوا سورج فرمایا ہے  
یا..... روشن چراغ فرمایا ہے  
اب دیکھئے..... سورج آسمان والوں اور زمین والوں کو سب کو ہدایت دیتا  
ہے..... کس کی ہدایت دیتا ہے.....؟

راستے تلاش کرنے کی  
رزق کو تلاش کرنے کی  
فوائد کو تلاش کرنے کی  
منزل کو تلاش کرنے کی

ارے یہ تو آسمان کا سورج ہے کہ جو جب چمکتا ہے..... تو مخلوق کی رہنمائی  
بھی مخلوق ہی کی طرف کرتا ہے..... لیکن قربان جاؤں اے مدینے والے سراج  
منیر ﷺ تیری عظمت پر کہ تو نے روشن ہو کر.....

مخلوق کو صرف مخلوق کا پتہ نہیں دیا  
بلکہ..... مخلوق کو خالق کا راستہ دکھا دیا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَام

ارے کچھ تو خاص مقصد تھا..... کچھ تو حکمت تھی کہ میرے اللہ نے اپنے



محبوب ﷺ کو سراج منیر فرمایا ہے؟..... ہاں تو ہم نے عرض کیا کہ آسمان کے سورج کو بھی ”سراج“ کہا جاتا ہے..... لیکن وہ سورج تو لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے..... منزل کی طرف اور میرے نبی ﷺ مخلوق خدا کی رہنمائی کرتے ہیں..... ان کے رب کی طرف..... یعنی:

سورج مخلوق کا ناٹہ مخلوق سے جوڑتا ہے

اور..... مدینے والا بندوں کا تعلق خالق سے جوڑتا ہے

ارے..... جب آسمان پر صبح کو سورج چمکتا ہے..... تو تاریکی دور ہو جاتی ہے..... لیکن ساڑھے چودہ صدیاں پہلے بارہ ربیع الاول کی صبح سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں آنے والے ”سراج منیر“ کی روشنی سے کفر ظلمت کی تاریکی دم توڑ گئی..... مخلوق خدا..... اپنے خالق کو پہچان کر سجدے میں گر گئی۔

آپ دیکھتے ہو کہ جب رات ہو جاتی ہے..... اور رات کی سیاہی ہر طرف چھا جاتی ہے..... پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے..... لیکن جب رات اپنا وقت پورا کرتی ہے..... تو پھر اللہ کے حکم سے سورج نکلتا ہے..... اور تاریکی کا تسلط ختم ہو جاتا ہے..... اسی طرح ایک نظر دیکھو..... عرب کے بدوں کی زندگی کی طرف کہ..... آمد سرکار ﷺ سے پہلے:

ہر طرف ظلمت کا اندھیرا تھا

ہر طرف جاہلیت کا بسیرا تھا

ہر طرف ظلم و جبر کا راج تھا

ہر طرف زیادتی کی لہر چھائی تھی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ایسے میں خالق نے تسلی دے دی..... اے ظلمت کی تاریکی سے دو چار لوگو! اے ظلم و جبر سے پریشان بندو! گھبراؤ نہیں میں تمہیں ”سراج منیر“ دے رہا ہوں..... اب ہر طرف اُجالا ہو جائے گا۔

اور ایسا اُجالا ہو جائے گا..... کہ تمہیں اپنے خالق کا راستہ معلوم ہو جائے گا۔

### سراج منیر کا فیضان:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اور آپ اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والے ہو اور روشن چراغ اب ذرا غور کیجئے..... کہ میں یہاں صرف ابھی ”سراج منیر“ پر ہی بات کر رہا ہوں..... السراج! یہ ”السراج“ کس کو کہتے ہیں؟

آپ سب کہو گے کہ بھئی خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ چراغ کو کہتے ہیں اور خود ہی سوال کرتے ہو..... کہ ”السراج“ کس کو کہتے ہیں

بھئی آپ لوگ بھی صحیح کہہ رہے ہو..... کہ السراج..... چراغ کو ہی کہتے ہیں لیکن یہاں دیکھنا یہ ہے کہ ”السراج“ میں کیا ایسی خوبی ہے..... کہ اس کو اپنی اعلیٰ خوبی کی وجہ سے السراج کہا جاتا ہے؟ تو سینے کہتے ہیں..... کہ:

سُمِّيَ السِّرَاجَ لِأَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ ضَوْؤِهِ

رسول ﷺ کو اس لئے ”سراج“ کہا گیا یعنی چراغ کہا گیا کہ چراغ کی خوبی ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن کئے جاسکتے ہیں لیکن پہلے



چراغ کی روشنی میں کمی واقع نہیں ہوتی

ہاں! ہاں..... بھی اب سب سمجھ میں آ گیا..... کہ آمنہ کے لال کو سراجا

منیر بنایا گیا ہے.....

اسی سراج منیر سے..... تو نبیوں کی نبوت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو رسولوں کی رسالت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو صحابہ کی صحابیت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو تابعین کے تابعیت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو اماموں کی امامت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو صدیقین کی صداقت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو ولیوں کی ولایت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو غوثوں کی غوثیت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو فقہاء کی فقہت کے چراغ جلے

اسی سراج منیر سے..... تو مومنین کی ایمانیت کے چراغ جلے

اب سمجھ آ گیا مسئلہ..... کہ:

أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَكُلُّ خَلْقٍ مِنْ نُورِي

کہ میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے

ارے چراغ تو اس کو کہتے ہیں..... کہ جس سے دوسرے لاکھوں

چراغوں کو روشن کیا جائے..... لیکن پھر بھی اس کی اپنی روشنی میں فرق نہ

آنے پائے:

تو حقیقت واضح ہے..... کہ وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ایک چراغ ..... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا برابن عازب رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو روشن کیا  
 ایک چراغ ..... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو روشن کیا

ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے سینے جس بارگاہ سے  
 روشن کئے لیکن اصل چراغ نبوت کی روشنی میں فرق نہیں آیا..... اسے ہی تو  
 کہتے ہیں:

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

بجھائے نہ بجھ سکے وہ ایسے چراغ ہیں:

ایک صاحب کہنے لگے..... کہ بھی تم بہت زور دیکر ”روشن چراغ“  
 کہہ رہے ہو..... اور چراغ سے تشبیہ دینے سے پہلے ذرا سوچو تو کہ چراغ  
 تو لوگ اکثر استعمال کرتے ہیں..... لیکن جب رات کو چراغ روشن کیا



اور اپنا کام کیا..... تو اس کے بعد جب لوگ سونے لگتے ہیں..... تو چراغ کو بجھا دیتے ہیں

جب لوگ اپنے دن بھر کے کام سے تھک جاتے ہیں تو پھر چراغ کو بجھا کر کے آرام کرتے ہیں..... اس سے خوبی کا کیا پہلو نکلتا ہے؟

ٹھیک ہے یہ اس کے ذہن میں ایک سوال آیا اور اس نے کر دیا..... لیکن اگر وہ اس معنی کو صحیح طریقے سے سمجھتا تو کبھی بھی ایسا سوال نہ کرتا

خیر ہم جواب عرض کرتے ہیں تاکہ کوئی سوال کرنے والا یہ نہ کہے کہ بڑا نعت نبی ﷺ کا نغمہ الاپ رہے تھے..... لیکن میرے ایک سوال نے خاموش کر دیا تو آئیے جواب سینے!

میں نے اس صاحب سے کہا..... بھئی دیکھو تم نے کہا ہے کہ لوگ رات کو سوتے وقت اپنا چراغ بجھا دیتے ہیں..... اور جب تھک جاتے ہیں پھر چراغ بجھا دیتے ہیں..... لیکن میں اپنی جماعت کے معتبر علماء کرام کی موجودگی میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تم لوگوں کے چراغ ہیں کہ جو سوتے وقت بجھ جاتے ہیں..... میرے نبی ﷺ کو تو اس ذات نے ”روشن چراغ“ بنایا ہے جس ذات کی شان ہے..... کہ:

لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ

نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ وہ سوتا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

ارے..... وہ چراغ تو تم روشن کرتے ہو کہ جن کو پھونک مار کر بجھا دیا جاتا ہے اس چراغ کو تو اللہ نے روشن کیا ہے..... اور ساتھ ہی لوگوں کا مغالطہ بھی دور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَ سِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اور دوسری طرف ..... سِرَاجًا مُضِيًّا نہیں فرمایا  
انتہائی غور کا مقام ہے ..... کہ سِرَاجًا مُضِيًّا کا معنی بھی ..... چمکنا اور روشن  
ہوتا ہے

حالانکہ ..... سِرَاجًا مُنِيرًا ..... اور سِرَاجًا مُضِيًّا کا معنی ایک ہی  
ہے ..... اس

میں بھی روشنی کا معنی ہے ..... اور مضیا میں بھی روشنی کا معنی ہے  
اس میں بھی اُجالے کا معنی ہے ..... اور مضیا میں بھی اُجالے کا معنی ہے  
اس میں بھی چمکنے کا معنی ہے ..... اور مضیا میں بھی چمکنے کا معنی ہے  
لیکن میرے دوستو!

غور کرنا کہ اللہ نے اپنے محبوب کو ”سراجا منیرا“ فرمایا ہے روشن چراغ بنایا  
ہے ..... لیکن سراجا مضیا نہیں فرمایا

معنی کے اندر یکسانیت کے باوجود بھی ایک فرق حیثیت کا موجود  
ہے ..... حیثیت کا فرق یہ ہے کہ ”سراجا مضیا“ اس چراغ کو کہتے ہیں  
جو پھونک سے بجھ جاتا ہے ..... اور سراجا منیرا اس روشن چراغ کو کہتے  
ہیں :

جس کو ..... آندھیاں بجھا نہ سکیں  
جس کو ..... طوفان بھی بجھا نہ سکیں  
جس کو ..... ہوائیں بھی بجھا نہ سکیں  
جس کو ..... پھونکیں بھی بجھا نہ سکیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

مثال:

دیکھئے میرے رسول کو اللہ نے سِرَاجًا مُنِيرًا یعنی روشن چراغ بنایا ہے..... اور اس روشن چراغ نے سارے عالم کو چمکایا ہے..... ارے اس چراغ کو جو بجھانے کی نیت سے آئے وہ بھی آکر قدموں میں جھک گئے..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مثال سامنے ہے لیکن میں اس مقام پر ایک اور مثال عرض کرنے والا ہوں..... کہ یہ بلب روشن ہو رہا ہے..... لیکن اس میں روشن کرنے والی چیز اپنا کام کر رہی ہے اس کو روشن کرنے میں اصل کمال اس بلب کا اپنا نہیں بلکہ اس بجلی کے کرنٹ کا کمال ہے کہ جس کی وجہ سے یہ بلب روشن ہو رہا ہے۔

آخر اس کرنٹ کی قوت کا بھی تو کوئی مرکز ہوگا؟ کہ جہاں سے یہ چلا اور اس بلب تک پہنچ کر اس بلب کو روشن کر دیا؟

اصل میں پاور ہاؤس سے جو فیض آرہا ہے..... وہ اپنے اُجالے تقسیم کر رہا ہے..... اسی طرح میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ”سِرَاجًا مُنِيرًا“ روشن چراغ ہیں..... یعنی مرکز تو مدینہ شریف میں ہے..... لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کے چراغ روشن کئے۔

اور صحابہ رضی اللہ عنہم کرام نے..... لاکھوں چراغ تابعین کے نام سے جلا دیئے اور پھر تابعین رضی اللہ عنہم کرام نے..... لاکھوں چراغ تبع تابعین کے نام سے جلا دیئے اور پھر تبع تابعین نے لاکھوں چراغ اور جلا دیئے

کوئی چراغ..... امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کوئی چراغ ..... غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... شیخ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... سرکار تونسہ رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... سرکار نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... پیر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... سید جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا  
 کسی نے چراغ ..... امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں جلا دیا

ارے دیکھو تو ..... کسی نے چراغ کا نام ..... عبدالقادر رکھا ہے

کسی نے چراغ کا نام ..... عبدالحق رکھا ہے

کسی نے چراغ کا نام ..... پیر گیلانی رکھا ہے

کسی نے چراغ کا نام ..... پیر سنجری رکھا ہے

بس چراغ کا نام بدلتا رہا ..... لیکن سب میں روشنی مدینہ کے پاور ہاؤس

سے ہے ..... سب میں روشنی سراجاً مُبیراً کی نظر آرہی ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

چشمان عقیدت سے دیکھو ..... تو:



جو روشنی..... غوث پاک میں ہے  
 وہی روشنی..... امام پاک میں ہے  
 جو روشنی..... غریب نواز میں ہے  
 وہی روشنی..... سید بندہ نواز میں ہے  
 جو روشنی..... مہر علی میں ہے  
 وہی روشنی..... جماعت علی میں ہے  
 جو روشنی..... مجدد الف ثانی میں ہے  
 وہی روشنی..... میاں شیر محمد میں ہے  
 جو روشنی..... قطب الاقطاب میں ہے  
 وہی روشنی..... غوث الاغیاء میں ہے  
 جو روشنی..... کسی ابدال میں ہے  
 وہی روشنی..... اوتاد میں ہے  
 جو روشنی..... رقباء میں ہے  
 وہی روشنی..... نقباء میں ہے  
 جو روشنی..... نجباء میں ہے  
 وہی روشنی..... سارے اولیا میں ہے

اصل میں روشنی ”سراج منیر“ کی ہے..... اور اس کائنات کے بے مثال  
 چراغ سے فیض حاصل ہوتا رہے گا..... اور قیامت تک چراغ سے چراغ روشن  
 ہوتا رہے گا

مدینہ شریف سے سب کو چمکایا جا رہا ہے:

اللہ نے میرے رسول ﷺ کو ایسا سراج منیر بنایا ہے..... ایسا روشن چراغ بنایا ہے..... کہ پوری دنیا میں جہاں بھی روشنی نظر آ رہی ہے..... وہ سراج منیر کی روشنی کا فیض ہی تو ہے..... ارے روشنی تو مدینہ شریف کی ہے۔

بغداد میں..... اور لاہور میں کنکشن بول رہا ہے

ارے..... روشنی تو مدینہ شریف کی ہے

موہڑ شریف اور گولڑہ شریف میں..... کنکشن بول رہا ہے

ارے..... روشنی تو مدینہ شریف کی ہے

بریلی اور اجمیر میں تو..... کنکشن بول رہا ہے

5- نکتہ:

اب آئیے یہاں پر ایک اور نکتہ پیش کر جاؤں تاکہ میں نے یہ جواب بھی موضوع شروع کر رکھا ہے اس کو سمجھنے میں ذرا مزید آسانی پیدا ہو جائے..... کہ اکثر ہر گھر کی چار دیواری میں روشنی بلب سے لی جاتی ہے..... یہ میں نے آگے بھی عرض کیا..... لیکن اب یہاں پر یہ عرض کرنے والا ہوں کہ اکثر ہم دیکھتے ہیں..... کہ:

کوئی بلب ”سبز“ رنگ کا ہوتا ہے

کوئی بلب ”سفید“ رنگ کا ہوتا ہے

کوئی بلب ”سرخ“ رنگ کا ہوتا ہے

کوئی بلب ”پیلے“ رنگ کا ہوتا ہے

کوئی بلب ”نیلے“ رنگ کا ہوتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



لیکن میرے دوستو!

آپ انتہائی غور کرنا کہ جو کرنٹ ان کو روشن کر رہا ہے اس کا رنگ تو کوئی بھی نہیں ہے..... یعنی انسان اس کی حالت کو سمجھنے سے قاصر ہے..... یعنی اس کا اثر تو محسوس ہو رہا ہے..... اس کرنٹ کا فیض تو محسوس ہو رہا ہے..... لیکن اس میں کوئی رنگ نہیں ہے

پاور ہاؤس نے تو صرف حسب ضرورت کرنٹ دے دیا..... لیکن کوئی رنگ نہیں دیا..... اور اب جو ہمیں لائٹوں میں رنگ نظر آ رہے ہیں..... یہ رنگ کرنٹ کے نہیں ہیں..... بلکہ بلب کے اپنے رنگ ہیں..... تو جب سراج منیر..... روشن چراغ..... کا فیض سارے عالم میں تقسیم ہو رہا ہے تو پھر مدینہ شریف سے صرف اثر ملا..... فیض ملا، روحانیت کا کرنٹ ملا..... اب جو رنگ نظر آ رہے ہیں..... یہ ان بلبوں کے اپنے رنگ ہیں

جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب قادری رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب نقشبندی رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب چشتی رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب سہروردی رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب اویسی رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب نوشاہی رنگ میں چمکا
جب مدینہ سے فیض ملا..... تو بلب بریلوی رنگ میں چمکا
ارے مدینہ شریف کے سراج منیر سے آتا ہوا یہ فیض نظر آتا ہے..... اور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تمام اولیاء میں چمکتا ہوا یہ رنگ نظر آ رہا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

ارے جب آسمان کا سورج چمکتا ہے تو وہ اپنی روشنی سے زمین کے بعض حصوں کو روشن کرتا ہے..... یعنی اگر ایک ملک میں دن ہے اور دوسرے ملک میں اس وقت رات بھی ہو سکتی ہے..... جہاں جہاں ملکوں کا آپس میں ٹائم کا فرق ہے..... یعنی سورج کی تقسیم دیکھئے کہ ایک وقت میں چند ملکوں کو روشن کر رہا ہے..... اور چند ملکوں میں اس وقت بھی اندھیرا چھایا ہوتا ہے..... لیکن میرے کریم نبی ﷺ کو اللہ نے سِرَاجًا مُّذِیْرًا بنایا ہے..... ایک وقت میں تمام دنیا کے ہر خطے میں فیضِ سراج نبوت پہنچ رہا ہے۔

اور دوسری طرف آسمان کا سورج روشن تو ہے..... لیکن وہ:

عمارتوں کے ظاہر کو روشن کرتا ہے

بندوں کے ظاہر کو روشن کرتا ہے

دریاؤں کے ظاہر کو روشن کرتا ہے

سمندروں کے ظاہر کو روشن کرتا ہے

لیکن قربان جاؤں سراج منیر..... روشن چراغ کی روشنی پر کہ جب سے اس

زمین پر سراج نبوت طلوع ہوا ہے..... اس دن سے لیکر آج تک انسانیت کا نہ صرف ظاہر بلکہ:

باطن بھی روشن ہو رہا ہے

کردار بھی روشن ہو رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اخلاق بھی روشن ہو رہا ہے  
 عمل بھی روشن ہو رہا ہے  
 ذات بھی روشن ہو رہی ہے  
 صفات بھی روشن ہو رہی ہے

آسمان کے سورج نے تو ظاہر کو روشن کیا..... لیکن باطن کو روشن  
 کرنے تک اس کی رسائی نہ تھی..... لیکن قربان جاؤں میرے مدنی  
 مدینے والے پر..... آپ نے لوگوں کے ظاہر کو بھی روشن کیا اور لوگوں  
 کے باطن کو بھی سنوار دیا

رہزنوں..... کو رہبر بنا دیا

بدوں..... کو امام بنا دیا

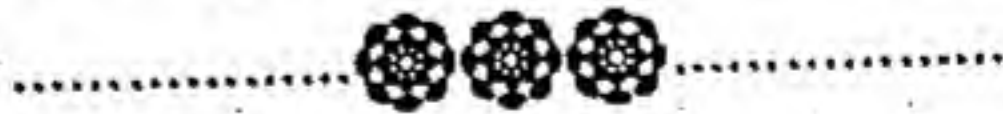
ارے جنہوں نے سراج منیر کی روشنی کو محسوس کیا..... جنہوں نے ظاہر اور  
 باطن کی چمک حاصل کی..... وہ تو رہتی دنیا تک یہ اعلان سنائیں گے.....  
 عقیدے بتائیں گے..... کہ:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

## موضوع..... بے مثل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت

نَحْمَدُہٗ، وَنَسْتَعِينُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُہٗ، وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَلِنَا وَ مَنْ يَّهْدِیْہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَ مَنْ یُّضِلِلْہٗ فَلَا هَادِیَ لَہٗ، وَ نَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَ نَشْہَدُ اَنْ سَیِّدَنَا مَوْلَانَا وَ حَبِیْبُنَا وَ سِرَاجُنَا وَ اَشْرَفُنَا وَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٌ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

اَمَّا بَعْدُ ا

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ  
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط  
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا

بلند آواز سے محبت سے..... درود و سلام پڑھیے



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَى الْكَوَاكِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

جلوہ کیجئے خواہ پردہ کیجئے  
مجھے اپنے پاس رکھا کیجئے  
دل میں لانا ہے ان کو تو ایسا کیجئے  
کہ پہلے کعبہ دل کو مدینہ کیجئے  
میری تمام سنیوں سے گزارش ہے..... کہ:  
پھر آپ عشق کا دعویٰ کیجئے  
پہلے پتھر کا کلیجہ کیجئے  
اور ان دوسرے لوگوں سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں..... کہ:  
گتھیاں سب تقوے کی کھل جائیں گی  
ان کے رندوں سے نہ الجھا کیجئے  
یہ شعر میں تمام عاشقوں کی نظر کرتا ہوں..... کہ:  
ارے..... عقل و خرد اور فرزانگی  
ان کے منکوں سے سیکھا کیجئے  
ہاں بھئی..... یہ عقل و خرد..... مدرسے سے نہیں ملتی..... یہ کسی کالج و درس گاہ  
سے نہیں ملتی..... آؤ میں ایڈریس بتا کر جا رہا ہوں..... کہ  
عقل و خرد اور فرزانگی  
ان کے منکوں سے سیکھا کیجئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ارے یہ دولت حاصل کرنی ہے..... یہ کمال سیکھنا ہے..... تو  
 غوث جیلانی سے سیکھ..... ماہ گیلانی سے سیکھ  
 مجدد الف ثانی سے سیکھ..... شیخ سمنانی سے سیکھ  
 شیر ربانی سے سیکھ..... ثانی لاٹانی سے سیکھ  
 علی ہجویری سے سیکھ..... خواجہ اجمیری سے سیکھ  
 ارے.....

عقل و دانائی و فرزانگی

ان کے دیوانوں سے سیکھا کیجئے

یہ جو تو دیوانہ لوگ ہوتے ہیں..... ان کو کبھی اکیلا نہ سمجھا کرو..... ویسے بھی  
 صحیح دیوانہ کبھی کبھی..... کہیں کہیں کسی کسی وقت ہوتا ہے..... اور کسی کالج میں  
 دیوانہ بننے کی کوئی ڈگری نہیں دی جاتی..... بس دیوانہ تو کچھ سوچ کر دیوانہ ہو جاتا  
 ہے..... دیوانہ تو کچھ دیکھ کر دیوانہ ہو جاتا ہے..... ارے تم میں اور کسی دیوانے  
 میں فرق یہ ہے..... کہ:

اگر زمین کے اوپر ہے تو روزانہ میلہ

اگر زمین کے اندر ہے تو سالانہ میلہ

ارے دیوانہ..... نہ یہاں اکیلا

نہ وہاں اکیلا

اس لئے تو میں کہتا ہوں..... کہ

کسی دیوانے کو تحقیر سے نہ دیکھو

دیوانہ کچھ دیکھ کر دیوانہ ہوا ہے



تو آج ان دیوانوں اور عاشقوں کی محفل میں..... بڑے پیار اور محبت کی باتیں کرنی ہیں..... اور آج ان شاء اللہ بہت سے پول بھی کھول دوں گا..... تاکہ پردہ نہ رہے اور عقدہ بھی حل ہو جائے

اور آج میں سب سے مقدس ترین کتاب میں سے ایک آیت کا راز کھول رہا ہوں..... تاکہ آپکو کوئی بھی دھوکا نہ دے پائے  
قرآن پاک کی آیات کی تقسیم:

میں نے خطبہ میں قرآن کی ایک آیت مقدسہ تلاوت کی ہے..... اور ابھی اس کی وضاحت شروع کرنے والا ہوں..... لیکن اس سے پہلے آپ تمام حضرات کیلئے ایک علمی وضاحت ضروری ہے..... اور وہ وضاحت یہ ہے کہ آپ سب حضرات قرآن کو ماننے والے ہیں..... اور قرآن کی تلاوت سے فیوض و برکات حاصل کرنے والے ہیں تو اس لئے آپ حضرات کو بھی یہ پتہ ہونا چاہئے کہ قرآن کی آیات کی ۳ تین قسمیں ہیں..... کتنی قسمیں ہیں ۳ (تین)

اور ان میں سے ایک قسم آیات کی وہ ہے کہ جن کا ترجمہ نہیں کر سکتے..... جن کو کما حقہ تم سمجھ نہیں سکتے..... اس لئے اگر کسی آیت کا ترجمہ نہیں کر سکتے..... وضاحت نہیں کر سکتے تو ان سے عقیدہ کیسے بناؤ گے؟

تو ہم ایسی آیات مبارکہ سے عقیدہ نہیں بناتے..... اور جن آیات سے عقیدہ بناتے ہیں وہ آیات بھی قرآن میں ہیں..... مثلاً

قرآن پاک کی آیت مقدسہ ہے اَلَمْ یَہِیْہِ پوری ایک آیت پاک ہے لیکن ”الف“ کا معنی بھی ہوگا؟..... لام کا معنی بھی ہوگا؟..... میم کا معنی

بھی ہوگا

لیکن ہم نہیں جانتے..... تو جس کو جانتے نہیں اس سے عقیدہ کیسے بناؤ گے..... ذرا وضاحت کرو؟

یہ تو ہمارا ایمان ہے..... کہ یہ قرآن کی آیت ہے..... کلام خداوندی ہے..... اور اس کا معنی بھی ہوگا..... کیونکہ اللہ تعالیٰ بے مقصد کلام نہیں فرماتا..... لیکن ہم لوگ اس کا معنی و ترجمہ نہیں جانتے:

ارے ہم کیا.....

اس آلم کا ترجمہ..... تو مفسرین نہیں جانتے  
 اس آلم کا ترجمہ..... تو محدثین نہیں جانتے  
 اس آلم کا ترجمہ..... تو محققین نہیں جانتے  
 اس آلم کا ترجمہ..... تو علمائے دین نہیں جانتے  
 اس آلم کا ترجمہ..... تو مجتہدین نہیں جانتے

ایک فائل بات کہتا ہوں..... کہ اس آیت مقدسہ کا ترجمہ تو جبریل امین علیہ السلام نہیں جانتے

ارے اس طرح حم-ق-ن کھیلے عص کا کرو ترجمہ تو سو جائیں؟  
 جب جبریل علیہ السلام قرآن کی یہ آیت مقدسہ لیکر آئے..... اور بیان کیا  
 الف..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا  
 جب فرمایا..... لام..... تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا  
 جب فرمایا میم..... تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا  
 تو جب اس کے بعد پڑھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ تَوَاسَّوْا فِيهِ وَقَدْ نَبِّئُكُمْ بِهِ نَبِيُّكُمْ لَا يَكُنْ مِنْكُمْ مَنْ يَخْفَى مِنْكُمْ وَلَا يَخْفَى مِنْكُمْ  
سمجھا گیا

غور کرنا جملوں پر کہ جہاں جبریل علیہ السلام کو پتہ نہیں تھا..... وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن کر رہے ہیں کہ میں سمجھ گیا..... اور جہاں سے جبریل علیہ السلام جانتے تھے تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میں سمجھ گیا

ارے..... الف کا معنی بھی ہے..... لیکن وہ خود الف میں چھپا ہے..... اور ”لام“ کا معنی بھی ہے..... لیکن وہ خود لام میں پوشیدہ ہے..... اور ”میم“ کا معنی بھی ہے اور وہ خود ”میم“ میں مخفی ہے..... لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی جانتے ہیں تو ارے کیا ہو کیا تم کو..... کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا غیب نہیں چھپا تو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہان کا غیب کیسے چھپا ہوگا؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

1- نکتہ!

تو بہت ضروری تھا کہ قرآن میں کچھ ایسی آیات ہوں..... کہ جن کا بڑے سے بڑا مولوی بھی ترجمہ نہ کر سکے..... جن کا بڑے سے بڑا مفسر بھی ترجمہ نہ کر سکے..... بلکہ خود جبریل علیہ السلام کو بھی ان کا راز معلوم نہ ہو

تاکہ بندوں کو پتہ چل جائے کہ جبریل علیہ السلام کا کام قرآن کو لانا ہے..... قرآن کو پڑھانا جبریل کا کام نہیں..... معنی بتانا جبریل علیہ السلام کا کام نہیں

ارے..... جبریل علیہ السلام مبلغ ہیں..... معلم نہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کے سردار سے نہیں پڑھا تو پھر  
سہارنپور کے بے کار سے کیسے پڑھیں گے؟  
قرآن کے پوشیدہ راز:

میرے دوستو!

یہ بات تو آپ کو معلوم ہوگی کہ قرآن میں ایسی آیات بھی ہیں..... کہ جن کا  
علم جبرئیل علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں..... یعنی ان کا ترجمہ اور معنی جبرئیل علیہ السلام  
نہیں جانتے تو علماء کرام کی اصطلاح میں ایسی آیت کو

یا تو ”مفردات“ کہتے ہیں

یا حروف ”مقطعات“ کہتے ہیں

یہ تو تھی ایک قسم کی آیات مبارکہ..... اور دوسری قسم کی آیات مبارکہ وہ  
ہیں..... کہ جیسے ”الہم“ کہ اس کا معنی ہی معلوم نہیں..... تو اس سے عقیدہ کیسے  
بنایا جائے گا

تو پھر اس کے بعد قرآن میں کچھ ایسی آیات بھی ہیں کہ جن کا ترجمہ تم کر  
سکتے ہو..... جن کا معنی تو تمہیں معلوم ہے..... لیکن اس میں خدا کی منشاء تمہیں  
معلوم نہیں

اس میں خدا کی مراد تمہیں معلوم نہیں

تو پھر جب ترجمہ کریں گے تو جو باہر ترجمہ آئے گا وہ خدا کی مراد نہیں..... وہ  
خدا کی منشاء نہیں ہے..... اور

جو خدا کی منشاء ہے وہ تو ترجمہ میں موجود نہیں

جو خدا کی رضا ہے وہ تو ترجمہ میں موجود نہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



## 2- نکتہ!

یہ بات سب سے پہلے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیجئے..... کہ بہت سی آیات ایسی ہیں کہ ان کا ترجمہ جب آپ کریں گے..... تو جو آپ ترجمہ میں ظاہر کریں گے..... تو یہ پکی بات ہے کہ وہ خدا کی مراد نہیں ہوگا..... وہ خدا کی منشاء نہیں ہوگا..... آئیے یہاں پر ایک نکتہ پیش کرتا ہوں..... کہ بہت آیات ہیں کہ آپ جن کا ترجمہ کر سکتے ہیں..... اور اس میں اصل جو اللہ کی مراد ہے..... اس کو صحیح طریقے سے واضح نہیں کر سکتے..... آؤ قرآن سے ایک آیت کی مثال دے دوں..... قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ..... اور ان پر اللہ کا ہاتھ ہے

اب غور کرنا اس آیت مقدسہ کے اس حصے پر..... کہ ترجمہ کرنیوالا جب بھی ترجمہ کرے گا تو ترجمہ ہوگا..... يَدُ اللّٰهِ..... اللہ کا ہاتھ

غور کرنا کہ ترجمہ تو سب نے یہ کر دیا کہ يَدُ اللّٰهِ اللہ کا ہاتھ..... لیکن میں کہتا ہوں کہ کس مائی کے لال میں یہ ہمت ہے کہ اللہ کا ہاتھ ثابت کرے؟

ارے اس لئے کہ اگر ہاتھ مانے گا تو کندھا بھی ماننا پڑے گا..... ورنہ وہ فٹ کہاں ہوگا؟ اور جب کندھا مان لیا تو پھر سینہ بھی مانے گا..... اور پھر جب سینہ مان لیا تو پھر پیٹ بھی ماننا پڑے گا..... لہذا اللہ کا ہاتھ ثابت کرنے جو نکلا تھا اس نے تو ایک بت تیار کر لیا۔

ارے یہ ہاتھ اور پاؤں..... سینہ اور پیٹ والے خدا تو ہندوؤں کے ہوتے ہیں

لیکن میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ ہمارا خدا ہاتھ اور پاؤں سے پاک

ہے..... بلکہ میرا خدا تو

جسم و جسمانیات سے پاک ہے

حدود و قیود سے پاک ہے

شکل و اشکار سے پاک ہے

تو جب اللہ تمام اعضا سے پاک ہے..... تو پھر ہم اس کا ہاتھ کیسے مانیں گے؟

لیکن قرآن میں تو ہے یَدُ اللّٰہِ..... ”اللہ کا ہاتھ“

اب میں پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو بات بات پر کہتے ہیں کہ یہ تو قرآن میں ہے..... یہ تو قرآن میں ہے..... آؤ ہم قرآن سے دکھا دیتے ہیں..... ان سے سوال ہے کہ اللہ کا ہاتھ کیسے ثابت کرو گے؟ جیسے یہ لوگ اس آیت کو لیکر بیٹھے ہوئے ہیں کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

ارے ایسے ہی قرآن میں آیا ”یَدُ“..... قرآن میں ہی آیا ”یَدُ“ اور قرآن میں ہی آیا ”بشر“ اگر اب کسی میں ہمت ہے تو مانے خدا کا ہاتھ اور چھوڑے اسلام کا ساتھ؟

تو نتیجہ کیا نکلا کہ ”یَدُ“ کا جو ترجمہ ہے وہ ہاتھ ہے..... تو ہم نے بات کی کہ یہ ترجمہ میں تو ہاتھ آیا..... لیکن یقیناً یہ اللہ کی مراد نہیں ہے اور یَدُ اللّٰہِ فرما کر اللہ نے جو مراد کیا وہ ترجمہ میں موجود نہیں

تو علماء جانتے ہیں کہ جس آیت میں مراد الہی ظاہر نہ ہو تو اس آیت کو آیت ”متشابہہ“ کہتے ہیں..... کیونکہ:

اللہ کی مراد معلوم نہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اللہ کی منشاء معلوم نہیں

اللہ کی رضا معلوم نہیں

تو یاد رکھو کہ لفظ ”یَدُ“ پر ہمارا ایمان ہے..... اس لئے کہ یہ قرآن ہے

..... اور اللہ ہاتھ اور پاؤں سے پاک ہے..... یہ ہمارا ایمان ہے..... تو اب ہم نہ

قرآن کو چھوڑیں گے..... اور نہ ایمان کو چھوڑیں گے

تو پھر ہم یہی کہیں گے ”یَدُ“ کا جو ظاہر ہے وہ خدا کی مراد نہیں ہے

اور ”یَدُ اللہ“ فرما کر اللہ نے جو مراد لیا وہ ترجمہ میں ظاہر نہیں ہے.....

تو میرے بھائیو! یہ ساری گفتگو اس انجام کو پہنچی کہ یہ آیت متشابہہ ہے اور

متشابہہ آیت سے عقیدہ بنانا جائز ہی نہیں ہے..... ارے:

جب منشاء الہی معلوم نہیں تو..... پھر حکم کیا لگاؤ گے؟

جب اللہ کی مراد معلوم نہیں تو..... پھر عقیدہ کیا بناؤ گے؟

تو ثابت ہوا کہ آیات متشابہات کو ہم تلاوت بھی کریں گے..... ان پر

ایمان بھی رکھیں گے لیکن ان سے عقیدہ نہیں بنائیں گے..... اس لئے کہ مراد

الہی ہم پر ظاہر نہیں ہے۔

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ..... اللّٰهُ زَمِيْنٌ وَآسَمَانِ كَانُوْرٌ هِیَ:

آؤ قرآن کی ایک اور آیت مقدسہ پر بات کرتے ہیں..... کہ اللہ تعالیٰ نے

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا.....

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اللّٰهُ زَمِيْنٌ وَآسَمَانِ كَانُوْرٌ

اور پھر فرمایا.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكُورَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ

اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے  
یہاں سب سے پہلے ایک بات ہے کہ اللہ نور ہے یا نہیں..... یقیناً ہمارا  
ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نور ہے مثال ہے..... تو غور کرنا! کہ:

اللہ کا نور بے مثال

اللہ کا نور لا جواب

اللہ کا نور بے نظیر

یعنی جب ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نور ہے..... اور اللہ کا ”نور“ ایسا نور ہے  
..... کہ جس کی کوئی مثال نہیں..... تو پھر بتاؤ کہ قرآن نے مثال کیسے دے  
دی..... مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكُورَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ؟

ارے ہم کہہ رہے ہیں کہ نور بے مثال..... تو مَثَلُ نُورٍ.....  
قرآن دے رہا ہے ”مثال“ تو ہم یقیناً یہی کہیں گے..... کہ مَثَلُ میں  
جو ظاہر ہے وہ خدا کی مراد نہیں..... اور جو خدا کی مراد ہے وہ اس مَثَلُ  
میں ظاہر نہیں

تو ثابت ہوا کہ یہ آیت بھی..... آیات متشابہات میں سے ہے..... تو جب  
یہ بھی متشابہات میں سے ہے تو پھر اس سے بھی عقیدہ نہیں بنا سکتے؟

**3- نکتہ!**

عزیز دوستو! یہ تو میں نے صرف دو ایسی آیات آپ کے سامنے پیش کی ہیں  
کہ جن کے ظاہر میں جو ہے وہ خدا کی مراد نہیں ہے اور جو خدا کی مراد ہے وہ ان  
میں ظاہر نہیں ہے..... مثلاً

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



پہلی آیت مبارکہ..... يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ

دوسری آیت..... مَثَلُ نُورٍ كَمِثْلُ نُّورٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ

اور یہ بھی آپ سب کو یاد ہوگا..... کہ یہ آیات متشابہات میں سے ہیں.....  
اور آیات متشابہات وہ آیات ہیں کہ جن پر ایمان تو ضروری ہے لیکن ان سے  
عقیدہ بنانا ضروری نہیں ہے..... اور ایک آیت ہے قرآن میں

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

آپ فرمادیجئے کہ میں تمہاری طرح کا بشر ہوں

اور اب یہاں بھی انتہائی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ مِثْلُكُمْ پر دھیان  
دو..... کہ کس کو کہنا ہے؟

ارے بابا دیکھو نہ کہ جو بات میں ہندوؤں سے کہوں گا..... وہ تم سے کیوں  
کہوں گا؟..... اس لئے کہ تم تو پہلے ہی چھوڑے ہوئے ہو؟

میرے بھائیو!

یہاں بہت ضروری ہے..... یہ جاننا کہ بات کرنے والے کا مخاطب کون  
ہے؟

تو یہی بات ہم جب کسی مستند عالم دین سے پوچھیں گے تو وہ کہیں گے کہ کیا  
تم ”تفسیر جلالین“ بھول گئے؟ اس لئے کہ جب تک دو جلال اکٹھے نہ ہوں جمال  
پیدا ہی نہیں ہوتا۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تمہاری طرح کا بشر

ارے غور کرنا ہے کہ نبی ﷺ کن سے کہہ رہے ہیں کہ أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ؟

یہ کُم کے اندر کون سے لڑگ ہیں کہ جن کو کہا جا رہا ہے کہ تمہاری



طرح ہوں؟ ارے ہر مکتبہ فکر کا عالم دین آپ کو یہ بتائے گا کہ بھی یہ بات تو رسول ﷺ نے کافروں سے کہی..... ارے یہاں پر میں تمہاری غیرت ایمانی کو للکار تے ہوئے ایک سوال کرتا ہوں کہ یہ بات تو رسول ﷺ نے کافروں کو کہی تھی..... تو کیا ہم اس درجے تک گر چکے ہیں..... کہ:

ہم رسول ﷺ کو ابو جہل کی طرح جانیں؟ معاذ اللہ

ہم رسول ﷺ کو ابولہب کی طرح مانیں؟ معاذ اللہ

تو اگر ایسا نہیں ہو سکتا..... اگر یہاں یہ مقصود نہیں ہے..... تو پھر ماننا

پڑے گا..... کہ:

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہہ کر جو خدا نے مراد لیا ہے..... وہ ترجمہ میں ظاہر نہیں اور جو

ترجمہ میں ظاہر ہے..... وہ خدا کی مراد نہیں ہے

تو ثابت ہوا کہ یہ آیت مقدسہ بھی ”متشابہہ“ ہے..... اور ہم ثابت کر چکے

ہیں کہ آیت متشابہہ سے عقیدہ بنانا جائز نہیں

ارے یہی تو ہمیں آج ایسے لوگوں کی سوچ پر افسوس ہوتا ہے کہ بعض

آیات سے عقیدہ بنانا نہیں چاہئے..... انہی آیات سے آج لوگ عقیدہ بنا

رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ نبی ﷺ ”تمہاری مثل ہیں“..... اس آیت

قرآن سے عقیدہ نہیں بنایا جائے گا..... اس پر ایمان رکھا جائے گا..... تو

جنب اس سے عقیدہ بنانا جائز نہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا..... کہ رسول ﷺ

ہماری مثل نہیں ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ



## عقیدہ کو سی آیات سے بنایا جائے؟

ارے بھائیو یہ بات تو سب کو معلوم ہوگی..... کہ ”آیات متشابہات“ سے عقیدہ نہیں بنایا جائے گا..... تو اب یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ بھی بتایا جائے گا..... کہ عقیدہ کن آیات سے بنایا جائے؟ تو آئیے میں مختصر وقت میں آسان لفظوں سے ان آیات کی تعریف بھی عرض کر دیتا ہوں کہ جن سے عقیدہ بنایا جائے گا؟

ارے عقیدہ بنانا ہے..... تو پھر آیات ”محکمات“ سے بناؤ ”آیات محکمات“ وہ آیات بینات ہیں..... کہ ان میں جو ترجمہ میں ظاہر ہو..... وہی خدا کی مراد میں ظاہر ہو..... جس طرح سورۃ اخلاص ہے..... یعنی:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اس سورۃ مبارکہ میں جتنی آیات ہیں ان کے ترجمہ میں جو ظاہر ہے وہی خدا کی مراد ہے اور اسی طرح

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

اس آیت مقدسہ میں بھی جو ظاہر ہے..... وہی خدا کی مراد ہے..... اور جو خدا کی مراد ہے وہی ترجمہ میں بھی ظاہر ہے

### 4- نکتہ!

یہاں ایک لطیف نکتہ سماعت کیجئے گا..... کہ عقیدہ ہمیشہ ”آیت محکم“ سے بنایا جائے گا یعنی ایسی آیات مقدسہ کہ جن کے ترجمہ میں جو ظاہر ہو رہا ہو وہی خدا کی مراد ہو..... اور جو خدا کی مراد ہو وہ اس آیت کے ظاہری ترجمہ میں بھی ظاہر ہو؟ یہاں تک تو بات فائل ہوگی..... تو پھر میں نے دو آیات قرآن سے مثال



کے طور پر بھی تلاوت کر دیں ہیں کہ جو آیات محکمات میں شمار ہوتی ہیں لیکن یہاں پر ایک نکتہ جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے..... کہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

یہ آیت متشابہہ ہے اور آج لوگ ”آیت محکم“ کو چھوڑ کر آیت متشابہہ سے عقیدہ کیوں بنا رہے ہیں؟ ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے..... کہ عشق نے جواب دیا..... اے ہاشمی جس کا عقیدہ ہی محکم نہ ہو..... وہ آیت محکم سے کیا لے گا؟

ایک اور بات سمجھ لو کہ آیت متشابہہ میں جو ظاہر ہے..... وہ خدا کی مراد نہیں ہے..... اور جو خدا کی مراد ہے وہ ترجمہ میں ظاہر نہیں

لیکن یہاں ایک بات بہت ضروری ہے کہ جو صرف علماء کیلئے ہے کہ حکم یہی ہے کہ تمہارے سامنے کوئی آیت متشابہہ آئے تو پھر اس میں ”تاویل“ کرو ”تاویل حسن“ کرو..... اور تاویل کرنا بھی یاد رکھو کہ ہر کسی کا کام نہیں ہے..... ”تاویل حسن“ وہی کرے گا کہ جس کو اللہ نے قرآن و حدیث کا علم عطا فرمایا ہے:

ناخ و منسوخ کو جاننے والا ہے

خیر وہ بھی جب آیت متشابہہ میں تاویل کرے گا..... تو اس کے لئے بھی ایک حکم ہے کہ..... جب تم تاویل کرو تو اس احتیاط کیساتھ تاویل کرو کہ کسی شان والے کی شان کم نہ ہونے پائے! مثلاً ”تاویل حسن“ کیسے کی جائے آیت ہے: يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ..... تو یہاں تاویل کرتے ہوئے دست قدرت کہہ دو..... تو تاویل بھی ہوگی اور شبہ بھی نکل گیا اور



اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ..... یعنی اللہ زمین و آسمان کو منور کرنے والا

ہے

تو ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے گھروں میں رہتے ہو اور جب رات کو اندھیرا ہو جاتا ہے تو آپ سب اپنے گھروں کو روشن کرتے ہو..... یعنی آپ نے جب اپنے مکان کو روشن کرنا ہوتا ہے تو چراغ جلاتے ہو

تو رب نے جب سارے جہان کو روشن کرنا چاہا تو ”چراغ نبوت“ کو روشن

فرمادیا

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَام

5- نکتہ!

اور اب دیکھئے کہ جب قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ آیت متشابہہ ثابت ہوگئی..... تو پھر حق ہے..... کہ اس میں بھی ”تاویل حسن“ کرو..... میں عرض کر دوں کہ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارکہ کو آیات متشابہات میں شمار فرمایا ہے یہ حوالہ میں نے آپ کے حوالے کر دیا تا کہ غیر قانونی حوالے سے بچ جاؤ..... تو خیر اب یہ آیت مقدسہ آیات متشابہات میں سے ہے..... تو پھر اس میں بھی تاویل کرو تو ”تاویل حسن“ کا طریقہ بھی میں پہلے عرض کر چکا ہوں..... کہ اس کے اندر انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے..... وہ اس لئے کہ دیکھنا یہ ہے کہ جس کی شان نص سے ثابت ہو..... تاویل کرتے ہوئے اس کی شان میں کمی نہ کی جائے..... خیر یہ ایک اصول اور قاعدہ طے ہو گیا..... تو اب آؤ اس آیت میں تاویل کرو جب



تاویل کرنے کا سوچ ہی رہے تھے میرے ذہن میں کیا آیا کہ اے ہاشمی ہم لوگ اس آیت مبارکہ یعنی..... قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کی تاویل کیا کریں گے..... تم سے پہلے حضرت امام المفسرین سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تاویل فرما چکے ہیں..... تو بہتر ہوگا کہ صحابی رسول کی بیان کردہ تاویل ہی آپ حضرات کے سامنے پیش کر دی جائے

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو دو لفظوں میں ہی کامل تاویل پیش فرمادی ہے لیکن میں ان دو لفظوں کو ذرا وضاحت کیساتھ..... اور مثال کے ساتھ واضح کرتا ہوں..... تاکہ مسئلہ فہمی کا ذوق مزید پیدا ہو جائے:

### مثال:

میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے تمام اس جلسے میں آنے والو! آپ کو کیا ہو گیا کہ آپ اتنی گرمی میں..... اتنی تنگ جگہ پر..... ایک ان پڑھ، ایک جاہل کی تقریر سننے آگے ہو؟

ارے بھئی میں ان پڑھ..... جاہل ہوں تم کیوں اپنی رات مجھے سننے میں گزار رہے ہو..... جاؤ جا کر کوئی اور کام کرو..... مجھ جیسے ناکارہ آدمی کی تقریر سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہونے والا؟  
اب غور کرنا..... کہ:

میں تو جو اپنے بارے میں بول گیا..... وہ آپ نے سن لیا..... کہ میں نے کہا میں جاہل ہوں..... میں ان پڑھ ہوں..... لیکن جب آپ صبح اپنے ساتھیوں کو ملو گے تو وہ آپ سے کہیں بھی رات کو تم کہاں تھے؟ میں نے تو پتہ کیا تم رات کو گھر پر نہیں تھے



تو آپ کہیں گے کہ بھی کیا بتاؤں رات کو میں ایک جلسے میں چلا گیا..... وہ بندہ آگے سے سوال کرتا ہے کہ پھر آگے کیا ہوا؟

آپ کہیں یا کیا بتاؤں! کہ رات کو ایک جاہل مولانا کی تقریر سن کر آیا ہوں..... تو فوراً آپ کا ساتھی آپ سے سوال کرے گا کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کہ مولانا جاہل..... ارے مولانا بھی کہہ رہے ہو اور جاہل بھی کہہ رہے ہو؟..... ارے سنی تو اپنے اسٹیج پر کسی جاہل کو تقریر کرنے ہی نہیں دیتے..... وہ جاہل آدمی کیسے وہاں پہنچ گیا؟

تو آپ اس بندے کی تسلی کیلئے آڈیو کیسٹ نکال کر ٹیپ میں لگا کر اس کو سنائیں گے اور کہیں گے..... ہاں بھی میں کوئی جھوٹ تو نہیں بول رہا..... ارے بابا اس مولانا نے خود ہی تو خود کو ان پڑھ اور جاہل کہا ہے

یہاں ایک بات بتاؤ کہ میں خود کو ہزار بار ان پڑھ کہوں..... جاہل کہوں کیا تم مجھے ”ان پڑھ“ کہو گے؟ کیا آپ مجھے جاہل کہیں گے؟

نہیں اگر تم نے پوری تقریر سن لی تو پھر نہیں کہو گے..... اور جب میں خود کو ”ان پڑھ“ کہوں..... یا میں خود کو جاہل کہوں..... تو تم کیا کہو گے؟ کہ ہاشمی میاں خاکساری کر رہے ہیں..... ہاشمی میاں کسر نفسی کر رہے ہیں؟ عاجزی میں یہ سب کچھ خود کو کہہ رہے ہیں

تو جب آپ نے اپنے دوست کو وہ کیسٹ سنائی کہ دیکھو مولانا نے خود کو جاہل کہا ہے تو وہ کہے گا ارے جاہل تو تم ہو..... مولانا جاہل نہیں ہیں وہ تو عاجزی کر رہے ہیں تو جب میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ



تو ایمان والو:

سمجھ جانا کہ میرا محبوب عاجزی کر رہا ہے

سمجھ جانا کہ میرا نبی تواضع کر رہا ہے

سمجھ جانا کہ میرا رسول خاکساری کر رہا ہے

اصل میں تمہاری مثل نہیں..... یہ تو عاجزی فرما رہے ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

زبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بشرِ مثلكم کیوں کہلوایا؟

دیکھو اگر کوئی بڑے عہدے والا خود کو چھوٹا بتائے تو وہ عاجزی کر رہا ہے.....

اور اگر کوئی ہو ہی چھوٹا آدمی..... تو وہ خود کو چھوٹا آدمی کہے تو وہ حقیقت کہہ رہا

ہے..... اور جب میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خود کو قُلِّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہہ رہے ہیں تو

اب منصب دیکھ کر پھر بتاؤ..... کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے ہیں..... کیا واقع ہی

ایسے ہی ہے..... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی مثل ہیں یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی فرما

رہے ہیں؟

تو جواب میں ہر صحیح العقیدہ یہی کہے گا کہ بھئی اس مقام پر تاجدار کائنات

عاجزی فرما رہے ہیں ورنہ ہم کہاں..... سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کہاں؟

6- نکتہ!

آؤ یہاں ایک اور نکتہ پیش کروں تاکہ بات اچھی طرح سے ذہنوں میں بیٹھ

جائے کہ اگر کوئی عالم جو واقع ہی عالم ہو اور وہ خود کو ان پڑھ کہے تو وہ عاجزی کر رہا

ہے..... اور اگر کسی سے کوئی بڑا اس کو جاہل کہہ دے تو وہ سند بن جاتی ہے..... وہ

بات یکی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



دیکھئے! عرب کی سرزمین..... مکہ کے گلی کوچوں میں رہنے والا..... اسلام کا دشمن ابو جہل..... آپ جانتے ہو کہ کفار اس کو کیا کہتے تھے؟

کفار اس کو ابوالحکم کہتے تھے حکمت جاننے والا کہتے تھے..... دانا و سمجھدار کہتے تھے..... لیکن غور کرنا کہ ایک دن جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ”ابو جہل“ جہالت کا باپ کہہ دیا تو..... پھر یہ نام ہمیشہ کیلئے اس کا حوالہ بن گیا

تو ثابت ہوا کہ جب کوئی کسی سے بڑا ہو..... اور اس کو اچھے طریقے سے ہر حوالے سے جانتا بھی ہو تو وہ کوئی بات اس شخص کے بارے میں کہے گا..... تو وہ اس کا حوالہ بن جائے گا..... تو وہ اس کی سند بن جائے گی کہ یہ واقع ہی ایسا ہی ہے..... تو اب آؤ نکتہ سنو!

کہ اے میرے اللہ اگر محبوب کو بشر کہنا تھا..... تو تو نے خود کیوں نہیں کہا

بلکہ یہاں تو فرما دیا ”قُلْ“ تم فرما دو..... ”صیغہ امر“! یعنی اللہ کہہ رہا ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دو..... قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دیکھو تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوادیا..... لیکن خود نہیں کہا..... آخر حکمت کیا تھی؟ تو عزیزان گرامی!

حکمت یہ تھی..... کہ:

اے محبوب میں تمہارا مالک ہوں

اے محبوب میں تمہارا خالق ہوں

اے محبوب میں تمہارا رب ہوں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اے محبوب میں تمہارا اللہ ہوں

اللہ اپنے محبوب کو کیسے بلائے گا؟

اگر میں تمہیں ”بشر“ کہوں گا تو یہ سند بن جائے گی..... تو میں نہیں کہوں گا بلکہ

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

آپ فرمادو کہ میں تمہاری ہی طرح بشر ہوں

اس لئے کہ میں کہوں گا..... تو وہ سند بن جائے گی..... حقیقت بن جائے گی..... تو سند تو بنانی نہیں ہے..... بلکہ تمہاری عاجزی دکھانا مقصود ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا..... اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جب میری باری کہنے کی آئے گی:

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِآذِنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... أَلَمْ نُشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... يٰسَيِّدِ کہوں گا

جب کہوں گا تو میں..... تجھے..... وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کہوں گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جب کہوں گا تو میں ..... تجھے ..... وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ کہوں گا  
 جب کہوں گا تو میں ..... تجھے ..... اَلنَّبِيِّ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ  
 مِّنْ اَنْفُسِهِمْ کہوں گا  
 جب کہوں گا تو میں ..... تجھے ..... وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی کہوں گا  
 میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

تمہاری نبوت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری رسالت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری رفعت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری نورانیت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری صداقت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری عظمت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری حکومت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری محبت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری عزت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری شفاعت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری سخاوت ہو تو میں بیان کروں  
 تمہاری قربت ہو تو میں بیان کروں

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری .....

امامت و خلافت کو

صداقت و شرافت کو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نبوت و رسالت کو

سخاوت و شجاعت کو

عظمت و عصمت کو

اطاعت و شفاعت کو

میں تمہارا رب بیان کروں گا۔

اے محبوب ﷺ!

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ میں کہوں گا ..... تاکہ تیری نبوت پر سند رہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ میں کہوں گا ..... تاکہ تیری رسالت پر سند رہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً ..... تاکہ تیری رحمت پر سند رہے

الْبَلَّغِ الْمُبِينِ میں کہوں گا

وَبِالْمُؤْمِنِينَ لَرَّءَوْفٌ الرَّحِيمِ ..... تاکہ تیرے روف و رحیم

میں کہوں گا ہونے پر سند رہے

اے محبوب ﷺ!

تمہیں بلند بتاؤں گا تو میں بتاؤں گا

تمہیں رحیم بتاؤں گا تو میں بتاؤں گا

تمہیں نبی بتاؤں گا تو میں بتاؤں گا

تمہیں رسول بتاؤں گا تو میں بتاؤں گا

لیکن محبوب ﷺ یہاں قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں بشریت کے ساتھ

مثلیت ہے ..... اس لئے یہاں صرف تم خود ہی بیان کرو گے ..... اپنی بشریت و

مثلیت کا ذکر کرو تو تم خود کرو ..... تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے ..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



مدینے والا..... عاجزی فرما رہا ہے

مدینے والا..... انکساری فرما رہا ہے

مدینے والا..... تواضع فرما رہا ہے

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ..... بھی سرکارِ رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

عزیزان گرامی

ابھی تک تو آپ حضرات نے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ تک گفتگو

سنی..... اب یہاں ایک اور لطیف بات عرض کرنا چاہتا ہوں..... اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

قرآن میں ہے..... اور اَیُّکُمْ مِثْلِیْ..... تم میں سے میری مثل کون ہے؟

یہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ..... بھی زبان مصطفیٰ ﷺ سے نکلا

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ..... بھی زبان سرکارِ رسول ﷺ سے نکلا

آئیے تھوڑی وضاحت بھی بیان کر دوں

کہ سرکارِ رسول ﷺ نے صوم وصال..... یعنی وصال کے روزے رکھنے

شروع کئے

صوم وصال: یعنی روزہ رکھو..... لیکن افطار نہ کرو روزہ رکھو لیکن سحری نہ کھاؤ

تو ایسے روز کا آپ کے راولپنڈی میں تو کوئی تصور نہیں ہے

لیکن میرے رسول ﷺ نے اپنے وصال پاک سے پہلے ”صوم وصال“

رکھنے شروع کئے..... اب:

نبی ﷺ کی اداؤں پر جان قربان کرنے والے

نبی ﷺ کے اشاروں پر مال قربان کرنے والے  
 نبی ﷺ کے حکم پر گھر بار قربان کرنے والے  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے کریم آقا ﷺ کو جب ”صوم صال“  
 رکھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی روزے رکھنا شروع کر دیئے..... تو  
 اب کیا ہوا؟

اٹھتے ہیں ..... تو ..... روزوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے  
 بیٹھتے ہیں ..... تو ..... روزوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے  
 بولتے ہیں ..... تو ..... روزوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے  
 چلتے ہیں ..... تو ..... روزوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے  
 تو اب جب سرکار ﷺ نے اپنے غلاموں کی اس کمزوری کو دیکھا  
 تو فرمایا..... کہ تمہیں کیا ہوا..... اے مردان عرب تم کمزور کیوں نظر آ  
 رہے ہو؟

آگے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ سرکار ﷺ ہم نے  
 آپ ﷺ کی روزوں والی ادا کو اپنایا ہے..... ہم نے ”صوم وصال“ رکھنا  
 شروع کئے ہیں

جب کریم آقا ﷺ نے اپنے وفاداروں اور جانثاروں کا جواب سنا  
 ..... کہ یہ تو مجھے دیکھ کر ”صوم وصال“ کے روزوں کی طرح کے روزے رکھ  
 رہے ہیں تو فرمایا:

أَيُّكُمْ مِثْلِي أَبَيْتُ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي

تم میں میری مثل کون ہے؟ مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے



## 7- نکتہ!

یہاں ایک انتہائی اہم بات کہ جس کو میں ”محل استدلال“ میں لانا چاہتا ہوں اس پر آپ سب حضرات کی انتہائی توجہ چاہتا ہوں کہ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے اور..... ہم ہیں کہ!

ہمیں بھی ہمارا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے مثال کے طور پر مجھے جب میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے..... تو گھر میں میری بیوی دیکھتی ہے..... کہ کھا رہا ہے!

گھر میں ہمارا خادم دیکھتا ہے..... کہ کھا رہا ہے  
گھر میں ہمارا بیٹا دیکھتا ہے..... کہ کھا رہا ہے  
گھر میں میری بیٹی دیکھتی ہے..... کہ کھا رہا ہے  
گھر میں میرا مرید دیکھتا ہے..... کہ کھا رہا ہے  
یعنی..... کھلاتا اور پلاتا اللہ ہی ہے..... لیکن جب میں گھر میں کھاتا اور پیتا ہوں تو..... گھر والے دیکھتے ہیں

جب میں گھر سے باہر کھاتا اور پیتا ہوں..... تو میرے محلے والے دیکھتے ہیں

لیکن قربان جاؤں..... کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رب اس طرح کھلاتا اور پلاتا ہے

کہ..... باہر..... صدیق رضی اللہ عنہ نہیں دیکھ سکے!  
اور..... گھر..... صدیقہ رضی اللہ عنہا نہیں دیکھ سکیں!

ارے میں پوچھتا ہوں..... کہ  
 جس رسول ﷺ کا کھانا تم نہیں دیکھ سکتے  
 اس رسول کا..... درجہ تم کیا دیکھو گے؟  
 ارے..... جس رسول ﷺ کا..... پینا تم نہیں دیکھ سکتے  
 اس رسول کا..... جینا تم کیا دیکھو گے؟  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ  
 تو نبی ﷺ نے افضل ترین لوگوں کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرما دیا..... کہ:  
 أَيُّكُمْ مِثْلِي..... تم میں سے میری مثل کون ہے؟  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں..... یا رسول ﷺ ہم نے تو مسکیت کا  
 دعوتی ہی نہیں کیا..... بات مسکیت کی نہیں ہے بات تو آپ ﷺ سے محبت کی ہے  
 اور ہم نے آپ ﷺ کو روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو بس روزے رکھنے شروع  
 کر دیئے..... تو پھر..... سرکار ﷺ نے فرمایا:  
 مجھے جو کرتا ہوا دیکھتے ہو..... وہ نہ کرو  
 بلکہ..... جو میں کہتا ہوں..... وہ کیا کرو  
 اس لئے..... کہ تمہاری انگلی سے..... خون نکلے گا  
 میری انگلی سے..... پانی نکلے گا  
 اے صحابہ..... تم فرش زمیں پر چلے ہو  
 لیکن میں..... عرش بریں پر چلتا ہوں  
 اے صحابہ..... تم چاندنی میں رہتے ہو!  
 لیکن میں..... چاند کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں



تو..... اَیُّکُمْ مِثْلِیُّ..... تم میں سے میری مثل کون ہے؟  
اب دیکھئے..... میرے رسول ﷺ نے افضل ترین مومنین کی جماعت.....  
یعنی بعد از انبیاء و رسل سب سے افضل ترین جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی  
جماعت ہے..... اس پر نص قرآن موجود ہے۔

تو افضل ترین مومنین کے سامنے آپ ﷺ نے فرمایا اَیُّکُمْ مِثْلِیُّ اور کفار و  
مشرکین کی جماعت کے سامنے فرمایا..... قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ  
یعنی..... معتبر حدیث صحیح اس پر موجود ہے کہ میرے نبی ﷺ نے مومنین کی  
افضل ترین جماعت کے سامنے آپ نے اَیُّکُمْ مِثْلِیُّ..... فرما کر اپنی مثلیت کا  
انکار کر دیا ہے..... یعنی

اعلان کرد و مشرکین سے..... اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ  
مومنین سے..... اَیُّکُمْ مِثْلِیُّ

تو اب مجھے کہنے دیجئے..... کہ:

آج کوئی مومن اپنے نبی ﷺ کو بے مثل مان رہا ہے..... اور کوئی دوسرا نبی  
ﷺ کی مثل ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے..... تو یاد رکھنا کہ اعلان تو دو ہی تھے.....  
ایک مشرکین سے..... دوسرا مومنین سے

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کافروں سے..... اَیُّکُمْ مِثْلِیُّ غلاموں سے  
تو اب جس نے جو سنا ہے..... وہی تو عقیدہ بنا رکھا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ﷺ نے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کیوں فرمایا؟

عزیزان گرامی

اب یہ بات اس کنارے تک تو آگئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو فرمایا

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اور پھر بعد از انبیاء افضل ترین مومنین کی جماعت کو فرمایا

أَنتُمْ مِثْلِي

اب یہاں غور کرنا ہے کہ مشرکین کو مثلیت کا کیوں فرمایا؟

اور مومنین سے..... مثلیت سے انکار کیوں فرمایا

دیکھئے! آج ہم بھی تو امریکہ برطانیہ کو کہہ رہے ہیں کہ ارے ہمارے ملک

پر ڈرون حملے بند کرو..... ارے یہ تو سوچو کہ ہم بھی تو تم جیسے ہیں؟

آج ہماری دکانوں کو کیوں جلایا جا رہا ہے؟

آج ہماری جھونپڑی کو کیوں گرایا جا رہا ہے؟

آج ماؤں کی گود کیوں اجاڑی جا رہی ہے؟

آج نوجوان کی جوانی کیوں سلگائی جا رہی ہے؟

آج ہماری جائیداد کیوں چھینی جا رہی ہے؟

آج ہمارے بچوں کو یتیمی کیوں دی جا رہی ہے؟

آج ہماری عبادت گاہوں کو ٹارگٹ کیوں کیا جا رہا ہے؟

آج ہماری درس گاہوں کو بے رونق کیوں کیا جا رہا ہے؟

ارے جس طرح ہم خود پر ظلم کرنے والے اور نا انصافی کرنے والوں کو آج

صرف ایک سوال کر رہے ہیں..... کہ:

ہمارے گھروں کو آگ لگانے سے پہلے

سوچو تو..... کہ ہم بھی تو تم جیسے ہیں؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہماری دکانوں کو لوٹنے سے پہلے

سوچو تو..... کہ ہم بھی تو تم جیسے ہیں؟

ہماری ماؤں کو رولانے والو

سوچو تو..... کہ ہم بھی تو تم جیسے ہیں؟

ہماری بیٹیوں کو بیوہ کرنے والو

سوچو تو..... کہ ہم بھی تو تم جیسے ہیں؟

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسانی کیلئے آواز اٹھائی:

اسی طرح میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کہ..... مجھے مکہ میں تکالیف دینے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

مجھے شعب ابی طالب میں محصور کرنے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

مجھ پر نماز کی حالت میں او جڑی ڈالنے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

میرے راہوں میں کوڑا ڈالنے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

میرے راستے میں کانٹے بچھانے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

مجھے مکہ سے ہجرت پر مجبور کرنے والو

انسانیت کے ناٹے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میرے چاہنے والے بلال و عمار پر ظلم کرنے والو

انسانیت کے ناطے سوچو تو..... إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

ارے..... مدینے والے نے تو..... مکہ کے کافروں کے ضمیر کو ہلانے کیلئے ان سے انسانیت کے حقوق کے متعلق سوال کیا..... اور اس کیلئے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کافروں سے معیارِ انسانیت کے متعلق ان کی سوچ کے متعلق پوچھا..... اور سوال کیا..... کہ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ..... کہ:

میری راہوں میں کوڑا ڈالنے سے پہلے

میری راہوں میں کانٹے بچھانے سے پہلے

مجھے تکالیف دینے سے پہلے

مجھے بے مقصد کے ستانے سے پہلے

ذرا یہ تو سوچ لو..... کہ:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

میں بھی تو تمہاری طرح بشر ہوں

ارے یہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کفار کو لا جواب کرنے کیلئے ہے..... کفار کے

ضمیر کو جگانے کیلئے ہے عقیدہ بنانے کیلئے نہیں ہے

اور اگر عقیدہ بنانے والی بات لینی ہے..... تو وہ بھی احادیث کی کتب میں

موجود ہے..... اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہ بات ارشاد فرمائی ہے..... تاکہ میرے

غلام قیامت تک اس کو اپنا عقیدہ بنالیں..... وہ کیا بات ہے؟

یعنی.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ..... اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اُس سے عقیدہ بناؤ  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ..... اَنتُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اُس سے عقیدہ بناؤ  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ..... لَسْتُ کَمَا أَحَدٌ مِّنْکُمْ اُس سے عقیدہ بناؤ  
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ..... اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلُکُمْ اُس سے عقیدہ بناؤ  
 ارے یہ وہ فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایمان  
 والے وفادار اور جانثار غلاموں کو ارشاد فرمائے ..... کہ

تم میں سے میرے مثل کوئی نہیں ہے

اب میں یہاں کھلی اجازت دیتا ہوں کہ کوئی بھی ایسی حدیث دکھا  
 دو ..... کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام  
 رضی اللہ عنہم نے کبھی بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہا ہو؟ کبھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت  
 کا انکار کیا ہو؟

یقیناً قیامت برپا ہو سکتی ہے ..... سورج مغرب سے طلوع ہو جائے  
 گا ..... لیکن کوئی مولوی ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں نکال کر دکھا سکے گا .....  
 کہ جس میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی  
 ”مثل“ کہا ہو!

ارے جن کے پاس ایمان نہیں ہے ..... ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

ارے جن کے پاس ایمان ہے ..... ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں

اَیُّکُمْ مِثْلِیْ

اب بشریت میں مثلیت کا دعویٰ کرنے والے تو نا معلوم کس جماعت

سے تعلق بنا رہے ہیں..... لیکن یہ صاف ظاہر ہے..... کہ نبی ﷺ کو بے مثل ماننے والے!

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
عثمان و علی رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
حسن و حسین رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
بلال و سلمان رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
حسان و صفوان رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
ابن مسعود و ابن عوف رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں  
زید و عبدالرحمن رضی اللہ عنہم والا عقیدہ رکھتے ہیں

ارے میرے نبی ﷺ نے خود اعلان فرما دیا

اَنْكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي

تم میرے جیسے نہیں ہو

یعنی.....

جس کریم کی اصل تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
جس کریم کی حیات تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
جس کریم کی امامت تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
جس کریم کی حقیقت تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
جس کریم کی طہارت تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
جس کریم کی حکومت تم جیسی نہیں..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
اور! جو نبی پاک امام مرسلان ہو..... وہ تمہاری مثل کیسے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جونہی پاک سید سیداں ہو..... وہ تمہاری مثل کیسے؟  
 فیصلہ تو بریلی شریف کی درس گاہ میں بیٹھے..... معلم عشق و محبت..... امام  
 دین و ملت..... داعی معرفت و سنت..... امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کر دیا  
 ہے..... کہ:

کس کو کہتا ہے بشر ہوش میں آ ذرا ہوش میں آ  
 میں تو سمجھا کہ اے منکر تیرا ایمان گیا  
 قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ  
 وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



سرکارِ صلی علیہ وسلم کی ذات احسانِ خداوندی

نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ  
بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ  
اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ، فَلَا هَادِيَ  
لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ،  
لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَ  
حَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا  
مُحَمَّدٌ <sup>صَلَّى اللَّهُ</sup> <sub>عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sub>

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بلند آواز سے ایک مرتبہ اور محمد و آل محمد صلی علیہ وسلم پر دُور در پُریہیے !

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَيْكَ الْكَرَامُ وَأَصْحَابُكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

آپ سب حضرات آئے ہیں..... ماہ ربیع الاول کی صبح صادق بہار  
کائنات بن کر آنے والے کی باتیں سننے کیلئے..... تو میں نے ان کے آنے  
کے تذکرے چھیڑنے کیلئے قرآن کی آیت مقدسہ تلاوت کی ہے..... اور  
اس آیت مبارکہ کا تعلق بھی میرے رسول ﷺ کے آنے کیساتھ ہے.....  
اور اگر میں عرش پر جانے کی بات کرتا تو..... سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى  
بِعَبْدِهِ لَوْلَا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى..... والی  
آیت مقدمہ تلاوت کرتا..... لیکن آج عرش پر جانے کی بات نہیں کرنی بلکہ  
آج تو فرش پر آنے کی بات کرنی ہے..... تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں  
ارشاد فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

تحقیق اللہ نے احسان کیا مومنین پر کہ ان میں اپنا رسول مبعوث کیا  
کسی کو بھیجنے کیلئے تین باتیں ضروری ہیں:

اللہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ اللہ نے تمہاری طرف بھیجا..... اور  
ایک آیت مقدسہ میں ارشاد فرمایا..... کہ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

اور بھی اس طرح کی دوسری آیات قرآن پاک میں موجود ہیں کہ جن  
میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجنے کا ذکر فرمایا..... تو اب سب سے  
پہلے یہ بھیجنا جو ہے اس کو سمجھنا ضروری ہے..... اور پھر اس کے بعد بات آگے



بڑھائیں گے

دیکھئے! آپ ایک خط کسی جگہ روراندہ کرتے ہیں تو اس کے لئے بھی تین باتوں کا ہونا ضروری ہے.....:

ایک بھیجنے والا

ایک بھیجا ہوا

ایک جس کی طرف بھیجا گیا

یعنی..... یہ تین باتیں اشد ضروری ہوتی ہیں..... کہ اگر بھیجنے والا ہی کوئی نہیں تو کون بھیجے گا؟ اور دوسری طرف اگر بھیجنے کیلئے ہی کچھ نہیں تو کیا بھیجے گا؟ اور تیسری بات بھی بہت اہم ہے کہ جس کی طرف بھیجا گیا ہے وہ ہی نہیں ہے..... تو کس کی طرف بھیجو گئے؟

تو اب آئیے اپنے موضوع کی طرف کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا..... تو بھیجنے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہوئی..... اور اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تو آنے والی رسول ﷺ کی ذات ہوئی..... اور تیسرا مومنوں کی طرف بھیجا اللہ..... بھیجنے والا ہے

رسول ﷺ..... آنے والے ہیں

اور مومنین کی طرف رسول ﷺ تشریف لائے

تو اب ذرا غور کرنا..... کہ رسول ﷺ کی ذات مبارکہ درمیان میں ہے ادھر اللہ کی طرف بھی رابطہ ہے اور ادھر مخلوق کی طرف بھی رابطہ ہے..... آپ اپنی درمیان والے ہاتھ کی تین انگلیوں کی طرف دیکھیں کہ جو انگلی درمیان والی ہے..... اس کا ہر وقت اوپر والی سے بھی رابطہ ہے اور نیچے والی سے بھی رابطہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہے تو..... پھر

اللہ نے.....

بندوں کو ایمان دینے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو مسلمان بنانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو اخلاق سکھانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو اعمال سکھانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو نماز سکھانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو حج سکھانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو روزہ بتانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

کعبہ کو کعبہ بنانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

بندوں کو مولا سے ملانے کیلئے..... درمیان والا بھیجا

تو اللہ نے سب کچھ اپنے بندوں کو دینا چاہا تو درمیان میں اپنے رسول ﷺ کو رکھا..... کہ اے حبیب ﷺ تمہارا ہر وقت مخلوق سے بھی رابطہ رہے..... اور خالق سے بھی رابطہ رہے

تا کہ بندوں کو معلوم ہو جائے..... کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی ہمیں دے رہا ہے..... وہ رسول ﷺ کے واسطے سے دے رہا ہے

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو اس لئے درمیان میں رکھا..... کہ اے حبیب ﷺ

آپ خدا سے لو..... اور بندوں کو دو

آپ خدا سے سیکھو..... اور بندوں کو سکھاؤ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آپ خدا سے پڑھو ..... اور بندوں کو پڑھاؤ  
 آپ خدا سے لیتے رہو ..... اور بندوں کو دیتے رہو  
 آپ خدا سے قرآن لو ..... اور بندوں کو قرآن دو  
 آپ خدا سے شریعت لو ..... اور بندوں کو شریعت دو  
 آپ خدا سے طریقت لو ..... اور بندوں کو طریقت دو  
 آپ خدا سے معرفت لو ..... اور بندوں کو معرفت دو  
 آپ خدا سے قانون لو ..... اور بندوں کو قانون دو  
 آپ خدا سے اصول لو ..... اور بندوں کو اصول دو  
 آپ خدا سے دستور حیات لو ..... اور بندوں کو دستور حیات دو  
 آپ خدا سے نظام زندگی لو ..... اور بندوں کو نظام زندگی دو  
 آپ خدا سے نظام معاشرت لو ..... اور بندوں کو نظام معاشرت دو  
 اللہ نے نبی ﷺ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان واسطہ بنا کر ..... یہ بتا دیا  
 کہ اے مصطفیٰ ﷺ آپ کو جو چاہئے ..... وہ خدا سے لیتے رہو

اور اے میرے بندو! تمہیں جو چاہئے وہ اس رسول سے لیتے رہو؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو درمیان میں ہوتا ہے ..... منفرد ہوتا ہے:

یہ بات تو ثابت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی بغیر واسطے کے نہیں  
 دیا ..... جو کچھ بھی دیا ہے وہ درمیان والے کے واسطے اور وسیلے کے ذریعے  
 سے دیا ہے

اور ایک بات یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں ..... کہ جو کوئی درمیان میں ہوتا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہے اس میں ایک اعلیٰ کوالٹی ہوتی ہے..... اس کی حیثیت میں ایک انفرادیت ہوتی ہے..... یعنی

جو درمیان میں ہوتا ہے

وہ اوپر والے جیسا بھی نہیں ہوتا

اور..... نیچے والوں جیسا بھی نہیں ہوتا

یعنی..... آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان میں

وسیلہ ہے..... اب جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے برابر سمجھے وہ بھی گمراہ ہے

جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندوں کے برابر سمجھے..... وہ بھی گمراہ ہے

اور پھر ایک اور مزے کی بات بتاؤں؟ کہ

یہ جو آپ کے ہاتھ کی سامنے والی تین انگلیاں ہیں ان میں جو درمیان والی

ہے اس کا اوپر بھی رابطہ ہے اور نیچے بھی رابطہ ہے..... میں یہاں ایک بات عرض

کرنا چاہتا ہوں..... کہ

درمیان والی انگلی اوپر والی انگلی سے جب چاہے مل جائے..... کوئی رکاوٹ

نہیں ہے..... لیکن نیچے والی انگلی ڈائریکٹ اوپر والی سے ملنا چاہے..... تو وہ نیچے

سے اوپر والی سے نہیں مل سکتی..... تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات

اور اپنے بندوں کے درمیان واسطہ بنایا تا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تم جب چاہو مجھ

سے مل لو..... لیکن میری مخلوق اگر میرا قرب حاصل کرنا چاہے تو وہ اس وقت تک

میرا قرب وصول نہیں کر سکتی..... کہ:

جب تک تم سے رابطہ نہ بنا لے

جب تک تم سے واسطہ نہ بنا لے

جب تک تم سے وسیلہ نہ بنا لے  
اگر خدا کا قرب چاہتے ہو تو..... تو پھر مصطفیٰ ﷺ کا قرب پہلے ضروری ہے  
اللہ کا مومنوں پر احسان:

اللہ نے اپنے رسول کو ایسا قرب دیا..... کہ اب جو اس رسول ﷺ کی  
تابعہ داری کرے گا..... محبوب ﷺ کی غلامی اختیار کرے گا..... وہ بھی اللہ کے  
قرب کی لذتیں پائے گا..... وہ بھی عنایت خداوندی کی لطافتیں حاصل کرے گا  
اب اسی ذات پاک کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان قرار دیا ہے  
..... دیکھئے!

اللہ کا احسان..... تو یہ ہماری آنکھیں بھی ہیں  
اللہ کا احسان..... تو یہ ہمارے ہاتھ بھی ہیں  
اللہ کا احسان..... تو یہ ہماری روح بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ ہماری جان بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ اسلام بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ قرآن بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ آسمان بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ زمین بھی ہے  
اللہ کا احسان..... تو یہ پانی بھی ہے  
اللہ کا احسان تو یہ حلال روزی بھی ہے  
اللہ کا احسان تو یہ ہماری بندگی بھی ہے

لیکن قربان جاؤں..... اللہ کی حکمتوں پر کہ جب یہ ہمیں سب کچھ عطا



کیا تو کسی ایک پر بھی احسان کا لفظ نہیں بولتا..... یعنی اللہ نے ہمیں سب کچھ عطا کیا لیکن احسان نہیں بتایا..... لیکن جب ہم میں اپنا رسول مبعوث کیا تو پھر فرما رہا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

تو ثابت ہوا..... کہ اللہ کی نظر میں یہ ہماری روح اور ہماری جان احسان نہیں ہے..... اللہ کی نظر میں

جان کائنات کی ذات ' احسان الہی ہے  
بہار کائنات کی ذات احسان الہی ہے  
محسن کائنات کی ذات احسان الہی ہے  
روح کائنات کی ذات احسان الہی ہے

ہماری روح کو احسان قرار نہیں دیا..... ہماری جان کو احسان قرار نہیں دیا..... اس لئے کہ ہماری روح کی روح بھی ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں..... اور ہماری جان کی جان بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے..... تو اس لئے فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات:

دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں..... لیکن کسی ایک نعمت پر بھی یہ نہیں فرمایا..... کہ لو:

اب تم مومن بن گے..... یہ تم پر احسان ہوا

اب تم مسلمان بن گئے..... یہ تم پر احسان ہوا

اس کے بعد دنیاوی عہدوں کی طرف دیکھ لو!

یہ نہیں فرمایا..... کہ:

اب تم نمازی بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

اب تم حاجی بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

اب تم غازی بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

اب تم مجاہد بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

اب تم سپہ سالار بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

اب تم باکردار بن گئے..... یہ تم پر میرا احسان ہوا

لیکن آؤ دیکھو..... جب اللہ نے..... آمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر فرمایا

تو پھر فرمایا..... لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

جب اللہ نے..... بعثت مصطفیٰ ﷺ کا ذکر فرمایا

تو پھر فرمایا..... لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

یعنی اللہ تعالیٰ نے ذات مصطفیٰ ﷺ کو احسان قرار دیا..... اور آمد

مصطفیٰ ﷺ کو احسان قرار دیا..... یعنی میلاد مصطفیٰ ﷺ کو احسان قرار دیا۔

### 1- نکتہ!

اب جب اس آیت مقدسہ کے مبارک الفاظ پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ

تعالیٰ نے تو اس احسان والی آیت مقدسہ میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کیا ہے.....

ارے بعثت کا ذکر ہے تو یہی تو میلاد شریف ہے۔

تو اب پھر ایک مرتبہ اس آیت مقدسہ کے الفاظ پر غور کرنا ہوگا..... کہ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کہ..... اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان فرمایا ہے:  
تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے مومنین پر یہ احسان کیا ہے..... بھی دیکھو تو  
آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ میلاد مصطفیٰ ﷺ پر اعتراض بھی کر رہے  
ہیں..... اور اس کو بدعت بھی بتا رہے ہیں..... اور کھل کھلا کر اس کی مخالفت بھی کر  
رہے ہیں تو پھر..... مجھے یہ نکتہ سمجھ میں آیا..... کہ:

جن میں رسول آئے ہیں

جن پر احسان ہوا ہے

وہ تو مومنین ہیں..... یہ شرط ہم نے نہیں لگائی بلکہ یہ مومنین کا خاص طور پر  
ذکر اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں کیا ہے..... کہ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

تحقیق اللہ نے احسان فرمایا مومنین پر

غور کرنا کہ یہ نہیں فرمایا!

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ

کہ..... تحقیق اللہ نے احسان کیا لوگوں پر

نہیں..... اَلنَّاسُ نہیں فرمایا بلکہ ”مومنین“ کا ذکر کیا ہے..... کہ یہ آمد  
مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مومنین سے کیا جا رہا ہے..... ارے آج مومنین ہی تو میلاد  
مصطفیٰ ﷺ کو مان رہے ہیں؟..... اب جو انکار کرتا ہے تو وہ کرتا رہے..... اللہ  
نے ان کو کب کہا ہے..... اللہ نے تو مومنین کو کہا ہے

آج مومنین..... ہی میلاد مصطفیٰ ﷺ مناتے ہوئے نظر آ رہے ہیں

آج مومنین..... ہی میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفل کرواتے ہوئے نظر آ رہے ہیں

آج مومنین ..... ہی بارہ ربیع الاول کو بازار سجا رہے ہیں  
 آج مومنین ..... ہی بارہ ربیع الاول کو جلوس نکال رہے ہیں  
 آج مومنین ..... ہی گلی گلی یا رسول یا رسول کے نعرے لگا رہے ہیں  
 آج مومنین ..... ہی نگر نگر آمد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم مچا رہے ہیں  
 ارے حق بھی تو ان کا ہی بنتا ہے ..... اس لئے کہ قرآن نے بھی تو مومنین  
 سے فرمایا ہے ..... کہ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ  
اللہ نے احسان کیوں جتایا؟

جب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہمیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک اور  
 بعثت مبارکہ کے متعلق ہی یہ الفاظ ملتے ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا  
 تحقیق اللہ نے مومنین پر احسان کیا کہ ان میں اپنا رسول بھیجا  
 تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تو انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے رہے ہیں  
 ..... پہلے بھی تو بہت سارے مرسلین علیہم السلام اس دنیا پر انسانیت کی ہدایت و رہنمائی  
 کیلئے تشریف لائے ہیں! ..... لیکن کسی کی آمد پر احسان نہیں فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ..... شیث علیہ السلام آئے

لیکن احسان نہیں فرمایا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ..... اسحاق و اسماعیل علیہم السلام آئے

لیکن احسان نہیں فرمایا



حضرت یعقوب علیہ السلام کے بعد ..... یوسف علیہ السلام آئے

لیکن احسان نہیں فرمایا

حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد ..... یحییٰ علیہ السلام آئے

لیکن احسان نہیں فرمایا

یہ تو ان نبیوں کی بات تھی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال اولاد بصورت

انبیاء عطا فرمائی ..... لیکن ان میں سے کسی کے لئے احسان نہیں فرمایا اور پھر اقوام

عالم کے پاس بھی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام آئے ..... یعنی

قوم عاد کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم ثمود کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم ہود کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم صالح کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم یونس کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم لوط کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

قوم نوح کے پاس بھی نبی آئے ..... لیکن احسان نہیں فرمایا

یعنی پہلے کسی کے لئے بھی احسان کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ..... خوشخبریاں

دی جاتی رہی ہیں ..... بشارتیں ملتی رہی ہیں ..... ہدایت و رہنمائی کے تذکرے

ہوتے رہے ہیں ..... لیکن تاریخ گواہ ہے کہ پہلے کسی کے لئے احسان کا ذکر

نہیں فرمایا

لیکن امت محمدی کے لئے جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر فرمایا تو مومنین

پر احسان خداوندی کا ذکر ساتھ فرمایا ..... آخر کیوں؟

## 2- نکتہ!

دیکھئے..... اگر کوئی کسی ضرورت مند کو کپڑا دے..... یا روٹی دے تو یہ عنایت ضرور ہے..... لیکن اگر کوئی کسی کیلئے جان دے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں نے اس کو بچانے کیلئے اپنی جان دے دی ہے..... اس جان کے دینے کو احسان مانا جاتا ہے

یعنی روٹی باہر کی چیز ہے..... کپڑا باہر کی چیز ہے..... لیکن جان ایک انسان کیلئے بہت قیمتی چیز ہے..... اس لئے کہ یہ اندر کی چیز ہے اور اگر یہ اندر کی چیز چلی گی تو پھر اس کے پاس اور کوئی چیز ایسی قیمتی نہیں رہے گی اس لئے اس جان کے دینے کو احسان کہا جاتا ہے..... بلا تشبیہ و بلا تمثیل!

دوسرے انبیاء و مرسل بھی تو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے..... لیکن احسان نہیں جتایا..... لیکن جب وہ بے مثال دیا:

جو اس کا نور ہے

جو اس کی پہچان ہے

جو اس کا مقرب ہے

جو اس کا خاص ہے

جو اس کا پیارا ہے

جو اس کا محبوب ہے

جس کو اللہ نے قرب خاص میں رکھا تھا

جس کو اللہ نے بنا کر دیکھنے کیلئے رکھا تھا

جس کو بنا کر اللہ نے قدرت کے حجاب میں رکھا تھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جس کو بنا کر اللہ نے رحمت کے حجاب میں رکھا تھا  
اب اس سے زیادہ معتبر اور قیمتی چیز اور کوئی نہیں تھی تو جب خالق نے اپنے  
مومنین بندوں کو:

وہ اپنا پیارا عطا کر دیا  
وہ اپنا مقرب عطا کر دیا  
وہ اپنا خاص عطا کر دیا  
وہ اپنا محبوب عطا کر دیا

تو پھر فرمایا..... کہ:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کائنات سجائی گی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے:

اب دیکھئے جس طرح سے ایک مکان بنانے والا بڑی محبت و لگن سے  
ایک مکان تیار کرے..... لیکن پھر اس کو خیال آئے گا کہ ابھی تو ڈھانچہ  
کھڑا ہوا ہے ابھی اس کو مزید سجانے کی ضرورت ہے..... پھر اس مکان  
کی خوبصورتی میں اضافے کیلئے اس کو طرح طرح کے کلروں سے سجایا  
جاتا ہے..... اس کے اندر کولائٹوں سے روشن کیا جاتا ہے..... اس کے  
صحن کو دلکش پودوں سے زیبائی دی جاتی ہے..... تو پھر جب کسی کو کہا جاتا  
ہے کہ آؤ اب اس میں یہ سب تمہارے لئے بنایا گیا ہے تو پھر اس میں  
مکان بنانے والے کا خلوص بھی نظر آ رہا ہوتا ہے..... اس کی محبت بھی  
ثابت ہو رہی ہوتی ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

لیکن قربان جاؤں

جب اس زمین کے سینے کو سنوار دیا گیا..... جب زمین کو پہاڑوں سے مضبوط بنا دیا گیا

جب غاروں کو محفوظ بنا دیا گیا  
 جب دریاؤں کو روانی دے دی گئی  
 جب سمندروں کو طغیانی دے دی گئی  
 جب درختوں کو بلند قامتی دے دی گئی  
 جب پودوں کو جوانی دے دی گئی  
 جب پھولوں کو خوشبو کا حسن دے دیا  
 جب پھلوں کو ذائقہ و مٹھاس دے دیا  
 جب گلیوں کو شبنم دے دیا گیا  
 جب کھیتوں کو ہریالی دے دی گئی  
 جب باغات کو خوبصورتی دے دی گئی

تو پھر اللہ نے فرمایا کہ اے محبوب آؤ اب اس مکان کو بھی آ کر دیکھو.....  
 جس کو ہم نے تیری خاطر سجایا ہے..... اور اب اس زمین پر آ کر اس کو اوّل مَآ  
 خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی..... کے نور سے منور کر دو!

اور جن کی طرف آپ تشریف لائے..... ان تمام میں سے ایک  
 جماعت کا ذکر فرما دیا..... کہ محبوب ﷺ کا استقبال صرف مومنین ہی  
 کریں..... تو فرمایا: کہ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَيْكَ يَا أَصْحَابَكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
نُورُ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ کی وضاحت:

رسول اللہ ﷺ نے اپنا سب سے پہلا جو تعارف کروایا..... وہ نور خدا ہونے کے حوالے سے کروایا جبکہ کوئی بھی اس دنیا ارض و سما میں نہیں تھا..... بلکہ ارض و سما کا وجود بھی نہیں تھا..... سرکار ﷺ سے سوال کیا گیا..... کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے کس کو پیدا کیا گیا..... تو جواب میرے رسول ﷺ کی زبان اقدس سے سینے..... آپ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا معلوم ہوا کہ جب اللہ کے سوا کسی کا بھی حوالہ موجود نہیں ملتا..... اس وقت بھی میرے رسول ﷺ کے نور کا حوالہ موجود تھا۔

### 3- نکتہ!

اب ایک بات یہاں بہت ضروری ہے..... وہ یہ بات ہے کہ جو لوگ رسول ﷺ کو اللہ کا نور مان رہے ہیں وہ کیسے مان رہے ہیں؟ اور جو لوگ انکار کر رہے ہیں وہ کس دلیل سے انکار کر رہے ہیں؟..... یہاں پر یہ دونوں باتیں وضاحت سے بیان کرنا انتہائی ضروری ہیں۔

سب سے پہلے ان لوگوں کی بات کرتا ہوں کہ جو رسول ﷺ کو نور خدا نہیں مانتے..... کیا وجہ؟

یعنی آقا ﷺ کے نور خدا ہونے پر اعتراض کرنے والے اور



اس صفت نوری کا انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ جب آقا ﷺ کو اللہ کا نور تسلیم کر لیا تو پھر اس پر ثابت ہوا کہ اللہ کا نور کم ہو گیا..... یعنی نور کوئی میٹر مل نہیں ہے کہ اس سے کوئی دوسری چیز بن سکے!.....  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

### اعتراض کا جواب:

دیکھئے یہ بات تو تب کی جائے کہ جب اللہ کے نور کو کوئی چیز مانا جائے..... یعنی مجھے یہاں یہ کہنا ہے کہ میرا رب کوئی چیز نہیں ہے..... اور نہ ہی اس کی تمام صفات میں سے کوئی صفت جز ہے..... بلکہ وہ تو کل سے بھی پاک ہے

ہاں! ہاں اللہ کے نور کو نہ جز کہہ سکتے ہو..... اور نہ ہی کل کہہ سکتے ہو!..... وہ اس لئے کہ وہ خلاق عالم تو جز کا بھی خالق ہے..... اور کل کا بھی خالق ہے..... اور خود نہ کوئی جز ہے اور نہ کل ہے..... اور جز اس لئے نہیں ہے کہ اگر اس کو جز مان لیں تو جز کی ترکیب ہوگی اور جس کی ترکیب ہو وہاں حدود بھی ہوگا..... اور اگر حدود مان لیا جائے تو یہ اللہ کی لازوال ذاتی صفت کے خلاف ہوگا..... اور اسی طرح کل کا بھی حکم ہے!

تو اس لئے میرا خدا جز سے بھی پاک ہے اور کل سے بھی پاک ہے!  
اور جز کی تقسیم بھی تم بنا رہے ہو اور کل کی حد بھی تم مقرر کر رہے ہو؟  
آؤ دیکھو!

اب گل کس کو کہتے ہیں؟ یعنی بہت سارے اجزا کو یکجا کیا جائے..... بہت سارے جڑوں کو اکٹھا کیا جائے تو پھر کل بنتا ہے..... یعنی اگر خدا کی ذات کو یا



اس کی کسی صفت کو کل مانو گے تو پھر اس سے پہلے اس کے جز بھی مانو گے..... تو تم بتاؤ کہ کیا خدا کی جز ہو سکتی ہے؟

تو اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی ذات کیلئے جز کا لفظ نہیں بولا جائے گا..... اس لئے کہ وہ تو جز کا بھی خالق ہے..... اور کل کا بھی خالق ہے

جب یہ بات ثابت ہوگی تو اب یہ عقیدہ غلط ثابت ہوا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جز ہے تو یہ صحیح نہیں ہے..... بلکہ صرف گمراہی ہی گمراہی ہے

آئیے اب اس کی وضاحت بھی کر دوں کہ ہم اہلسنت وجماعت والے سنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نور کیسے مانتے ہیں؟

ہمارا عقیدہ یہ ہرگز نہیں کہ اللہ کے نور سے نور جدا ہو کر پھر نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آیا..... نہیں نہیں ہمارا یہ عقیدہ ہرگز ہرگز نہیں ہے..... بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے!

کہ اللہ تعالیٰ کے نور ذاتی کی تجلی سے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آیا اللہ کے نور کے فیض سے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آیا

بلا تشبیہ

اب دیکھئے کہ جس طرح آسمان پر سورج دن کو روشن ہوتا ہے اور آپ زمین پر اپنے گھر کی چھت پر ایک شیشہ یعنی آئینہ رکھیں..... تو آپ کو آسمان والا سورج مکمل اس شیشے میں نظر آئے گا..... اور اسی طرح ایک شیشے سے زیادہ اگر آپ ہزاروں شیشے بھی چھت پر رکھ دیں اور علیحدہ علیحدہ سب کو دیکھیں تو آپ کو سب میں سورج کا عکس نظر آئے گا۔

اب بتاؤ کہ

اب بتاؤ کہ..... وہ شیشہ جو ہے..... کیا سورج کا جز بن گیا ہے؟  
 نہ وہ شیشہ جو ہے..... کیا سورج کا حصہ بن گیا ہے؟  
 وہ شیشہ جو ہے..... کیا سورج بن گیا ہے؟  
 نہیں کوئی بھی صاحب عقل یہ نہیں کہے گا..... کہ وہ شیشہ سورج کا حصہ بن گیا ہے  
 یا کوئی شعور اور علم رکھنے والا یہ نہیں کہے گا..... کہ وہ سورج کی روشنی اب کم ہو گئی ہے  
 بلکہ یہ کہا جائے گا کہ یہ شیشہ سورج کی روشنی کا مظہر بن گیا ہے..... یہ اس  
 کی روشنی کے فیض سے اس کا عکس بن گیا ہے۔  
 دیکھئے!

نہ ہی تو شیشہ سورج کا جز بنا ہے

نہ ہی تو شیشہ سورج کا حصہ بنا ہے

نہ ہی تو شیشہ سورج کی روشنی میں کمی کرنے والا بنا ہے

بلکہ سورج کی روشنی اس کو اپنے فیض سے روشن کر رہی ہے..... اس کو چمکا

رہی ہے اور اس میں سورج نظر آ رہا ہے..... وہ شیشہ خود سورج نہیں بنا..... اور

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم جو اللہ کے نور سے مانتے ہیں یہ عقیدہ حدیث سے بنایا ہے..... اور

بلا تشبیہ عرض کر رہا ہوں..... کہ:

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ

بے شک اللہ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے خلق کیا

یعنی..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک صفات الہی کی مظہر ہے..... اللہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



نے اپنے نور کے فیض سے نور محمدی کو پیدا فرمایا..... اپنے نور کے عکس سے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود بخشا

اب اللہ کا نور کوئی جز نہیں بنا..... کوئی کم نہیں ہوا..... کوئی مخلوق نہیں بنا..... کوئی میٹرل نہیں بنا..... بلکہ اللہ کا نور اپنی شان کے لائق جتنا ہے وہ اللہ ہی جانتا ہے..... اور وہ پورے کا پورا ہے..... لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اس نور کا مظہر ہے..... اسی لئے ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو نور خدا کہتے ہیں یعنی..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک جمال حق کا ایسا بے مثال اور لا جواب آئینہ ہے..... کہ ایک آئینے میں جو سورج کا نور نظر آئے گا وہ شیشے کا نہیں بلکہ سورج کا نور ہوگا..... اس لئے کہ اصل نور سورج کا ہے..... اصل روشنی سورج کی ہے آئینہ تو اس نور کا مظہر ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو نور نظر آ رہا ہے..... وہ نور خدا کا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے خلق کرنے میں حکمت:

ابھی کوئی مکان بنا نہیں ہے..... لیکن مکان والے کو پہلے پیدا کیا گیا  
ابھی کوئی رسول آیا نہیں ہے..... لیکن امام مرسلان کو پہلے پیدا کیا گیا  
ابھی کوئی نبی آیا نہیں ہے..... لیکن امام الانبیاء کو پہلے پیدا کیا گیا  
اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں..... کہ جب کسی کیلئے کوئی مکان تیار کیا جاتا ہے  
تو پہلے وہ مکان والا موجود ہوتا ہے..... مکان بعد میں بنتا ہے..... تو جس کے  
صدقے سے پوری کائنات وجود میں آنے والی ہے:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جس کے صدقے میں..... نبیوں کو نبوت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... رسولوں کو رسالت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... اماموں کو امامت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... صدیقیوں کو صداقت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... شہیدوں کو شہادت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... حکیموں کو حکمت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... فصیح کو فصاحت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... بلغ کو بلاغت ملنے والی ہے  
 جس کے صدقے میں..... خیرامت کو خیرات ملنے والی ہے  
 سب سے پہلے اس ہستی پاک کو وجود بخشا گیا..... باقی پوری کائنات  
 کو آپ ﷺ کے صدقے سے:

وجود بخشا گیا ..... حسن بخشا گیا  
 دم بخشا گیا ..... حیات بخشی گئی  
 الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
 وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

#### 4- نکتہ!

اب نور مصطفیٰ ﷺ کے اس زمین پر ظہور فرمانے میں کیا حکمت تھی..... وہ  
 تو میں نے ابھی عرض کر دیا..... کہ بھئی جس کے لئے یہ بارات سجائی تھی تو اب اگر  
 دولہا ہی نہ آتا تو وہ بارات کس کام کی تھی؟..... ارے جس کے صدقے یہ پوری  
 کائنات سجائی تھی..... اگر وہ 'باعث وجود کائنات' ہستی ہی تشریف نہ لاتی تو پھر



اس کائنات کا حسن کس کام کا تھا؟

لَوْلَاكَ لَمْ يَخْلُقْتُ الْاَفْلَاكَ

لَوْلَاكَ لَمْ يَخْلُقْتُ الدُّنْيَا

اسی ذات کے بارے ہی تو فرمایا تھا..... لیکن اب یہاں ابھی ایک اور نکتہ آپ کو دے رہا ہوں..... تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس ”نور محمدی“ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے پیدا کرنے میں کیا حکمت تھی؟

دیکھئے! ایک مثال سے مسئلہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ بات کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے..... کہ ایک حاجی صاحب بس اللہ نے کرم کیا اور اپنے گھر کی زیارت کے لئے منظوری ہو گئی..... تو حاجی صاحب! بس حج پر روانگی کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں..... اپنی گلی کے کونے پر واقع جامع مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت سے تشریف لے گئے اور جب وہاں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو باہر ایک طرف ایک ریڑھی پر..... ایک شخص چھوٹے چھوٹے پودے..... ننھے ننھے پودے بیج رہا ہے..... کچھ نمازی حضرات وہاں کھڑے ہو گئے..... تو ایسے میں حاجی صاحب بھی ان کے قریب آئے اور پودوں کو دیکھنا شروع ہو گئے اور جب دیکھا تو ان سارے بلکہ بہت سارے حسیں پودوں میں ایک گلاب کا پودا پڑا مسکرا رہا تھا..... جو کہ

دوسروں سے سب سے زیادہ حسین لگ رہا تھا

دوسروں سے سب سے زیادہ منفرد لگ رہا تھا

دوسروں سے سب سے زیادہ دلکش لگ رہا تھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



دوسروں سے سب سے زیادہ پرکشش لگ رہا تھا

تو حاجی صاحب نے بھی محبت کی نظروں سے اسے اٹھایا..... اور ہاتھ میں لیا اور اس ریڑھی والے سے اس کے دام پوچھے..... تو وہ کہنے لگا کہ جناب یہ ایک ”سوروپے“ میں ملے گا

اب وہ پودا جو گلاب کا پودا تھا..... اور دوسرے سب سے منفرد اور دلکش لگ رہا تھا..... حاجی صاحب نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک سو روپیہ نکال کر اس ریڑھی والے کو دیا اور اس سے گلاب کا ننھا سا پودا ہاتھ میں لیا اور چل پڑے۔

گھر میں لا کر اپنے سفر کی باقی تیاری میں لگ گئے..... اور اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ دیکھو یہ بہت خوبصورت گلاب کا ایک پیارا سا پودا ہے اس کو گھر کی کیاری میں مٹی میں جگہ بنا کر لگا دو۔

خیر بیٹے نے والد گرامی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پودا گھر میں موجود کیاری کے سینے میں جگہ بنا کر وہاں لگا دیا..... اب حاجی صاحب کی توجہ کیلئے روانگی تھی..... حاجی صاحب اپنے شیڈول کے مطابق زیارت بیت اللہ کے لئے روانہ ہو گئے..... حاجی صاحب ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ سعودیہ میں گزار کر..... اپنے گھر واپس تشریف لائے گھر والوں کو ملے..... رشتہ داروں کو ملے..... محلے والوں سے ملے..... مبارکباد وصول کیں ایک دن تو اسی مصروفیت میں گزر گیا..... اور دوسرے دن صبح جب نماز فجر سے اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر حاجی صاحب اپنے گھر کے صحن میں چہل قدمی کر رہے تھے



..... تو فوراً سوا مہینہ پہلے خریدے ہوئے ننھے گلاب کے پودے کا خیال آیا..... تو حاجی صاحب فوراً گھر کے اس حصے میں گئے جہاں کہ پودے لگائے ہوئے تھے۔

تو اس وقت حاجی صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی..... کہ جب انہوں نے اس پیارے گلاب کے پودے کو دیکھا کہ وہ تو سرخ گلاب کے پھولوں سے مزین..... جھوم جھوم کر دیکھنے والوں کو دعوتِ نظارہ دے رہا تھا..... تو حاجی صاحب کے منہ سے فوراً پیار کے ساتھ نکلا..... کہ واہ میرا گلاب! تو ابھی یہ بات حاجی صاحب کے منہ سے نکلی ہی تھی..... کہ زمین بول اٹھی! کہ محترم یہ آپ کا گلاب نہیں اس لئے کہ آپ نے تو صرف 100 روپیہ خرچ کیا تھا..... اصل میں اس پر میرا احسان ہے کہ جس نے اس کو اپنا سینہ چیر کر جگہ دی..... اس کو پناہ دی..... اس کو رہنے کو مسکن دیا..... اپنی سختی اس پر محسوس ہونے نہیں دی میں نے اپنی نرمی کو اس کی راحت و سکون کیلئے..... اور پروان چڑھنے کیلئے وقف کئے رکھا..... اس لئے مٹی بولی..... کہ اس گلاب پر تو میرا احسان ہے

اور ایسے میں ہی ایک اور آواز بلند ہوئی..... کہ اے حاجی صاحب اس گلاب کے تم مالک کیسے بن گئے؟ ارے اس پر تو میرا احسان ہے..... اور وہ احسان جتانے والی ”ہوا“ تھی..... وہ ہوا کہنے لگی کہ حاجی صاحب اس مٹی نے تو صرف اس کو اپنے سینے میں جمائے رکھا..... لیکن انصاف کرو کہ احسان تو میرا ہے کہ میں نے گرمی کی شدت میں بھی اس کو جھولے دیئے..... میں نے ٹھنڈک کے جھونکوں کو اکٹھا کر کے آپ کے گلاب کی جھولی میں ڈال دیا.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جب یہ مرجھانے لگتا تو میں اس کو لوریاں دینے لگ جاتی..... اور اس طرح سے دن گزرتے گئے..... یہ گلاب پروان چڑھتا گیا اور اب جب یہ جوان ہو گیا..... تو آپ میرا احسان ہی نہیں مان رہے؟..... بلکہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو میرا گلاب ہے..... ذرا تو انصاف کرو! خیر ”مٹی“ کے بعد ”ہوا“ نے بھی کہہ دیا کہ اس پر میرا بڑا احسان ہے..... کہ آج یہ جوان ہے تو پھر حاجی صاحب ابھی مٹی اور ہوا کے دعویٰ کی سوچ میں ہی تھے کہ صبح کی ”شبہنم“ بھی بول اٹھی اور کہنے لگی..... ارے حاجی صاحب مجھے کس طرح بھول گئے اس گلاب پر تو سب سے زیادہ میرا احسان ہے..... میں صبح کے وقت اس کے منہ کو دھلاتی رہی ہوں..... میں اس کو تازگی دیتی رہی ہوں..... میں اس کو دلکشی اور شگفتگی دیتی رہی ہوں

ارے یہ مٹی جو اس پر احسان کا دعویٰ کر رہی ہے..... یہ تو کبھی گرم ہوتی تھی اور کبھی حد سے زیادہ ٹھنڈی ہوتی تھی..... اور یہ ”ہوا“ جو اس گلاب پر احسان کا دعویٰ کر رہی ہے..... یہ بھی کبھی آہستہ ہوتی تھی..... اور کبھی تیز چلتی تھی..... اصل میں اس گلاب پر تو میرا احسان ہے..... کہ میں نے بلاناغہ اس کو طراوت دی ہے..... اس پر تازگی کے نقش چھوڑے ہیں اس کے حسن میں اضافہ کیا ہے..... تو دلکشی اور صفائی دی ہے..... اس لئے اس پر تو احسان میرا ہے؟

غور کیجئے! کہ ایک گلاب ہے اور اس پر احسان کرنے کے دعویدار کتنے کھڑے ہو گئے ہیں؟  
اس لئے..... کہ:

مٹی پہلے تھی..... گلاب بعد میں تھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہوا پہلے تھی..... گلاب بعد میں تھا  
 شبنم پہلے تھی..... گلاب بعد میں تھا  
 تو اللہ تعالیٰ نے بھی سب سے پہلے اپنے محبوب ﷺ کے نور بے مثال کو بنایا  
 ..... تاکہ بعد میں آنے والوں میں سے کوئی یہ نہ کہہ سکے..... کہ نور مصطفیٰ ﷺ پر تو  
 میرا احسان ہے..... اسی لئے..... تو!  
 سرکار ﷺ فرماتے ہیں

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي  
 سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا ہے  
 آپ ﷺ پر ”مٹی“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ مٹی سے پہلے ہیں  
 آپ ﷺ پر ”ہوا“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ ہوا سے پہلے ہیں  
 آپ ﷺ پر ”روح“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ روح سے پہلے ہیں  
 آپ ﷺ پر ”آسمان“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ آسمان سے پہلے ہیں  
 آپ ﷺ پر ”جہان“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ جہان سے پہلے ہیں  
 آپ ﷺ پر ”فرشتوں“ کا احسان ہو نہیں سکتا  
 اس لئے کہ آپ فرشتوں سے پہلے ہیں

آپ ﷺ پر سانسوں کا احسان ہو نہیں سکتا

اس لئے کہ آپ سانسوں سے پہلے ہیں

آپ ﷺ پر ”انسانوں“ کا احسان ہو نہیں سکتا

اس لئے کہ آپ انسانوں سے پہلے ہیں

آپ ﷺ پر ”نبیوں“ کا احسان ہو نہیں سکتا

اس لئے کہ آپ نبیوں سے پہلے ہیں

آپ ﷺ پر ”رسولوں“ کا احسان ہو نہیں سکتا

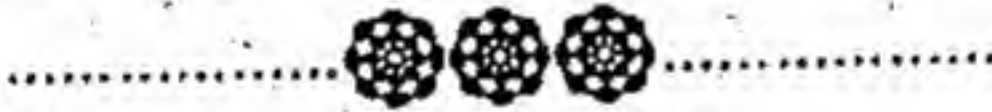
اس لئے کہ آپ رسولوں سے پہلے ہیں

اسی لئے تو رب نے اپنے محبوب کے نور کو سب سے اول تخلیق فرمایا.....

تاکہ کوئی میرے محبوب پر احسان کا دعویٰ نہ کرے..... بلکہ یہ تو خود احسان خداوندی بنکر آئے ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع.....قرآن اور اہلبیت

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ <sup>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sup> غَلَبَ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

عزیز علماء کرام..... سادات کرام..... اور معزز سامعین و حضرات..... میں  
عرس پاک کی اس عظیم محفل پاک میں شرکت پر آپ حضرات کو مبارک باد پیش  
کرتا ہوں۔

رات کا کافی وقت بیت چکا ہے اور میں یہ بخوبی جانتا ہوں..... کہ اب لوگ  
سننا چاہتے ہیں اور کچھ سونا ہی چاہتے ہیں..... تو محفل سے اگر کسی کو اٹھنا بھی ہو تو  
صرف ضرورتاً ہی اٹھا جائے..... ورنہ کوشش کی جائے کہ میں جتنی دیر بھی بات  
کروں اس کو ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا جائے۔

حضرت علامہ محمد اشرف کانپوری نے اپنی تقریر میں اس مسئلے کو چھیڑ کر چھوڑ  
دیا..... اب میں پھر اس مسئلہ کو چھیڑنے جا رہا ہوں۔  
محنت کرنے والے کی ایک سوچ:

یہ تو ایک حقیقی بات ہے..... کہ جب کوئی آدمی محنت شاقہ کے بعد انتہائی لگن  
اور جدوجہد کے بعد کوئی چیز بناتا ہے..... تو پھر اس کو بنانے کے بعد..... اس بنی  
ہوئی چیز کو بچانے کی فکر زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔

مثلاً ایک کاروباری نے اپنی دکان بنانے کیلئے انتھک محنت کی..... چاہے  
جتنی بھی کرنی پڑی ہو..... اور ایک تاجر نے اپنے کاروبار کو عروج دینے کیلئے  
بہت محنت کی..... اور کاروبار کو شروع کر لیا..... اس کے لئے چاہے اسے جتنی بھی  
محنت کرنی پڑی ہو..... لیکن جب کارخانہ بن گیا۔  
جب دکان بن گئی



جب کاروبار شروع ہو گیا..... اب یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ آگے کام کیسے چلے گا؟

اب مارکیٹ میں مال کیسے فروخت ہوگا؟  
تو وہ اس کا بھی مکمل طور پر انتظام کرتا ہے..... لیکن ایک فکر پھر تھوڑے عرصے کے بعد آگھیرتی ہے..... کہ اب میری اولاد جوان ہو چکی ہے..... وہ میرے اس کاروبار کو..... میرے اس کارخانے کو میری اس انڈسٹری کو قائم رکھ سکے گی کہ نہیں؟

ارے دور کیوں جاتے ہو..... یہاں شیخ اعظم سے ہی پوچھ لو..... کہ انہوں نے ”جامعہ شیخ اشرف“ بنایا ہے..... اب ان کو بھی مستقبل کے بارے میں یہ فکر ہے کہ آگے چلے گا کہ نہیں؟ میری زندگی کے بعد یہ چلے گا بھی کہ نہیں؟  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے متعلق فکر:

عزیز دوستو!

یہ بات تو آپ کے ذہن میں بیٹھ گئی..... اور آپ حضرات کے تجربے میں بھی یہ بات ہے کہ جو بھی چیز تیار کر کے رکھی جائے..... اس کے متعلق فکر ضرور ہوتی ہے..... کس کی فکر ہوتی ہے؟ کیسی فکر ہوتی ہے؟

فکر..... اس قیمتی چیز کی بقا کی ہوتی ہے

فکر..... اس قیمتی اثاثے کی حفاظت کی ہوتی ہے

فکر..... اس سرمائے کو بچانے کی ہوتی ہے

فکر..... اس عزیز چیز کی نگہداشت کی ہوتی ہے

یقیناً یہی فکر میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی امت کے متعلق پیدا ہوئی..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پیٹ پر پتھر باندھ کر امت بنائی  
 مکہ سے ہجرت کر کے امت بنائی  
 شعب ابی طالب میں محصور رہ کر امت بنائی  
 راستوں میں کانٹے برداشت کر کے امت بنائی  
 دشمنوں سے پتھر کھا کر امت بنائی  
 بدر و احد میں خون بہا کر امت بنائی  
 فاقے برداشت کئے اور امت بنائی  
 تو پھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ فکر لاحق ہوئی..... کہ:

اسلام آ گیا..... دین چھا گیا  
 معرفت پہنچ گئی..... شریعت پھیل گئی  
 دین بیان ہو گیا..... رب کا قرآن آ گیا  
 اور اب فکر یہ ہے کہ آگے یہ سب کچھ بچانا کیسے ہے..... آگے اس سب کچھ  
 کو قائم رکھنا کیسے ہے؟ یعنی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی محنت اور رب کے حکم سے  
 یہ امت بنائی اب اس امت کے متعلق فکر تھی..... کہ:

کہیں..... بھٹک تو نہیں جائے گی  
 کہیں..... بہک تو نہیں جائے گی  
 تو اس لئے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کی ”بقا“ کا دائمی نسخہ بتا دیا  
 ..... کہ اے میرے امتیو! میں تمہیں دو چیزیں دے رہا ہوں! ان دونوں کو تھامے  
 رکھنا:

تمہیں کبھی آج نہیں گی



تمہیں کبھی گمراہی نہیں آئے گی  
تمہیں کبھی الجھن نہیں آئے گی

اور ان دو چیزوں میں سے!

ایک قرآن ہے..... دوسری اہلبیت ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَلَمٍ

1- نکتہ:

عزیزان گرامی!

اب یہاں بھی انتہائی توجہ کی بات ہے..... کہ میرے نبی ﷺ نے فرمایا

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں

اب توجہ کرنا اس حدیث پاک کے مبارک الفاظ پر کہ میرے نبی ﷺ نے

یہ نہیں فرمایا..... کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں

میرے نبی ﷺ نے قیمتی نہیں فرمایا..... بھاری چیزیں فرمایا ہے!

اس لئے کہ کچھ چیزیں قیمتی تو ہوتی ہیں..... لیکن بھاری نہیں ہوتی

مثلاً..... امریکن ڈالر کو دیکھ لیں..... وہ قیمتی تو ہے..... لیکن بھاری نہیں ہے

امریکن ڈالر..... ہاتھ میں رکھو پھونک مارو، اڑ جائے گا۔

پاکستانی سوکا نوٹ..... ہاتھ میں رکھو پھونک مارو اڑ جائے گا۔

تو میرے رسول ﷺ نے قرآن اور اہلبیت کو بھاری قرار دیا..... وہ اس

لئے کہ رسول ﷺ نے اپنے فرامین مطہرہ سے واضح فرما دیا کہ تم ان دونوں کی

قیمت کا اندازہ تو کر نہیں سکتے..... اس لئے..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اہلبیت اور قرآن کی قیمت کا اندازہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں  
اب تم یہ ذہن میں رکھو کہ تمہیں دو بھاری چیزیں دے رہا ہوں  
قرآن بھاری اس لئے ہے..... کہ اگر کوئی غلط تفاسیر بھی کرتا رہے..... تو  
تفسیر کرنا تو اس بندے کے اپنے بس میں ہے..... لیکن قرآن کا ایک حرف بھی  
اپنی جگہ سے کوئی ہلا نہیں سکتا..... اہلبیت بھاری اس لئے ہیں..... کہ اگر کوئی یزید  
جیسا فاسق و فاجر فوج لیکر بھی چڑھ جائے تو نبی ﷺ کے اہلبیت کو اپنے ”مقاصد  
صالحہ“ سے ایک انچ بھی ہلانہ سکے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وآلہٖ

”امت کی کامیابی کا نسخہ“

اب جس طرح سے ایک کام شروع کرنے والے کو پھر اس کام کو  
بچانے کی فکر ہوتی ہے..... اسی طرح جب سید کائنات ﷺ نے اپنے رب  
سے دین حاصل کر کے اپنی امت کے سامنے پیش کیا..... تو پھر وہ ایمان  
والے امتی جن کے متعلق آقا ﷺ کو فکر ہوئی کہ میرے وصال ظاہری کے  
بعد میری امت، ”صراط مستقیم“ پر کیسے رہے گی..... میری امت راہ ہدایت  
پر کیسے رہے گی؟ تو اس کے لئے رسول ﷺ نے امت کی بقاء کا کامل اور  
جامع بے مثال نسخہ اپنی امت کو عطا فرمایا..... اور بھاری نسخہ عطا فرمایا.....  
ایسا بھاری نسخہ کامل

ایک قرآن کی صورت میں..... دوسرا اہلبیت ذی شان کی صورت میں  
چاہے کوئی لاکھ تراجم بدلے..... قرآن کی جامعیت میں فرق نہیں آئے گا  
چاہے کوئی لاکھ آندھیاں چلیں..... اہلبیت کی استقامت میں فرق نہیں آئے گا



اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اگر ان کو تھامے رکھو گے..... تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے:

## 2- نکتہ:

اب یہاں میں ایک نکتہ اور عرض کرتا ہوں..... کہ عبادات کو لیجئے کہ بہت سی عبادات ہیں..... کہ:

جو باعث راحت ہیں

جو باعث رحمت ہیں

جو باعث عزت ہیں

جو باعث عظمت ہیں

لیکن..... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عبادات کو ہدایت کا ذریعہ قرار نہیں دیا! جیسے..... کہ:

نماز ایک عبادت ہے..... لیکن اس کو بھی مکمل راہ ہدایت قرار نہیں دیا گیا

حج ایک عبادت ہے..... لیکن اس کو بھی مکمل راہ ہدایت قرار نہیں دیا گیا

جہاد ایک عبادت ہے..... لیکن اس کو بھی مکمل راہ ہدایت قرار نہیں دیا گیا

زکوٰۃ ایک عبادت ہے..... لیکن اس کو بھی مکمل راہ ہدایت قرار نہیں دیا گیا

روزہ ایک عبادت ہے..... لیکن اس کو بھی مکمل راہ ہدایت قرار نہیں دیا گیا

وہ اس لئے کہ ہم نے تاریخ پڑھی ہے..... اور یہ بات معلوم ہوئی ہے.....

اور اگر تم گھر میں پڑے قرآن پاک ہی پڑھ لو..... تو پھر بھی تمہیں یہ بات معلوم ہو جائے گی..... کہ

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں!

بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے تھے..... کہ جنہیں قرآن نے منافق کہا  
 بہت سے جہاد کرنے والے ایسے تھے..... کہ جنہیں قرآن نے منافق کہا  
 بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے تھے..... کہ جنہیں قرآن نے منافق کہا  
 اور قرآن پڑھ کر دیکھئے..... اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک آیت نہیں

دو آیات نہیں

تین آیات نہیں

بلکہ پوری ایک ”سورہ منافقون“ نازل فرمائی ہے..... کہ جو ان لوگوں کی  
 گمراہی اور منافقت کا پول کھولتی ہے!..... تو معلوم ہوا..... کہ

بہت سارے لوگ بظاہر نماز پڑھتے ہیں..... لیکن گمراہ ہیں  
 بہت سارے لوگ بظاہر حج کرتے ہیں..... لیکن گمراہ ہیں  
 بہت سارے لوگ بظاہر روزہ رکھتے ہیں..... لیکن گمراہ ہیں  
 بہت سارے لوگ بظاہر جہاد کرتے ہیں..... لیکن گمراہ ہیں  
 تو قربان جاؤں!

تاجدارِ مدینہ ﷺ کے قول کی حقانیت پر..... کہ آپ نے فرمایا  
 قرآن اور اہلبیت کو تھام لو..... کبھی گمراہ نہیں ہو گے!

یعنی.....

نماز عبادت تو ہے..... لیکن مکمل ہدایت کی ضمانت نہیں  
 روزہ عبادت تو ہے..... لیکن مکمل ہدایت کی ضمانت نہیں  
 حج عبادت تو ہے..... لیکن مکمل ہدایت کی ضمانت نہیں  
 زکوٰۃ عبادت تو ہے..... لیکن مکمل ہدایت کی ضمانت نہیں



جہاد عبادت تو ہے..... لیکن مکمل ہدایت کی ضمانت نہیں  
لیکن..... میرے رسول ﷺ نے ”قرآن اور اہلبیت“ کو تھامنے والے کو  
ہدایت کی ضمانت دی ہے..... ہاں! یہ میرے نبی ﷺ کی ضمانت ہے کہ وہ ہدایت  
پر ہوگا..... کہ جس کا تعلق..... قرآن سے بھی ہو! اور اہلبیت اطہار سے بھی ہو!  
قربان جاؤں!

اپنے نبی ﷺ کی فصاحت و بلاغت پر..... کہ آپ نے اپنی امت کو ہدایت  
کا ایک بے مثال اور لا جواب نسخہ ہدایت عنایت فرما دیا..... تو اب اگر کوئی دنیا  
کے کسی بھی خطے میں آپ کو کوئی بھی گمراہ نظر آئے تو پہچان لینا..... کہ:  
اس نے..... یا تو قرآن کو چھوڑا ہوگا

اس نے..... یا پھر اہلبیت سے لڑا ہوگا  
کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا..... کہ کسی نے قرآن کو مضبوطی سے تھاما ہو.....  
قرآن پر مکمل طور پر عمل کرتا ہو..... اور اہلبیت کا دامن بھی تھاما ہو..... اور وہ گمراہ  
ہو جائے..... نہیں نہیں..... ایسا ہو نہیں سکتا..... اس لئے کہ اس کی ہدایت کی  
گارنٹی میرے رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔  
قرآن کیساتھ اہلبیت کیوں؟

اب دیکھو ایک کارخانے والا اگر اپنے کارخانے میں کوئی تبدیلی کرے گا تو  
وہ اپنی مرضی سے ہی کرے گا..... موجودہ حالات کے مطابق کرے گا  
یا..... آنے والے حالات کے مطابق کرے گا

یعنی جس کو اس نے محنت سے تشکیل دیا ہے..... اب وہ مناسب  
حالات میں اس میں مناسب تبدیلی بھی کر رہا ہے..... اور آئندہ حالات



میں بھی فائدے کا نسخہ عمل میں لا رہا ہے..... تو ایک نبی سے زیادہ اپنی امت کے متعلق بعد از خدا کون مختار ہوگا؟..... تو اللہ کے حبیب ﷺ نے اپنی امت کیلئے جو بہتر جانا سو وہ مقرر کر دیا..... جس کا فائدہ امت کو تا دیر تک نصیب ہونے والا تھا..... اس نسخہ کامل کو اپنی امت کی جھولی میں ڈال دیا..... اور فرمایا!

لَنْ تَضِلُّوا..... تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے  
ارے ادھر تو ہر کوئی چاہ رہا ہے..... کہ:

ہمیں کوئی ایسا طریقہ حیات مل جائے  
ہمیں کوئی ایسا قرینہ زندگی مل جائے  
ہمیں کوئی ایسا سنہری اصول مل جائے  
ہمیں کوئی ایسا لاجواب عمل مل جائے

کہ ہم ہدایت کی راہ سے ہٹ نہ سکیں! تو مدینے والے نے اپنی امت کو  
إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الْثَقَلَيْنِ

فرما کر وہ نسخہ اپنی امت کے سپرد کر دیا..... کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں

ایک کتاب اللہ..... اللہ کی کتاب

دوسری وَ عِتْرَتِي..... اور میری اہلبیت

اور پھر قیامت تک کے آنے والی انسانیت میں سے ہدایت کی راہ تلاش کرنے والوں کیلئے میرے پیغمبر ﷺ کا جامع اور کامل اعلان ہے..... کہ:

ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لو..... لَنْ تَضِلُّوا



تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے

3- نکتہ!

جب ان دو چیزوں کو تھامے رکھنے سے ہدایت پانے کی گارنٹی میرے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی..... تو پھر یاد رکھنا..... کہ تمہیں جو بھی:

ہدایت یافتہ ملے گا..... قرآن اور اہلبیت کا تابعدار ملے گا  
اور

جو بھی گمراہ ملے گا..... قرآن اور اہلبیت کا غدار ملے گا  
اب یہاں بھی ایک پہلو بہت توجہ طلب ہے..... کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
اہلبیت کیساتھ..... قرآن کا ذکر کیوں کیا؟

اور قرآن کیساتھ اپنی اہلبیت کو لازم کیوں قرار دیا؟ تو آئیے سینے!..... کہ:  
قرآن اللہ کی لازیب کتاب ہے..... اور اللہ کا ذاتی کلام ہے:  
جس طرح اللہ کی ذات قدیم ہے..... ایسے ہی کلام بھی قدیم ہے  
جس طرح اللہ بے نیاز ذات ہے..... ایسے ہی کلام اللہ بھی بے نیاز ہے  
اس لئے کہ قرآن اللہ کا ذاتی کلام ہے..... اور اللہ کی ہر صفت قدیم اور  
لامتناہی ہے..... اور حدوث سے پاک ہے  
یعنی:

جب اللہ بے مثال..... تو اس کا کلام بھی بے مثال  
جب اللہ لاجواب..... تو اس کا کلام بھی لاجواب  
جب اللہ لامتناہی..... تو اس کا کلام بھی لامتناہی  
جب اللہ لامحدود..... تو اس کا کلام بھی لامحدود



جب اللہ بے نیاز..... تو اس کا کلام بھی بے نیاز  
 جب اللہ قدیم..... تو اس کا کلام بھی قدیم  
 جب اللہ حدوث سے پاک..... تو اس کا کلام بھی حدوث سے پاک  
 تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور اس کا کلام بھی بے نیاز ہے.....  
 یعنی اگر کوئی شاہان دنیا سے مانگے یا پھر خدا سے مانگے تو وہ اتنا بے نیاز ہے.....  
 کہ اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا..... اور ”دوسر القرآن“ جو اللہ کا ذاتی کلام ہے.....  
 یہ بھی بے نیاز اور یہ قرآن اتنا بے نیاز ہے..... کہ اگر کوئی اس قرآن کے الفاظ کا  
 غلط ترجمہ کرے..... غلط تفسیر کرے تو یہ قرآن اس کے ہاتھ کو نہیں روکتا..... اس  
 لئے کہ کوئی اس کی غلط تفسیر کرے یا صحیح تفسیر کرے اس سے قرآن کو کوئی فرق نہیں  
 پڑتا..... فرق مفاہیم بدلنے والے کو پڑے گا اور اسی طرح کوئی مانگنے والا اگر کسی  
 سے بھی مانگتا پھرے تو اس سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا..... بلکہ فرق تو مانگنے  
 والے کو پڑے گا۔

ارے میں کہہ رہا ہوں..... کہ:

قرآن بے نیاز کا کلام..... بے نیاز ہے..... جیسی تو غلط تراجم چھپ گئے

جیسی تو غلط تفاسیر چھپ گئیں

جیسی تو غلط مفاہیم چھپ گئے

جیسی تو غلط تحقیقات چھپ گئیں

اس لئے کہ یہ قرآن تو خود بولے گا ہی نہیں..... تو اس لئے ضروری تھا کہ

اس قرآن کیساتھ کچھ قرآن بولتے ہوئے بھی ہوں..... تاکہ اگر ظلم و جبر کا طوفان

آئے..... تو یہ خاموش بے نیاز کلام تو مدینہ شریف میں پڑا ہو اور دوسرے قرآن



ظلم کے طوفان کو کربلا میں ہی روک دیں..... اور فرزند ان اہلبیت:

کربلا میں..... ہی ظلم کو بے نقاب کر دیں

کربلا میں..... ہی بغاوت کو بے نقاب کر دیں

کربلا میں..... ہی جبر کو بے نقاب کر دیں

کربلا میں..... ہی گمراہوں کو بے نقاب کر دیں

اس لئے کہ سب پر ثابت ہو جائے کہ..... جب تک حسن رضی اللہ عنہ ہیں.....

کوئی قرآن کو بدل نہیں سکتا..... جب تک حسین رضی اللہ عنہ ہیں..... کوئی قرآن کو بدل

نہیں سکتا تو قربان جاؤں! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ فرامین پاکیزہ کی حکمتوں

پر کہ قرآن اور اہلبیت کا ذکر ساتھ ساتھ کر دیا..... تاکہ

لوگوں کو پتہ چل جائے..... کہ قرآن اور اہلبیت ساتھ ساتھ ہیں

تو اس لئے کہ یہ خاموش قرآن ہے..... اور اہلبیت بولتے قرآن ہیں

اور!

قرآن اللہ کا فرمان ہے..... اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلوات اللہ علیہ

قرآن اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول بنا کر کے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی امت کو آخری امت اور خیر الامم بنایا..... تو پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو

ہدایت پر قائم رہنے کا ایک بے مثال نسخہ عطا فرمایا

اور وہ ہے ”قرآن اور اہلبیت اطہار“

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ایک انتہائی توجہ والی بات یہ بھی ہے کہ جب قرآن نازل ہو رہا تھا..... یا قرآن نازل ہو چکا تو اس وقت قرآن کو بھی ایک جماعت کی ضرورت تھی

جو جماعت..... اس سے ہدایت حاصل کرتی

جو جماعت..... قرآن سے معرفت حاصل کرتی

جو جماعت..... قرآن سے رہنمائی حاصل کرتی

جو جماعت..... قرآن سے پاکیزگی حاصل کرتی

جو جماعت..... قرآن سے احکام حاصل کرتی

جو جماعت..... قرآن سے نظام حاصل کرتی

تو وہ جماعت..... بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صورت میں سامنے آئی! اور

ان میں سے..... کوئی صداقت کا تاجدار بنا

ان میں سے..... کوئی عدالت کا راز دار بنا

ان میں سے..... کوئی شرافت کا پیکر بنا

ان میں سے..... کوئی شجاعت کا پیکر بنا

ان میں سے..... کوئی شریعت کا پہرہ دار بنا

ان میں سے..... کوئی فقہیت کا علمبردار بنا

لیکن سوچنے کی بات ہے.....

کہ صداقت اور عدالت کے تاجداروں کے ہوتے ہوئے

شرافت اور فقہیت کے علمبرداروں کے ہوتے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں نہیں فرمایا..... کہ وہ قرآن سننے



میں تم میں قرآن اور جماعت صحابہ کو چھوڑ کر جا رہا ہوں؟  
بلکہ فرمان رسالت ﷺ گواہ ہے..... کہ فرمایا

میں تم میں قرآن اور اہلبیت کو چھوڑ کر جا رہا ہوں

ارے کون صحابہ رضی اللہ عنہم؟

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ..... وہ صحابہ

ہدایت کا مینارہ..... وہ صحابہ

رسول کے راز دار..... وہ صحابہ

نبی کے وفادار..... وہ صحابہ

ارے..... دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے..... وہ صحابہ

جنہوں..... بحر ظلمت میں دوڑا دیئے گھوڑے وہ..... وہ صحابہ

ارے..... جنہوں نے کلیسا میں اذان حق بلند کر دی..... وہ صحابہ

ارے..... جنہوں نے جابروں کی نظریں زیر کر دیں..... وہ صحابہ

ارے..... جو دریاؤں کو خط لکھ کر ان کے مزاج بدل دیں..... وہ صحابہ

جو رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں آرام کریں..... وہ صحابہ

جو اللہ رسول کے دین پر قربان ہو جائیں..... وہ صحابہ

جو بدر واحد میں اذان حق بلند کریں..... وہ صحابہ

جو صنم کروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں..... وہ صحابہ

جو گر جا گھروں میں توحید کا رنگ ڈال دیں..... وہ صحابہ

ارے..... ایسی بے مثال اور لا جواب جماعت کو قرآن کے ہاتھ کیوں

نہیں چھوڑا؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بے شک یہ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کا راستہ بھی ہدایت کا راستہ ہے..... لیکن ہم بات کر رہے ہیں..... کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا..... کہ:

میں تم میں قرآن اور جماعت صحابہ چھوڑ کر جا رہا ہوں  
تو اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ہی جان لیا جائے کہ صحابی  
کسے کہتے ہیں؟ جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو اور مَاتَ  
عَلَى الْإِسْلَامِ اس کی موت بھی اسلام پر ہوئی ہو..... اسے صحابی کہتے ہیں۔  
ابو جہل نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا..... لیکن..... اسلام قبول کیا نہیں.....  
اسلام پر مرا نہیں..... اس لئے وہ صحابی نہیں

اولیں قرنی رضی اللہ عنہ اسلام پر مرے..... لیکن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا نہیں اس لئے  
وہ بھی صحابی نہیں

اس لئے ثابت ہوا..... کہ صحابی بننے کیلئے قبول اسلام اور پھر اس کے بعد  
زیارت رسول اللہ ﷺ کی سعادت بھی ضروری ہے..... اور اسلام پر موت بھی  
ضروری ہے۔

یعنی..... جب تک رسول اللہ ﷺ ظاہری طور پر موجود ہیں

اس وقت تک صحابی بنتے رہے

اور رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں کہ ایک دن مجھے حکم خداوندی سے ظاہری پردہ  
کرنا ہے تو..... یہاں سے رسول اللہ ﷺ کا علم غیب بھی ثابت ہو رہا ہے..... کہ  
میرے رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ میرے بعد ایک سو سال..... یا دو سو سال کے  
بعد صحابی نہیں رہیں گے..... تو اس لئے میرے نبی ﷺ نے قرآن کو صحابہ کا ساتھی  
بنا کر امت کو نہیں دیا..... اس لئے کہ جب دو سو سال بعد کوئی صحابی اس دنیا میں



نہیں رہے گا..... تو پھر دو سو سال بعد قرآن اکیلا ہو جائے گا..... اور جو اکیلا چھوڑ جائے وہ ساتھی نہیں ہوا کرتا۔

واہ مدینے والے تیری وسعت علمی پر ہم قربان کہ آپ ﷺ نے انتہائی حکمت کے پیش نظر صحابہ کو قرآن کا ساتھی نہیں بنایا..... بلکہ اہلبیت کو قرآن کا ساتھی بنایا اس لئے کہ صحابہ تو دو سو سال کے بعد ظاہری پردہ کر جائیں گے اور رسول ﷺ نے اپنی امت کو ہدایت کا جو نسخہ دیا..... وہ قرآن اور اہلبیت کا ساتھ دیا..... اس لئے..... کہ:

قیامت تک نہ کوئی..... قرآن کو مٹا سکے گا..... اور نہ ہی کوئی اہلبیت کو مٹا سکے گا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

قرآن اور اہلبیت کی لا جواب نسبت:

اللہ کے حبیب ﷺ نے اپنی امت کی ہدایت کیلئے دو چیزوں کا انتخاب کر لیا..... اور رسول اللہ ﷺ کا وہ لا جواب انتخاب آج بھی موجود ہے..... اور جب تک یہ دنیا قائم ہے..... اور دو چیزیں ایسی معیاری عطا کیں..... کہ قیامت تک: نہ کوئی..... قرآن کو بدل سکے..... نہ کوئی اہلبیت کو بدل سکے نہ کوئی..... قرآن کی مثال لا سکے..... نہ کوئی اہلبیت کی مثال لا سکے دیکھئے..... کہ:

قرآن اگر نظریہ ہے..... تو..... اہلبیت اس کے مبلغ ہیں  
قرآن اگر قانون ہے..... تو..... اہلبیت اس کا نمونہ ہے  
قرآن اگر خدا کا ہے..... تو..... اہلبیت مصطفیٰ ﷺ کے ہیں



قرآن اگر کلام ہے ..... تو ..... اہلبیت اس کے متکلم ہیں  
 قرآن اگر ذکر ہے ..... تو ..... اہلبیت اس کے ذاکر ہیں  
 قرآن اگر ارشاد ہے ..... تو ..... اہلبیت اس کے معلم ہیں  
 قرآن اگر بیان ہے ..... تو ..... اہلبیت اس کی تفسیر ہیں  
 قرآن اگر ساکت ہے ..... تو ..... اہلبیت ناطق ہیں

اصل میں یہ دونوں ہی لا جواب ہیں ..... وہ اس لئے کہ لا جواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ان دونوں کو نسبت ہے ..... اور گہری نسبت ہے ..... خاصی نسبت ہے  
 تو جس کی نسبت میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے ..... تو یہ یقینی بات ہے کہ  
 وہ رہتی دنیا تک لا جواب ہو جاتا ہے! ارے تم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہو .....  
 ہمارا تو عقیدہ یہ ہے ..... کہ جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہو جائے ..... اس کا  
 بھی جواب نہیں! اس لئے ..... کہ:

ہر نبی کے پاس امت ہے ..... لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جواب نہیں  
 ہر رسول کے پاس بھی کتاب آئی ..... لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آنے والی کتاب کا جواب نہیں  
 اور شہروں میں بھی نبی آئے ..... لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس شہر میں آئے اس کا جواب نہیں  
 ارے ..... جس جانور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیں

اس جانور کا جانوروں میں جواب نہیں!  
 سابقہ انبیاء کرام کی بھی بیویاں ہیں  
 لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا جواب نہیں  
 تقریباً ہر گھر میں بیٹی ہے! .....

لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا جواب نہیں



تقریباً ہر گھر میں داماد ہیں

لیکن میرے رسول ﷺ کے دامادوں کا جواب نہیں

تقریباً ہر گھر میں نواسے ہیں!

لیکن میرے نبی ﷺ کے نواسوں کا جواب نہیں

تقریباً ہر نبی کے غلام ہوئے ہیں

لیکن میرے رسول ﷺ کے غلاموں کا جواب نہیں

تو میرے نبی ﷺ نے قرآن اور اہلبیت کی ایسی نسبت بنادی..... تاکہ

قرآن کسی دور میں اکیلا نہ ہونے پائے..... پیغمبر ﷺ ظاہری طور پر موجود

تھے..... تو قرآن بھی موجود تھا..... لیکن جب پیغمبر نے ظاہری پردہ فرمانا چاہا تو

پھر قرآن کو اہلبیت کا ساتھ دے دیا..... تاکہ

رہتی دنیا تک لوگ قرآن پڑھتے رہیں..... اور اہلبیت اطہار سے سمجھتے

رہیں دیکھئے قرآن کبھی بھی اکیلا نہیں رہا!

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے پیغمبر تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے مولا علی تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے مولا حسن تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام حسین تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام زین العابدین تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام باقر تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام جعفر صادق تشریف لائے

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام موسیٰ کاظم تشریف لائے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام علی نقی تشریف لائے  
 قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام علی رضا تشریف لائے  
 قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام تقی تشریف لائے  
 قرآن موجود تھا..... تو سمجھانے کیلئے امام حسن عسکری تشریف لائے  
 ارے..... قیامت تک قرآن موجود رہے گا..... اور پھر قرب قیامت میں  
 بھی قرآن سمجھانے کیلئے..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت میں سے ہی امام  
 مہدی رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے

ارے..... اس دوران بھی اگر قرآن کے حقائق جاننا ہوں  
 اس دوران بھی اگر قرآن کے معارف جاننا ہوں  
 اس دوران بھی اگر قرآن کے علوم جاننا ہوں  
 اس دوران بھی اگر قرآن کے اصول جاننا ہوں  
 تو پھر بھی میرے پیغمبر کے اہلبیت میں سے!

غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا  
 داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا  
 سید مہر علی رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا  
 سید جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا  
 سید معین الدین رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا  
 سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ..... سے قرآن سیکھ لینا

یعنی..... یہ قرآن اور اہلبیت کی نسبت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی  
 ہے..... یہ کبھی ختم نہیں ہو سکتی



قرآن موجود رہے گا..... اور رسول ﷺ کا گھرانہ قرآن سمجھاتا رہے گا  
اسی لئے تو میرے پیغمبر ﷺ نے فرمایا

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَ عِترَتِي  
قرآن کی حقانیت اور اہلبیت کی صداقت:  
حضرات گرامی!

یہ قرآن ہر دور میں اپنی پوری حقانیت کیساتھ موجود رہا ہے..... اور یہ اللہ کا  
ذاتی کلام ہے..... اور ظاہر ہے حق کا کلام بھی حقانیت والا ہی ہوگا؟ یعنی یہ بات  
تو پہلے سے ہی طے ہے کہ یہ قرآن اپنی حقانیت بھی خود ہی بیان کرتا ہے..... اور  
تحقیق کرنے والوں نے بھی زندگیاں صرف کر کے یہی فیصلہ دیا کہ قرآن کی  
حقانیت میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں۔

قرآن کا ایک ایک حرف بھی حقانیت سے لبریز  
قرآن کا ایک ایک لفظ بھی حقانیت سے لبریز  
قرآن کا ایک ایک گوشہ بھی حقانیت سے لبریز  
قرآن کا ایک ایک پارہ بھی حقانیت سے لبریز  
بلکہ..... قرآن سارا ہی حقانیت سے لبریز ہے

5- نکتہ:

اور قرآن کی حقانیت کے بعد دیکھئے کہ رسول ﷺ نے قرآن کیساتھ تو  
وَعِترَتِي بھی ارشاد فرمایا ہے..... یعنی:

قرآن حقانیت کا پیکر..... اہلبیت صداقت کے پیکر  
قرآن بھی لاجواب..... اہلبیت بھی لاجواب

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



قرآن بھی بے مثال..... اہلبیت بھی بے مثال  
ارے صداقت کا مرکز تھے..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت..... جب ہی  
تو میرے پیغمبر نے قرآن کو اہلبیت کا ساتھ دیا..... اور ان دونوں کو ہدایت کا مرکز  
قرار دیا تو ثابت ہوا..... کہ:

قرآن اہلبیت سے جدا نہیں رہے گا..... اور اہلبیت قرآن سے جدا نہیں  
رہیں گے..... اور پھر اس کے بعد آئیے..... یہاں قرآن اور اہلبیت کا تعلق  
سمجھانے کیلئے ایک ”نکتہ“ پیش کرتا ہوں..... یعنی محققین کا قول صادق اس بات  
پر گواہ ہے..... کہ قرآن سارے کے حقائق و معارف کو اکٹھا کیا جائے تو سب  
کچھ ”سورۃ فاتحہ“ میں موجود ہے

جیسی تو بزرگان دین فرماتے ہیں کہ ”سورۃ فاتحہ“ پڑھنے سے پورا قرآن  
پڑھنے کا ثواب ملتا ہے..... اور وہ بھی اس لئے کہ پورا قرآن ”سورۃ فاتحہ“ میں  
موجود ہے..... یعنی قرآن کو اگر مختصر کیا..... تو سارا قرآن سورۃ فاتحہ میں موجود  
ہے..... اور اس کے بعد ایک اور اندر کی بات بھی علماء کرام نے بیان فرمائی ہے  
..... کہ تمام سورۃ فاتحہ کے ”حقائق و معارف“ کو اکٹھا کیا جائے تو وہ سب بسم اللہ  
الرحمن الرحیم میں موجود ہیں

یعنی..... جو حکمتیں پورے قرآن میں تھیں..... انہیں اللہ نے سورۃ فاتحہ میں  
رکھ دیا اور جتنی حکمتیں سورۃ فاتحہ میں تھیں..... انہیں اللہ نے بسم اللہ شریف میں  
رکھ دیا

اور پھر اس کے بعد صوفیا کرام نے تو اور کمال کی بات کہہ دی کہ ساری بسم  
اللہ الرحمن الرحیم کی حکمتیں بسم اللہ کی ”ب“ میں موجود ہیں اور ”عرفا“ تو پھر



اور آگے بڑے اور فرمایا..... کہ: پورے  
 قرآن کی حکمتیں..... سورہ فاتحہ میں ہیں  
 سورہ فاتحہ کی حکمتیں..... بسم اللہ شریف میں ہیں  
 بسم اللہ شریف کی حکمتیں..... ”ب“ میں ہیں  
 اور عرفا کہتے ہیں..... کہ ساری حکمتیں..... بسم اللہ..... کی ”ب“ کے ایک  
 نقطے میں یکجا کر دی گئی ہیں! تو بس یہاں آ کر مسئلہ حل ہو گیا..... کہ:  
 مولا علی..... حق کے ولی..... خیر شکن..... شاہ مرداں فرماتے ہیں

انا نقطة تحت الباء  
 میں ”ب“ کے نیچے کا نقطہ ہوں

ارے اسی لئے!

اب تک اولاد علی عظمت قرآن کا پرچم اٹھا کر چل رہی ہے..... نگر نگر گلی گلی  
 ..... قریہ قریہ..... شہر شہر..... بستی بستی..... قرآن کا فیض..... اولاد ”علی“ پہنچا رہی  
 ہے..... اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے!

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَ عِتْرَتِي  
قرآن بھی پاک اہلبیت بھی پاک:

یہ بات تو قرآن نے خود بتادی..... کہ:

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ

اس کتاب میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں

تو ظاہر ہے جو ریب سے دور ہو..... اور عیب سے دور ہو وہ پاک ہوگا.....

اور پھر قرآن کے آداب بھی قرآن میں ہی بیان ہوئے ہیں! جیسے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

اس کو کوئی نہ چھوئے مگر پاک لوگ

ظاہر ہے جس کو ہاتھ لگانے والے..... کا ہاتھ لگانے سے پہلے خود پاک ہونا ضروری ہے تو وہ قرآن خود کس قدر پاک ہوگا؟

تو ثابت ہوا کہ قرآن ہر لحاظ سے پاک ہے..... اب اس کے بعد اہلبیت وہ جن کو قیامت تک کیلئے قرآن کا ساتھ دیا گیا..... ان کی پاکی بھی یقیناً ضروری ہے

تو قرآن نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے..... کہ: میں پاک ہوں اور پیغمبر ﷺ مجھے جن کے ساتھ ہی چھوڑ کر جا رہے ہیں ان کی پاکی کا معیار یہ ہے..... کہ:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

یعنی..... قرآن نے اپنی اور اہلبیت دونوں کی پاکیزگی کا معیار یہ ہونا ثابت کر دیا..... اور ان دونوں کی پاکی بھی نص قرآن سے ثابت ہو گئی۔

6- نکتہ:

اب آئیے اس کے بعد کی بات کرتے ہیں..... پاکی کا معیار تو دونوں کا اللہ نے خود ہی اپنے کلام میں بیان کر دیا..... لیکن میں اس حوالے سے ایک اور نکتہ آپ حضرات کے حوالے کرنا چاہتا ہوں

وہ یہ کہ!

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



آج پاکستان سے افغانستان تک  
ہندوستان سے ایران تک  
امریکہ سے برطانیہ تک  
سوڈان سے لبنان تک  
مصر سے قطر تک  
بنگلہ دیش سے ماریش تک

آل رسول کو اللہ نے پاک بنایا:

بلکہ پوری دنیا میں دیکھئے..... کہ کوئی عورت ایسی نہیں ملے گی..... کہ جو  
صحت مند ہو..... جوان ہو، غیر حاملہ ہو..... اور وہ پورے مہینے کی نمازیں بغیر شرعی  
عذر کے پڑھ سکتی ہو؟

یعنی ہر عورت جوان ہو..... تو اس کو مہینے کے کچھ دن ناپاکی میں گزارنا  
ہوتے ہیں اور مسلمان عورتوں کی ان دنوں میں نمازیں قضا نہیں ہوتیں..... بلکہ  
نمازیں معاف ہوتی ہیں..... لیکن ایک عورت ہے کہ جو اس ناپاکی سے دور ہے  
..... وہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں

ارے نکتہ یہاں یہ عرض کرنا ہے..... کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پاکی کا معیار  
سب سے بڑا یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْفَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے

ارے جو پیغمبر کے جگر کا ٹکڑا ہو..... وہ کتنی پاک ہوگی اس کا اندازہ اس  
حدیث پاک سے لگا لو..... وہ اس لئے کہ ان کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دیا..... قرآن

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کا..... اور پاک قرآن کے ساتھ ضروری تھا کہ ساتھ بھی پاکیزہ نفوس کا ہی ہوتا..... تو میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

”علی“ کو بسم اللہ..... کا نقطہ بنا کر پاکی ثابت کروادی

اور فاطمہ کو رسول اللہ..... کا ٹکڑا بنا کر پاکی ثابت کروادی

ارے..... قرآن بھی پاک ثابت ہوا..... اہلبیت کے لوگ بھی پاک

ثابت ہوئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

7- نکتہ:

آپ حضرات پڑھے لکھے ہیں..... اور سمجھدار ہیں..... آپ جانتے ہیں کہ عورت کو ماہواری کی صورت میں آنے والا خون..... جو کہ ہر مہینے آتا ہے..... لیکن اگر عورت حاملہ ہو تو پھر حمل کے مہینوں میں ”وضع حمل“ تک وہ خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

یعنی ہر جوان عورت کو یہ ماہواری کا خون تو آتا ہے..... لیکن اگر وہ عورت شادی شدہ ہو اور حاملہ ہو جائے تو پھر وہ ماہانہ خون آنا بند ہو جاتا ہے..... اور وہ خون پھر اس عورت کے پیٹ میں پلنے والے بچے کی خوراک بن جاتا ہے اسی خون سے انسان شکم مادر میں بن رہا ہے..... خوراک لے رہا ہے..... اور زندہ رہ رہا ہے..... اور جب یہ بات صحیح ہے کہ یہ نظام قدرت ہے..... کہ اللہ شکم مادر میں انسان کی خوراک اس چیز کو بنا رہا ہے کہ بظاہر جو ناپاک ہوتی ہے لیکن میں سوال کرتا ہوں..... کہ سیدہ کائنات..... سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو اس ناپاکی سے پاک تھیں.....



اس ماہواری سے پاک تھیں..... تو پھر ان کے بچے کیسے تخلیقی مراحل سے گزرے..... ارے بتاؤ تو جو ماں کے شکم میں خوراک خون کی شکل میں ملتی ہے..... وہ تو اس کائنات کی عظیم سیدہ میں ہے ہی نہیں..... پھر ان کی اولاد کیسے وجود میں آئی؟

ارے..... اس کا جواب کسی جماعت والے نے مجھے نہیں دیا..... اس کا جواب مجھے چالیس دن کے چلے والے سے نہیں ملا..... مجھے تو اس کا جواب اپنے مسلک حق کے غیور امام کی زبان سے ملا ہے..... میرے امام نے چند لفظوں میں ہی ان تمام سوالوں کا جواب دے دیا..... کہ:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

اب دیکھئے..... میرے رسول ﷺ نے پاک قرآن کا ساتھ جن لوگوں کو

عطا کیا..... اور جن لوگوں کو قرآن کے ساتھ بیان فرمایا:

ان کی..... اصل بھی پاک ہے

ان کی..... نسل بھی پاک ہے

ان کی..... طبیعت بھی پاک ہے

ان کی..... سیرت بھی پاک ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

حالت نماز میں حسین رضی اللہ عنہ پُشتِ نبی پر

## عزیزان گرامی !

ارے بڑا پیار ہوتا ہے ..... نانا کو اپنے نواسے سے ..... تو میرے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسوں سے کتنا پیارا ہے ..... وہ بات کوئی کسی سے ڈھکی  
چھپی ہوئی نہیں  
ادھر.....

نانا بھی : لا جواب ..... اور نواسہ بھی لا جواب  
نانا بھی بے مثال ..... اور نواسہ بھی بے مثال ہے  
نانا بھی اعلیٰ ..... اور نواسہ بھی اعلیٰ  
نانا بھی افضل ..... اور نواسہ بھی افضل  
نانا نبی ہے ..... اور نواسہ ولی ہے  
نانا نبیوں کا امام ہے ..... اور نواسہ ولیوں کا امام ہے  
نانا بھی رب کے قریب ہے ..... اور نواسہ بھی رب کے قریب ہے  
نانا نبیوں میں معتبر ہے ..... اور نواسہ ولیوں میں معتبر ہے  
بس میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف ہے ..... نور کی برکھا چھم چھم برس  
رہی ہے ..... اسلامی نظام اپنی خوشبو ہر سو بکھیر رہا رہا ہے ..... دلوں پر سینہ اتر  
رہا ہے ..... اور مسجد نبوی شریف کے بابرکت اور عظیم الشان ماحول میں وقت  
نماز ہے.....

شَاهِدٌ وَ مُبَشِّرٌ وَ نَذِيرٌ کے تاج بے مثال والے بے مثل امام مصلی  
امامت کو شرف بخش رہے ہیں ..... اور ایسے دلنشین ماحول میں جہاں بھر سے قیمتی  
حسین رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلتے ہیں ..... حسین رضی اللہ عنہ دل میں بے پناہ محبت رسول



صلی اللہ علیہ وسلم بسائے ہوئے..... اپنی معصومانہ اداؤں کیساتھ چلتے چلتے..... صفوں سے گزرتے گزرتے اپنے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نانا کے قریب آ جاتے ہیں..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں ہیں اور پھر نماز کے اندر بھی نماز کا سب سے اہم رکن ادا فرما رہے ہیں۔

یعنی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سخی حسین رضی اللہ عنہ نے حالت نماز میں اور سجدہ کی حالت میں دیکھا..... تو اظہار محبت کیلئے دریائے رحمت میں آ بیٹھے..... یعنی حسین رضی اللہ عنہ حالت نماز میں اپنے بے مثال نانا کی پشت انور پر سوار ہو گئے..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جاری ہے..... یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہو رہی ہے..... اور حسین رضی اللہ عنہ کی پشت نبی

صلی اللہ علیہ وسلم پر سواری ہو رہی ہے۔

### 8- نکتہ:

اب یہاں پر غور کرنا میں ایک بہت بھاری جملہ آپ حضرات کو دینے والا ہوں کہ جب میرے حسین رضی اللہ عنہ پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہوئے تو..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم جان گئے کہ میری پشت پر حسین رضی اللہ عنہ آ گیا ہے..... اب دیکھو کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین رضی اللہ عنہ کو پشت انور سے اتارا نہیں ہے..... اور سجدے سے سر انور اٹھایا بھی نہیں ہے..... کہ کہیں حسین صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچے..... ارے سوچو تو کتنا قیمتی ہے میرا حسین؟

حسین پشت پر سوار ہیں..... یہ رضائے حسین ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ لمبا کر رہے ہیں..... یہ ادائے محبت ہے  
اب یہ عرض کرنے والا ہوں کہ جب حسین رضی اللہ عنہ پشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار

ایک جگر پارے کا خیال تھا  
سرکار کا حالت نماز میں حسین کا خیال کرنا:

کیا میرے نبی ﷺ نے اپنی نماز میں دنیا کو سوچا؟..... کیا میرے نبی ﷺ نے نماز میں اپنے نواسے کی طرف ہی دھیان رکھا؟

ارے..... حالت نماز میں نبی ﷺ کو..... مقام حسین تو یاد آیا

عظمت حسین تو یاد آئی

عزت حسین تو یاد آئی

طہارت حسین تو یاد آئی

قربت حسین تو یاد آئی

رفعت حسین تو یاد آئی

تو اب فیصلہ یہ کرنا ہے..... کہ ہمارے نبی ﷺ کی نماز تو دنیاوی خیالات سے پاک ہے..... اب بتاؤ..... نبی ﷺ نے حالت نماز میں..... دین کو سوچا

یا..... دنیا کو سوچا

ہاں یہ میرا سوال ہے..... آپ سب سے کہ..... حسین کو اب دنیا میں شمار کروں

یا..... دین میں شمار کروں

اگر حسین کو دنیا کہو گے تو اعتراض مصطفیٰ ﷺ کی نماز پر ہوگا..... کہ نبی ﷺ نے حالت نماز میں دنیا کا خیال کیا..... ذرا ہوش میں ذرا سوچ کر جواب دینا ہوگا..... امتی اپنے نبی ﷺ کی نماز پر اعتراض کیسے کر سکتا ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ارے ایمان کدھر جائے گا؟ ارے ایمان بھی بچانا ہے..... بات کو انجام تک بھی پہنچانا ہے

اس لئے میرے سخی حسین رضی اللہ عنہ

اس لئے میرے قیمتی حسین رضی اللہ عنہ..... کو دنیا نہ کہو..... توجہ کرنا میں بہت بڑا

جملہ کہنے جارہا ہوں

کہ..... میرے حسین رضی اللہ عنہ کو دنیا نہ کہو..... ارے وہ کہو جو خواجہ غریب نواز

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا۔

ہاں! ہاں! صرف وہی کہو..... جو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے

کہا تھا

دین است حسین رضی اللہ عنہ ، دین پناہ است حسین

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارے یہ ہیں وہ اہلبیت جن کو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کا ساتھی بنایا

ارے اب چاہے کوئی اپنے گھروں میں یزیدیوں کا انبار لگا لے..... لیکن کربلا

والے حسین کے خون کا سودا نہ کل کربلا میں ہو سکا تھا..... اور نہ کوئی آج کر سکتا

ہے یاد رکھنا..... کہ

کربلا کوئی عراق کی ہی زمین نہیں ہے

بلکہ کربلا تو حق کے فیصلے کی زمین ہے

ارے..... قرآن پڑھ کے دیکھو!

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

والا اعلان خداوندی بتا رہا ہے..... کہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جس کو خدا نے اپنی حفاظت میں لے لیا..... وہ قرآن ہے  
 جس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حفاظت میں لے لیا..... وہ اہلبیت ہے  
 تو یہ دونوں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دے دیئے.....  
 اور فرمایا:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَ عِترَتِي

دیکھو جہاں بھر میں!

قرآن	بھی	.....	ہدایت بانٹ رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	ہدایت بانٹ رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	فیصلہ کر رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	فیصلہ کر رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	نور بانٹ رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	نور بانٹ رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	انصاف کر رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	انصاف کر رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	خلوص دے رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	خلوص دے رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	عزت دے رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	عزت دے رہے ہیں
قرآن	بھی	.....	اللہ کی بات بتا رہا ہے
اہلبیت	بھی	.....	اللہ کی بات بتا رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

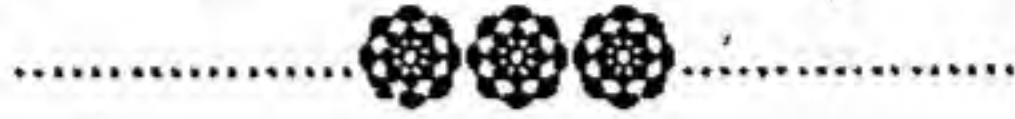
Marfat.com



قرآن بھی ..... خدا تک پہنچا رہا ہے  
اہلبیت بھی ..... خدا تک پہنچا رہے ہیں

اس لئے ..... کہ:

دین است حسین رضی اللہ عنہ دین پناہ است حسین  
وَآخِرُ وَاذْعُوْنَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



## موضوع..... قبر کے سوالات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ

أَمَّا بَعْدُ!

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً  
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بارگاہ رسالت مآرے سید محمد میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى إِلَيْكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

عزیز علماء کرام..... سادات کرام اور دیگر سلاسل کے مشائخ عظام آج تو اللہ نے اپنا خصوصی فضل کر دیا اور ہم سب کو محفل میلاد النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں اکٹھا کر دیا..... خیر دعاؤں کیساتھ ہی اس محفل کی ابتدا ہو رہی ہے..... اور دعاؤں کیساتھ ہی تکمیل کو پہنچے گی..... ان شاء اللہ

میں آپ کو بتاؤں ایک دعا بذریعہ قرآن ہم تک پہنچی ہے..... وہ میں آپ کو سناتا ہوں..... اور آپ میں سے بہت سارے پہلے ہی یقیناً اس دعا کو ازبر کر چکے ہوں گے..... آج بات بات پر کہا جاتا ہے کہ ارے بھائی کیا حال ہے؟..... جی بس دعا کرو..... ارے کہاں جا رہے ہو؟ ارے بھائی جہاں بھی جا رہا ہوں..... بس تم دعا کرو..... یعنی بات بات پر دعا کی درخواست کی جا رہی ہے..... لیکن اس سے پہلے یہ بات بھی تو حقیقت ہے کہ اگر نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ آتے..... تو قرآن بھی نہ آتا..... اور اگر قرآن نہ آتا..... تو یہ دعا بھی نہ آتی۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی:

خیر بہت ہی مشہور دعا ہے..... اور وہ ہم تک پہنچی ہے صدقہ میلاد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا..... اور وہ یہ دعا ہے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
جو قرآن کے اندر دعا موجود ہے..... وہ دعا آپ اکثر اوقات مانگتے رہتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے..... کہ.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آپ حضرات اس دعا کے ذریعے سے.....  
 دنیا کی بھلائی رب سے مانگ رہے ہیں  
 آخرت کی بھلائی رب سے مانگ رہے ہیں

اور!

جہنم سے بچنے کی دعا رب سے مانگ رہے ہیں  
 لیکن اس دعا میں تو کہیں یہ ذکر نہیں ہے..... کہ:  
 اے اللہ عالم ارواح میں ہمیں اچھا رکھ..... یا ماں کے پیٹ میں ہمیں

اچھا رکھ:

1- نکتہ!

دیکھئے! ہم یہاں آنے سے پہلے ماں کے پیٹ میں تھے..... اور ماں کے  
 پیٹ میں آنے سے پہلے..... ہم عالم ارواح میں تھے۔

چاہے..... کوئی نبی ہو

چاہے..... کوئی ولی ہو

چاہے..... کوئی عربی ہو

چاہے..... کوئی عجمی ہو

سب کی پہلی دنیا..... عالم ارواح ہے

دوسری دنیا..... شکم مادر

تیسری دنیا..... یہی جہاں وہ رہتے ہیں

یعنی..... اب ہم جس میں رہ رہے ہیں..... وہ ترتیب کے لحاظ  
 سے تیسری دنیا ہے..... اور تیسری دنیا میں..... جب ہم نے آکر دعا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کی! تو پھر کہا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً..... یعنی بولتے ہی..... یہ کہا کہ ہم اس دنیا میں

اچھے رہیں

لیکن.....

ہم عالم ارواح میں اچھے رہیں..... یہ نہیں کہا

ہم شکم مادر میں اچھے رہیں..... یہ نہیں کہا

یعنی..... ان دونوں جگہوں کیلئے کوئی دعا نہیں..... دعا ہے تو دنیا اور

آخرت کیلئے!

ابھی ہم اسی سوچ میں تھے تو کسی نے مجھے آگے سے کہہ دیا..... اے ہاشمی!

کیوں سوچ میں پڑے ہوئے ہو.....:

عالم ارواح میں تو ایمان و عمل کا مسئلہ ہی نہیں

شکم مادر میں تو ایمان و عقیدے کا مسئلہ ہی نہیں

یعنی..... عالم ارواح تو ہر لحاظ سے محفوظ جگہ ہے..... وہاں تو کوئی کسی قسم کا

مسئلہ ہی نہیں..... اور دوسری دنیا شکم مادر وہ بھی محفوظ جگہ ہے..... نہ ادھر کوئی

شریعت کا مکلف ہے..... نہ ادھر کوئی نمازی یا بے نمازی ہے..... اور نہ ہی شکم

مادر میں کوئی صحیح العقیدہ یا بدعقیدہ ہے

ارے یہ سب کچھ تو اس تیسری دنیا میں آکر ہوا

شریعت..... کا مکلف..... اس دنیا میں آکر ہوا

مذہب..... کا پابند..... اس دنیا میں آکر ہوا

صحیح العقیدہ..... یا بدعقیدہ..... اس دنیا میں آکر ہوا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اور جب اس دنیا میں آیا تو پھر یہ دعا شروع ہو گئی  
رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

یعنی:

جہاں شر کا خطرہ ہے ..... وہیں دعا کی جا رہی ہے  
جہاں فساد کا خطرہ ہے ..... وہیں دعا کی جا رہی ہے  
جہاں بد عملی کا خوف ہے ..... وہیں دعا کی جا رہی ہے  
جہاں بد عقیدگی کا خوف ہے ..... وہیں دعا کی جا رہی ہے  
یعنی ..... انسان کو یہ سارے خطرات اس دنیا میں آ کر نظر آئے تو وہ  
اپنے رب کی پناہ مانگ رہا ہے ..... جب اس کو پناہ مل گئی ..... تو پھر  
کیا فوائد ملتے ہیں ..... وہ یہ کہ اس کی دنیا بھی بہتر ہو رہی ہے اور  
آخرت بھی .....:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

انسان ایک مسافر ہے:

ہاں! بھائی یہ تو بہت بڑی ایک حقیقت ہے کہ انسان مسافر ہے ..... ایک  
بندہ کہتا ہے فلاں صاحب اتنے سالوں سے اسی محلے میں رہ رہے ہیں .....  
انہوں نے تو کبھی سفر نہیں کیا؟ ..... تو میں نے کہا ارے وہ سفر ہی تو کر رہا  
ہے ..... دیکھئے!

انسان جب عالم ارواح میں تھا ..... تو جتنی دیر رب نے چاہا وہ عالم ارواح  
میں رکا رہا ..... پھر حکم ہوا کہ چلو اب دنیا بدلو ..... تو وہاں سے چلا ..... اور باپ  
کے واسطے سے شکم مادر میں آ گیا ..... اب یہاں جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ..... وہ رکا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



رہا..... موجود رہا..... پھر اس انسان کو حکم ہوا چلو اب دنیا بدلو..... تو وہ انسان شکم  
مادر سے اس دنیا میں آ گیا..... یعنی اس دنیا میں آ گیا جہاں میں اور آپ سب رہ  
رہے ہیں

پھر یہاں پر جتنی دیر اللہ کو منظور ہے:

ایک سال

دو سال

دس سال

پچاس سال

سو سال

جتنی دیر بھی رکا رہا پھر حکم ہوا کہ چلو دنیا بدلو..... اور پھر اس کے بعد  
موت وسیلہ بنی دنیا بدلنے کا..... اور پھر اس کے بعد والی دنیا میں داخل ہو  
گے..... یعنی قبر کی دنیا میں پہنچ جائیں گے..... اور پھر اس کے بعد قبر میں بھی  
جب تک اللہ کو منظور ہے سب رہیں گے..... پھر اس کے بعد حکم ہوگا..... چلو  
دنیا بدلو..... اور اب قبر کی دنیا سے نکل کر محشر میں سب چلیں جائیں گے.....  
اور جتنی دیر رضائے خداوندی ہوگی سب محشر کی دنیا میں موجود رہیں گے.....  
لیکن اس کے بعد پھر حکم ہوگا..... چلو دنیا بدلو..... اور ہم رحمت الہی سے جنت  
میں چلے جائیں گے۔

ارے میں یہاں سوال کرتا ہوں کہ انسان تو سفر کر رہا ہے..... ایک جہاں  
سے دوسرے جہاں کی طرف جا رہا ہے..... ایک حالت سے دوسری حالت کی  
طرف جا رہا ہے..... ایک آزمائش سے دوسری آزمائش کی طرف جا رہا ہے.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ایک دنیا سے دوسری دنیا کی طرف سفر کر رہا ہے۔

ارے تم بتاؤ کہ ہم مٹے کہاں ہیں؟ کراچی والو..... تم مجھے یہ بتاؤ..... کہ ہم ختم کب ہوں گے، ہم تو دنیا ہی بدلتے رہے اب بتاؤ کہ کیا دنیا بدلنے والے کو مٹا ہوا کہو گے؟ کیا ایک مسافر کو مردہ کہو گے؟ ہم جس کو مانتے ہیں زندہ سمجھ کے مانتے ہیں:

سامعین حضرات:

اب دیکھئے! میں کل لاہور میں تھا..... اور آج آپ کے سامنے کراچی میں ہوں..... میرا انتقال ہو گیا..... میرا سفر ہو گیا..... یعنی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر نقل مکانی کر گیا ہوں..... تو بتاؤ کہ کیا میں مردہ ہوں؟ اب دیکھو! کہ جب میں اس اسٹیج پر آیا تو دوستوں نے مجھ پر پھول چڑھائے ہیں..... اب بتاؤ کہ انہوں نے مجھ پر یہ پھول مجھے زندہ سمجھ کے چڑھائے ہیں یا پھر مردہ سمجھ کر چڑھائے ہیں؟

تو یقیناً چڑھانے والوں کا جواب ہے کہ ہم نے زندہ سمجھ کر پھول چڑھائے ہیں..... ارے پھول تو ہمیشہ زندوں پر ہی چڑھائے جاتے ہیں تو اس چھوٹی سی بات پر سنیوں کا نظریہ صاف ہو گیا..... کہ ہم پھول صرف زندوں پر ہی چڑھاتے ہیں

بڑی توجہ چاہوں گا..... اشارے کی زبان بول رہا ہوں..... سمجھ سکو تو سمجھ جانا..... کہ ہم پھول ہمیشہ زندوں پر ہی چڑھاتے ہیں

زندہ ..... چاہے زمین پر ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



یا زندہ ..... چاہے زمین میں ہو  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم  
 انتہائی توجہ کرنا..... کہ:

اگر علما زمین پر زندہ ہیں  
 اگر عوام اہلسنت زمین پر زندہ ہیں  
 اگر صالحین زمین پر زندہ ہیں  
 اگر پارسا زمین پر زندہ ہیں  
 تو ان پر پھول چڑھائے جارہے ہیں..... کہ یہ سب زمین پر زندہ ہیں  
 غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جارہے ہیں..... کہ:

وہ زمین میں زندہ ہیں  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جارہے ہیں..... کہ:  
 وہ زمین میں زندہ ہیں  
 خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جارہے ہیں..... کہ:

وہ زمین میں زندہ ہیں  
 داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جارہے ہیں..... کہ:

وہ زمین میں زندہ ہیں  
 حضرت ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جارہے ہیں

.....کہ:

وہ زمین میں زندہ ہیں  
حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پھول اس لئے چڑھائے جا  
رہے ہیں.....کہ:

وہ زمین میں زندہ ہیں  
تو اس لئے اعتراض نہ کیا کرو..... کہ تم سنی لوگ قبروں پر پھول کیوں  
چڑھاتے ہو؟..... ارے تم پر پھول اس لئے چڑھائے جاتے ہیں کہ تم زمین پر  
زندہ ہو..... اور ان اللہ والوں کی قبروں پر پھول اس لئے چڑھائے جاتے ہیں کہ  
..... یہ سب اللہ والے اپنی قبروں میں زندہ ہیں  
قبر کی رات فیصلے کی رات:

اور جب مرنے والا قبر میں گیا..... تو پھر اس کے مستقبل کا فیصلہ اسی قبر میں  
بٹے پا گیا..... اب قبر میں سوالات کئے جاتے ہیں!  
ہاں! بھائی یاد رکھنا..... کہ:

وہ سوالات ..... نماز کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... زکوٰۃ کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... حج کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... روزے کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... جہاد کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... سیاسیات کے متعلق نہیں ہوں گے  
وہ سوالات ..... معاشیات کے متعلق نہیں ہوں گے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ارے..... وہ تو صرف تین سوال ہوں گے اور تینوں سوال ہی عقیدے کے متعلق ہوں گے..... ارے اللہ بھی یہ چاہتا ہے..... کہ:

نماز کا بعد میں پوچھیں گے..... پہلے عقیدہ دیکھو

زکوٰۃ کا بعد میں پوچھیں گے..... پہلے عقیدہ دیکھو

حج کا بعد میں پوچھیں گے..... پہلے عقیدہ دیکھو

روزے کا بعد میں پوچھیں گے..... پہلے عقیدہ دیکھو

جہاد کا بعد میں پوچھیں گے..... پہلے عقیدہ دیکھو

دیکھو تو ذرا کہ مولوی نمازوں پر نمازیں پڑھتے رہے..... لیکن قبر میں نماز

کوئی پوچھ ہی نہیں رہا؟

ساری عمر فرضی اور نفلی روزے رکھتے رہے..... لیکن قبر میں روزوں کا کوئی

پوچھ ہی نہیں رہا؟

اس لئے کہ..... قبر..... وہ درمیانی دنیا ہے..... کہ جہاں پچھلی عمر کا حساب

بھی ہو جائے گا..... اور بندے کا مستقبل بھی طے پا جائے گا

باقی سوالات ہوں گے ضرور..... لیکن محشر کے دن ہوں گے..... قبر میں تو یہ

پوچھا جائے گا..... کہ:

یہ نمازیں تو پڑھتا رہا ہے..... اب عقیدہ دیکھو

یہ روزے تو رکھتا رہا ہے..... اب عقیدہ دیکھو

یہ زکوٰۃ تو دیتا رہا ہے..... اب عقیدہ دیکھو

یہ جہاد تو کرتا رہا ہے..... اب عقیدہ دیکھو

ادھر قبر میں اتارا اور ساتھیوں نے مٹی ڈالی..... واپسی آئے اور ادھر قبر میں

منکر و نکیر آگئے اور یہ پوچھ ہی نہیں رہے..... کہ:

نماز پڑھی تھی کہ نہیں  
روزہ رکھا تھا کہ نہیں  
زکوٰۃ دی تھی کہ نہیں  
جہاد کیا تھا کہ نہیں  
حج کیا تھا کہ نہیں

ارے میں تو یہ کہوں گا..... کہ اگر تمہیں محشر میں اپنی نمازیں..... اور  
روزے پیش کرنا ہیں اور پاس ہونا ہے تو پھر قبر میں ہونے والے سوالات کی  
تیاری کرتے ہوئے

سب سے پہلے عقیدہ سنبھالو  
سب سے پہلے عقیدہ سنوارو  
سب سے پہلے عقیدہ بناؤ  
سب سے پہلے عقیدہ سجاؤ

اور کیا کہا..... کہ:

اولیں پرش نماز بود  
سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہوگا

لیکن ہونا کہاں ہے..... محشر میں ہونا ہے..... لیکن جو اس سے پہلے ہونا ہے  
اس سے غافل کیوں ہو؟

محشر سے پہلے کا حشر زیر قبر:

دیکھئے!



ہمارا ایمان ہے کہ نماز ایک فرض عبادت ہے  
 ہمارا ایمان ہے کہ روزہ ایک فرض عبادت ہے  
 ہمارا ایمان ہے کہ حج ایک فرض عبادت ہے  
 ہمارا ایمان ہے کہ جہاد ایک فرض عبادت ہے  
 ہم کسی عبادت کے متعلق انکار نہیں کر رہے..... بلکہ ہمارا تو ایمان ہے.....  
 کہ وہ رب تو ذرے ذرے کا حساب لے گا

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ  
 وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

یعنی قرآن کی ان آیات پر ہمارا مکمل ایمان ہے..... لیکن اس وقت بات ہو  
 رہی ہے کہ..... یہ تمام سوالات تو محشر میں ہوں گے..... یہ سوالات قبر کے نہیں  
 ہیں..... ارے محشر کے سوالات سے پہلے:

جو قبر میں سوالات ہونے والے ہیں  
 جو قبر میں فیصلے ہونے والے ہیں  
 جو قبر میں امتحان ہونے والا ہے  
 جو قبر میں حشر ہونے والا ہے

وہ سوالات بھی تو ضروری ہیں..... یاد رکھو!

جس کی قبر اچھی..... اس کی آخرت اچھی  
 جس کی قبر بہتر..... اس کی آخرت بہتر  
 جو قبر میں کامیاب..... وہ محشر میں کامیاب  
 جو قبر میں خوش..... وہ محشر میں خوش

ارے..... قبر کے سوالات تو صرف تین ہیں..... ابھی سے تیاری کر لو.....  
اگر ابھی سے تیاری کر لی..... تو پھر قبر کے اچھے ہونے کی وجہ سے..... قبر میں  
کامیاب ہونے کی وجہ سے

دنیاوی زندگی بھی جو گزاری ہے..... بہترین کہلائے گی..... اور پھر محشر کے  
معاملات..... حالات..... اور سوالات بھی بہتر طریقے سے انجام کو پہنچیں گے  
..... کب پہنچیں گے کہ جب قبر کی زندگی کامیاب ہوگی..... آج ہم دیکھتے  
ہیں..... کہ:

لوگوں کو.....

نماز کی رکعات تو یاد ہیں..... لیکن قبر کے سوالات یاد نہیں  
زکوٰۃ کا نصاب تو معلوم ہے..... لیکن قبر کا معیار یاد نہیں  
حج کے فرائض تو معلوم ہیں..... لیکن قبر کے معاملات یاد نہیں  
جہاد کی فرضیت تو معلوم ہے..... لیکن قبر کی اہمیت یاد نہیں  
کامیابی کا انحصار قبر کے سوالات پر ہے:

آج دوڑ لگی ہوئی ہے..... دنیا کو کامیاب بنانے کی..... لیکن اگر غور کیا جاتا  
تو زیادہ ضرورت تھی..... قبر کی تیاری اور قبر کو کامیاب بنانے کی  
اور قبر کی کامیابی کیلئے..... قبر کے سوالات کی تیاری ضروری ہے..... اور قبر  
میں ہونے والے تین سوال از حد یاد کرنا ضروری ہیں

پہلا سوال..... مَنْ رَبُّكَ

جواب..... رَبِّيَ اللَّهُ

دوسرا سوال..... مَا دِينُكَ



جواب..... دِیْنِیْ اِلْاِسْلَامُ

تیسرا سوال..... مَا كُنْتُ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلُ

جواب..... هٰذَا نَبِیْنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

2- نکتہ:

عزیزان گرامی قدر!

یہی وہ تین سوال ہیں کہ جن کے بارے میں..... آپ کو بتانے کیلئے میں قبر پر گفتگو کر رہا تھا..... یہی وہ تین سوال ہیں کہ جو قبر میں کامیابی کا معیار ہیں اور!

جس کی..... قبر میں بہار ہے اس کیلئے محشر میں بہار ہے  
جس کی..... قبر میں نور ہے اس کیلئے محشر میں نور ہے  
جس کی..... قبر میں کامیابی ہے اس کیلئے محشر میں کامیابی ہے  
جس کی..... قبر میں نجات ہے اس کیلئے محشر میں نجات ہے  
جس کی..... قبر میں سکون ہے اس کیلئے محشر میں سکون ہے  
تو یہ سکون آپ نے سن لیا کہ کیسے آئے گا..... یقیناً قبر کے سوالات کا صحیح صحیح جواب دے پانے سے ہی آئے گا..... اگر کوئی قبر کے ان سوالوں کا جواب صحیح نہ دے پایا تو پھر محشر میں رسوا ہو جائے گا۔

خیر! یہاں ایک نکتہ پیش کرنا چاہتا ہوں..... کہ قبر کے سوالات کی ترتیب حدیث سے آپ نے سماعت فرمائی پہلے..... اللہ کے متعلق سوال ہوا دوسرا..... دین کے متعلق سوال ہوا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

میرا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال ہوا  
دیکھئے! کتنی بڑی امتحان گاہ ہے قبر..... لیکن قبر کے سوالات کی ترتیب نے  
سوچ میں ڈال دیا۔

اگر کوئی اور ہوتا تو ترتیب یوں بناتا..... کہ  
پہلے..... اللہ، پھر..... نبی،..... بعد میں..... دین ہوتا  
ارے بتاؤ تو کہ پہلے ”دین“ آیا تھا..... کہ نبی آئے تھے؟  
آپ کہیں گے..... کہ یقیناً پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے..... اور دین بعد میں آیا  
تو پھر سوچنے کی بات ہے..... کہ:

قبر کے سوالات میں دین پہلے بیان ہوا..... نبی کے متعلق سوال بعد میں  
ہوا..... آخر ایسا کیوں ہوا؟..... تو آئیے سینے

ایک دن میں بھی بیٹھے بیٹھے سوچ رہا تھا تو پھر آخر کار میرے ذہن میں بھی  
جواب آ ہی گیا..... کہ

ایک چادر کے نیچے میں نے ایک آدمی کو لٹایا اور سر سے پاؤں تک ڈھانپ  
دیا اور لوگوں کو اکٹھا کر لیا..... کہ ارے مسلمانوں ادھر آؤ..... اور پھر میں نے  
سوال کیا کہ تم سارے مسلمان بتاؤ..... کہ اس چادر کے نیچے جو لیٹا ہوا ہے وہ کون  
ہے؟

تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہاشمی میاں..... جو چادر کے نیچے ڈھانپ دیا گیا  
ہے..... ہمیں کیسے پتہ چلے کہ کون لیٹا ہوا ہے..... اور اب تو دور ایسا آ گیا ہے کہ  
چہرہ دیکھ کر بھی انسان کے مذہب کا پتہ تو چلتا نہیں..... اور تم اس شخص کے بارے  
میں پوچھ رہے ہو کہ جس کو چادر میں اچھے طریقے سے ڈھانپ دیا گیا ہے.....



اب ہم کیا جانیں کہ یہ کون ہے؟  
یہ کیسا ہے؟

یہ کون سے مذہب والا ہے؟

تو میں نے کہا..... کہ اس چادر کے نیچے لیٹے ہوئے شخص سے پوچھ..... کہ:  
مَنْ رَبُّكَ..... تیرا رب کون ہے؟

اور اب اس چادر کے نیچے لیٹے ہوئے نے..... لیٹے لیٹے..... جواب  
دیا..... کہ

میرا رب؟..... میرا رب تو ”اللہ“ ہے

تو اب..... اس کے اس جواب سے پتہ چلا..... کہ

یہ شخص دہریہ نہیں ہے

یہ شخص بت پرست نہیں ہے

یہ شخص کیمونسٹ نہیں ہے

یعنی! جب اس چادر کے نیچے چھپے ہوئے..... لیٹے ہوئے شخص نے چھپے  
چھپے..... ہٹے ہٹے یہ جواب دے دیا کہ میرا رب ”اللہ“ ہے..... تو یہ ثابت ہو گیا  
کہ اللہ کو مانتا ہے..... لیکن یہاں پھر ایک شبہ پیدا ہو گیا..... کہ:

اللہ..... کو ماننے والے تو اور بھی مذہب ہیں..... ارے یہ کس مذہب کی  
بنیاد پر خدا کو مانتا ہے؟

تو پھر اس پیدا ہونے والے شے کو دور کرنے کیلئے..... اس سے پھر ایک  
سوال کیا..... کہ تمہارا دین ہے؟ یعنی اس سے سوال کر لیا..... کہ:

مَا دِينُكَ..... تیرا دین کیا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو اس نے فوراً جواب دیا..... کہ:

دِیْنِی الْاِسْلَامُ..... میرا دین اسلام ہے

تو جب اس چادر کے نیچے لیٹے ہوئے شخص نے ”اسلام“ کو اپنا دین بتایا تو پھر ہم سمجھ گئے..... کہ

یہ..... یہودی نہیں ہے

یہ..... نصرانی نہیں ہے

یہ..... ستارہ پرست نہیں ہے

یہ..... آگ پرست نہیں ہے

یہ..... سکھ بھی نہیں ہے

تو ان دو سوالوں کے بعد..... پھر ایک شبہ اور پیدا ہو گیا..... کہ

یہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے..... واحد یکتا مانتا ہے..... لا شریک، بے نیاز مانتا

ہے اور اسلام کو اپنا دین بتا رہا ہے..... یقیناً:

نماز کو مانتا ہوگا

زکوٰۃ کو مانتا ہوگا

روزے کو مانتا ہوگا

حج کو مانتا ہوگا

جہاد کو مانتا ہوگا

لیکن اسلام آباد میں بھی تو بہت سارے فرقے ہیں..... پتہ نہیں ہے کس

فرقے سے ہے؟..... تو اب اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے..... اس چادر کے نیچے

لیٹے شخص سے یہ سوال کر لیا..... یعنی نبی ﷺ کے متعلق سوال سے ہی پتہ چلے



گا..... کہ

یہ کونسے فرقے سے ہے؟

کونسے گروہ سے ہے؟

کونسی جماعت سے ہے؟

تو پھر اس شبے کو دور کرنے کیلئے اس سے سوال کر لیا..... کہ

مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

بتا اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟

یہاں پر علماء کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا اس لئے کہ یہاں پر گرائمر کی تھوڑی سی بات آگئی ہے۔

آپ حضرات پریشان نہ ہونا میں آپ کو درس گا ہی گرائمر نہیں پڑھاؤں گا..... صرف یہاں پر اشارہ کر کے گزر جاؤں گا

یہ لفظ..... گان۔ گنت..... جب مضارع پر داخل ہوتا ہے..... تو ایک منفرد کام کرتا ہے

یعنی..... مَا كُنْتُ تَقُولُ..... کیا کہتے ہو..... یہ ترجمہ نہیں ہے نہیں..... یہاں بلکہ معنی میں ”استمرار“ پایا جائے گا..... یعنی جاری رہنے کا معنی پایا جائے گا..... یہ نہیں کہ..... تم کیا کہتے ہو؟

بلکہ پوچھا جائے گا..... مَا كُنْتُ تَقُولُ..... کیا کہا کرتے تھے

توجہ چاہوں گا..... کہ کیا کہا کرتے تھے؟

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق!

مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فرما کر تمہارا صرف نظر یہ نہیں..... بلکہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تمہاری مکمل عادت بھی پوچھی جا رہی ہے

عادت سے مراد..... یعنی

نبی کو اپنا بڑا بھائی کہا کرتے تھے..... یا پھر یا رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے؟  
اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے..... یا پھر یا نبی ﷺ ”سید البشر“ کہا کرتے تھے؟

یعنی صرف نظریہ ہی نہیں..... بلکہ اس قبر والے کی سابقہ عادت بھی پوچھی جا رہی ہے..... کہ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ..... یعنی کیا کہا کرتے تھے؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

مسلمان کا معیاری ہونا..... معیاری کامیابی کی نشانی

بہت سے لوگ آپ کے اس اسلامی ملک میں آپ کو ملتے ہیں..... ملاقات کرتے ہیں لیکن کبھی یہ سوال پیدا ہوا ہو کہ بھئی یہ بندہ:

میرے ملک میں رہنے والا ہے!

میرے دین کو ماننے والا ہے!

میرے جیسی شکل صورت والا ہے!

لیکن ہر چیز کا ایک معیار ہوتا ہے..... یعنی ایک چیز معیاری ہوتی ہے

اور..... ایک چیز ناقص ہوتی ہے

لیکن یہ آپ کے ساتھ تعلق والا بندہ مسلمان تو ہے..... لیکن بھئی کس معیار کا

مسلمان ہے..... یہ بھی ایک سوچنے والی بات ہے

3- نکتہ:

دیکھئے! آپ کسی پارک میں بیٹھے ہیں..... اور ایک شخص آپ کو آکر سلام کرتا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہے اور کہتا ہے..... اسلام علیکم! آپ کہتے ہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اب آپ کے پاس بیٹھا شخص آپ سے سوال کرے کہ بھئی..... ابھی جو شخص گزرا اس نے آپ کو سلام کیا..... وہ کون تھا..... تو آپ کہیں گے کہ بھئی وہ میرا کوئی مسلمان بھائی تھا..... تو بس اس نے مجھے سلام کر دیا

تو اب آپ نے اس شخص کو اسلام علیکم کہنے سے مسلمان ہونے کی ڈگری تو دے دی..... لیکن اگر آپ سے پوچھا جائے..... کہ وہ کس معیار کا مسلمان ہے تو پھر آپ کے پاس کونسا جواب ہوگا؟

تو پھر بات وہیں آگئی کہ معیاری مسلمان کی تلاش ضروری ہے..... تو معیاری مسلمان وہی ہوگا کہ جس کا عقیدہ صحیح ہوگا

تو پھر ذات رسول ﷺ ایک ایسی ذات ہے کہ جس سے اس شخص کے مسلمان ہونے کے معیار کو پرکھا جائے گا..... اگر نبی ﷺ کے متعلق عقیدہ درست ہوگا تو پھر مسلمان بھی ہوگا..... اور اگر:

عقیدہ ناقص ہوگا..... تو وہ خود بھی ناقص ہوگا

عقیدہ صحیح ہوگا..... تو وہ خود بھی صحیح ہوگا

عقیدہ افضل ہوگا..... تو وہ خود بھی افضل ہوگا

عقیدہ درست ہوگا..... تو وہ خود بھی درست ہوگا

عقیدہ اعلیٰ ہوگا..... تو وہ خود بھی اعلیٰ ہوگا

عقیدہ نفیس ہوگا..... تو وہ خود بھی نفیس ہوگا

یعنی اگر کسی کو دیکھو کہ..... اللہ کو مان رہا ہے

اسلام کو دین مان رہا ہے

تو پھر اس سے نبی ﷺ کے متعلق سوال کرو..... کہ نبی ﷺ کو کس معیار سے مان رہا ہے..... بس معاملہ حل ہو جائے گا۔

ارے قبر کے سوالات کی ترتیب ہی سے سبق سیکھ لو..... یعنی جب کوئی اللہ کے متعلق سوال پر ربی اللہ کہے..... اور مَا دِیْنُکَ کا جواب میں دِیْنِیْ لِإِسْلَامٍ کہے..... اور پھر یہ دیکھنا ہے کہ یہ مسلمان تو ہے..... لیکن کس معیار کا ہے؟ تو معیاری مسلمان ہونا تب ہی ثابت ہوگا کہ جب نبی ﷺ کے متعلق عقیدہ معیاری ہوگا..... اس لئے تو پوچھا جا رہا ہے..... کہ

مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

ارے میں یہاں کہتا ہوں کہ..... جب قبر والے نے بتا دیا کہ میرا رب اللہ ہے

جب قبر والے نے بتا دیا کہ میرا دین اسلام ہے  
تو اگر دیکھا جائے..... تو یہاں پر ہی سوال ختم ہو جانا چاہئے..... کہ:

وہ..... اللہ کو مان رہا ہے

وہ..... دین کو مان رہا ہے

لیکن قربان جاؤں! کہ اللہ نے اسی پر بات کو ختم نہیں کیا..... کہ

تو..... خدا پرست ہے

تو..... مسلمان ہے

دوستو! غور کرنا کہ اگر اسلامی ہونا ہی کافی ہو جاتا تو پھر ”اسلام“ کو دین ماننے پر سوال ہی ختم ہو جاتا..... لیکن جب تیسرا سوال بھی ہوا..... تو ثابت یہ ہوا کہ..... اللہ اپنے بندے کی زبان سے یہ اقرار چاہتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

اس کے اندر رازیہ ہے کہ اے مسلمان!

تو نے..... مجھے اپنا رب میرے محبوب کے کہنے پر مانا ہے..... یا پھر کسی اور کے کہنے پر مانا ہے؟

تو نے..... اسلام کو اپنا دین میرے رسول ﷺ کے کہنے پر مانا ہے..... یا پھر کسی اور کے کہنے پر مانا ہے؟

تو اس لئے پوچھ لیا..... کہ

مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

بتاؤ اس ہستی پاک کے بارے میں کیا کہتے رہے ہو؟

وہ اس لئے..... کہ:

اللہ کو رب ماننا..... یہ دعویٰ ہے

اسلام کو دین ماننا..... یہ دعویٰ ہے

اور ذات مصطفیٰ ﷺ اس کی دلیل ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ

رب، دین..... اور ہستی پاک کا سوال قبر میں:

عزیزان گرامی قدر!

آقا ﷺ کی ذات پاک کو اللہ تعالیٰ نے دعویٰ توحید کی دلیل بنا کر مبعوث

فرمایا ہے..... یعنی جیسے میں نے ابھی عرض کیا..... کہ

اللہ کو ماننا بھی..... دعویٰ ہے

اسلام کو دین ماننا بھی..... دعویٰ ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو تیسرا سوال اس ہستی پاک کے بارے میں ہوا کہ جو اس دعویٰ کی دلیل ہے..... اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ

اے لوگو تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشن دلیل آئی

یعنی..... میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو ”برہان“ کہا گیا..... وہ اس لئے کہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہر غیب پر دلیل ہے آئیے ذرا غور کیجئے کہ ”برہان“ کس کو کہتے ہیں؟ عربی لغت والے کہتے ہیں

مَا يُبْرَهَنُ بِهِ الشَّيْءُ

جو کسی شے کو اشکار کر دے

لیکن ادھر تو معاملہ ہی جدا ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنی ”برہان“ بنایا..... یعنی.....

دعویٰ تو حید کی دلیل..... ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دعویٰ اسلام کی دلیل..... ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تبھی تو قبر میں پوچھا جا رہا ہے کہ اس ہستی پاک کے بارے میں کیا کہتے رہے ہو؟

4- نکتہ:

ذرا توجہ کرنا یہاں ایک اور قبر کے سوالات کے متعلق بات کر کے آگے بات کو بڑھاتے ہیں کہ انتہائی غور کا مقام ہے کہ جب قبر میں پہلا سوال ہوا تو سوال ہوا..... مَنْ رَبُّكَ..... تیرا رب کون ہے؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور پھر اس سوال کے بعد دوسرا سوال ہوا تو یوں ہوا..... کہ:

مَا دِينُكَ..... تیرا دین کیا ہے؟

یعنی..... جب تو حید کا پوچھنا تھا..... تو ”رب“ کا نام لیکر پوچھا گیا

اور پھر اس کے بعد جب دین کا پوچھنا تھا تو بھی ”دین“ کا نام لیکر پوچھا گیا

لیکن جب تیسرا سوال نبی ﷺ کے متعلق پوچھنا تھا تو نام لیکر نہیں پوچھا

گیا..... بلکہ فرمایا

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

اس تیسرے سوال میں لفظ هَذَا الرَّجُلِ بتا رہا ہے کہ نبی کے نام سے سوال

نہیں کیا گیا..... رَجُلُ کہہ کے پوچھا..... دیکھئے..... کہ:

جب رب کا پوچھنا تھا..... تو رب کہہ کر پوچھا

جب دین کا پوچھنا تھا..... تو دین کہہ کر پوچھا

اور جب نبی کے بارے میں پوچھنا ہوا تو رَجُلُ کہہ کر پوچھا.....

رَجُلُ..... کا معنی ”مرد“..... یعنی نبی کے بارے سوال کرتے ہوئے رَجُلُ یعنی

مرد کہہ کر پوچھا..... ارے یہاں کیوں نہیں کہا..... کہ:

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا النَّبِيِّ..... یعنی اس نبی کے بارے میں کیا کہتا

رہا ہے

ارے..... رب کو رب کہا

دین کو دین کہا

لیکن مصطفیٰ ﷺ کو ”مرد“ کہا ”نبی“ کیوں نہیں کہا؟

تو آئیے سنئے..... کہ نبی ہونے کیلئے جسم بشریت ضروری نہیں ہے.....

آئیے میں حدیث سے ثابت کرتا ہوں.....

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الْبَطْنِ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے  
ابھی سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے..... تو اس وقت بھی میرا  
نبی..... نبی تھا..... اب تم بتاؤ..... کہ

دنیا کا پہلا آدمی کون ہے؟ ..... آدم علیہ السلام

دنیا کا پہلا بشر کون ہے؟ ..... آدم علیہ السلام

ارے اسی لئے تو حضرت آدم علیہ السلام کو ”ابو البشر“ کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام  
سے پہلے کوئی بشر نہیں..... اب دیکھئے!

آدم علیہ السلام سے پہلے ..... بشر نہیں

آدم علیہ السلام سے پہلے ..... آدمی نہیں

تو ثابت ہوا..... کہ:

جو آدم سے پہلے ..... وہ آدمیت سے پہلے

جو آدم سے پہلے ..... وہ بشریت سے پہلے

جو آدم سے پہلے ..... وہ انسانیت سے پہلے

اب مجھے بتاؤ..... کہ:

جو آدم سے پہلے ..... وہ اس وقت آدمی کیسے ہوگا؟

جو آدم سے پہلے ..... وہ اس وقت بشر کیسے ہوگا؟

تو اس سے ثابت ہو گیا کہ میرا نبی بغیر ”بشریت“ کے نبی رہ چکا ہے.....  
انتہائی غور کرنا..... ایک جملہ دے رہا ہوں..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اب یہ بات کھل کر سامنے آگئی..... کہ:

حکم نبوت کیلئے بشریت ضروری نہیں..... بلکہ اعلان نبوت کیلئے بشریت ضروری ہے

رب کی رضایہ تھی کہ اے نبی جب تک ”حالت نور“ میں میرے قرب خاص میں رہو گے..... تو تمہیں بشر نہیں کہا جائے گا

لیکن ۱۲ ربیع الاول کو جب آمنہ کی گود میں تم جاؤ گے..... تو پھر تمہیں میرے بندوں کی اصلاح کرنی ہے..... تمہیں میرے بندوں کی اصلاح کرنی ہے..... تو پھر اس لئے:

تم..... لباس آدمیت میں جاؤ

تم..... لباس بشریت میں جاؤ

اے میرے محبوب..... تم بشر بن کر نہیں جاؤ گے

تو..... میرے بندوں کی اصلاح کون کرے گا؟

اے میرے محبوب..... تم بشر بن کر نہیں جاؤ گے؟

تو..... میرے بندوں کو اصول حیات کون دے گا؟

اے میرے محبوب..... تم بشر بن کر نہیں جاؤ گے؟

تو..... میرے بندوں کو شریعت کون سکھائے گا؟

اے میرے محبوب..... تم بشر بن کر نہیں جاؤ گے؟

تو..... میرے بندوں کو طریقہ بندگی کون سکھائے گا؟

اے میرے رسول..... آپ والدین سے پیار کرو

تاکہ..... میرے بندوں کو والدین سے پیار کرنا آ جائے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اے میرے رسول..... آپ پڑوسیوں کا خیال رکھو

تاکہ..... میرے بندوں کو پڑوسیوں کا خیال رکھنا آ جائے

اے میرے رسول..... آپ میدان بدر میں اتر آؤ

تاکہ..... میرے بندوں کو جہاد کرنا آ جائے

اے میرے رسول..... آپ بندہ نوازی کرو

تاکہ..... میرے بندوں کو غریب نوازی کرنا آ جائے

ارے..... بشریت پر کوئی جھگڑا نہیں..... بلکہ میرے نبی بھی بشر ہیں.....

اور ہم بھی بشر ہیں..... لیکن بہت بڑا فرق ہے..... نبی اور امتی کی بشریت میں کہ

ہم اپنی ضرورت کیلئے ”بشر“ ہیں..... نبی ﷺ انسانیت کی ہدایت کیلئے ”بشر“ ہیں

5- نکتہ:

تو آئیے یہاں پر ایک اور علمی نکتہ پیش کر جاؤں..... اور اگر اس نکتے کو بیان

کرنے میں، میں اگر منطقی اصطلاحات کو بطور دلیل پیش کرنے میں لگ گیا..... تو

مسئلہ مشکل ہو جائے گا..... تو ظاہر ہے کہ جو مشکل ہو جائے گا..... اس کو صحیح طرح

سے سمجھنا بھی مشکل ہو جائے گا..... تو اس لئے میں آسان سی مثال عرض کروں

گا..... تاکہ مسئلہ آسانی سے آپ کے ذہن نشین ہو جائے

دیکھئے! ایک انسان کی صفت ہوتی ہے اور ایک انسان کی حقیقت ہوتی

ہے..... جیسے کہ یہ ”سمنائی تاج“ میں نے اپنے سر پر سجایا ہوا ہے..... یہ میری

صفت ہے..... میری حقیقت نہیں..... اور اگر میں یہ ”تاج سمنائی“ اتار کر رکھ

دوں تو اس تاج کے اتار دینے سے میرا وجود ختم نہیں ہوگا..... اس لئے کہ یہ میری

حقیقت نہیں بلکہ میری صفت ہے





## سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت:

اور قاعدہ یہ ہے کہ جس کے چلے جانے سے انسان کا وجود ختم نہ ہو..... وہ اس کی صفت ہوتی ہے..... اور جس کے چلے جانے سے انسان ختم ہو جائے..... وہ اس کی حقیقت ہے

مثلاً! اگر کسی شخص کی دونوں آنکھوں کی بینائی چلی جائے تو وہ اندھا کہلائے گا..... لیکن اس کا وجود ختم نہیں ہوا..... اس لئے کہ دیکھنا صفت ہے..... اور صفت کے چلے جانے سے حقیقت ختم نہیں ہوتی۔

اور اسی طرح اگر کوئی شخص زبان سے بول نہ سکے تو اس نے وہ ختم نہیں ہو جائے گا..... وہ اس لئے کہ زبان سے بولنا..... یعنی ”قوت گویائی“ اس کی صفت ہے..... اور صفت کے چلے جانے سے حقیقت ختم نہیں ہوتی..... یعنی

”دیکھنا“ حقیقت نہیں..... صفت ہے

”بولنا“ حقیقت نہیں..... صفت ہے

”پکڑنا“ حقیقت نہیں..... صفت ہے

”چلنا“ حقیقت نہیں..... صفت ہے

یعنی..... جس چیز کے چلے جانے سے ہم باقی رہیں وہ ہماری ”صفت“ ہے اور جس چیز کے چلے جانے سے ہم باقی نہیں رہیں وہ ہماری ”حقیقت“ ہے

آئیے..... اسی مسئلے کو ایک اور مثال کے ذریعے سے آسان کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ صفت اور حقیقت میں فرق کیا ہوتا ہے؟ دیکھئے! یہ میں نے تن پر کپڑے اور کپڑوں کے اوپر چشتی جبہ پہنا ہوا ہے اور میں نے سر پر سمنانی تاج پہن رکھا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



غور کرنا اس مثال پر..... کہ

اگر کوئی میرا سمنانی تاج اتار لے..... تو میرا وجود پھر بھی باقی ہے..... اس لئے کہ اس نے میری صفت لی ہے..... میری حقیقت نہیں اور اگر کوئی میرا یہ چشتی جبہ بھی چھین لے تو اس چشتی جبے کے چھن جانے کے بعد بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا..... اس لئے کہ اس نے میری صفت لی ہے..... میرا وجود باقی ہے

اور اگر اس صوفے سے میرا بشر ہونا ہی غائب ہو جائے تو پھر میرا وجود ہی نہیں رہے گا..... اس لئے کہ میری بشریت ہی میری حقیقت ہے اور اگر میری حقیقت چھین لی گئی تو میرا وجود ختم ہو جائے گا..... آخر کیوں؟

وہ اس لئے کہ میری بشریت ہی میری حقیقت ہے..... اور اگر میری بشریت ہی غائب ہوگی تو میری اصلیت ہی غائب ہوگی..... میرا وجود ہی ختم ہو گیا تو ثابت ہوا کہ صفت کے چلے جانے سے وجود باقی رہتا ہے..... اور حقیقت کے چلے جانے سے وجود ختم ہو جاتا ہے

تو آؤ اب نتیجہ دے رہا ہوں..... کہ

جس کے چلے جانے سے ہم ختم نہ ہوں وہ ہماری ”صفت“ ہے..... اور جس کے چلے جانے سے ہم ختم ہو جائیں وہ ہماری ”حقیقت“ ہے تو دیکھئے کہ..... بشر ہم بھی ہیں اور بشر رسول اللہ ﷺ بھی ہیں..... لیکن فرق یہ ہے..... کہ

اگر ہماری بشریت نہ رہے تو پھر اپنے پاس کچھ بھی نہیں..... اور دوسری طرف اگر رسول اللہ ﷺ سے بشریت لے لی جائے تو پھر بھی ان کے وجود پر کوئی اثر نہیں..... کیونکہ!



وہ آدم علیہ السلام سے پہلے ..... نبی رہ چکے ہیں  
وہ آدمیت سے پہلے ..... نبی رہ چکے ہیں  
وہ بشریت سے پہلے ..... نبی رہ چکے ہیں

حدیث دیکھ لو..... کہ:

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ

تو بغیر..... بشریت کے بھی میرا نبی موجود..... لیکن بغیر بشریت کے ہمارا  
کچھ نہیں وجود..... تو پتہ یہ چلا..... کہ:

ہماری بشریت..... ہماری حقیقت ہے

رسول ﷺ کی بشریت..... رسول کی صفت ہے

تو پہلے ہم ثابت کر چکے..... کہ:

صفت..... حقیقت کی طرح نہیں

حقیقت..... صفت کی طرح نہیں

تو فیصلہ ہوا..... کہ:

ہم..... نبی ﷺ کی طرح نہیں

رسول ﷺ..... ہماری طرح نہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلوات

6- نکتہ:

تو اب آئیے پھر اپنی قبر کے سوالات والی گفتگو پر..... کہ اگر فرشتے قبر

سوال کرتے..... کہ

مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا النَّبِيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو..... کوئی مولوی کہہ سکتا تھا کہ اس نبی کے بارے میں سوال کر رہے ہیں  
 جو آدمیت سے پہلے..... بھی نبی رہ چکے ہیں  
 جو بشریت سے پہلے..... بھی نبی رہ چکے ہیں  
 تو پھر بغیر ”جسم“ کے قبر میں آئے ہوں گے..... لیکن قربان جاؤں  
 اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے ان کی سب چالیں جانتا ہے..... تو اس نے سسٹم  
 ہی بدل دیا..... کہ ہم قبر میں

ما كنت تقول في هذا النبی..... کہہ کر سوال نہیں کریں گے  
 ما كنت تقول في هذا الرجل..... کہہ کر سوال نہیں کریں گے  
 یعنی..... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں قرآن میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ..... کہوں گا

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ..... کہوں گا

لیکن..... اے فرشتے تم قبر میں..... نبی نہ کہنا تم قبر میں رسول نہ کہنا.....  
 بلکہ رجل کہہ کر سوال کرنا..... اس لئے کہ ہم نے یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ ان میں سے  
 مرد کتنے ہیں کہ جو ”سراپائے محبوب“ کو دیکھتے ہی پہچان لیں؟  
 تَوَرَّجُوا تو مرد کو کہتے ہیں اور مرد تو ”جسم اور روح“ کے بغیر ہوتا ہی  
 نہیں..... تو اس حدیث میں لفظ رَجُلٌ سے پتہ چلا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں جسم  
 اور روح دونوں کیساتھ تشریف لاتے ہیں

تو جب ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں جلوہ گر ہوگی تو آپ کی موجودگی میں امتی  
 سے پوچھا جا رہا ہے..... کہ:

مَا كُنْتُ تَقُولُ..... اب بتاؤ کہ کیا کہا کرتے تھے؟



## امتی کی قبر میں..... ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عزیزان گرامی!

جب یہ بات تو طے ہے کہ ہر قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق سوال کیا جاتا ہے..... اور ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر امتی کی قبر میں اپنے پورے سراپائے بے مثال کیساتھ تشریف لاتے ہیں اور امتی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بے مثال کے متعلق سوال کیا جاتا ہے..... اور جب ہم یہ کہتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں..... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں تشریف نہیں لاتے..... بلکہ امتی کی قبر کی کھڑکی کھل جاتی ہے..... اور ادھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے روضہ اطہر میں موجود ہی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا ہے

7- نکتہ!

یہ بات بھی آج کے نئے نئے مفکروں نے گڑھ لی ہے کہ امتی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کھڑکی کھل جاتی ہے جبکہ اس کی کوئی اصل ہمارے مطالعہ میں نہیں آئی..... اور کچھ لوگ تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ جب امتی قبر میں جاتا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور تک زمین کو سمیٹ دیا جاتا ہے..... یا زمین سمٹ جاتی ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم امتی کو دیکھ لیتے ہیں اور امتی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا ہے ویسے اگر دیکھا جائے تو یہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ ماننے کی وجہ سے باتیں بنائی جا رہی ہیں

میں کہتا ہوں کہ کبھی کہا جاتا ہے..... کہ:

امتی اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کھڑکی کھل جاتی ہے..... اور کبھی کہا جاتا ہے کہ زمین سمٹ جاتی ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ارے! کیا ہو گیا تمہیں..... کہ:

مفکرین کہتے ہیں..... کہ زمین بے جان ہے

محقق کہتے ہیں..... کہ زمین بے جان ہے

صاحب عقل کہتے ہیں..... کہ زمین بے جان ہے

صاحب شعور کہتے ہیں..... کہ زمین بے جان ہے

ارے کچھ تو ہوش کرو..... بے جان زمین میں سمٹ جانے کی طاقت مان

رہے ہو..... لیکن صاحب جان بلکہ جان جہان نبی ﷺ میں آنے کی طاقت

کیوں نہیں مان رہے؟

ارے حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی قبر جلوہ مصطفیٰ ﷺ سے خالی نہیں..... ہر قبر

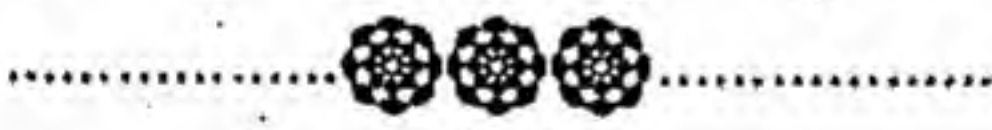
میں دیدار مصطفیٰ ﷺ ہو رہا ہے..... زمین کا اختیار مان رہے ہو..... لیکن رسول

اللہ ﷺ کا اختیار مانتے ہوئے تمہیں کیا ہو رہا ہے؟ بے جان زمین کا سمٹ جانا

مان رہے ہو..... تو مصطفیٰ جان رحمت کا تشریف لانا کیوں نہیں مان رہے؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
أَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

علمائے ملت اسلامیہ، سامعین و حضرات میں گفتگو کا آغاز تو کر چکا لیکن  
موضوع کا آغاز یوں کر رہا ہوں

خاموش ہیں تو دین کی پہچان علی ہیں

گر بولیں تو لگتا ہے کہ قرآن علی ہیں

توجہ چاہوں گا..... کہ:

قرآن تو دیتا ہے ہمیں دعوت ایمان

ایمان یہ کہتا ہے میری جان علی ہیں

جب قرب الہی میں نظر آئے حقائق

جلوؤں کے اس جہان میں حیران علی ہیں

اسلام تو ہر دور میں محفوظ رہے گا

اس دین محمد کے نگہبان علی ہیں

جس نور محمد ﷺ سے ملا سب کو اُجالا

اس نور محمد ﷺ ہی کا فیضان علی ہیں

دارین کی ہر نعمت عظمیٰ ہے تمہاری

اے ہاشمی جب تجھ پہ مہربان علی ہیں

اس علی کا وفادار..... اس علی کی عنایات کا شاہکار..... اسی کی نسل پاک

کی عظمتوں کی یادگار..... اہلسنت کا تاجدار..... اعلیٰ حضرت عظیم

البرکت..... امام عشق و محبت و مجدد دین و ملت..... امام احمد رضا خان بریلوی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ﷺ انہی کا بے مثال اور لا جواب نعتیہ کلام حفیظ تائب صاحب پڑھ رہے تھے..... وہ سنار ہے تھے اور آپ سب سن رہے تھے..... بس اسی کلام کے ایک شعر پر آج میری نظر جم گئی ہے..... تو آج بس اسی پر ہی گفتگو کر پاؤں گا..... ان شاء اللہ

وہ شعر تھا..... کہ:

وہ محبوب باری تیری شان واہ  
قرض لیتی ہے گناہ پرہیز گاری واہ، واہ  
پرہیز گاری کیا ہے؟

ارے اس شعر کو سمجھنا ہو تو پہلے یہ ضروری ہے کہ انسان کو یہ معلوم ہو کہ پرہیز گاری کس کو کہتے ہیں؟ تو

پرہیز گاری..... اتباع رسول ﷺ کو اپنانے کا نام ہے  
پرہیز گاری..... ادائے رسول ﷺ کو اپنانے کا نام ہے  
پرہیز گاری..... سنت رسول ﷺ کو اپنانے کا نام ہے  
پرہیز گاری..... محبت رسول ﷺ کو اپنانے کا نام ہے  
پرہیز گاری..... عنایت خداوندی کو حاصل کرنے کا نام ہے  
پرہیز گاری..... قرب خداوندی کو پانے کا نام ہے

تو اس سب سے ہٹ کر..... بہت دور گناہ گاری ہے..... اور یہ بات کسی عام آدمی نے نہیں کی..... یہ بات تو پھر ”اعلیٰ حضرت“ کی ہے..... عام طریقے سے سمجھ میں آنے والی نہیں ہے..... وہ اس لئے کہ..... کسی ادنیٰ حضرت کی بات ہو تو وہ فوراً سمجھ میں آجائے..... ارے یہ بات تو اعلیٰ حضرت کی بات ہے کہ جن

کی ہر بات کی کیا بات ہے۔

تو اس لئے میں ایک بات کہہ رہا ہوں..... ہر کوئی کان کھول کر سن لے کہ کوئی بھی سیدوں کو اعلیٰ حضرت سے لڑانے کی کوشش ہرگز نہ کرے..... وہ اس لئے کہ اعلیٰ حضرت نے جب سیدوں کی بات کی تو یوں کہا..... کہ:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا  
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا  
میں نے کہا کہ آج صرف سیدی اعلیٰ حضرت کے ایک شعر پر بھی بات  
کروں گا اور اس شعر میں اعلیٰ حضرت نے یہ کہا..... کہ:

قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ  
تو بس اسی پر بات ہوگی..... لیکن یہ بات بھی بہت جرات مندانہ سے کہہ  
دینا چاہتا ہوں کہ..... لوگ آج اعتراض کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے یہ بات  
کیسے کر دی ہے..... کہ:

قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ  
لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی..... ارے آؤ میں  
عرض کئے دیتا ہوں..... لیکن اس سے پہلے یہ بات بہت ضروری سمجھتا  
ہوں کہ کوئی بھی سیدوں کو اعلیٰ حضرت سے لڑانے کی جرأت مت کرے!  
کیونکہ! تاریخ گواہ ہے..... کہ

سیدوں کے وفادار کا نام احمد رضا ہے  
سیدوں کے تابعدار کا نام احمد رضا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اب کوئی سیدوں کو اعلیٰ حضرت سے لڑا نہیں سکتا!

محبت و محبوب میں لڑائی نہیں ہوتی:

عزیزان گرامی!

دیکھئے! چاہے کوئی جس ملک کا بھی رہنے والا ہو..... جس مذہب سے بھی تعلق رکھنے والا ہو..... وہ اس بات کو تو مانے گا کہ..... ہم نے دیکھا ہے..... کہ:

بھائی..... بھائی کی آپس میں لڑائی ہو سکتی ہے

دوست..... دوست کی آپس میں لڑائی ہو سکتی ہے

آفیسر اور ملازم کی آپس میں لڑائی ہو سکتی ہے

لیکن..... کبھی کسی نے عاشق و معشوق کو آپس میں لڑتے ہوئے نہیں دیکھا

کبھی کسی نے محبت و محبوب کو ایک دوسرے کے مخالف نہیں دیکھا

بلکہ.....

جو ”چاہت“ محبوب کی ہو وہی محبت کی ہوتی ہے

جو ”وفا“ محبوب کی ہو وہی محبت کی ہوتی ہے

جو ”رضا“ محبوب کی ہو وہی محبت کی ہوتی ہے

جو ”ادا“ محبوب کی ہو وہی محبت کی ہوتی ہے

آئیے ایک مثال پیش کرتا ہوں..... آپ مثال کو نہ دیکھنا کہ کیسی ہے

بلکہ یہ دیکھنا کہ اس سے مسئلہ کیسے حل ہو رہا ہے..... وہ مثال یہ کہ تاریخ

گواہ ہے کہ پوری دنیا کی سپر پاور بھی مل کر ”مجنوں کو لیلیٰ“ سے لڑا نہیں

سکی..... یعنی بات وہی ثابت ہوئی کہ کوئی بھی محبت کو اس کے محبوب سے لڑا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

نہیں سکتا..... یعنی

بھائی بھائی..... میں لڑائی ہو جاتی ہے

دوست دوست..... میں لڑائی ہو جاتی ہے

لیکن کبھی ”محبت و محبوب“ میں لڑائی نہیں ہو سکتی..... جیسے کہ میں نے مثال دی کہ دنیا کی کوئی سپر پاور بھی مجنوں کو لیلیٰ سے نہیں لڑا سکی..... وہ اس لئے کہ لیلیٰ کو کوئی مجنوں کی طرح چاہنے والا نہیں ملے گا؟

تو تم سیدوں کو اعلیٰ حضرت سے لڑانے کی کوشش نہ کرو..... وہ اس لئے کہ سیدوں کو اعلیٰ حضرت جیسا کوئی چاہنے والا نہیں ملے گا۔

تو اس لئے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تمام لوگوں کو

بستی، بستی..... وادی، وادی

قریہ، قریہ..... نگر، نگر

شہر، شہر..... قصبہ، قصبہ

لوگوں کو یہ بتایا کہ ”سید“ کیا ہیں؟ تو کیا خیال ہے کہ اب سید یہ نہیں بتائیں گے کہ اعلیٰ حضرت کیا ہیں؟ ارے دیکھو تو!

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

یہ کسی کے باپ نے نہیں کہا..... یہ تو اعلیٰ حضرت نے کہا ہے

ارے دیکھو تو جس نے میرے غوث..... غوث اعظم..... میرے جدا مجد کی

شان میں یوں کہا ہو..... کہ

تجھ سے دور، دور سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



تو آج چار کتابیں پڑھ کر کچھ لوگ چلے ہیں..... سیدوں کو اعلیٰ حضرت سے لڑانے، تو میں ایک ”سید“ ہوں..... تو آؤ سید کی زبان سے سیدوں کے ثنا خوان کی باتیں سنئے!

میدانِ محشر میں سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندہ نوازی:

آج اعتراض تو اس شعر پر ہو رہا ہے، جس پر کہ میں نے بات کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے..... کہ اس شعر کی وضاحت ضرور کروں گا..... کہ:

قرض لیتی ہے گناہ پر ہیزگاری واہ واہ

آئیے سنئے! کہ اصل معاملہ کیا ہے..... اصل بات کیا ہے..... یہ مصرعہ کونسے منظر کی ترجمانی کر رہا ہے؟ یہ مصرعہ کہاں کا راز بتا رہا ہے؟ کس دن کی فیاضی کی خبر دے رہا ہے؟ تو دیکھئے

محشر کا میدان ہے..... میدان بھرا ہوا ہے..... نامہ اعمال سب کے ہاتھ میں تھما ہوا ہے..... کچھ پریشان ہیں..... اور کچھ خوشحال ہیں..... کائنات کی ہر شے کے خالق کے دربار میں سب کی حاضری ہے..... اعمال نامہ دیکھ کر بہت ساروں پر غمی کی کیفیت طاری ہے..... کندھوں پر گناہوں کا بوجھ ہے..... اور گناہگاروں کے دل میں ایک بہت بڑی سوچ ہے کہ آج کدھر جائیں؟ کس کو حال دل سنائیں؟ اعمال کا ترازو سامنے نظر آ رہا ہے..... بس مارے خوف کے دل لرزہ جا رہا ہے..... آج میدانِ محشر میں کوئی مداوا تلاش کیا جا رہا ہے..... کوئی ملجا و ماویٰ تلاش کیا جا رہا ہے..... ارے کوئی تو سنئے..... کوئی تو نبھائے..... کوئی تو آج نظر ملائے..... کوئی تو آج وسیلہ بن جائے..... امتحان آسان ہو جائے..... سکھ کا سانس آ جائے تو ایسے میں خیال آیا کہ چلو.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتے ہیں..... اس لئے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں دعا کر چکے ہیں..... ان سے کہیں کہ بارگاہ خداوندی میں اپنی اولاد کی سفارش کر دیں..... لیکن معاملہ انسانیت کی سوچ کے برعکس ہو گیا..... کہ جب سب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری شفاعت کرو..... ہماری سفارش کرو ہمیں نجات دلاؤ..... ہمیں سکون دلاؤ..... ہمارے لئے راحت کا راستہ نکالو..... ہمارے مسیحا بن جاؤ!

تو آگے سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جواب دیتے ہیں  
 اِذْهَبُوا اِلٰی غَيْرِيْ..... جاؤ کسی دوسرے کے پاس  
 ارے جہاں اتنی زیادہ امیدیں لیکر آئے تھے..... وہاں سے تو دو لفظوں میں مکمل جواب مل گیا..... کہ جاؤ کسی دوسرے کے پاس! نفسی نفسی  
 جاؤ..... کہیں اور شفیع تلاش کرو  
 جاؤ..... کہیں اور وسیلہ تلاش کرو  
 جاؤ..... کہیں اور مسیحا تلاش کرو  
 میں تو آج ایسا کرنے والا نہیں ہوں..... بلکہ نفسی نفسی

پھر اس کے بعد..... اہل محشر کا کارواں چلا..... اور ایک دوسرے نبی کے دروازے پر جا کر رکا..... یعنی پھر اہل محشر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے..... اور کہیں گے آپ اللہ سے ہمکلامی کرتے رہے ہو..... آج ہمارے لئے بھی کلام کرو..... آج ہماری سفارش بھی اللہ کی بارگاہ میں پیش کرو..... کسی طرح سے سکون مل جائے..... یہ سختی کی گھڑیاں ٹل جائیں..... ہو سکتا ہے کہ آپ کا سفارش کرنا سنا جائے..... اور ہم سے سختیاں دور ہو جائیں.....



اے حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ نے اپنا عصا مبارک مارا تو پانی میں راستے بن گئے..... آج ہم تو گناہوں کی دلدل میں ڈوبے جا رہے ہیں..... پسینے بہہ رہے ہیں..... آج بھی کوئی راہ نکالو..... شفاعت ذمہ اٹھا لو..... تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی وہی سیدنا ابوالبشر والا جواب دہرادیں گے..... کہ:

إِذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي..... جاؤ کسی دوسرے کے پاس

آخر بات سنی کیوں نہیں جا رہی؟ تو آگے سے جواب آئے گا کہ نفسی نفسی!

عزیزان گرامی

یہی محشر کا دن ہے کہ جو سخت ترین دن ہوگا..... اور کبھی کسی نبی کے در پر جا کر صدا کی جائے گی اور کبھی کسی نبی سے التجا کی جائے گی..... کہ کوئی ایسا نمکسار ہو کہ جو آج ہمارے حال کی بہتری کا وسیلہ بن جائے..... کوئی ایسا ہو کہ جو ہمارے جنت میں جانے کا حیلہ بن جائے..... بس اہل محشر جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ سے واپس آئیں گے..... تو پھر ایک اور دروازے کا خیال آ جائے گا..... کہ:

چلو..... روح اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں

چلو..... ابن مریم کی خدمت میں چلے جاتے ہیں

وہ تو اللہ کے بہت زیادہ برگزیدہ پیغمبر ہیں..... لیجئے جب اہل محشر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو یوں عرض کریں گے..... کہ اے روح اللہ علیہ السلام آ پکو

اللہ تعالیٰ..... نے عزتوں سے نوازا ہے

اللہ تعالیٰ..... نے عظمتوں سے نوازا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ..... نے پیغمبری سے نوازہ ہے

اللہ تعالیٰ ..... نے مسیحائی سے نوازہ ہے

تو جب اہل محشر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے حال کی سنائیں گے..... تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے..... جو دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام فرماتے رہے..... یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اہل محشر کی بات سن کر کسی قسم کی کوئی ذمہ داری نہیں لیں گے..... کوئی وعدہ نہیں کریں گے..... کوئی تسلی نہیں دیں گے..... ہاں آخر میں یہ ضرور کہیں گے..... کہ

إِذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي..... کسی دوسرے کے پاس جاؤ

اور..... پھر اہل محشر میں ایک ہستی کا خیال آئے گا..... تمام کی نظروں میں ایک آخری ہستی پاک کا جمال آئے گا..... ان کی بندہ نوازی والا کمال یاد آیا..... اور دل ہی دل میں یہ بھی تو سوچ آرہی ہوگی..... کہ آج ہم میدان محشر میں پریشان حال پھر رہے ہیں..... اور کوئی غمگسار تلاش کر رہے ہیں..... لیکن یاد تو کرو! کہ

گر نام محمد را نیا ورد شفیع آدم

نہ آدم یافتہ تو بہ نہ نوح از غرقِ نجینا

تو بس پھر تمام اہل محشر بارگاہِ مصطفیٰ میں آجائیں گے..... اور عرض کریں گے..... کہ!

اے..... یسین و طہ..... کی شان والے کریم

اے..... روف الرحیم..... کی شان والے رحیم

اے..... غمگسار جہاں..... اے دستگیر جہاں..... نظر کرم ہو جائے..... آج

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہماری شفاعت فرمائیے..... آپ کی ایک نظر کا سوال ہے..... اور اہل محشر کی نجات کی بات ہے؟

ارے اہل محشر میں سے جب گناہ گاروں کی آس مٹنے لگی..... کہ ہر کوئی آج نفسی نفسی کہہ رہا ہے..... کوئی بھی آج مدد کرنے کو تیار نہیں ہے..... آج کوئی بھی دوائے دل دینے کو تیار نہیں ہے..... تو ایسے ماحول میں کلیجہ منہ کو آنے لگا..... بربادی سامنے نظر آنے لگی..... کہ

آج خدا جانے ہمارا کیا انجام ہوگا..... بس جب یہ بے قراری حد سے بڑھنے لگی..... تو پھر امید کی ایک کرن فضل خداوندی سے سامنے نظر آنے لگی..... تمام اہل محشر کے گناہ گاروں کے کانوں میں ایک آواز..... باعث تسکین جان بن کر سنائی دینے لگی..... کہ

یا اُمّتی..... یا اُمّتی

یا اُمّتی..... یا اُمّتی

بس دلوں کو قرار آنے لگا..... بس دیر سے جھکی ہوئی نظریں اوپر اٹھنے لگیں..... آنکھیں چمکنے لگیں کہ آخر یہ کون تسلی دے رہا ہے؟  
ارے یہ کون آج حلاوت بھری آواز دے رہا ہے

اور جب گناہ گاروں نے نظریں اٹھا کر دیکھا..... تو وہی کائنات کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم..... وہی محسن انسانیت..... وہی رحمت عالم..... وہی دستگیر جہان..... وہی نعمگسار جہاں..... اپنی رحمت کی چادر کا سایہ کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں..... اور فرما رہے ہیں

شفاعتی امتی لاهل الكبائر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اے گناہگاروں آؤ میری رحمت کی چادر میں آ جاؤ..... اے بے سہارو آؤ  
میں تمہیں سینے سے لگانے آیا ہوں..... اے بے قرار آؤ میں تمہیں تسلی دینے آیا  
ہوں..... ارے دیکھئے تو ادھر غلام پریشانی میں آئے ہیں..... تو دوسری طرف  
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے نجات دلوانے کیلئے اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے ہیں  
مجھے اپنے امام کا ایک..... رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت پر ناز والا شعر یاد آ رہا  
ہے..... کہ:

کہ رضا اب پل وجد کرتے گزرو

کہ ہے رب سلم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محشر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت:

ارے بھائی آج ہم دیکھتے ہیں کہ کسی دنیا کے بڑے عہدے والے تک اپنی  
بات پہچانی ہو..... تو کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جاتا ہے کہ جس کی اس تک رسائی  
ہو..... جو آپ کا صحیح معنوں میں سفارشی بن سکے..... اور دوسری طرف یہ بات  
بھی ضروری ہے کہ اس بندے کا تعلق اس بڑے سے بھی ہو..... جس کے سامنے  
آپ کا معاملہ پیش کرنا ہے..... اور پھر اس بات کو بھی دیکھنا ہے کہ ہم جس کو اپنا  
سفارشی بنا رہے ہیں..... کیا اس کی سنی بھی جائے گی..... یا نہیں؟

لیکن ادھر تو معاملہ ہی جدا ہے..... ادھر تو اللہ..... کی احکم الحاکمین ذات ہے

ادھر تو اللہ..... کی احسن الحاقین ذات ہے

اور ادھر ہم جیسے گناہگار ہیں..... کہ جنہوں نے اپنی بات اپنے رب کے

در بار میں پیش کرنی ہے:

عیب بھی ہمارے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



قصور بھی ہمارے ہیں

گناہ بھی ہمارے ہیں

تو ایسے میں ہستی وہ تلاش کی گی..... کہ

جَوْ شَاهِدٌ وَ مُبَشِّرٌ وَ نَذِيرٌ..... کی شان والے ہیں

جَوْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ وَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ الرَّحِيمُ..... کی شان والے ہیں

جَوْ يَأْتِيهَا الْمَزْمَلُ يَأْتِيهَا الْمُدَّتَّرُ..... کی شان والے ہیں

جَوْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ..... کی شان والے ہیں

تو اب اسی ہستی پاک سے عرض کی جا رہی ہے..... کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے

دربار میں ہماری سفارش کیجئے..... ہمیں نجات دلوائیے..... نظر کرم کیجئے اس لئے

کہ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا ہے..... کہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

اب سوچنے کی بات ہے..... کہ سرکار راضی کب ہوں گے..... ہاں

بھئی جب اللہ اپنے حبیب کو راضی کرنے کا وعدہ کر رہا ہے..... اور کہہ

رہا ہے.....

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى

تو اب دیکھنا یہ ہے کہ محبوب راضی کب ہوں گے؟

تو روایت موجود ہے کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی جنت میں چلے

جائیں گے..... محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت راضی ہوں گے..... تو ثابت ہوا کہ

رب نے اپنے رسول کو..... اپنے حبیب کو راضی کرنا ہے..... اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے امتیوں کو نجات دلوا کر ہی خوش ہونا ہے..... تب ہی راضی ہو جانا

ہے کہ جب آپ کے امتیوں نے جہنم سے دور ہو جانا ہے..... اور جنت میں داخل ہو جانا ہے!

قرض لیتی ہے گناہ پر ہیز گاری واہ! واہ

عزیزان گرامی!

جب اہل محشر سہارا تلاش کرتے کرتے..... اس بارگاہ میں پہنچ گئے کہ جہاں اپنے تو اپنے غیروں کو بھی رسوا نہیں کیا جاتا..... مایوس نہیں کیا جاتا..... خالی ہاتھ نہیں لٹایا جاتا..... جب اس ذات پاک..... اس شفیع اعظم کی آواز آنے لگی..... کہ

يَا اُمَّتِي..... يَا اُمَّتِي

تو اب محشر کے حالات سے پریشان لوگ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر رحمت میں پناہ لینے کیلئے حاضر ہو گئے..... تو آج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خصوصی طور پر گناہ گاروں کو نواز رہے ہیں..... سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خود میدان محشر میں کھڑے ہیں اور گناہ گاروں کو بلا رہے ہیں

تو گناہ گار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکٹھے ہو رہے ہیں  
آج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کو نہیں دیکھ رہے  
اولیا کو نہیں دیکھ رہے  
تابعین کو نہیں دیکھ رہے  
تابع تابعین کو نہیں دیکھ رہے  
صلحا کو نہیں دیکھ رہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اتقیاء کو نہیں دیکھ رہے

نقباء کو نہیں دیکھ رہے

نجباء کو نہیں دیکھ رہے

یہ سب بزرگ ترین لوگ ایک طرف ہیں اور رحمت عالم ﷺ آج صرف گناہگاروں کی طرف دیکھ رہے ہیں..... اور گناہگار بھی آج صرف اپنے آقا ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہیں

سرکار ﷺ میدان محشر میں گناہگاروں کو جمع کر رہے ہیں

اے گنہگارو ادھر آؤ!

اے گنہگارو ادھر آؤ!

تو اب سرکار ﷺ کی نظریں گناہگاروں کی فکر میں..... گنہگاروں کی طرف لگی ہوئی ہیں..... تمام گنہگاروں کو اکٹھا کیا جا رہا ہے..... خود رحمت عالم سامنے تشریف فرما ہیں..... سرکار ﷺ گنہگاروں کو اپنی رحمت والی کریمانہ نظر سے دیکھ رہے ہیں..... گنہگار بھی پریشانی کے عالم میں رحمت مصطفیٰ ﷺ کی منتظر نگاہوں سے اپنے کریم آقا ﷺ کو دیکھ رہے ہیں.....

تو ایسے میں سامنے سے..... غوث گزر رہے ہیں

لیکن..... آقا ﷺ نہیں دیکھ رہے

تو ایسے میں سامنے سے..... قطب گزر رہے ہیں

لیکن..... آقا ﷺ نہیں دیکھ رہے

تو ایسے میں سامنے سے..... ابدال گزر رہے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

لیکن..... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھ رہے

تو ایسے میں سامنے سے..... اوتا دگر رہے ہیں

لیکن..... آقا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھ رہے

ارے آج تو صرف نظر رحمت سے خصوصی طور پر گنہگاروں کو ہی نوازہ جا

رہا ہے:

آج میرے کریم..... کی اغیاث پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی ابدال پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی اقطاب پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی اوتاد پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی اولیاء پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی صلحاء پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی اغنیاء پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی نجباء پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی متقین پر نظر نہیں ہے

آج میرے کریم..... کی صالحین پر نظر نہیں ہے

بس آج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گنہگاروں کو اپنے پاس اکٹھا کر رہے ہیں

اے گنہگارو..... تم ادھر آؤ!

اے بے سہارو..... تم ادھر آؤ!

تو جب میدان محشر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف گنہگاروں کو دیکھنے لگے..... جب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم گنہگاروں پر نگاہ کرم کرنے لگے..... تو ایسے میں کچھ پرہیزگاروں کے



دل میں یہ خیال آیا..... کہ ہم جنت کا حریص نہیں ہیں  
 کاش مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت ہم پر نظرِ رحمت کر دیں وہ لوگ بھی نظر  
 مصطفیٰ ﷺ کے طالب تھے

تو جب ان پر ہیزگاروں نے یہ دیکھا کہ حضور ﷺ کی نظر تو آج صرف  
 گنہگاروں پر ہے..... تو ایسے میں ان پر ہیزگاروں کے دل میں یہ خیال  
 آیا..... کہ اگر محشر میں یہ سٹم ہوتا..... کہ کچھ گناہ مل سکتے ہوتے تو میں قرضے  
 میں چند گناہ لے لیتا..... اور قرضے میں گناہ لیکر میں بھی مرکزِ نگاہ مصطفیٰ ﷺ  
 بن جاتا

غور کرنا..... کہ ایک پر ہیزگار کے دل میں یہ خیال آنا..... بڑی نازک  
 بات ہے

اور چند گناہ مل جانے کا خیال کرنا اور بھی زیادہ نازک بات ہے  
 لیکن میں کہتا ہوں کہ جب نبی ﷺ نے گنہگاروں کو اپنے پاس  
 بلانا شروع کر دیا..... جب گنہگاروں کو دامنِ رحمت میں چھپانا  
 شروع کر دیا تو کیا خیال پر ہیزگاروں کے دل میں ایسا خیال نہیں  
 آئے گا؟

آج تو سارے صالحین سوچ رہے ہیں..... کہ دنیا کے اندر تو ساری  
 زندگی میں مجھ پر نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا فیض رہا..... اور ان کی توجہ سے ہی میں  
 غوث بنا

ان کی توجہ سے ہی میں..... ابدال بنا

ان کی توجہ سے ہی میں..... اوتاد بنا

ان کی توجہ سے ہی میں..... ولی بنا

ارے یہ تو..... چمکتے سورج کی طرح کا سچ ہے..... کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی اوّل قرن بنی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی غوث جیلانی بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی داتا گنج بخش بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی خواجہ اجمیری بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی فرید الدین بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی نظام الدین بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی جماعت علی بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی مہر علی بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی بہاؤ الدین زکریا بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی امام احمد رضا بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی مجدد الف ثانی بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے ہی..... کوئی شیر ربانی بنا

لیکن آج یہ میدان محشر ہے..... یہاں پر صرف گنہگاروں پر توجہ ہے.....

تو ہو سکتا ہے کہ ایسے میں کسی گنہگار کے دل میں یہ خیال آجائے..... کہ کاش

آج چند گناہ میرے پاس بھی ہوتے کہ آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ مجھ پر بھی ہو

جاتی..... اسی دلی کیفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے..... مجدد دین و ملت امام

ابلسنت نے کہا ہے..... کہ:

ا قرض لیتی ہے گناہ پر ہیزگاری واہ! واہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

ان کے کرم سے نعت لکھنا

تو یاد رکھنا کہ نعت لکھی نہیں جاتی ..... بلکہ لکھوائی جاتی ہے ..... جو نعت خود سے ہی لکھ لیتے ہیں وہ اور لوگ ہیں اور جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نعت لکھوائیں وہ اور ہیں ..... ارے جو خود لکھتے ہیں ..... وہ لکھنے والا ..... صرف مسلمان ہوتا ہے ..... جس سے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نعت لکھوائیں وہ وقت کا حسان ہوتا ہے۔

ارے آپ میں سے .....

کوئی نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا لکھے گا؟

حضرت حسان بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کیا لکھیں گے؟

اس لئے کہ جس کی حقیقت ہی معلوم نہیں ..... اس کی نعت کا حق ادا کون کر سکتا ہے؟

ارے .....

جتنا کسی صحابی نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی تابعی نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی ولی نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی مفسر نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی محدث نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی مفکر نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
جتنا کسی محقق نے بتایا ہے ..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جتنا کسی مفتی نے بتایا ہے..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
 جتنا کسی مولوی نے بتایا ہے..... صرف اتنا ہی حضور کو نہ سمجھنا  
 اس لئے کہ انہوں نے جتنا بتایا ہے..... وہ ان کی معلومات کی انتہا ہے.....  
 میرے نبی ﷺ کی انتہا ان کے ذہن میں نہیں ہے۔

یعنی..... یہ جتنا کچھ بھی بتاتے ہیں..... وہ اپنی معلومات کی حد بتاتے  
 ہیں..... نبی ﷺ کی حد نہیں بتاتے..... اس لئے کہ نبی ﷺ کی حد تو اللہ تعالیٰ ہی  
 جانتا ہے:

### 1- نکتہ:

آؤ یہاں پر ایک لطیف نکتہ پیش کر جاؤں..... کہ میں نے کہا کہ  
 نبی ﷺ کی حد ان بیان کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا..... اس  
 لئے کہ جب ان کے بیان کرنے کی انتہا ہو جاتی ہے..... تو وہ اصل میں  
 ان کے مطالعہ کی حد ہے..... ان کی معلومات کی حد ہے..... ان کی تحقیق  
 کی حد ہے..... ان کی تعلیم کی حد ہے..... ارے تمہیں کس نے کہا کہ یہ  
 رسول ﷺ کی حد ہے؟

آئیے اس حوالے سے ایک حدیث پیش کرتا ہوں..... سرکارِ مدینہ ﷺ  
 نے فرمایا:

وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَمْ يَعْلَمْنِي حَقِيقَةُ غَيْرِ رَبِّي

میرے رب کے سوا میری حقیقت کوئی نہیں جانتا

اب اس حدیث پاک کے آخری الفاظ پر غور کرو..... کہ غَيْرِ رَبِّي.....  
 یعنی رب کے سوا کوئی نہیں جانتا..... تو غَيْرِ رَبِّي..... کے اندر تو خود رسول



صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں

غیر رسیؑ ..... کے اندر صحابہ بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر تابعین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر تبع تابعین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر مفسرین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر مفکرین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر محققین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر مجتہدین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر سالکین بھی ہیں  
 غیر رسیؑ ..... کے اندر صالحین بھی ہیں

تو ثابت ہوا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حد صرف خدا ہی جانتا ہے ..... ہم تو صرف یہی جانتے ہیں ..... کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور یہ بھی ثابت ہوا ..... کہ نعت کہنا ہر کسی کے بس کا کام نہیں ہے ..... جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت صرف خدا جانتا ہے ..... تو پھر نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کا حقہ اللہ ہی بیان کر سکتا ہے ..... یا اس کے خصوصی فضل و کرم سے ..... اس کی خصوصی عطا سے ”محبوب اللہ“ بیان کر سکتے ہیں

اور نعت وہی ہے جو مدینے والے کے دربار میں لے جائے ..... تو جس کلام کو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نسبت ہو جائے تو پھر اس کا مقام بھی بڑھ جاتا ہے جیسے سیدی اعلیٰ حضرت نے کہا ..... کہ:

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے  
ہو گی تیری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

## 2- نکتہ!

یہاں ایک اور نکتہ ذہن میں آ گیا..... چلو وہ بھی پیش کر دیتا ہوں  
کہ بات ہو رہی تھی نعت مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے..... تو اکثر لوگ  
کہتے ہیں کہ نبی کی شان کو حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ..... ہمارے بھی کچھ  
لوگ یہی کہتے ہیں کہ نعت بیان کرتے ہوئے احتیاط کرو..... نعت بیان  
کرتے ہوئے حد میں رہو..... سرکار ﷺ کی نعت کو حد سے زیادہ نہ  
بڑھاؤ!

تو میں ایسا کہنے والے تمام حضرات سے معذرت کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ  
نبی ﷺ کی شان بڑھانے کا تو ایک مومن کیلئے گمان بھی نہیں ہے..... اس لئے  
کہ اگر کوئی نبی ﷺ کی شان بڑھائے گا تو پھر یقیناً ”خدا“ کہے گا..... اور آپ  
ﷺ کو ”خدا“ کہنے سے تو ایمان سے جائے گا..... اب بتاؤ کہ کوئی بھی نعت  
پڑھنے والا سرکار ﷺ کو ”خدا“ کہتا ہے؟

ہرگز ہرگز نہیں کہتا..... تو ثابت ہوا کہ بڑھانے کا تو ایک ایمان والا  
گمان بھی نہیں کر سکتا..... اس لئے کہ اس کو ایمان کی سلامتی عزیز ہے.....  
اور دوسری بات کہ احتیاط تو اس میں ضروری ہے..... کہ نبی ﷺ کی شان کم  
نہ کی جائے..... اگر کم کرتا ہے تو پھر بھی ایمان سے جاتا ہے..... اس لئے  
احتیاط اس میں ضروری ہے کہ شان نبی ﷺ کو کم کرنے کا تصور بھی نہ  
کرے..... اور بڑھانے کا تو کوئی خیال کر سکتا ہی نہیں..... اس لئے کہ آقا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



صلی اللہ علیہ وسلم کو ”خدا“ نہیں کہنا..... اور جو خوبی ہے وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرو۔  
 تو اب دعا ہے کہ اللہ محشر میں بھی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نصیب فرمائے  
 ..... اور دنیا میں بھی انہی کا ہو کر جینے کی سعادت عطا فرمائے!..... (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



## موضوع..... عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ لَهُ، فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ <sup>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</sup> عَلَيْنَا

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاعِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

علمائے ذی وقار..... اور سادات کرام!

آپ سب جو محفل میں آئے بیٹھے ہو یہ بھی اس رفعت والے رسول ﷺ

کے ذکر کا حصہ ہیں..... قرآن کہہ رہا ہے..... کہ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کے لئے بلند کر دیا

اب ہم سے پہلے جو گزر چکے ہیں..... یعنی

صحابہ کرام

تابعین کرام

تابع تابعین کرام

صالحین کرام

مومنین عظام

سب رسول ﷺ کا ذکر کرتے آئے ہیں..... اور اب بھی ہم جس دور میں

رہ رہے ہیں..... اس میں بھی:

مفسرین اور محدثین

مفکرین اور محققین

واعظین اور مقررین

مورخین اور کاملین

صالحین اور سالکین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

سب ذکر مصطفیٰ ﷺ کر رہے ہیں..... لیکن کیسا ذکر ہے کہ کرنے والوں کو بھی اس ذکر پاک کی انتہا معلوم نہیں ہے؟  
رفعت ذکر مصطفیٰ ﷺ

عزیزان گرامی

ذکر مصطفیٰ ﷺ تو سب ہی کر رہے ہیں..... لیکن کسی کو بھی ذکر مصطفیٰ ﷺ کی انتہا معلوم نہیں ہے..... وہ اس لئے کہ ہمارے ذہنوں میں رفعت کی بھی ایک انتہا ہوتی ہے..... جیسے کہ کوئی کہے کہ فلاں پہاڑی بہت ”رفیع“ ہے یعنی بلند ہے..... اور اگر کہا جائے کہ فلاں جگہ ”رفیع تر“ ہے یعنی بلند ہے..... بلند ترین ہے لیکن دیکھ لیجئے اس کی رفعت اور بلندی کی بھی کوئی حد ضرور موجود ہوگی..... یعنی بلند سے بلند چیز کی بلندی اور رفعت بھی پیمانہ ماب سکتا ہے لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ کو اللہ نے بلند کیا ہے تو اس کی انتہا کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا..... اس لئے کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ کو رفعت اللہ تعالیٰ نے دی ہے..... اب اللہ ہی اس ذکر کی انتہا جانتا ہے..... اس ذکر کی رفعت جانتا ہے..... اب بشر کے بس کی بات نہیں کہ وہ ”خیر البشر“ کے ذکر کی حد بتائے..... انسان کیسے ”سید البشر“ کے ذکر پاک کی رفعت بتا سکتا ہے..... جبکہ قرآن اعلان کر رہا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کے ذکر کو آپ کے لئے بلند کر دیا

ذکر مصطفیٰ ﷺ کی رفعت کا اندازہ اسی سے لگا لو کہ اس ذکر کی رفعت کی انتہا کسی بشر کو معلوم ہی نہیں ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان..... محمد رسول اللہ :

اب دیکھئے..... قرآن پاک کی ایک آیت مقدسہ کا ایک حصہ ہے..... کہ  
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اس کا ترجمہ ہوا..... ”محمد اللہ کے رسول ہیں“  
 یہ اللہ کا قرآن ہے..... اللہ کا کلام ہے..... کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
 اب یہاں انتہائی توجہ کی ضرورت ہے..... کہ

میں جو بولوں گا..... وہ میری بولی ہے، میرا کہنا ہے  
 آپ جو بولیں گے..... وہ آپکی بولی ہے، آپکا کہنا ہے  
 جو علماء کرام کہیں گے..... وہ ان کا فرمان ہے  
 جو مفتی حضرات کہیں گے..... وہ ان کا ارشاد، ان کا کلام ہے  
 یعنی..... پوری دنیا کے تمام افراد میں سے جو کوئی بھی بات کرے گا..... وہ  
 اس کا قول ہوگا..... وہ اس کا کہنا ہوگا

تو مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... یہ اللہ کا قول ہے..... قرآن سارا اللہ کا فرمان  
 ہے..... یہ اللہ کا ارشاد ہے..... یعنی مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... قرآن کی آیت ہے  
 اب اگر کوئی پوچھے کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... کیا ہیں؟ تو ہم کہیں گے  
 وہ ہستی جانے کہ جو مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہہ رہی ہے..... تو اس پر ایک جملہ سن  
 لو..... کہ یہ جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں بتاتے ہیں  
 میرا رسول اتنا ہی نہیں ہے

جو امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا

میرا رسول اتنا ہی نہیں ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جو محدث کچھ چھوی ﷺ نے بتایا  
مجھے اور بھی ہمت ہے، کہنے کی..... کہ

جو..... خواجه غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے  
میرا رسول اتنا ہی نہیں ہے

میں اور بھی آگے کی کہنے کی ہمت کر رہا ہوں..... کہ

جو..... غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہے

میرا رسول اتنا ہی نہیں ہے

ارے..... جو مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا

میرا رسول اتنا ہی نہیں ہے

غور کرنا میرے اس جملے پر..... کہ

رسول ﷺ کی حقیقت اور آپ ﷺ کی حد تو اصل میں صرف خدا ہی جانتا

ہے..... ان تمام ہستیوں نے جو کہا..... اتنا ہی رسول ﷺ کو نہ سمجھنا..... اس لئے

کہ جو یہ بتا رہے ہیں وہ میرے رسول ﷺ کی عظمت کی حد نہیں ہے

وہ میرے رسول ﷺ کی رفعت کی حد نہیں ہے

وہ میرے رسول ﷺ کی عزت کی حد نہیں ہے

ارے..... یہ تمام جو بتا رہے ہیں..... وہ تو ان کے مطالعہ کی حد ہے.....

ان کی تحقیق کی حد ہے..... ان کی معلومات کی حد ہے

تو ثابت ہوا..... کہ نبی ﷺ کی حقیقت..... آپ ﷺ کی عظمت کی حد تو

صرف اللہ ہی جانتا ہے..... اور جس کی حقیقت کی حد ہم نہ جانتے ہوں..... اس

ہستی پاک کے ذکر کی حد ہم کیا بتا پاویں گے؟



ہم تو اپنے مطالعے کی حد بتا رہے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں

عزیزان گرامی!

اب کسی بشر کے پاس ایسا کوئی پیمانہ نہیں ہے..... ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد بتا سکے..... وہ مقام رسالت کی رفعتوں کی انتہا بتا سکے..... اس لئے کہ جو رب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کر رہا ہے..... وہی جانتا ہے..... کہ اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو کتنا بلند کیا ہے..... جو رب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت دے رہا ہے..... وہی رب اس کی انتہا جانتا ہے..... کہ اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی عظمت عطا کی ہے!

1- نکتہ!

دوستو! اب اگر کوئی ہم سے یہ پوچھے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کیا ہیں؟ تو ہم کہیں گے..... کہ:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ..... اللّٰہ کا فرمان ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ..... آیت قرآن ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ..... اللّٰہ کا ارشاد ہیں

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ..... اللّٰہ کا کلام ہیں

تو اب جس بندے نے بھی قرآن پڑھا..... اور قرآن کی یہ آیت مقدسہ پڑھی تو اس کے دل میں ایک امتی ہونے کے ناطے یہ خیال ضرور آئے گا..... کہ اللّٰہ تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کہہ رہا ہے..... لیکن اے مدینے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کے تاجدار..... اے بہار کائنات:

آپ کیا کہتے ہیں؟

آپ کا فرمان کیا ہے؟

آپ کا ارشاد کیا ہے؟

آپ کی بولی کیا ہے؟

آپ کا اعلان کیا ہے؟

تو پھر آؤ..... میں عالم خیال میں تمہیں بارگاہ رسالت ﷺ میں لے  
چلوں..... تم اپنے کانوں سے سنو گے..... تم ماتھے کی آنکھوں سے تاریخ دیکھ لینا  
..... کہ رسول ﷺ..... اللہ کے بندوں کو توحید کی دعوت دے رہے ہیں اور ساتھ  
فرما رہے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا

اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو تم فلاح پا جاؤ گے!

ارے..... دیکھو تو محبت کا کیسا تعلق ہے..... کہ:

جب ہم رسول ﷺ کا فرمان دیکھتے ہیں..... تو وہ فرماتے ہیں!

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جب ہم اللہ عز و جل کا فرمان دیکھتے ہیں..... تو وہ کہتا ہے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

دیکھئے کہ..... رسول ﷺ..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں

اور اللہ تعالیٰ..... مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہے!

کس قدر حسیں تعلق ہے..... کیسا محبت کا ثبوت ہے..... اصل میں حکمت

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



یہ ہے کہ..... رضائے الہی یہ ہے

منشائے الہی یہ ہے..... کہ اے رسول ﷺ

میرا ذکر..... تم کرتے رہو

تمہارا ذکر..... میں کرتا ہوں

اس لئے کہ جب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تم کہوں گے..... تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تمہارا ذکر ہو جائے گا..... اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ میں کہوں گا..... تو محمد رسول اللہ میرا ذکر ہو جائے گا..... اے محبوب! اس لئے..... کہ:

جو..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کا دشمن ہو..... وہ تمہارا دشمن ہوگا

جو..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... کا دشمن ہو..... وہ میرا دشمن ہوگا

تو ایک بات سب کان کھول کر سن لو..... کہ جو لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے اختلاف رکھتے ہیں..... وہ صرف مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ سے ہی اختلاف نہیں رکھتے..... وہ تو اصل میں ”قَوْلُ اللَّهِ“ سے اختلاف رکھتے ہیں

قرآن میں..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ہم نے اب تک پیچھے یہی گفتگو کی ہے..... کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے.....

اب جو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے اختلاف کر رہا ہے

وہ فرمان الہی سے اختلاف کر رہا ہے

اب جو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے اختلاف کر رہا ہے

وہ رضائے الہی سے اختلاف کر رہا ہے

اب جو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پر تنقید کر رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہ قول خداوندی پر تنقید کر رہا ہے

اَبِ جَوْ مُحَمَّدٍ رَّسُولُ اللّٰہِ سے انکار کر رہا ہے

وہ فرمان الہی سے انکار کر رہا ہے

تو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ..... میں عیب تلاش کرنے والوں کو سوچ لینا چاہئے

کہ..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ..... تو قول خدا ہے..... اور آیت قرآن ہے..... اور

قرآن تو عیب سے پاک ہے..... قرآن تو ”ریب“ سے دور ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِیْہِ

## 2- نکتہ!

اب اسی پر ایک اور نکتہ پیش کرتا ہوں..... کہ آپ تمام حضرات جو کثیر تعداد

میں موجود ہو..... آپ اپنے شہر کراچی سے مجھے کوئی دو مولوی ایسے دکھا دو جو لَا

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پر مناظرہ کر رہے ہوں

بتاؤ..... پورے کراچی میں..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پر کبھی مناظرہ ہوا؟

پورے کراچی میں..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پر کبھی جھگڑا ہوا؟

تو آپ کہہ سکتے ہو..... کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پر مناظرہ پورے کراچی میں

نہیں ہوا..... بلکہ:

پنجاب میں بھی نہیں ہوا

بلوچستان میں بھی نہیں ہوا

ہندوستان میں بھی نہیں ہوا

ایران میں بھی نہیں ہوا

ارے..... یہ بات تو طے ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... پر مناظرہ کرنے کو دو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



مولوی تیار ہی نہیں ہیں..... اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر کوئی اختلاف نہیں..... کوئی جھگڑا نہیں..... دیکھئے..... تو!

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کو..... کوئی اپنے جیسا نہیں سمجھتا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کو..... کوئی مٹنے والا نہیں کہتا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... کو..... کوئی ختم نہیں کہتا

میں دو مولوی حضرات کی بات کر رہا ہوں..... دو کلمہ پڑھنے والوں کی بات کر رہا ہوں..... میں بت پرستوں کی بات نہیں کر رہا..... اس لئے کہ ان کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ خدا زیادہ ہیں..... یا ان کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہے..... میں تو بات کر رہا ہوں..... ان دو کلمہ پڑھنے والوں کی..... کہ جو اللہ کو وحدہ لا شریک مانتے ہیں

تو..... یہ بات طے شدہ ہے..... کہ دو کلمہ گو حضرات میں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر کوئی مناظرہ نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر کوئی مباحثہ نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر کوئی مجاہدہ نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر کوئی مکالمہ نہیں

سب کلمہ گو..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں

تو سنو! کان کھول کر کے سنو..... کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہے میرے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے..... تو جو میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس پر مناظرہ کرنے کی ہمت کسی مولوی میں نہیں:

تو محمد رسول اللہ..... کہا ہے میرے رب نے..... تو آج

اسی پر مناظرہ ہو رہا ہے

اسی پر مباحثہ ہو رہا ہے

اسی پر مکالمہ ہو رہا ہے

تو دیکھو ذرا..... کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... فرمان رسول ﷺ سے کوئی اختلاف نہیں کر رہا..... اور فرمان خدا یعنی مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... سے ہی آج اختلاف کیا جا رہا ہے..... تو دیکھو تو سہی کہ جس کے قول میں اختلاف کر رہے ہو..... وہ ذات کونسی ہے؟

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اسی لئے تو میرے امام اعلیٰ حضرت نے کہا تھا..... کہ:

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

اور آج..... یہ گٹھائیں اور اسے مقصود بڑھانا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

”رسول“ کا معنی و مفہوم:

محترم حضرات

اب اس حوالے سے بھی بات ہو جائے..... کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے..... ”محمد“ اللہ کے رسول ہیں..... اب

”رسول“ کس کو کہتے ہیں؟..... آئیے تھوڑی دیر اب اس پر بھی بات

کرتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



”رسول“ کا معنی بھیجا ہوا..... اور اپنے بھیجنے والے کی پیروی کرنے والا  
اصل معنی یہ ہوا..... کہ ”بھیجا ہوا“

”رسول“ کا معنی اور اس کا شرعی مفہوم محدثین نے عقائد کی کتابوں میں  
بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے..... جیسے علامہ نسفی نے عقائد نسفی اور دوسری عقائد کی  
مشہور و معروف کتابوں میں یوں وضاحت کی ہے

الرَّسُولُ إِنْسَانٌ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الْخَلْقِ لِتَبْلِيغِ الْأَحْكَامِ  
رسول وہ عالی مرتبت ہستی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف شرعی احکام کی تبلیغ  
کیلئے بھیجتا ہے

### 3- نکتہ:

یعنی..... ثابت ہوا کہ ”رسول“ اس بلند ترین انسان کو کہتے ہیں کہ جس کے  
ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق..... اپنے بندوں..... کو احکام دین بتائے.....  
اور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہو..... اگر کوئی خود سے بن جائے تو وہ مردود ہوتا ہے..... اور  
جس کو خود خدا بھیجے وہ بارگاہ حق میں مقبول ہوتا ہے۔

اب بات رسول کے حوالے سے ہو رہی ہے..... کہ رسول کا معنی و مفہوم ہوا  
”بھیجا ہوا“..... تو اب بھیجنے کیلئے بھی تین باتیں ضروری ہیں

1- کوئی بھیجنے والا..... وہ موجود ہو

2- جس کو بھیجا جا رہا ہے..... وہ موجود ہو!

3- جس کی طرف بھیجا جا رہا ہے..... وہ بھی موجود ہو

تو ثابت ہوا..... کہ!

رسول..... کو بھیجنے والا..... اللہ تعالیٰ ہے

اور..... آنے والا یعنی بھیجا ہوا..... خود رسول ہیں  
 اور جن کی طرف رسول کو بھیجا وہ مخلوق خدا ہے  
 اب دیکھئے! کہ رسول..... اللہ اور بندوں کے درمیان کی کڑی ہیں  
 یعنی..... درمیان میں ہیں

اور جو درمیان میں ہوتا ہے..... اس کا تعلق اوپر والے سے بھی ہوتا  
 ہے..... اور اپنے نیچے والوں سے بھی ہوتا ہے  
 تو..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رابطہ ادھر خدا سے بھی ہے..... اور ادھر مخلوق خدا سے  
 بھی ہے!

وہ اس لئے..... کہ اے حبیب ہم نے آپ کو درمیان کی کڑی بنا کر بھیجا  
 ہے..... اس لئے کہ اللہ نے جو دینا ہو وہ آپ کو دیتا رہے..... اور مخلوق کو چاہئے  
 کہ وہ آپ کی ذات پاک سے لیتی رہے!  
 اور پھر اس کے اندر ایک اور حکمت بھی ہے..... کہ جو درمیان میں ہوتا ہے  
 ..... وہ نہ تو اوپر والے کی طرح ہوتا ہے..... اور نہ ہی اپنے سے نیچے والوں کی  
 طرح ہوتا ہے..... یعنی..... میرا رسول..... اوپر والے کی طرح بھی نہیں..... یعنی  
 خدا جیسا نہیں ہے..... اور نیچے والوں کی طرح بھی نہیں ہے..... یعنی ایسا ”بے  
 مثل“ کہ نیچے والوں یعنی مخلوق میں سے بھی کوئی ان کی طرح کا ہونے کا دعویٰ  
 نہیں کر سکتا

میرا رسول.....:

ادھر دیکھو تو..... خدا جیسا نہیں ہے  
 ادھر دیکھو تو..... مخلوق خدا جیسا نہیں ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول ﷺ کا وسیلہ:

آج یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈائریکٹ مانگو..... کسی کے وسیلے کی ضرورت نہیں ہے..... میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے توحید تو ڈائریکٹ لے نہیں سکے..... اب توحید والے رب تک بغیر وسیلے کے کیسے جاسکتے ہو؟

ارے آج وسیلے کا انکار کرنے والے یہ بھی تو سوچیں کہ..... اب بغیر وسیلے کے اس دنیا میں آتے نہیں ہیں..... اور بغیر وسیلے کے اس دنیا سے جاتے نہیں ہیں..... تو پھر اس دنیا میں رہتے ہوئے ”وسیلے“ کا انکار کیوں کرتے ہیں؟

ارے ووٹ کا وسیلہ حاصل نہ ہو تو..... کوئی اسمبلی کا منہ نہ دیکھ پائے..... ووٹ کا وسیلہ مانتے ہیں..... ووٹ کو اسمبلی تک لے جانے کا ذریعہ مانتے ہیں..... لیکن اس ذات کے وسیلے کا انکار کر رہیں کہ جو ذات پاک خدا تک لے جا رہی ہے؟

تو ”ووٹ“ ایک ایسا وسیلہ ہوا کہ جس کے بغیر مولوی صاحب..... قومی اسمبلی کا حصہ نہیں بن سکتے..... پارلیمنٹ کے ممبر نہیں بن سکتے..... تو میں کہتا ہوں کہ بھئی ووٹ کے وسیلے کے بغیر تم ”اسلام آباد“ تک پہنچ نہیں سکتے..... تو پھر ذات رسول ﷺ کے وسیلے کے بغیر ”اسلام“ تک کیسے پہنچ سکتے ہو؟

میرا ایک اپنا مزاج ہے..... میں ایک بات کہتا ہوں کہ ”وسیلہ“ ضروری بھی ہے..... اور وسیلہ ضروری بھی نہیں ہے..... یقیناً آپ میری بات سن کر حیران ہوں گے..... کہ ارے ہاشمی میاں کو کیا ہو گیا..... کہ کہتا ہے کہ وسیلہ ضروری

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ہے..... اور وسیلہ ضروری نہیں بھی ہے!

یہاں پر ایک شعر محدث کچھو چھوی رحمہ اللہ کا پیش خدمت ہے..... فرماتے

ہیں..... کہ:

مل نہیں سکتا خدا ان کا وسیلہ چھوڑ کر

غیر ممکن ہے کہ جائے چھت پر زینہ چھوڑ کر

یعنی..... اگر کوئی بندہ چھت پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وسیلہ

ضروری ہے..... یعنی سیڑھی ضروری ہے..... زینہ ضروری ہے..... ایسا وسیلہ

ضروری ہے کہ جو اس کو چھت تک لے جائے..... جو اس کو اس کی منزل تک

لے جائے..... اسی طرح اگر کسی نے کچھ سوفٹ تک اوپر جانا ہو تو..... اس کو

ہیلی کاپٹر کا وسیلہ لینا ہوگا..... اور اگر اس سے بھی اوپر جانا ہو تو جہاز کا وسیلہ پکڑنا

ہوگا..... اور اگر اس سے بھی اوپر جانا چاہتا ہے تو ”جمبو جہاز“ کا وسیلہ ضروری

ہے..... لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی نے اس سے بھی اوپر جانا ہو تو پھر راکٹ

کا وسیلہ ضروری ہے.....

دیکھئے!

چھت پر جانا ہے..... تو سیڑھی کا وسیلہ ضروری ہے

تھوڑا اوپر جانا ہے..... تو ہیلی کاپٹر کا وسیلہ ضروری ہے

اور اوپر جانا ہے..... تو ہوائی جہاز کا وسیلہ ضروری ہے

اور اس سے بھی اوپر جانا ہے..... تو جمبو طیارے کا وسیلہ ضروری ہے

اور پھر اس سے اوپر جانا ہے..... تو راکٹ کا وسیلہ ضروری ہے

لیکن..... اگر کوئی چھت سے چھلانگ لگانا چاہے..... اوپر رہنے کو دل نہ



کرے اور گیا تو اوپر آہستہ آہستہ سیڑھی کے ذریعے تھا..... لیکن بہت جلد نیچے آنا چاہتا ہے..... تو پھر کسی وسیلے کی ضرورت نہیں

تو وہ بات جو میں نے کہی تھی..... کہ وسیلہ ضروری بھی ہے..... اور ضروری نہیں بھی ہے..... وہی بات آسانی سے آپ کی طرف منتقل کرنا چاہتا ہوں..... کہ مثال سے ثابت ہوا کہ اگر اوپر جانا ہو تو وسیلہ ضروری ہے

اور اگر نیچے گرنا ہو تو وسیلہ ضروری نہیں ہے

تو اسی طرح سمجھ لو کہ اگر خدا تک پہنچنا ہے..... تو رسول ﷺ کا وسیلہ ضروری ہے..... اور اگر نیچے..... نیچے..... بہت نیچے آنا ہے تو پھر وسیلہ ضروری نہیں..... کہ اگر چھت سے بغیر وسیلے کے نیچے آئے گا..... یعنی چھلانگ لگائے گا..... تو ظاہر ہے..... کہ:

نانگوں سے جائے گا

ہاتھوں سے جائے گا

جان سے جائے گا

تو اگر رسول ﷺ کا وسیلہ چھوڑ دے گا..... تو پھر:

قرب خداوندی سے جائے گا

نعمائے خداوندی سے جائے گا

احکام قرآن سے جائے گا

ارے پھر تو!

ایسا شخص ایمان سے جائے گا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو ابو بکر..... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو عمر..... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو عثمان..... عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو علی..... حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو حسن..... امام المسلمین رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو حسین..... امام الشہداء رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو ابن عباس..... مفسر اعظم رضی اللہ عنہ ہو گے  
اگر میرے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑ لیا..... تو عبداللہ بن مسعود..... فقیہ اعظم رضی اللہ عنہ ہو گے  
تو اگر کسی نے کہا..... کہ رسول کا وسیلہ ضروری نہیں ہے..... تو ہم سمجھ جائیں گے  
کہ..... کہ یہ اوپر سے نیچے جا رہا ہے..... اور اگر کوئی کہے..... کہ رسول کا وسیلہ ضروری ہے..... تو ہم سمجھ جائیں گے..... کہ نیچے سے اوپر جا رہا ہے  
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ..... مُحَمَّدٌ اللّٰہُ کے رسول ہیں

محترم حضرات!

دیکھئے قیام قیامت تک وقت کروٹ بدلتا رہے گا..... موسم بدلتا رہے گا..... دن آتے جاتے رہیں گے..... واقعات رونما ہوتے رہیں گے..... سانسیں چلتی اور ختم ہوتی رہیں گی..... شام کے سائے آتے اور ڈھلتے رہیں گے..... چمن میں، گلستان میں پھول مسکراتے اور مرجھاتے رہیں گے..... لوگ آتے اور جاتے رہیں گے..... حکومتیں آتی اور بدلتی رہیں گی..... سائے آتے اور ڈھلتے رہیں گے..... سکے چلتے اور مٹتے رہیں گے..... نام پیدا ہوتے اور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بدلتے رہیں گے..... قانون بنتے اور بدلتے رہیں گے..... لیکن ایک حقیقت آج بھی موجود ہے

اس پر..... مفسروں کی بصارت اثر انداز نہ ہو سکی

اس پر..... محدثین کی بحث اثر انداز نہ ہو سکی

اس پر..... مجتہدین کا اجتہاد اثر انداز نہ ہو سکا

اس پر..... مفکرین کا فکر اثر انداز نہ ہو سکا

اس پر..... محققین کی تحقیق اثر انداز نہ ہو سکی

اس پر..... ناقدین کی تنقید اثر انداز نہ ہو سکی

اس پر..... ریاستوں کی تبدیلی اثر انداز نہ ہو سکی

اس پر..... حکومتوں کی پالیسی اثر انداز نہ ہو سکی

کہ..... مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ..... محمد اللہ کے رسول ہیں

#### 4 نکتہ!

ابھی محفل میں مجھ سے پہلے علماء کرام نے خطابات کئے..... بڑے ہی اچھے اور نفیس اور پختہ انداز میں گفتگو فرمائی گی..... اور اس میں میرے والد گرامی کا ذکر بھی ہوا..... اور ان کی علمی خدمات کا ذکر بھی ہوا..... پاکستان بنانے میں جوان کا فرض تھا وہ انہوں نے اپنا فرض نبھایا..... اور محدث اعظم ہند کا ذکر کرتے ہوئے..... پاکستان بنانے میں علماء کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کیلئے ”بنارس کانفرنس“ کا ذکر بھی ہوا..... اور اس وقت محدث اعظم ہند کی قیادت میں سنی علمائے نے جو ہندوستان کے مسلمانوں کی امداد کرنے کا ان کا فرض بنتا تھا انہوں نے نبھایا..... خیر یہ تو ایک علیحدہ اور کافی طویل

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



موضوع ہے..... اس وقت اس کو نہیں چھیڑنا چاہتا بلکہ جو موضوع میں نے عظمت مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے شروع کر رکھا ہے اس کو ہی پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش میں لگا ہوا ہوں

تو خیر بات ہو رہی تھی..... ابھی مجھ سے پہلے جن علماء کرام نے خطاب کیا..... انہوں نے محدث اعظم کی خدمات کا ذکر کیا..... کہ جب محدث اعظم ہند موجود تھے تو انہوں نے فلاں کام کیا..... فلاں کام سرانجام دیا..... کیا بولا؟ محدث اعظم جب تھے..... یعنی کیا بولا؟..... جب تھے..... یعنی اس وقت تھے اب نہیں ہیں..... جس کیلئے تھے کا لفظ بولا جائے یہ لفظ ہی بتا رہا ہے..... کہ وہ کام ہوا تھا..... اور جب ہم کہیں کہ محدث اعظم ہند نے یہ کام کیا تھا..... جب اب وہ خود بھی ”تھے“ ہو گئے..... اور ان کے تمام کارنامے بھی ”تھے“ ہو گئے..... یعنی جو اس دنیا سے چلا جائے!

اس کیلئے..... ”تھے“ کا لفظ بولا جاتا ہے..... ”ہیں“ یا ”ہے“ نہیں

آؤ بات کو اور ذرا آسان کر کے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں..... کہ:

ہندوؤں کا ایک لیڈر تھا..... اس کا نام نہرو تھا..... ایک بات بتاؤ کہ جب کوئی اس کا تعارف کروائے گا..... تو وہ کیا کہے گا..... نہرو لیڈر تھا..... یا ”ہے“

یقیناً وہ دنیا سے چلا جا چکا ہے اور اب جب بھی اس کا ذکر ہوگا تو کوئی ہندو بھی یہ نہیں کہہ پائے گا..... کہ چلو ہمارا لیڈر تھا..... اس کو اب ”ہیں“ بولتے ”ہیں“..... ارے جب وہ رہا ہی نہیں تو پھر اس کو ”ہیں“ یا ”ہے“ کہنے کی کوشش



کوئی کیسے کر سکتا ہے؟

خیر چھوڑو ہندوؤں کی بات..... ان کی بات بھی بھلا کوئی بات ہے!

آئیے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجئے..... کہ:

بے شک جب کوئی ان کی قابلیت کے حوالے سے بات کرے گا..... تو

بہت خوبیاں بتائے گا..... جب کوئی ان کا کارنامے کے بارے میں بتائے گا تو

بہت کچھ بتائے گا..... لیکن جب بھی کوئی ان کے ایک لیڈر کی حیثیت سے

تعارف کروائے گا..... تو کہے گا کہ قائد اعظم ہمارے لیڈر تھے..... یعنی وہ زندہ

ہوں تو پھر ”ہیں“..... اور جب وہ دنیا سے چلے گئے تو اب جو بھی تعارف کروائے

گا..... وہ کہے گا

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ..... ہمارے لیڈر تھے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ..... بڑے شاعر تھے

یعنی جس خوبی کو بھی بتاؤ گے..... چاہے کوئی ان کا جتنا بھی عزیز ہوگا..... وہ

کہے گا..... کہ وہ فلاں خوبی والے تھے..... فلاں خوبی والے تھے..... فلاں

عادت والے تھے.....

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ..... تھے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ..... تھے

ظہیر الدین بابر..... تھا

لیکن اگر میں کہوں..... یا آپ میں سے کوئی کہے جبکہ میں آپ کے

سامنے موجود ہوں تو آپ میں سے اٹھ کر کوئی..... بندہ کہے..... کہ

”سید محمد ہاشمی میاں“ تھا..... تو فوراً آپ سب حیران ہوں گے.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ارے جب پوچھا کہ بھی حیران ہونے والی کوئی بات ہے؟ تو بولے  
 ارے ہاشمی..... جو زندہ نہیں..... ہم میں موجود نہیں ہیں..... ان سب کو  
 تو ”تھے“ کہا جائے گا لیکن آپ کو ہم ”تھے“ نہیں کہیں گے..... بلکہ  
 آپ کو ”تو ہیں“ کہا جائے گا..... آخر کیوں..... بھائیوں صرف اسی  
 لئے..... کہ

میں آپ کے سامنے زندہ ہوں  
 میں آپ میں موجود ہوں  
 میں آپ کے سامنے ہوں  
 میں آپ کو دیکھ رہا ہوں

ارے یہی تو اس وقت سے میں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں..... کہ جو مر  
 جائے اس کو ”تھے“..... یا ”تھا“ کہا کرو..... اور جو زندہ ہو اس کو ”ہیں“ یا ”ہے“  
 کہا کرو..... یہی تقاضا ہے..... عقل و شعور کا..... کہ:

جو..... دنیا سے چلا جائے..... اسے ”تھے“ کہا کرو  
 جو..... بزم سے چلا جائے..... اسے ”تھے“ کہا کرو  
 جو..... آنکھوں سے اوجھل ہو جائے..... اسے ”تھے“ کہا کرو  
 جو..... سوسائٹی سے چلا جائے..... اسے ”تھے“ کہا کرو  
 ارے..... اس سے بھی بڑا جملہ کہنے والا ہوں

کہ..... جو قبر کی آغوش میں چلا جائے..... اس کو ”تھے“ کہتے ہیں  
 لیکن.....:

جو..... زندہ ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں



جو..... موجود ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں

جو..... سامنے ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں

جو..... حاضر ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں

جو..... ناظر ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں

جو..... حیات ہو..... اسے ”ہیں“ کہتے ہیں

ارے..... ”تھا“ اور ”تھے“ وہ ہے..... جو مردہ ہو.....

اور ”ہیں“ وہ ہے..... جو موجود ہو..... حیات ہو..... حاضر ہو.....

زندہ ہو

تو میں نے عالم تخیل میں سوال کر لیا..... کہ اے میرے رب ہم تیرے

رسول ﷺ کو کیا کہیں؟

رسول ﷺ کو کیا جانیں؟

رسول ﷺ کو کیا سمجھیں

رسول ﷺ کو کیا بتائیں؟

رسول ﷺ کو کیا مانیں؟

تو فوراً قرآن کی آیت مقدسہ اور کلمہ طیبہ دونوں ایک زبان میں بولتے ہیں

..... کہ:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

محمد اللہ کے رسول ”ہیں“

ارے..... یہ نہیں کہہ سکتے..... کے رسول ﷺ قیامت تک جو بھی قرآن کی

اس آیت کا ترجمہ کرے..... تو بھی کہے..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ..... محمد اللہ کے رسول ہیں  
تو بس فیصلہ ہو گیا ..... کہ!

جب ”ہیں“ ..... تو حیات ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو زندہ ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو موجود ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو حاضر ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو سامنے ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو ناظر ہیں

ارے!

جب ”ہیں“ ..... تو بزم میں ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو محفل میں ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو کائنات میں ہیں  
جب ”ہیں“ ..... تو قرب میں ہیں  
النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ  
نبی تمہاری جانوں سے بھی قریب ہیں

اب مومن جو ہیں .....:

وہ قریب کہہ رہے ہیں  
وہ نزدیک کہہ رہے ہیں  
وہ زندہ کہہ رہے ہیں  
وہ موجود کہہ رہے ہیں



وہ حاضر کہہ رہے ہیں  
وہ ناظر کہہ رہے ہیں  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام  
قرآن کہہ رہا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

محمد اللہ کے رسول ہیں

اور ایک بات میں انتہائی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں..... کہ جن لوگوں کو  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کہنے سے..... پیٹ میں درد ہوتا ہو! وہ اب کوئی نیا  
”رسول“ لاویں..... اس لئے کہ ہمیں وہ رسول نہیں چاہئے کہ جو ”تھا“..... ہم تو  
اس کو ”رسول“ مانتے ہیں..... کہ جو:

ہر دور میں..... ”ہیں“

اور آج بھی..... ”ہیں“

اور قیامت تک..... ”ہیں“

ارے ہم یہ کیسے مان لیں..... کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہ رسول ملے جو  
”ہیں“ اور ہمیں وہ ”رسول“ ملے جو ”تھے“؟

اور یاد رکھو..... کہ اگر تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ”تھے“ کہہ دیا..... تو پھر آج کا  
نوجوان ہم سے سوال کرے گا..... کہ مولوی صاحب ہمارا ”رسول“ کون ہے؟  
اور کیا کہو گے..... کہ تمہارا ”رسول“ وہ جو ”تھے“؟

تو..... آج کی نئی نسل نے اگر کوئی ایسا سوال کر دیا تو یقیناً لا جواب ہو جاؤ  
گے..... شرمندہ ہو جاؤ گے..... اس لئے قرآن نے قیامت تک کے آنے والے

ہر بندے کو سہارا دے دیا..... کہ ارے تم سب کے وہی رسول ہیں:

جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما..... کے رسول ہیں

جو عثمان و حیدر رضی اللہ عنہما..... کے رسول ہیں

جو عباس و حمزہ رضی اللہ عنہما..... کے رسول ہیں

جو بلال و سلمان رضی اللہ عنہما..... کے رسول ہیں

جو عمار و طلحہ رضی اللہ عنہما..... کے رسول ہیں

اس لئے..... کہ یہ دلنشین عقیدہ خود نہیں بنایا گیا..... بلکہ ”کلمہ طیبہ“ نے اس

کی بنیاد ڈالی ہے..... اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے..... کہ:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

محمد اللہ کے رسول ہیں

رسول صلی اللہ علیہ وسلم ”موجود“ کیسے ہیں؟

چلو آؤ اب میں تمہیں یہ بتاؤں کہ..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم ”موجود“ کیسے ہیں!.....

حیات کیسے ہیں؟..... ”حاضر و ناظر“ کیسے ہیں؟..... تو آئیے سینے!

کہ..... یہ آج کا جلسہ اس وقت تک ہے کہ جب تک ”ہاشمی“ ہے..... جو

جس کیلئے ہوتا ہے..... وہ اس کے رہنے تک رہتا ہے..... مثلاً:

یہ ..... مائیک ہاشمی کیلئے ہے

یہ ..... کیمرا ہاشمی کیلئے ہے

یہ ..... اسٹیج ہاشمی کیلئے ہے

یہ ..... بزم ہاشمی کیلئے ہے

یہ ..... انتظام ہاشمی کیلئے ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



یہ ..... اہتمام ہاشمی کیلئے ہے  
یہ ..... دعوت ہاشمی کیلئے ہے

تو!

جب تک ہاشمی ہے ..... مائیک رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... کیمرہ رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... سیٹج رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... مجمع رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... انتظام رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... اہتمام رہے گا  
جب تک ہاشمی ہے ..... بزم رہے گی  
جب تک ہاشمی ہے ..... محفل رہے گی  
جب تک ہاشمی ہے ..... مجلس رہے گی

اور جب ہاشمی تقریر کے بعد ..... محفل سے چلا جائے گا ..... تو سب کچھ بدل جائے گا

یہ ..... قالین کا فرش لپیٹ لیا جائے گا  
یہ ..... مائیک اٹھا لیا جائے گا  
یہ ..... کیمرہ یہاں سے ہٹا لیا جائے گا  
یہ ..... مجمع اٹھ کر یہاں سے چلا جائے گا

یعنی ..... یہ سب کچھ جس کیلئے تھا ..... اس کے رہنے تک تو موجود رہا .....  
لیکن اس کے چلے جانے کے بعد ..... سب نظام درہم برہم ہو گیا ..... سب کچھ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بکھر گیا..... سارا مجمع منتشر ہو گیا..... اس لئے کہ یہ سب کچھ جس کے لئے تھا وہی یہاں سے چلا گیا..... تو ثابت یہ ہوا..... کہ:

جو جس کیلئے ہوتا ہے..... اس کے رہنے تک..... باقی رہتا ہے  
تو..... آئے حدیث قدسی سینے..... کہ:

لَوْلَاكَ لَمْ يَخْلُقِ الدُّنْيَا

لَوْلَاكَ لَمْ يَخْلُقِ الْاَفْلَاكُ

اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ کرتا

اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے میں افلاک کو پیدا نہ کرتا

کائنات سچی ہوئی ہے صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا:

تو حدیث قدسی سے ثابت ہو گیا..... کہ!

زمین کا فرش بچھا ہے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

آسمان کا شامیانہ لگا ہے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

قمقمے روشن کئے ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

چاند و ستارے روشن کئے ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

سورج میں کرنیں ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

گلستان میں مہکیں ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

آبشاروں میں نغمے ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

کونل کے ترانے ہیں..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

پہاڑوں کی بلندی ہے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

گلاب کی شگفتگی ہے..... رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



سمندروں میں گہرائی ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 کوہساروں میں گہرائی ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 زمین کو فرش بنایا ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 عرش کو عرش بنایا ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 لوح و قلم کو بنایا ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 باغ ارم کو سجایا ہے..... رسول ﷺ کیلئے  
 ارے!

سورج بنا..... رسول ﷺ کیلئے  
 چاند بنا..... رسول ﷺ کیلئے  
 تارے بنے..... رسول ﷺ کیلئے  
 انسان بنے..... رسول ﷺ کیلئے  
 دنیا بنی..... رسول ﷺ کیلئے  
 ارے..... حدیث بتا رہی ہے..... کہ:

قطرہ قطرہ..... رسول ﷺ کیلئے  
 صحرا صحرا..... رسول ﷺ کیلئے  
 گل گل..... رسول ﷺ کیلئے  
 گلشن گلشن..... رسول ﷺ کیلئے  
 خوشبو خوشبو..... رسول ﷺ کیلئے  
 مہک مہک..... رسول ﷺ کیلئے  
 اُجالا اُجالا..... رسول ﷺ کیلئے

کلی کلی ..... رسول ﷺ کیلئے  
 شہر شہر ..... رسول ﷺ کیلئے  
 وطن وطن ..... رسول ﷺ کیلئے  
 قریہ قریہ ..... رسول ﷺ کیلئے

یہ سارا مجمع ہے ”ہاشمی میاں“ کیلئے ..... تو جب تک یہاں ہاشمی ہے مجمع  
 رہے گا ..... جلسہ رہے گا ..... بزم رہے گی ..... مجلس رہے گی ..... تو یہ ساری  
 کائنات میرے رسول ﷺ کیلئے ..... تو:

جب تک رسول ﷺ ہیں ..... کائنات رہے گی  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... زمین رہے گی  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... آسمان رہے گا  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... جہاں رہے گا  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... ہوا رہے گی  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... فضا رہے گی  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... گلستان رہے گا  
 جب تک رسول ﷺ ہیں ..... مسلمان رہے گا  
 یہ مجمع ہاشمی کیلئے تھا ..... اور جب ہاشمی یہاں سے چلا جائے گا ..... قالین کا  
 فرش لپیٹ لیا جائے گا:

ارے ..... یہ ساری کائنات میرے رسول ﷺ کیلئے ہے ..... جب رسول  
 ﷺ چلے جائیں گے ..... تو پھر!

زمین کا فرش لپیٹ لیا جائے گا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



آسمان کا شامیانہ گرا دیا جائے گا  
ستاروں کے قمقمے بجھا دیئے جائیں گے  
سمندروں کے بند کھول دیئے جائیں  
ارے..... میری بات کو توجہ سے سنو..... یہ نعرے تو تم اطمینان سے بھی لگا  
سکتے ہو..... لیکن جو جنون میرے سینے میں پل رہا ہے..... اپنے دل میں جو طوفان  
لئے ہوئے میں جی رہا ہوں..... اس طوفان کو اپنے سینے میں لے لو..... ارے!  
تم کسی بحر عرب کے محتاج نہ رہو..... کیا جانو کہ اس سے بڑا بحر عرب تمہارے سینے  
میں موجیں لے رہا ہو!

تم خود اپنے وجود میں ایک طوفان بن جاؤ..... اور ایسا طوفان..... کہ:  
دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے  
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے  
جب یہ ساری دنیا رسول ﷺ کیلئے ہیں..... تو جب تک یہ دنیا ہے رسول  
ﷺ موجود رہیں گے..... اور اسی پر ایک جملہ سن لینا..... کہ:  
جب رسول ﷺ نہیں ہوں گے..... تو اسی دن قیامت برپا ہوگی.....  
یعنی پتہ چلا کہ قیامت کسی کی آمد کا نام نہیں ہے..... رسول ﷺ کی رخصت  
کا نام ہے:

ارے..... اگر کوئی کہے کہ قیامت آگئی..... تو یہی کہہ دو..... کہ ”رحمت“  
چلی گی..... ارے..... رحمت کے چلے جانے کا نام ہی تو ”قیامت“ ہے  
تو یہیں سے ایک دور لیش نے عقیدہ پکڑ لیا..... کہ آپ ﷺ کے رہنے کا  
نام ہی وجود ہے..... اور آپ ﷺ کے نہ رہنے کا نام ہی قیامت ہے تو صوفی نے

یہیں سے ایک نکتہ لے لیا..... کہ:

جس دل میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس دل میں نور وجود ہے

جس دل میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، وہاں قیامت مچی ہوئی ہے

دیدہ کور، کو کیا نظر آئے..... کیا دیکھے؟

عزیزان گرامی!

اس محفل کے اسٹیج پر بولتے بولتے میرے ذہن میں یہ بات آئی..... کہ

آپ کے سامنے میں بول رہا ہوں..... اور آپ ایک ہزار ہو..... یادو ہزار یا دس

ہزار ہو..... خیر جتنے بھی ہوں سبھی مجھے دیکھ بھی رہے ہیں..... اور سن بھی رہے ہیں

لیکن..... دوسری طرف پردے کی اوڑھ میں میری مائیں بہنیں بیٹھی ہوئی

ہیں..... کہ جو صرف میری آواز تو سن رہی ہیں..... لیکن مجھے دیکھ نہیں رہیں..... تو

ایسے میں ان میری بہنوں کی طرف سے ہی ایک بہن نے اٹھ کر پوچھا دوسری

عورت سے..... کہ اے بہن یہ کون بول رہا ہے؟ جواب میں اس نے کہا کہ ”ہاشمی

میاں“ بول رہے ہیں..... کون ہاشمی میاں..... ارے وہی انڈیا والے ہاشمی میاں

بول رہے ہیں

تو وہ سوال کرنے والی میری بہن پھر بولی اور کہنے لگی کہ تم سب کہہ رہی

ہو..... کہ ہاشمی میاں بول رہے ہیں..... بھئی وہ دکھائی تو نہیں دے رہے؟..... تو

جس بہن سے سوال کیا جا رہا تھا..... وہ بولی ارے قسم خدا کی..... کہ ہاشمی میاں

بول رہے ہیں!

تو وہ سوال کرنے والی عورت کہنے لگی..... کہ بہن تم نے تو بغیر سوچے سمجھے

..... بغیر دیکھے قسم اٹھالی کہ ہاشمی میاں بول رہے ہیں..... ہمیں تو دکھائی نہیں دے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



رہے..... تم کہہ رہی ہو کہ ہاشمی میاں انڈیا والے بول رہے ہیں؟  
تو ایسے میں وہ بہن بولی جس نے قسم اٹھائی تھی کہ اللہ کی قسم ہاشمی میاں بول  
رہے ہیں..... کہ اے سوال کرنے والی تو بیوقوف ہے اس لئے کہ تم نے اعلان  
نہیں سنا تھا کہ ہاشمی میاں آخر میں بولیں گے؟ تم نے کیا اشتہار نہیں پڑھا تھا کہ  
انڈیا والے ہاشمی میاں کا خطاب ہوگا؟

تو سنو! اگر ہاشمی میاں نہ ہوتے..... تو سارا مجمع منتشر ہو چکا ہوتا..... جلسہ  
ختم ہو چکا ہوتا..... لائننگ بند ہو چکی ہوتی..... تو

ہم..... مجمع دیکھ کر ہاشمی کو مان رہی ہیں

ہم..... جلسہ دیکھ کر ہاشمی کو مان رہی ہیں

ہم..... ماحول دیکھ کر ہاشمی کو مان رہی ہیں

ہم..... ذوق دیکھ کر ہاشمی کو مان رہی ہیں

اس لئے کہ سارا جلسہ ہاشمی میاں کیلئے تھا..... تو اگر ہاشمی میاں نہ ہوتے تو  
جلسہ نہ ہوتا..... تو اگر جلسہ ہو رہا ہے..... تو اس سے ہمیں یقین ہے کہ ہاشمی میاں  
موجود ہیں..... اور آواز سنائی دے رہی ہے..... تو معلوم ہو رہا ہے کہ ہاشمی میاں  
بول رہے ہیں

یعنی..... اس نے جواب دے دیا..... کہ اے بہن سن!

ہاشمی دکھائی دے یا نہ دے..... میں مجمع دیکھ کر ہاشمی کو مانوں گی  
ہاشمی دکھائی دے یا نہ دے..... میں انتظام دیکھ کر ہاشمی کو مانوں گی  
ہاشمی دکھائی دے یا نہ دے..... میں آواز سن کر ہاشمی کو مانوں گی  
یعنی..... یہ سب ہاشمی کیلئے تھا..... تو پھر ہاشمی دکھائی دے یا نہ

دے..... لوگ

ماحول دیکھ کر..... ہاشمی کو مان رہے ہیں  
 انتظام دیکھ کر..... ہاشمی کو مان رہے ہیں  
 آواز سن کر..... ہاشمی کو مان رہے ہیں  
 مجمع دیکھ کر..... ہاشمی کو مان رہے ہیں  
 تو..... اے ”حیات النبی“ کا انکار کرنے والو! کان کھول کر سن لو کہ اگر  
 رسول ﷺ کو کھائی دیں یا نہ دیں۔

ہم زمین کو دیکھ کر..... رسول ﷺ کو مانیں گے  
 ہم آسمان کو دیکھ کر..... رسول ﷺ کو مانیں گے  
 ہم ستاروں کو دیکھ کر..... رسول ﷺ کو مانیں گے  
 ہم نظام کائنات کو دیکھ کر..... رسول ﷺ کو مانیں گے  
 اس لئے کہ..... یہ سب کچھ نبی ﷺ کے لئے ہے اور اگر یہ نظام ہستی چل  
 رہا ہے..... سورج مشرق سے نکل رہا ہے..... تو اصل میں یہ خبر دے رہا ہے کہ  
 میں جس کے صدقے میں ہوں..... یہ کائنات جس ہستی کے صدقے میں قائم  
 ہے..... وہ موجود ہیں..... تو نظام کائنات چل رہا ہے  
 تو ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“..... محمد اللہ کے رسول ہیں  
 اسلام..... اور بانی اسلام ﷺ

یہ جو کلمہ طیبہ ہے..... یہ نبوت و رسالت..... یہ اسلام کی عزت و عظمت.....  
 رسول پاک کی سنت..... دین متین کے اعلائات..... دین فطرت کے  
 احکامات..... یہ دین اسلام..... یہ نظریہ پیغمبر..... یہ نظام مصطفیٰ ﷺ کی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ادائیں..... یہ رسول ﷺ کی عطا نہیں..... یہ ہمیں آسانی سے نہیں ملیں..... ایک بات چلتے چلتے کہنا چاہتا ہوں..... کہ جو چیز ہمیں آسانی سے ملے وہ چیز ہم آسانی سے دے دے سکتے..... لیکن جو چیز مشکل سے حاصل ہوئی ہو..... وہ چیز انسان کبھی نہیں دیتا۔

مثلاً: ایک سگریٹ ہے جو کسی بھی اجنبی کو دیا جاسکتا ہے..... راہ چلتے چلتے اگر کسی شخص نے کہا بھی یہ تم نے ہاتھ میں سگریٹ لگا رکھا ہے..... اور ایک سگریٹ مجھے بھی دینا تو..... وہ آدمی بغیر سوچے بغیر تحقیق کئے، بغیر نفع و نقصان کے خوف کئے..... فوراً وہ سگریٹ مانگنے والے کو دے دے گا..... اور اسی طرح اگر کوئی کسی چائے کی دکان پر بیٹھ کر چائے پی رہا ہو اور ادھر سے کوئی اجنبی آ کر کہے یا رمیاں صاحب ایک کپ چائے کا مجھے بھی منگوا دو..... تو آپ فوراً اس کو چائے کا کپ منگوا کر دے دیں گے۔

یعنی بات وہی ہوئی جو میں نے عرض کی کہ جو چیز آسانی سے حاصل ہوتی ہے وہ انسان دوسروں کو بھی دے دیتا ہے..... اور فکر بھی نہیں کرتا.....

جیسے..... سگریٹ کا سوال کرنے والے..... کو دے دیا

جیسے..... چائے کا کپ سوال کرنے والے..... کو دے دیا

لیکن غیر تو غیر اگر کوئی اپنا بھی آ کر کہے تو..... کوئی بھی کسی اپنے کے کہنے پر بھی دس لاکھ کی بلڈنگ اس کو نہیں دے گا

انتہائی توجہ کرنا..... میرے اگلے جملوں پر..... کہ

اگر کوئی آپ سے آپ کا ملک..... آپ کا وطن عزیز ”پاکستان“ مانگے تو آپ

گردن تو کٹوا سکتے ہیں..... جان تو گنوا سکتے ہیں

لیکن اپنے ملک کا سودا نہیں کر سکتے..... اس لئے کہ پاکستان تم کو بستر پر لیٹے لیٹے نہیں ملا..... نہ جانے کتنے مسلمانوں نے اپنے خون سے اس کی بنیاد کو پروان چڑھایا ہے؟ نہ جانے کتنی ماؤں بہنوں کی جھولیاں خالی ہو گئی ہیں..... اس لئے پاکستان کو وجود دلانے کیلئے نہ جانے کتنی بہنوں کے سہاگ اجرے ہیں تو پھر یہ پاکستان وجود میں آیا ہے!

یعنی اپنے ملک کی ایک انچ زمین کو بھی آپ کسی قیمت پر دینے کو تیار نہیں ہیں..... یہی تو غیرت کا تقاضا ہے..... یہی تو جذبات کا اظہار ہے تو یہیں سے بات سمجھ لو کہ..... جو چیز مشکل سے حاصل ہوتی ہے..... وہ دل و جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے

تو پاکستان کی سرزمین پر بسنے والے غیور مسلمانوں کا نکھول کر سن لو کہ..... مسلمانوں کو یہ عقیدہ توحید کے ثمرات..... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں..... یہ دین کے احکامات اتنی آسانی سے نہیں مل گے یہ کوئی پان..... سگریٹ..... یا چائے کا کپ نہیں ہے کہ جو ہم کسی اجنبی مانگنے والے کو دے دیں..... نہیں نہیں..... ایسا نہیں ہو سکتا ارے.....:

یہ..... دین ہے ”دین“

یہ..... اسلام ہے ”اسلام“

یہ..... شریعت ہے ”شریعت“

ارے یہ مسکراتے ہوئے نہیں پھیلا ہے..... یہ سکون و راحت سے نہیں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



پھیلا ہے..... یہ بادشاہوں کے شیش محلوں میں نہیں رہا..... یہ راجا و ماہ راجہ کی گود میں نہیں رہا

میرے نبی ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھا ہے

تب اسلام آگے بڑھا ہے

میرے نبی ﷺ نے آنسو بہائے ہیں

تب اسلام آگے بڑھا ہے

میرے نبی ﷺ نے اپنا وطن چھوڑا ہے

تب اسلام آگے بڑھا ہے

ہاں..... جب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ قمر بنو ہاشم..... میرے رسول ﷺ کے سگے

چچا..... انہوں نے جب اپنے سینے کو کٹوا کر کلیجہ نکلا کر..... دانتوں سے چبوا یا ہے

تب اسلام آگے بڑھا ہے

ارے آسمان گر کیوں نہیں جاتا..... زمین پھٹ کیوں نہیں جاتی..... کہ

جب میرے نبی ﷺ نے اپنے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم پاک کے ٹکڑوں کو اپنے

ہاتھوں سے اکٹھا کیا ہے..... تو

تب اسلام آگے بڑھا ہے

ارے میرے نبی ﷺ نے اس اسلام کی سر بلندی کیلئے اپنے خاندان کی

قربانیاں پیش کی ہیں

تب اسلام آگے بڑھا ہے

جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پلا ہوا..... بھوکا اور پیاسہ رہا ہے

تب اسلام آگے بڑھا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاک دودھ سے پلے کو کر بلا میں تڑپایا گیا ہے

تب اسلام آگے بڑھا ہے

ارے..... امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر جب کوڑے لگے ہیں

تب اسلام آگے بڑھا ہے

تو آج ہم اس قیمتی اسلام کو کسی بھی دنیاوی سپر پاور کے ارادوں پر

کبھی بھی مٹنے نہیں دیں گے..... اس لئے کہ ہم نے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

اسلام لیا ہے..... کہ

جو..... اللہ کے رسول ہیں

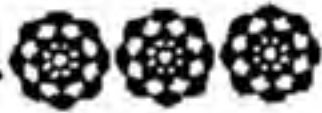
کل ابوبکر رضی اللہ عنہ..... کو یقین تھا..... کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

غوث اعظم رضی اللہ عنہ..... کو یقین تھا..... کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

تو آج ہمارا بھی ایمان ہے..... کہ:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... محمد اللہ کے رسول ہیں

وَاحِزُّ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

..........



## موضوع..... تفسیر سورہ فاتحہ شریف

نَحْمَدُہْ، وَنَسْتَعِیْنُہْ، وَنَسْتَغْفِرُہْ، وَنُؤْمِنُ  
بِہِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ  
اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاَتِ اَعْمَلِنَا وَ مِنْ یَّہْدِیْہِ  
اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہْ، وَ مَنْ یُّضِلِلْہُ، فَلَا ہَادِیَ  
لَہْ، وَ نَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہْ،  
لَا شَرِیْکَ لَہْ، وَ نَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مَوْلَانَا وَ  
حَبِیْبَنَا وَ سِرَاجَنَا وَ اَشْرَفَنَا وَ سَیِّدَنَا  
مُحَمَّدٌ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

اَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ  
الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ  
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط  
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى إِلَيْكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

علماء کرام..... سادات کرام اور عوام اہلسنت..... میں پہلے ہالینڈ گیا پھر اس کے بعد واپس برمنگھم آیا ہوں..... اگر کہا جائے تو یہ سفر بھی تھکا دینے والا سفر ہے..... خیر الحمد للہ رب العالمین..... میں بھی الحمد للہ کہہ رہا ہوں..... اور آج جو موضوع شروع کیا ہوا ہے..... وہ موضوع بھی ایسا موضوع ہے..... کہ جو بچہ بچہ جانتا ہے..... اور انتہائی سمجھ آنے والا موضوع آپ کو سنانے والا ہوں..... ایک مرتبہ سب پڑھ لیجئے..... کہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تعارف سورۃ فاتحہ:

محترم حضرات!

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے..... اور اس کتاب لاریب کا ایک ایک حرف متبرک ہے..... افضل ہے، اعلیٰ ہے..... مقدس و محترم ہے..... یہ سورۃ فاتحہ ایک رکوع والی سورۃ مقدسہ جس کی سات آیات ہیں..... پچیس کلمات اور ایک سو تیس حروف رکھنے والی یہ سورۃ مبارکہ..... اتنی اہم ہے اتنی اہم ہے..... نمازی چاہے.....

فرض یا سنت پڑھ رہا ہو

نفل یا وتر پڑھ رہا ہو

نماز فجر یا ظہر پڑھ رہا ہو

نماز عصر یا مغرب پڑھ رہا ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



نماز عشا یا نماز جمعہ پڑھ رہا ہو  
ہاں کسی امام کی اقتداء میں نہ ہو..... تو ایسے ہر شخص کیلئے..... میرے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اقدس ہے

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جو شخص (بغیر جماعت کے) نماز میں فاتحہ الكتاب نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی  
سورت فاتحہ وہ سورت ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام قرآنی  
علوم و معارف اور احکام و تعلیمات کا خلاصہ بیان فرما دیا ہے..... خیر یہ  
سورت فاتحہ اتنی اہم ہے کہ کوئی نمازی..... نماز کی ایک رکعت بھی نہیں  
پڑھ سکتا اگر اس سورت فاتحہ کو نہ پڑھے تو..... حضرت امام شافعی  
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے..... اور امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے  
دیک ”واجب“ ہے۔

چلو تم فرض کہو یا واجب..... لیکن چھوڑنے سے کام نہیں بنے گا..... اس لئے  
اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

فرض بھی ضروری ہے..... واجب بھی ضروری ہے

فرض بھی اہم ہے..... واجب بھی اہم ہے

فرض بھی لازمی ہے..... واجب بھی لازمی ہے

سورۃ فاتحہ رب کو اتنی پسند ہے کہ تمام عبادات میں سے سب سے افضل  
عبادت نماز ہے..... اور نماز میں سب سے افضل اور اہم ”قیام“ ہے..... اور قیام  
میں سب سے اہم ہے..... قرأت سورت فاتحہ

دماغ یہاں چکر کھا گیا..... کہ ”فاتحہ“ اللہ کو اتنی پسند ہے..... خدا جانے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

”ملاں“ کو پسند کیوں نہیں ہے؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

ذہن میں سوال آتا ہے کہ اے اللہ تو نے ہر نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ ہی کو

لازمی کیوں قرار دے دیا..... جبکہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

كُفُوًا اَحَدٌ ۝

یہ تیری توحید کا اعلان ہے..... یہ تیری توحید کا پیغام ہے..... یہ تیری بزرگی

کا اعلان ہے..... یہ تیری بے مثلیت اور تیری برگزیدگی کا اعلان ہے اور اس سورہ

کا نام ہے ”سورۃ الاخلاص“ دیکھئے اخلاص کی ضرورت کل بھی تھی..... اخلاص کی

ضرورت آج بھی ہے..... اے اللہ

سورۃ الاخلاص میں..... تیرے یکتا ہونے کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیرے اعلیٰ ہونے کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیرے بزرگ ہونے کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیرے بے مثل ہونے کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیرے پاک ہونے کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیری وحدانیت کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیری حمدیت کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیری احدیت کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیری ربوبیت کا ذکر ہے

سورۃ الاخلاص میں..... تیری الوہیت کا ذکر ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



تو اس سورۃ اخلاص کو ہر نماز کی ہر رکعت میں لازم قرار کیوں نہیں دیا؟ یعنی ہر رکعت میں فاتحہ شریف ضروری لیکن سورت اخلاص شریف ہر رکعت میں پڑھنا ضروری نہیں..... آخر ایسا کیوں؟

تو..... اللہ عالم الغیب ہے

جو گزر گیا..... وہ بھی جانتا ہے  
جو گزرنے والا ہے..... وہ بھی جانتا ہے  
جو گزر رہا ہے..... وہ بھی جانتا ہے  
جو گزرے گا..... وہ بھی جانتا ہے

تو اللہ عالم الغیب ہے..... وہ جانتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں..... کہ:

جن کا کوئی چلا جائے تو ”فاتحہ“  
”قل شریف“ ہوں تو ”فاتحہ“  
”دسواں“ ہو تو ”فاتحہ“  
”چالیسواں“ ہو تو ”فاتحہ“  
محفل ذکر ہو تو ”فاتحہ“  
محرم شریف ہو تو ”فاتحہ“  
رجب شریف ہو تو ”فاتحہ“

یعنی..... اللہ کو معلوم ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں..... جو ”فاتحہ“ کے قائل ہیں..... ”فاتحہ“ کی طرف دل سے مائل ہیں..... اللہ کی بارگاہ میں سراپاء ”سائل“ ہیں..... اور قائل

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بھی ایسے ہیں..... کہ:

پاکستان میں رہیں تو..... فاتحہ

لبنان میں رہیں تو..... فاتحہ

ایران میں رہیں تو..... فاتحہ

یونان میں رہیں تو..... فاتحہ

انگلستان میں رہیں تو..... فاتحہ

افغانستان میں رہیں تو..... فاتحہ

اتنے قائل ہیں..... اتنے مائل ہیں..... کچھ لوگ فاتحہ شریف کی طرف اور یہ میرے رب کے علم میں ہے..... اس لئے کہ وہ عالم الغیب ہے..... اور وہ رب یہ بھی جانتا ہے..... کہ دوسری طرف بھی میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں کہ وہ اگر فاتحہ کا نام سن لیں..... تو چہرے کا جغرافیہ بدل جاتا ہے..... اور وہ آگے سے کہیں گے کہ..... فاتحہ شریف کیوں پڑھ رہے ہو؟ اس لئے کہ یہ نبی ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا۔

تو یہاں پر میں ایک ”صوفیانہ“ نکتہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں..... کہ

اگر کوئی کہے کہ فاتحہ شریف کیوں پڑھتے ہو؟ یہ تو نبی ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا..... تو اس سے پوچھو..... کہ

تم سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ زمانہ کس نبی کا ہے؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بتاؤ.....

کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے؟  
 کیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے؟  
 کیا یہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا زمانہ ہے؟  
 تو پھر فوراً آگے سے کہیں کہ نہیں ان سب کے زمانے تو گزر گئے..... اب  
 میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی بن کر تشریف لا چکے ہیں تو اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی  
 نبی آنے والا نہیں ہے

ارے جب کوئی نبی دوسرا آنے والا نہیں ہے..... تو پھر مان جاؤ..... کہ

یہ زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

تو پھر.....

یہ اعتراض کدھر گیا..... کہ..... ”میلاد“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھا؟  
 یہ اعتراض کدھر گیا..... کہ..... ”ختم“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھا؟  
 خیر.....

اگر آج..... میلاد شریف..... ہو رہا ہے..... تو نبی کے زمانے میں ہو رہا ہے  
 اگر آج..... درود شریف..... ہو رہا ہے..... تو نبی کے زمانے میں ہو رہا ہے  
 اگر آج..... نعت شریف..... ہو رہی ہے..... تو نبی کے زمانے میں ہو رہی ہے  
 اگر آج..... فاتحہ شریف..... ہو رہی ہے..... تو نبی کے زمانے میں ہو رہی ہے  
 تو اللہ عالم الغیب ہے..... وہ جانتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ  
 بندے فاتحہ کا انکار کر دیں گے..... تو اس قادر مطلق نے چاہا..... کہ اے بندوں  
 تم..... اپنے مکان میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تم..... اپنی دکان میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنی بزم میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنی مجلس میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنی جماعت میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنے گروپ میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنی محافل میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تم..... اپنے جلسے میں فاتحہ نہیں پڑھتے..... تو نہ پڑھو  
 تو ایسے میں..... میں قادر مطلق تمہیں تمہارے گھر سے اٹھاؤں گا اور اپنے  
 گھر میں لاؤں گا..... اور

فجر میں ”چار“ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا  
 ظہر میں ”بارہ“ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا  
 عصر میں ”چار“ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا  
 مغرب میں ”سات“ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا  
 عشاء میں ”سترہ“ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا  
 ارے اپنے گھر میں نہ سہی..... میرے گھر میں تو فاتحہ پڑھنی ہی پڑھے گی؟  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
فاتحہ پڑھنے میں فرق:

تو اب جو فاتحہ سے ایک مرتبہ انکار کر رہا تھا..... اسے ہم نے پانچ وقت مسجد  
 میں حالت نماز میں دیکھا..... کہ وہ باہر ایک مرتبہ نہیں پڑھتا تھا..... مسجد میں آکر  
 ۴۸ مرتبہ فاتحہ شریف پڑھ رہا ہے



تو ثابت ہوا کہ فاتحہ ہم بھی پڑھتے ہیں..... اور فاتحہ اعتراض کرنے والے بھی پڑھتے ہیں۔

فاتحہ..... فجر میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 فاتحہ..... ظہر میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 فاتحہ..... عصر میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 فاتحہ..... مغرب میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 فاتحہ..... عشاء میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 فاتحہ..... جمعۃ المبارک میں وہ بھی پڑھتے ہیں..... ہم بھی پڑھتے ہیں  
 یہ بات تو آپ کو معلوم ہوگی..... کہ جب دو گروپ ایک کام کریں.....  
 تو اختلاف ختم ہو جاتا ہے..... اعتراض ختم ہو جاتا ہے..... انکار ختم ہو جاتا  
 ہے..... یعنی

جو چیز مشترکہ ہو اس پر مباحثہ نہیں ہوتا  
 جو چیز یکساں ہو اس پر مناظرہ نہیں ہوتا  
 مثلاً..... تم نے کہا اسلام ہمارا دین ہے..... میں نے کہا ہاں ہمارا  
 دین ہے..... تو اب اس کے بعد ”دین“ پر بحث نہیں ہوگی..... دین پر  
 اختلاف نہیں ہوگا..... اس لئے کہ دونوں میں ایک ہی چیز کو تسلیم کرنا  
 مشترکہ ہے..... اور دوسری طرف اگر تم کہو کہ دن ہے اور میں کہوں.....  
 کہ نہیں رات ہے..... تو پھر اس پر بحث ہوگی..... پھر اس پر اختلاف  
 ہوگا..... تو پھر اس پر مناظرہ ہوگا

لیکن اگر کسی نے کہا کہ یہ دن ہے اور میں بھی کہوں کہ ہاں دن ہے تو پھر اس

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پر بحث نہیں ہوگی..... پھر اس پر مناظرہ نہیں ہوگا..... اس لئے کہ دونوں نے ایک چیز کو مشترک مان لیا ہے۔

یعنی جب ایک چیز دونوں میں پائی جائے تو اس پر اختلاف نہیں ہوگا  
تو.....:

فاتحہ ہم بھی پڑھتے ہیں..... اور فاتحہ وہ بھی پڑھتے ہیں  
فاتحہ وہ بھی مانتے ہیں..... اور فاتحہ ہم بھی مانتے ہیں  
تو جو چیز مشترک ہے اس پر اختلاف نہیں ہے..... جو چیز یکساں ہے اس پر  
بحث نہیں ہے  
لیکن یاد رکھو..... کہ

فاتحہ تو ہم بھی پڑھتے ہیں..... اور فاتحہ وہ بھی پڑھتے ہیں  
لیکن دونوں کے فاتحہ پڑھنے میں فرق ہے..... اور وہ فرق یہ ہے..... کہ:  
ہم..... فاتحہ شریف مسرور ہو کر پڑھتے ہیں  
وہ..... فاتحہ مجبور ہو کر پڑھتے ہیں

## 2- نکتہ!

اب یہ بتائیں کہ قرآن کی ایک سورہ مبارکہ یعنی فاتحہ شریف پر  
ہم بات کر رہے ہیں اور یہ قرآن پاک کا حصہ ہے..... قرآن کی  
سورت ہے..... یہ ہمارا ایمان ہے..... لیکن قرآن سب سے پہلے  
کس کے پاس آیا؟

تو جواب یہ ہوگا کہ قرآن جبریل علیہ السلام اللہ کے حکم سے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے..... یعنی قرآن پھر نازل ہوا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



تو اب یہ بتائیے کہ جب قرآن رسول ﷺ کو ملا تو اس وقت کہاں سے شروع ہوا؟ تو جواب ہوگا..... کہ

اِقْرَأْ..... سے ابتدا ہوئی

یعنی جب قرآن رسول ﷺ کو ملا تو تب ابتدا کہاں سے ہو رہی ہے..... آپ سب کہیں گے..... کہ:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ..... سے قرآن کی ابتدا ہوئی قرآن کا نزول ہوا..... قرآن آنا شروع ہوا

تو پھر اس بات کے کلیئر ہو جانے کے بعد..... اب ایک بات میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم بتاؤ کہ قرآن جب تمہیں ملا تو ابتدا کہاں سے ہوئی..... سورۃ فاتحہ سے..... یعنی ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ سے ابتدا ہوئی

تو اب سوچتے بھی جاؤ..... اور بولتے بھی جاؤ!

کہ..... رسول ﷺ کو قرآن ملا..... اِقْرَأْ سے

اور تم سب کو قرآن ملا..... ”فاتحہ“ سے

آخر یہ فرق کیوں ہوا؟ یہ ترتیب بدلی ہی کیوں؟ یہ تقسیم ہوئی ہی کیوں؟

یا اللہ تو..... تو عالم الغیب ہے..... تو جانتا تھا کہ میں نے قرآن بندوں کو کس طرح سے دینا ہے..... یعنی ابتدا ”فاتحہ“ سے کروانی ہے

تو اسی ترتیب سے رسول ﷺ کو قرآن کیوں نہیں دے دیا؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن.....:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا..... تو ”ترتیب“ اور ہے

بندوں کو جب دیا..... تو ”ترتیب“ اور ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیا..... تو ”ابتدا“ اور ہے

بندوں کو جب دیا..... تو ”ابتدا“ اور ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیا..... تو ”تقسیم“ اور ہے

بندوں کو جب دیا..... تو ”تقسیم“ اور ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دیا..... تو ”ابتدا“ ”اقرا“ ہے

بندوں کو جب دیا..... تو ”ابتداء“ فاتحہ ہے

ارے غور تو کرو..... یہ طریقہ بدلا کیوں گیا؟ یہ تقسیم بدلی کیوں جا رہی ہے؟

یہ ترتیب میں فرق کیوں آیا ہے؟

پورا قرآن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا..... اور پورا قرآن بندوں کو ملا

مکمل قرآن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا..... اور مکمل قرآن بندوں کو ملا

لیکن فرق یہ ہوا..... کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قرآن ملا تو اِقْرَأْ سے..... اور

بندوں کو جب قرآن ملا..... تو ”فاتحہ“ سے..... یہ فرق کیوں آیا؟

تو عشق نے جواب دیا اے ہاشمی تم سمجھے نہیں ہو..... یہ تبدیلی اس لئے ہوئی

..... یہ فرق اس لئے رکھا گیا..... کہ:

کوئی مولوی یہ نہ کہے..... کہ:

میں قرآن پانے میں رسول کی طرح ہوں

میں قرآن لینے میں رسول کی طرح ہوں



میں قرآن حاصل کرنے میں رسول کی طرح ہوں

تو اب ان تمام مولویوں سے پوچھو..... کہ جب تم قرآن پانے میں رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو..... قرآن پانے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہو..... تو پھر  
قرآن سمجھانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کیسے ہو سکتے ہو؟

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں حکمتیں:

عزیزان گرامی

آئیے بات کرتے ہیں سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت مبارکہ کے حوالے سے  
آیت مبارکہ شروع ہو رہی ہے..... الْحَمْدُ..... یہاں پر الْحَمْدُ اور حمد  
میں کیا فرق یہاں اور جہاں جو الْحَمْدُ آیا ہے..... اس کے متعلق گرامر کیا  
کہتی ہے..... میں ابھی اس وضاحت کی طرف نہیں جاؤں گا..... اس لئے  
کہ یہ گرامر کا معاملہ ہے اور گرامر ہر کسی کی سمجھ میں آنے والی چیز نہیں.....  
لیکن میری کوشش ہے کہ میں بات انتہائی آسان انداز میں کر جاؤں تاکہ  
سب کا تعلق سماعت بھی بحال رہے..... اور سماعت کی یکسوئی میں بھی خلل نہ  
آنے پائے۔

تو بات وہی جو آسان ہو جائے..... اور کچھ حاصل ہونے کا سامان بھی ہو  
جائے تو آئیے میں ایک حکمت بیان کر دیتا ہوں

3- نکتہ:

کہ..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اب یہاں پر لفظ الْحَمْدُ لِلّٰہ اور ”حمد للہ“ میں کیا فرق ہے؟

الْحَمْدُ لِلّٰہ اور ”حمد للہ“ میں فرق یہ ہے..... کہ

اگر صرف آیت مبارکہ ان الفاظ سے شروع ہوئی..... کہ حمد للہ تو اس پر مطلق ہی معنی مراد ہوتا..... یعنی ہر تعریف صرف اللہ کیلئے ہے..... یعنی معنی یہ خبر دیتا ہے کہ..... تعریف مطلق اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے..... تو بے شک تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں..... لیکن یہاں پر آیت کو حمد للہ سے شروع نہیں فرمایا..... بلکہ فرمایا الْحَمْدُ لِلّٰہ..... سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں..... تو اب جب یہ معنی کیا..... کہ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

ہر کوئی کسی کی تعریف کر رہا ہے؟

تو..... اعتراض کرنے والے نے اعتراض کر دیا..... کہ

اے ہاشمی میاں جب سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں تو پھر دوسروں کی تعریفیں

بند کرو

اگر تعریفیں صرف اللہ ہی کیلئے ہوں تو پھر دوسرے لوگوں کی تعریف کا چانس تو ختم ہو گیا؟

دن رات لوگوں کی تعریف کی جاتی ہے:

تو کوئی کہہ سکتا تھا..... کہ ہاشمی میاں!

نبیین..... کی تعریف بند کرو

صدیقین..... کی تعریف بند کرو

شہداء..... کی تعریف بند کرو

صالحین..... کی تعریف بند کرو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ذرا اور آگے..... چلے جاؤ!

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 شیخ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 بہاؤ الدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو  
 امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بند کرو

پوچھا کیوں..... بھی آپ کو کیا اعتراض ہے؟

تو وہ آگے سے بولا..... کہ قرآن نہیں پڑھا..... کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

تعریف کرنے کے انداز:

تو جب سب کی سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں..... تو پھر کسی اور کی تعریف کا  
 موقعہ کہاں رہا ہے؟..... تو کسی اعتراض کرنے والے نے یہ اعتراض کر دیا.....  
 آئیے اور آسان طریقے سے بات آپ کی طرف منتقل کرتا ہوں..... کہ جب میں  
 کہہ دوں کہ دنیا کا سب روپیہ فلاں شخص کیلئے ہے تو باقی رہا ہی کہاں کہ جس کو  
 دوسروں کیلئے مانو گے؟

تو جب کہہ دیا کہ..... الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

سب کی..... سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

سب کی..... سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں

تو اب باقی تعریفیں رہی کہاں کہ جن کو دوسروں کیلئے مانو گے..... باقی

خوبیاں رہی کہاں کہ جن کو دوسروں کیلئے مانو گے؟

دیکھو..... بھائی جب سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں تو پھر اللہ ہی کیلئے تعریف

رہنے دو پھر کسی دوسرے کی کرتے ہی کیوں ہو؟

یعنی..... غیر اللہ کیلئے کوئی چانس نہیں..... پھر غیر اللہ کی تعریف بند کرو

اللہ کے ماسوا تمام غیر اللہ ہیں..... جو اللہ نہیں وہ ”غیر اللہ“..... مخلوق ساری

کی ساری ”غیر اللہ“..... تو جب اللہ ہی کیلئے تعریف ہے تو پھر ”غیر اللہ“ کیلئے

تعریف بند کرو؟

دیکھئے.....!

یہ جو ہماری زبان اردو ہے..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو ہندی زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو انگلش زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو بنگالی زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو پشتو زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو افریقی زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

یہ جو عربی زبان والے ہیں..... اس میں ”غیر اللہ“ کی تعریف ہے..... یا نہیں ہے؟

تو کیا خیال ہے..... کہ ان تمام زبانوں میں غیر اللہ کی تعریف کی جاتی

ہے..... کہ نہیں؟ تو میرے خیال میں آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی..... کہ جس



میں غیر اللہ کی تعریف کا کوئی پہلو نہ ہو!

کوئی..... ”شہداء“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... ”اولیاء“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کے ”کمال“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کے ”حسن و جمال“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کی ”تحریر“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کی ”تقریر“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کی ”آواز“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کے ”انداز“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کی ”سیرت“ کی تعریف کر رہا ہے

کوئی..... کسی کی ”صورت“ کی تعریف کر رہا ہے

تو پھر ان کو بتاؤ..... کہ سب خاموش ہو جاؤ..... کہ تم نے قرآن نہیں

پڑھا..... کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے

قرآن میں نبی کی تعریف:

تو کیا خیال ہے..... کہ قرآن نے جب کہہ دیا کہ الحمد للہ تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں..... تو پھر کسی کی تعریف کرنے کا موقعہ تو

ختم ہو گیا..... تو پھر اس مسئلے کو بھی تو حل کرنا ہے..... کہ یا اللہ! تو

نے فرمایا:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الْحَمْدُ لِلَّهِ! سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

تو کیا یہ فرما کر تو نے ہماری زبانوں کو بند کر دیا ہے؟ کیا اب ہم اپنے  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ کریں؟ کیا ہم تابعین تبع تابعین کی تعریف نہ کریں.....  
کیا ہم داتا و خواجہ کی تعریف نہ کریں..... کیا ہم قرآن و صاحب قرآن کی تعریف  
نہ کریں؟ اس لئے..... کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
سب تعریف تو اللہ کے لئے ہے

یعنی..... سوال یہاں اپنے رب سے کرو..... کہ یا اللہ جب سب  
تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں..... تو پھر تو نے قرآن میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کیوں کہا؟..... کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَالضُّحَى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے..... تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے تو نے یہ کیوں کہا..... کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

یا اللہ..... تو نے جب بھی پکارا تو..... کتنے پیار سے پکارا

کتنی محبت سے پکارا

کبھی..... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ ..... کہہ کر پکارا

کبھی..... يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ ..... کہہ کر پکارا

کبھی..... يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ ..... کہہ کر پکارا

کبھی..... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ..... کہہ کر پکارا

یا اللہ..... ایک طرف تو فرما رہا ہے..... کہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے

تو دوسری طرف..... نبی ﷺ کو!

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ..... کس نے کہا ہے؟

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ..... کس نے کہا ہے؟

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ..... کس نے کہا ہے؟

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... کس نے کہا ہے؟

وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ..... کس نے کہا ہے؟

جبکہ ہم قرآن پڑھ چکے ہیں..... کہ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

تو پھر.....

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

تو..... ایسے میں میرے منہ پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا..... کہ گستاخی بند کرو

تمہیں کس نے کہا..... کہ:

نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف سے جدا ہے



ارے..... نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے..... اور اللہ کی تعریف  
رسول اللہ کی تعریف ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ  
نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے:

تو اب بات ہم اللہ کی مدد سے یہاں تک لے آئے..... کہ نبی ﷺ کی  
تعریف بھی اللہ ہی کی تعریف ہے!  
ارے دیکھو..... کہ

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ  
رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے  
اور پھر دوسری طرف حدیث یاد کرو!

إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ  
(اے محبوب ﷺ) جب میرا ذکر ہو تو ساتھ تیرا ذکر ہو  
ارے یہی بات تو اس وقت کی ہم کر رہے ہیں..... کہ:

رسول ﷺ کی اطاعت..... اللہ کی اطاعت ہے  
رسول ﷺ کی تعریف..... اللہ کی تعریف ہے  
رسول ﷺ کی عطا..... اللہ کی عطا ہے  
رسول ﷺ کی ثنا..... اللہ کی ثنا ہے  
رسول ﷺ کا ذکر..... اللہ کا ذکر ہے  
آئیے اسی مسئلے کو آسان مثال سے سمجھتے ہیں:

کبھی..... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ..... کہہ کر پکارا

یا اللہ..... ایک طرف تو فرما رہا ہے..... کہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے

تو دوسری طرف..... نبی ﷺ کو!

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ..... کس نے کہا ہے؟

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ..... کس نے کہا ہے؟

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ..... کس نے کہا ہے؟

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... کس نے کہا ہے؟

وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ..... کس نے کہا ہے؟

جبکہ ہم قرآن پڑھ چکے ہیں..... کہ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

تو پھر.....

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

میرے نبی ﷺ کو..... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کیوں کہا جا رہا ہے؟

تو..... ایسے میں میرے منہ پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا..... کہ گستاخی بند کرو

تمہیں کس نے کہا..... کہ:

نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف سے جدا ہے



ابھی یہاں پر قاسم بھائی اشعار پڑھ رہے تھے..... تو وہ کلام تھا مولانا نوری صاحب کا..... تو مولانا نوری بھی یہاں اسٹیج پر موجود ہیں تو جب قاسم بھائی نے اپنی خوش الحانی..... خوش آوازی کیساتھ اشعار پڑھے تو..... آپ سب نے داد دی..... آپ کو کیا اچھا لگا وہ اشعار اچھے لگے ہیں نہ؟

لیکن جب آپ نے تعریف کی..... تو شعر کو کچھ ہوا؟..... شعر خوش ہوا؟ نہیں بھائی..... کلام بنایا تھا مولانا نوری نے تو وہ خوش ہو رہے تھے..... اس لئے کہ وہ اس کے بنانے والے تھے

تو تعریف شعر کی ہوئی ہے..... لیکن خوش نوری صاحب ہو رہے ہیں..... وہ اس لئے کہ شعر کی تعریف اصل میں شعر بنانے والے کی تعریف ہے..... دیکھے ادھر ہمارے ہاتھ میں ایک بہترین کتاب ہے..... تحقیقی کتاب ہے..... مستند کتاب ہے..... جامع کتاب ہے..... اور ہم نے اس کی تعریف شروع کر دی ہے اس کی خوبیاں بیان کرنا شروع کر دیں..... لیکن وہ کتاب جس کی ہم اتنی تعریفیں کر رہے ہیں..... تو وہ کتاب تو خوش نہیں ہے..... لیکن اس کتاب کے رائٹر یہاں موجود ہیں..... وہ خوش ہو رہے ہیں

تو ایسا آخر کیوں ہوا؟ کہ ہم نے تعریف تو کتاب کی کی ہے لیکن خوش رائٹر ہو رہا ہے؟..... وہ اس لئے کہ وہ رائٹر ہی اس کتاب کو لکھنے والا ہے..... بنانے والا ہے..... نکھارنے والا ہے..... سجانے والا ہے..... تو کتاب کی تعریف..... اصل میں کتاب بنانے والے کی تعریف ہوئی..... اور کتاب

ارے..... نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے..... اور اللہ کی تعریف  
رسول اللہ کی تعریف ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ إِلَيْكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

نبی ﷺ کی تعریف اللہ کی تعریف ہے:

تو اب بات ہم اللہ کی مدد سے یہاں تک لے آئے..... کہ نبی ﷺ کی  
تعریف بھی اللہ ہی کی تعریف ہے!

ارے دیکھو..... کہ

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے

اور پھر دوسری طرف حدیث یاد کرو!

إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ

(اے محبوب ﷺ) جب میرا ذکر ہو تو ساتھ تیرا ذکر ہو

ارے یہی بات تو اس وقت کی ہم کر رہے ہیں..... کہ:

رسول ﷺ کی اطاعت..... اللہ کی اطاعت ہے

رسول ﷺ کی تعریف..... اللہ کی تعریف ہے

رسول ﷺ کی عطا..... اللہ کی عطا ہے

رسول ﷺ کی ثنا..... اللہ کی ثنا ہے

رسول ﷺ کا ذکر..... اللہ کا ذکر ہے

آئیے اسی مسئلے کو آسان مثال سے سمجھتے ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بنانے والا اس لئے خوش ہو رہا ہے کہ وہ اس کتاب کو تحریر کرنے والا..... اس کو بنانے والا ہے؟

اللہ نے ہی اپنے نبی کو بنایا ہے:

تو بات پھر وہیں پر آ گی..... کہ اچھی چیز کی تعریف اصل میں اس کے بنانے والے کی تعریف ہوتی ہے۔

تو پھر میں منبر پر بیٹھا ہوں..... میں نے اس کی تعریف کر دی کہ ماشاء اللہ منبر تو بہت خوبصورت ہے..... بہت اعلیٰ ہے، بہت اچھا ہے..... تو اب جب میں نے اس منبر کی تعریف کی تو ”منبر“ تو خاموش ہے..... لیکن وہ مستری خوش ہو رہا ہے کہ جس نے اس کو بنایا ہے

ارے ہم تو تعریف منبر کی کر رہے ہیں..... اس میں یہ مستری خوش کیوں ہو رہا ہے؟..... ارے بھائی وہ منبر کی تعریف اصل میں ”منبر“ بنانے والے کی تعریف ہے..... کہ:

اس نے منبر خوبصورت بنایا ہے

اس نے منبر بہترین بنایا ہے

اس نے منبر مضبوط بنایا ہے

اس نے منبر منفرد بنایا ہے

تو اس منبر کی تعریف..... اصل میں منبر بنانے والے کی تعریف ہے

تو پھر ایک مثال اور لیجئے..... کہ یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے..... اس کو بہت

اچھے طریقے سے بنایا گیا ہے..... اس کو بڑی محنت سے سجایا گیا ہے اور اس مسجد

کی ہر چیز سنوری سنوری ہے..... نکھری نکھری ہے..... ستھری ستھری ہے..... تو

جب ہم نے اس مسجد کی تعریف کرنا شروع کی تو مسجد خاموش ہے..... لیکن ایک طرف بیٹھے ہوئے مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے ارکان خوش ہو رہے ہیں..... وہ خوش کیوں ہو رہے ہیں؟ ارے..... وہ خوش اس لئے ہو رہے ہیں کہ انہوں نے یہ خوبصورت مسجد بنائی ہے..... اور مسجد کی خوبصورتی کی تعریف..... اصل میں مسجد بنانے والوں کی تعریف ہے..... اس لئے وہ خوش ہو رہے ہیں..... کہ ان کی بنائی ہوئی چیز کی تعریف ہو رہی ہے

تو بات پھر وہی ہوئی..... کہ کسی چیز کی تعریف اصل میں وہ چیز بنانے والے کی تعریف ہے

تو پھر ان سب مثالوں سے کیا حقیقت ثابت ہوئی..... کہ:

شعر	کی	تعریف	.....	شعر بنانے والے کی تعریف ہے
کتاب	کی	تعریف	.....	کتاب بنانے والے کی تعریف ہے
مائیک	کی	تعریف	.....	مائیک بنانے والے کی تعریف ہے
منبر	کی	تعریف	.....	منبر بنانے والے کی تعریف ہے
بلب	کی	تعریف	.....	بلب بنانے والے کی تعریف ہے
چٹخے	کی	تعریف	.....	چٹخے بنانے والے کی تعریف ہے
مسجد	کی	تعریف	.....	مسجد بنانے والے کی تعریف ہے
قالین	کی	تعریف	.....	قالین بنانے والے کی تعریف ہے
گھر	کی	تعریف	.....	گھر بنانے والے کی تعریف ہے

تو.....!

چلنے کی تعریف..... چلانے والے کی تعریف

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



سنورنے کی تعریف..... سنوارنے والے کی تعریف  
 بننے کی تعریف..... بنانے والے کی تعریف  
 ارے..... جب یہ دنیا اس بات کو مانتی ہے..... کہ کسی چیز کی تعریف اس  
 کے بنانے والے کی تعریف ہے..... تو پھر یہ حقیقت ہے..... کہ  
 رسول ﷺ کی تعریف..... رسول ﷺ کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 نبی ﷺ کی تعریف..... نبی ﷺ کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو..... غوث اعظم رحمہ اللہ کی تعریف  
 غوث..... کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو..... داتا علی ہجویری رحمہ اللہ کی تعریف  
 داتا..... کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو..... خواجہ معین الدین رحمہ اللہ کی تعریف  
 خواجہ..... کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو..... خواجہ نقشبند رحمہ اللہ کی تعریف  
 خواجہ..... کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو..... مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی تعریف  
 مجدد..... کو بنانے والے کی تعریف ہے  
 تو جب یہ بات ثابت ہوگی..... کہ کسی چیز کی تعریف اس کے بنانے والے  
 کی تعریف ہوتی ہے۔  
 تو..... میرے رسول ﷺ کی تعریف..... رسول ﷺ کو بنانے والے رب  
 کی تعریف ہے

اس لئے تو سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں..... نے جب دیکھا تو حقیقت بول گئے..... کہ

جس کا بنایا ہوا ایسا حسین ہے  
وہ بنانے والا کتنا حسین ہوگا؟  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ  
تعریف کی دو قسمیں:

آئیے یہاں پر اب میں آپ کو تعریف کے حوالے سے بھی کچھ باتیں عرض کر دوں!

تاکہ بات اپنے موضوع میں بھی رہے..... اور مقاصد بھی حل ہو جائیں  
تعریف کی دو قسمیں ہیں..... یعنی ایک کوئی میری تعریف کرے..... تو بھی اس کی دو قسمیں ہوں گی

اور میرے علاوہ بھی اگر کسی دوسرے شخص کی تعریف کی جائے تو اس میں بھی دو باتیں ہی ہوں گی..... دو قسمیں ہی ظاہر نظر آتی ہیں

یعنی تعریف دو طرح کی ہوتی ہے..... دیکھتے میرے میں دو طرح کی چیزیں ہیں

..... دو طرح کی خوبیاں ہیں..... اور ان دو چیزوں کی جب کوئی تعریف کرنے والا تعریف کرے گا..... تو ان دونوں کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے..... اس لئے سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ تعریف کی دو قسمیں کونسی ہیں؟  
تعریف کی پہلی قسم:

دیکھئے! جب میری کوئی تعریف کرنے والا تعریف کرے گا..... تو وہ تعریف



دو قسم کی ہوگی..... ایک اس چیز کی تعریف ہوگی..... کہ جو خوبی میں نے خود حاصل کی ہے..... اور دوسری تعریف کی قسم وہ ہوگی کہ اس چیز کی تعریف کرنا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے

آئیے..... ایک مثال کے ذریعے سے یہ باتیں آسان کر کے آپ کو سمجھاتا ہوں کہ یہ میں نے اپنے سر پر سمنانی تاج سجا رکھا ہے اور اگر اب کوئی یہ کہے..... کہ ہاشمی میاں

یہ تاج بہت اعلیٰ ہے

یہ تاج بہت اچھا ہے

یہ تاج بہت دلکش ہے

تو دیکھئے وہ تعریف کر رہا ہے اور اس ”تاج“ کی تعریف میری تعریف ہے..... اس لئے کہ یہ تاج میں نے خود بنوایا ہے..... اور خود اپنے سر پر سجایا ہے..... تو ظاہر ہے کہ جب اس کو میں نے خود تیار کیا ہے..... خود اپنی مرضی سے اپنے سر پر سجایا ہے..... تو پھر اس کی تعریف میری تعریف ہے..... اسی طرح میرے ”جبہ“ کی کوئی تعریف کرے..... یا میری لاٹھی کی تعریف کرے..... یا میرے کپڑوں کی تعریف کرے..... تو یہ سب تعریفیں جو کی جا رہی ہیں وہ اصل میں میری تعریف ہیں..... اس لئے کہ ان سب چیزوں کو اپنی زندگی میں لانے والا میں ہوں..... اور اب ان سب چیزوں کی تعریف اصل میں میری ہی تعریف ہے

اور دوسری طرف اگر کوئی شخص:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ان میں برائی تلاش کرے

ان میں عیب تلاش کرے

ان پر اعتراض بلند کرے

ان پر انگشت تنقید بلند کرے

تو ان چیزوں کا انکار میرا انکار ہوگا..... اس لئے کہ یہ میری ذاتی محنت ہے

تو ان چیزوں پر تنقید مجھ پر تنقید ہوگی..... اس لئے کہ یہ میری ذاتی محنت ہے

تو ان چیزوں کا اعتراض مجھ پر ہوگا..... اس لئے کہ یہ میری ذاتی محنت ہے

ایک قسم یہ تو مکمل ہوگی..... کہ جو چیزیں میں نے اپنی محنت سے

حاصل کی ہیں..... جب کوئی ان کی تعریف کرے گا..... تو وہ میری

تعریف ہوئی..... اور جب ان پر کوئی اعتراض کرے گا..... تو ان پر

اعتراض میری ذات پر اعتراض ہوگا..... اس لئے کہ ان کو خود سے

وابستہ میں نے کیا ہے:

تعریف کی دوسری قسم:

تعریف کی دوسری قسم یہ ہے کہ اگر آپ میں سے:

کسی نے میرے چہرے کی تعریف کی

یا کسی نے میری آنکھوں کی تعریف کی

یا کسی نے میرے ہاتھوں کی تعریف کی

یا کسی نے میرے جسم کی تعریف کی

تو یاد رکھئے کہ اس بدن کے تمام اعضائے انسانی کی تعریف میری تعریف

نہیں ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



آخر وہ کیوں..... بھائی اس لئے کہ یہ کوئی میری سلیکشن تھوڑی ہے؟ یہ تو

بنانے والے کی مرضی ہے..... جیسے چاہا بنا دیا..... جیسا چاہا سجا دیا

چہرہ تو میرا ہے..... لیکن یہ میری اپنی سلیکشن نہیں ہے  
ہاتھ تو میرا ہے..... لیکن یہ میری اپنی سلیکشن نہیں ہے  
آنکھیں تو میری ہیں..... لیکن یہ میری اپنی سلیکشن نہیں ہے  
جسم تو میرا ہے..... لیکن یہ میری اپنی سلیکشن نہیں ہے  
یعنی..... جو چیز خود سے حاصل نہیں کی گی..... بلکہ کسی عطا کرنے والے  
نے عطا کی ہے..... کسی سنوارنے والے نے عطا کی ہے..... کسی بنانے  
والے سے ان کو بنایا ہے..... تو پھر ان کی تعریف اس بنانے والے کی  
تعریف ہوگی..... اس لئے کہ میں تو بنانے والے کی امانت لیکر پھر رہا  
ہوں..... ان میں سے تو حقیقتاً کچھ بھی میرا اپنا نہیں ہے..... کچھ بھی میں نے  
اپنی مرضی سے حاصل نہیں کیا۔

تو..... اب ان پر تنقید ان کے بنانے والے پر تنقید شمار ہوگی.....  
ان کے اصل مالک پر اعتراض شمار ہوگا..... اس لئے کہ ان میں میری  
مرضی کا دخل نہیں ہے..... بلکہ بنانے والے کی اپنی مرضی کا دخل ہے.....  
جیسا چاہا بنا دیا

تو..... ان کی تعریف..... اصل میں بنانے والے کی تعریف ہے  
تو..... ان میں عیب..... اصل میں بنانے والے پر اعتراض ہے  
تو آئیے اس پر حدیث بھی سنا دوں..... کہ:  
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... کہ:

کسی گورے کو کالے پر برتری نہیں ہے..... اور کسی کالے کو کسی گورے پر  
برتری نہیں ہے

سبحان اللہ..... یہ بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے فرمایا تھا کہ اگر کوئی  
کالا ہے..... تو وہ اپنی مرضی سے کالا نہیں بنا..... اور اگر کوئی گورا ہے تو اس نے  
گورا رنگ کسی سے خریدا نہیں ہے

بلکہ یہ تو بنانے والے کی مرضی ہے..... کہ اس نے جیسے چاہا بنا دیا.....  
جیسا چاہا بنا دیا..... تو اب اس کی تعریف بنانے والے کی تعریف کہلائے گی  
..... اور اس پر اعتراض اس کے بنانے والے پر اعتراض ہوگا..... اس  
لئے کہ اس میں سے تو کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں لیا..... کچھ بھی تو اپنی  
مرضی سے نہیں بنایا

جیسا بنانے والے نے چاہا بنا دیا ہے

اب آپ کو مثال سمجھ آگئی ہے..... کہ

اللہ نے جو بنایا..... اس کی تعریف..... اللہ کی تعریف کی

اللہ نے جو بنایا..... اس پر تنقید..... اللہ پر تنقید ہے

اللہ نے جو بنایا..... اس پر اعتراض..... اللہ پر اعتراض ہے

**5- نکتہ!**

تو اب جب یہ بات سمجھ آگئی..... کہ جو آپ نے خود بنایا ہے..... اس کی  
تعریف آپ کی تعریف ہے..... اور اس پر اعتراض آپ پر اعتراض ہے  
اور جو کچھ اللہ نے بنایا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے..... اگر اس کی  
تعریف کی تو وہ اللہ کی تعریف ہے اور اگر اس پر اعتراض کیا تو وہ اللہ پر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اعترض ہے تو پھر آئیے بارگاہ رسالت ﷺ میں سوال کیجئے..... کہ یا رسول ﷺ آپ میں جو کچھ ہے..... وہ آپ نے خود پایا ہے..... خود بنایا ہے یا پھر اللہ نے آپ کو دیا ہے؟

رسول ﷺ کو سب کچھ اللہ نے عطا فرمایا:

یعنی..... جو کچھ بھی رسول ﷺ کے پاس ہے وہ آپ نے خود محنت کر کے لیا ہے..... یا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے عطا کیا ہے؟

تو آئیے اس کا جواب قرآن سے لیتے ہیں..... جب قرآن کھولا اور یہ سارا سوال جب ذہن میں تھا..... کہ رسول ﷺ کو یہ سب کچھ کس نے عطا کیا ہے تو قرآن کہہ رہا ہے..... رسول ﷺ کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اللہ نے ہی عطا کیا ہے..... یعنی

رسول ﷺ کے پاس رسالت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس نبوت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس قیادت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس سیادت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس معرفت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس عظمت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس عزت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس رفعت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس حکمت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس عصمت ہے..... لیکن اللہ نے دی ہے

رسول ﷺ کے پاس شریعت ہے ..... لیکن اللہ نے دی ہے  
یا رسول اللہ ﷺ آپ کا جو علم ہے ..... وہ آپ کا ہے یا آپ نے کسی سے لیا  
ہے؟ ..... تو قرآن جواب دیتا ہے.....

الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ

وہ رحمن ہے ..... جس نے قرآن کا علم دیا ہے  
اور کتنا علم دیا ہے؟

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

وہ سب علم آپ کو دیا جو آپ نہیں جانتے تھے  
مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ  
اور رسول ﷺ بتا رہے ہیں ..... کہ میں نے چلنا خدا سے لیا ہے! اور کسی  
سے لیتا تو زمین پر چلتا ..... تو جب سب خدا سے لیا ہے تو شب معراج دیکھو.....  
کہ عرش بریں پر چل رہے ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

تو.....!

میرے نبی ﷺ نے ..... علم اللہ سے لیا  
میرے نبی ﷺ نے ..... حکمت اللہ سے لی  
میرے نبی ﷺ نے ..... رسالت اللہ سے لی  
میرے نبی ﷺ نے ..... نبوت اللہ سے لی  
میرے نبی ﷺ نے ..... صورت اللہ سے لی  
میرے نبی ﷺ نے ..... سیرت اللہ سے لی



میرے نبی ﷺ نے..... بزرگی اللہ سے لی  
میرے نبی ﷺ نے..... پاکیزگی اللہ سے لی  
تبھی..... تو اللہ قرآن میں اعلان کر رہا ہے..... اے محبوب ﷺ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
النَّبِيِّ أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَبِالْمُؤْمِنِينَ رُؤُوفٌ رَّحِيمٌ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
قُلْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ



لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۚ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ ۖ ..... یہ اللہ کی عطا ہے  
قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ ..... یہ اللہ کی عطا ہے

تو بارگاہ رسالت سے بھی بزبان قرآن جواب مل گیا..... کہ میں جو کچھ بھی ہوں..... یہ خود نہیں بنا..... بلکہ مجھے سب کچھ میرے اللہ نے عطا کیا ہے..... میرے بنانے والے نے بنایا ہے..... میرے سنوارنے والے نے سنواریا ہے..... میرے اللہ نے مجھے نکھارا ہے..... میرے اللہ نے مجھے تم میں مبعوث فرمایا ہے..... میرے اللہ نے مجھے نور بنایا ہے..... میرے اللہ نے مجھے ”برہان“ بنایا ہے..... میرے اللہ نے مجھے ”ہادی کل“ بنایا ہے..... میرے اللہ نے مجھے رحمت عالم بنایا ہے

یہاں پر میں آپ کو ایک جملہ دینا چاہتا ہوں..... وہ سن لو..... وہ جملہ ایک ایسی کرن ہوگا..... کہ خود بھی جمتے رہو اور چمکاتے رہو..... دکتے رہو اور دمکاتے رہو..... مہکتے رہو اور مہکاتے رہو..... کہ:

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... کو کمال دیا..... اللہ نے دیا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... کو جمال دیا..... اللہ نے دیا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... کو علم دیا..... اللہ نے دیا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... کو حلم دیا..... اللہ نے دیا  
میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... کو صورت دیا..... اللہ نے دیا



میرے نبی ﷺ..... کو سیرت دیا..... اللہ نے دیا  
 میرے نبی ﷺ..... کو رسالت دیا..... اللہ نے دیا  
 میرے نبی ﷺ..... کو نبوت دیا..... اللہ نے دیا  
 میرے نبی ﷺ..... کو عظمت دیا..... اللہ نے دیا  
 میرے نبی ﷺ..... کو عزت دیا..... اللہ نے دیا  
 اللہ تو نے رسول کو کسی سے کچھ کیوں نہیں لینے دیا؟  
 جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں..... تو

مجھے دارالعلوم سے سند لینے دیا  
 مجھے یونیورسٹی سے ڈگری لینے دیا  
 مجھے بازار سے کپڑا لینے دیا  
 مجھے مرید سے ہدیہ لینے دیا  
 مجھے دنیا سے دولت لینے دیا  
 مجھے دنیا سے شہرت لینے دیا

اللہ نے سب رسول کیلئے بنایا:

جب ہم نے لیا تو بہت کچھ اس دنیا سے ہی لیا..... لیکن اللہ نے اپنے  
 رسول ﷺ کو دنیا سے کچھ لینے نہیں دیا..... آخر کیوں؟  
 ابھی یہ ذہن میں سوال ابھر رہا تھا..... کہ  
 عشق نے جواب دیا کہ اللہ نے محبوب کو دنیا سے کچھ لینے نہیں دیا  
 اس لئے کہ جو کچھ کائنات میں ہے وہ سب میرا ہے..... اور جو کچھ میری  
 نعمتیں ہیں..... وہاں پر اے محبوب..... اختیار تیرا ہے!

لے ..... تو وہ جس کے پاس کچھ نہ ہو  
 پڑھے ..... تو وہ جسے آتا کچھ نہ ہو  
 حاصل ..... تو وہ کرے جسے ہلا نہ ہو  
 سیکھے ..... تو وہ جسے کچھ سکھایا نہ ہو  
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ..... آپ کے رب نے آپ کو دنیا سے کچھ لینے نہیں دیا  
 کہ محبوب تمہیں جو چاہئے مجھ سے لیتے رہو ..... اور اے باقی مخلوق تمہیں جو  
 چاہئے تم رسول سے لیتے رہو

میں رب ہوں ..... محبوب سب مجھ سے لو  
 باقی میرے بندے ہیں ..... وہ سب تم سے لیتے رہیں  
 اس لئے کہ تم اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ..... رب اور ان سب کے درمیان میں  
 ہو ..... تو رب سے لو

سب کو دو

تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ..... آپ کا دینا اس وقت کم ہوگا  
 کہ ..... جب میرا دینا کم ہوگا  
 اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ..... آپ کا عطا کرنا اس لئے بند ہوگا  
 کہ ..... جب میرا عطا کرنا آپ کو بند ہوگا  
 تو ..... وہ دینا تو بند ہوگا ہی نہیں ..... پڑھو قرآن  
 وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۚ وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ  
 تو ..... کسی وقت بھی ہمارا تمہیں دینا ختم نہیں ہوگا؟  
 تو ..... پھر تیرا کسی کو دینا کیسے ختم ہوگا؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



غور کرنا..... کہ نکتہ اپنے کمال کو پہنچ رہا ہے!

کہ یہ بات تو ہم کر چکے..... کہ جو اللہ نے دیا ہے..... اس کی تعریف اللہ کی تعریف ہے..... تو رسول ﷺ کے پاس تو اپنا کچھ بھی نہیں..... جو بھی سب اللہ کا دیا ہوا ہے..... تو اب کسی صفت کی تعریف دینے والے کی تعریف

رسول ﷺ کو رسالت اللہ نے دی ہے

تو..... رسالت کی تعریف..... رسالت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو امامت اللہ نے دی ہے

تو..... امامت کی تعریف..... امامت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو عظمت اللہ نے دی ہے

تو..... عظمت کی تعریف..... عظمت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو رفعت اللہ نے دی ہے

تو..... رفعت کی تعریف..... رفعت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو حکمت اللہ نے دی ہے

تو..... حکمت کی تعریف..... حکمت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو معرفت اللہ نے دی ہے

تو..... معرفت کی تعریف..... معرفت دینے والے کی تعریف ہے

رسول ﷺ کو شریعت اللہ نے دی ہے

تو..... شریعت کی تعریف..... شریعت دینے والے کی تعریف ہے

تو جب یہ سب صفات اللہ نے دی ہیں..... تو ان سب کی تعریف اللہ ہی کی



تعریف ہے..... تو جب یہ سب تعریفیں دینے والے کی تعریفیں ہیں!  
تو..... پھر قرآن کہتا ہے..... کہ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو عالمین کا رب ہے

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ





## موضوع..... موت ایک نعمت ہے

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ..... إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَ وَاصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

رسول اور آل رسول ﷺ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھیے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام

علمائے ملت اسلامیہ..... سادات کرام مشائخ عظام آج میں نے سوچا کوئی ایسی آیت پڑھوں کہ جو کوئی کچھ بھی نہ جانتا ہو..... وہ بھی جانتا ہو..... کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جب کوئی خبر آئی کہ..... بھئی فلاں شخص فوت ہو گیا..... تو فوراً زبان پر آ گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اور جب کوئی چیز گم ہو جائے..... تو اس گھڑی دل لگا کر..... مولا سے لو لگا

کر پڑھو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تو فائدہ یہ ہوگا..... کہ یا تو چیز مل جائے گی..... یا اس کا پتہ مل جائے گا یعنی

یہ آیت مبارکہ ہر حوالے سے اہم ہے..... اس کو اہم جانا جاتا ہے..... اس کو اہم

مانا جاتا ہے..... اس کو اہم گردانا جاتا ہے..... ادھر کوئی جنازہ جاتا ہوا دکھائی

دیا..... تو کوئی اور کچھ نہیں بولا..... بس سب کی زبان پر فوراً آ گیا..... اِنَّا لِلّٰہِ وَ

اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہر چیز اللہ کیلئے ہے..... اس کی طرف لوٹ رہی ہے

دیکھئے..... جب بھی آپ نے کوئی جنازہ دیکھا تو فوراً پڑھا..... کہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ..... کیا مطلب ہے؟

مطلب یہ کہ..... اللہ ہی کی طرف سے آیا اور اب اس کی طرف واپس



جار رہا ہے اور جو کہیں جارہا ہو وہ مسافر ہے..... یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا..... نقل مکانی کرنے والا..... سفر کرنے والا..... تو مسافر ہوتا ہے یہاں پر میں شروع میں ایک بہت اہم بات سمجھانا چاہتا ہوں..... کہ یہ جو جنازہ جارہا تھا..... جس کسی کا بھی جنازہ تھا..... آپ سب نے دیکھا تو فوراً پڑھا.....

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

تو اس سے پہلے وہ جنازے والا شخص کہاں تھا؟ تو جواب آئے گا کہ اس سے پہلے وہ اپنے گھر میں تھا..... اور اگر پوچھا جائے کہ اپنے گھر سے پہلے وہ مرنے والا شخص کہاں تھا؟ تو جواب آئے گا کہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھا..... اور اگر پھر سوال کیا کہ..... اپنی ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے کہاں تھا؟

تو جواب آئے گا کہ اس سے پہلے وہ عالم ارواح میں تھا..... یعنی روحوں کی دنیا میں تھا

یہی وہ اس کی اصل جگہ تھی..... یعنی عالم ارواح..... اور جب عالم ارواح سے ٹرانسفر ہوا تو پھر ماں کے پیٹ میں آگیا..... اور پھر جب ماں کے پیٹ سے ٹرانسفر ہوا تو اس دنیا میں آگیا

تو اس دنیا میں..... دس دن ایک دن

دس سال یا ایک سال

پچاس سال یا سو سال

خیر جتنی دیر بھی رب نے چاہا..... وہ اس دنیا میں رہا..... اور پھر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اس دنیا سے بھی ٹرانسفر ہوا..... اور پھر کہاں گیا؟..... جناب پھر وہ اس دنیا سے ٹرانسفر ہو کر قبر کے پیٹ میں چلا گیا..... اور اب جب تک کہ چاہئے گا..... وہ قبر میں لیٹا رہے گا..... اور پھر اس کے بعد پھر حکم ہوگا..... تو وہ قبر سے ٹرانسفر ہو کر..... میدان محشر میں پہنچ جائے گا..... اس پر میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں..... کہ یہ تو جہاں سے چلا تھا۔ جہاں سے آیا تھا..... وہیں پر چلا گیا..... ارے بتاؤ تو وہ ختم کب ہوا؟ وہ مرا کب؟ وہ مٹا کب؟

بھئی غور کرو..... اور دیکھو کہ ایک انسان..... عالم ارواح سے ماں کے پیٹ میں آیا اور پھر اس کے بعد ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آیا..... اور پھر اس دنیا سے قبر کی آغوش میں چلا گیا..... اور پھر اس کے بعد قبر کی آغوش سے نکلا اور میدان محشر میں پہنچ گیا..... تو:

بتاؤ..... وہ مردہ کب ہوا؟

بتاؤ..... وہ مٹا کب تھا؟

وہ فنا کب ہوا تھا؟

ارے..... اس دنیا کی طرف ہی دیکھ لو..... کہ اگر کوئی شخص یہاں دنیا میں ایک شہر سے سفر کر کے دوسرے شہر میں جائے..... پھر دوسرے شہر سے سفر کر کے..... تیسرے شہر میں جائے تو پھر اس کو کیا تم مردہ کہو گے؟

ارے.....:

کیا سفر کرنے والے مردہ کہلاتے ہیں؟

کیا شہر بدلنے والے مردہ کہلاتے ہیں؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کیا نقل مکانی کرنے والے مردہ کہلاتے ہیں؟

کیا ہجرت کر جانے والے مردہ کہلاتے ہیں؟

کیا مکان بدلنے والے مردہ کہلاتے ہیں؟

ارے..... تم تو سفر کرنے والے کو مردہ کہے جا رہے ہو..... میں تو مردہ اس

کو کہوں گا..... کہ جس کو خدا نے مردہ کہا ہے..... اور زندہ اسے کہوں گا کہ جس کو

خدا نے زندہ کہا ہے؟

خدا نے مردہ کسے کہا؟

عزیزان گرامی!

آپ کہو گے..... کہ آج تک ہم تو مردہ اسی کو کہتے رہے کہ جو مرتا ہے اور

اس کو لیکر جنازے کی صورت میں لے جاتے ہیں اور دفن کر آتے ہیں

لیکن ہاشمی میاں نے آج نئی بات کر دی..... کہ وہ تو مسافر ہے..... وہ تو

اپنی اصل منزل کی طرف سفر کر رہا ہے..... وہ تو مسافر ہے

اصل میں مردہ وہ ہے..... کہ جسے اللہ نے مردہ کہا

اصل میں زندہ وہ ہے..... کہ جسے اللہ نے زندہ کہا ہے

تو ہاں بھئی..... میں تو یہ بات کر رہا ہوں کہ تم تو مسافر کو مردہ کہے جا رہے

ہو..... اور اس دنیا میں چلنے پھرنے والوں کو زندہ کہہ رہے ہو! لیکن ایک بات یاد

رکھو..... کہ:

ملاں کی بولی اور ہے

مولا کی بولی اور ہے

تو آؤ میں عالم خیال میں تمہیں بارگاہ رسالت ﷺ میں لے چلوں اور تم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

دیکھو گے..... کہ رسول ﷺ اسلام کی پہلی دعوت دے رہے ہیں اور ان سب آنے والوں کو اسلام پیش کر رہے ہیں..... یعنی اللہ کی وحدانیت کی خبر دے رہے ہیں اور اپنی رسالت کی خبر دے رہے ہیں

اور ابو جہل اور ابولہب لوگ سب کے سب کا انکار کر رہے ہیں..... اس واقع پر چشم فلک گواہ ہے..... کہ میرے رسول ﷺ نے اقرار بڑھا دیا..... تو ابو جہل و ابولہب کمپنی نے انکار بڑھا دیا

بصل میں مردہ کون ہے؟

ابھی یہ بحث چل رہی تھی کہ پیغمبر ﷺ ”اسلام“ پیش کر رہے ہیں..... اور کہ وہ ابو جہل و ابولہب انکار کر رہے ہیں تو ایسے میں جبریل علیہ السلام وحی الہی لیکر تازہ ہو گئے..... کہ

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى

اے محبوب یہ مردے تمہاری نہیں سنیں گے

۱۔ ۲۔ ۳۔

وہ رات کیساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں..... کہ جب میں نے قرآن کی یہ پڑھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے..... کہ:

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى

اے محبوب یہ مردے تمہاری نہیں سنیں گے

تو ہو سکتا ہے..... کہ ہماری اس محفل میں بھی علماء کرام اور مفتیان دین متین بیٹھے ہیں..... ہو سکتا ہے کہ کوئی اعتراض کر دے..... کہ وہ جن کو قرآن نے ”موتی“ فرمایا ہے..... وہ حقیقی مردے نہیں ہیں بلکہ یہ تشبیہ دی گئی ہے خیر کوئی



اعتراض ایسا کر سکتا ہے

تو اس لئے بہتر ہے کہ پہلے اس کا جواب دیتا چلوں کہ قرآن میں  
إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ جَوَّابًا ۚ اس میں الْمَوْتَىٰ کا لفظ جو  
ہے..... وہ مطلق آیا ہے..... اور اصول تو یہ ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر  
جاری ہوتا ہے..... تو دیکھئے یہاں پر مطلقاً ان کا مردہ ہونا مراد لیا جائے  
گا..... اس لئے کہ قرآن نے یہاں پر كَلَّمَ الْمَوْتَىٰ نہیں کہا..... بلکہ مطلقاً  
”موتی“ کہا ہے

یاد رکھو..... کہ یہ قرآن ہے قرآن اللہ کا آخر ایسا شہکار جو کہ کتاب کی  
صورت میں آیا ہے..... یعنی اللہ کے کمال ویسے تو بہت ہیں..... لیکن کتابی شکل  
میں یہ آخری کمال ہے..... جس کو کتاب اللہ کہتے ہیں اور جب وہ رب نبیوں میں  
سے کسی کو آخری کمال کا درجہ دیتا ہے یعنی آخری نبی بناتا ہے..... تو اس نبی کو  
”حبیب اللہ“ کہتے ہیں تو قرآن کی ایک اور آیت مقدسہ ہے..... کہ جس میں  
اللہ نے فرمایا

صُمُّ بِكُمْ عَمِي فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

تو اس میں پہلا لفظ استعمال ہوا صُمُّ یعنی یہ بہرے ہیں! اب تم بتاؤ کہ  
بہرا کسے کہتے ہیں؟ تو جواب آئے گا..... جو کان سے نہ سنے اسے صُمُّ یعنی  
بہرا کہتے ہیں۔

اور بُكُمْ..... کا معنی گونگا..... یعنی جو زبان سے بول نہ سکے اس کو  
گونگا کہتے ہیں

اور پھر ”عَمِي“ کیا مطلب؟ یعنی جو آنکھوں سے دیکھ نہ سکے اس کو عَمِي

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کہتے ہیں..... یعنی کہ اندھا

اب دیکھئے قرآن نے ابو جہل کو!

صُمُّ ..... بہرا کہا ..... حالانکہ وہ سنتا تھا

بُکْمٌ ..... گونگا کہا ..... حالانکہ وہ بولتا تھا

عُمًی ..... اندھا کہا ..... حالانکہ وہ دیکھتا تھا

تو اب دیکھ لیجئے..... آپ..... کہ:

ایک اچھا اور برا سب سننے والے کو قرآن نے..... بہرہ کہا ہے

ایک بول چال والے کو قرآن نے..... گونگا کہا ہے

ایک دیکھنے والے شخص کو قرآن نے..... اندھا کہا ہے

تو جب ہم نے سوال کیا کہ میرے مالک تو بے نیاز ہے..... تو قادر مطلق

جو چاہے کر سکتا ہے..... لیکن ادھر

ن کو تو نے..... بہرہ کہا..... وہ تو سب سننے والے ہیں؟

ن کو تو نے..... گونگا کہا..... وہ تو سب بولنے والے ہیں؟

ن کو تو نے..... اندھا کہا..... وہ تو سب دیکھنے والے ہیں؟

تو قرآن نے جواب دے دیا..... اے ہاشمی مجھے پڑھ لو..... جواب مل

نے گا..... کہ:

جو کان رکھ کر مصطفیٰ ﷺ کی نہ سنے وہ صُمُّ ..... بہرے ہیں

جو زبان رکھ کر مصطفیٰ ﷺ سے نہ بولیں وہ بُکْمٌ ..... گونگے ہیں

جو آنکھ رکھ کر مصطفیٰ ﷺ کو نہ دیکھیں وہ عُمًی ..... اندھے ہیں

اور جو دل رکھ کر اس دل میں مصطفیٰ ﷺ کو نہ بسائیں..... وہ سب مردہ





ہیں! اس لئے فرمایا:

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى

اے محبوب یہ مردے آپ کی نہیں سنیں گے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

مردہ شخص قرآن کی نظر میں!

ارے جس کی دھڑکن بند ہوگی..... زبان رک گئی..... جسم ٹھنڈا ہو گیا.....  
جسم کی حرکات و سکنات بند ہو گئیں..... وہ تو مسافر ہے..... ابھی سفر کر رہا  
ہے..... آخرت میں دیکھو کس انجام کو پہنچتا ہے؟

لیکن اس وقت تو ہم بات کر رہے ہیں..... کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے

کچھ..... سننے والوں کو بہرہ کہا ہے

کچھ..... بولنے والوں کو گونگا کہا ہے

کچھ..... دیکھنے والوں کو مردہ کہا ہے

اور لوگوں کے سامنے..... صحیح حالت میں زندہ پھرنے والوں کو مردہ کہا  
ہے..... دیکھئے! ابو جہل لوگوں کے سامنے چلتا پھرتا ہے..... لیکن قرآن نے مردہ  
کہا ہے..... یعنی:

وہ چلتا پھرتا ہے..... لیکن مردہ ہے

وہ اٹھتا بیٹھتا ہے..... لیکن مردہ ہے

وہ بولتا سنتا ہے..... لیکن مردہ ہے

وہ کھاتا پیتا ہے..... لیکن مردہ ہے

وہ آتا جاتا ہے..... لیکن مردہ ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وہ ہنستا مسکراتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
ان لوگوں کے مقدر کا فیصلہ قرآن نے کر دیا..... کہ

بظاہر سنتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
بظاہر بولتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
بظاہر دیکھتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
بظاہر چلتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
بظاہر کھاتا ہے..... لیکن مردہ ہے  
بظاہر ہنستا ہے..... لیکن مردہ ہے

یہی قرآن جو چلتے پھرتے ابو جہل و ابولہب کو مردہ کہہ رہا ہے.....  
لیکن یہی قرآن دوسری طرف..... اس شہید ہونے مومن کو جو راہ خدا میں  
گردن کٹا دے:

جس کا تن کہیں ہو  
جس کا دل کہیں ہو  
جس کا کلیجہ کہیں ہو  
جس کا ہاتھ کہیں ہو

تو اس سے پہلے کہ کوئی ڈاکٹر اپنی رائے دے کہ یہ تو مردہ ہے..... لیکن اس  
سے پہلے قرآن نے آواز دی..... کہ:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ  
جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو!

تو دیکھئے..... کہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



بظاہر گردن کٹ گئی..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر خون بہہ گیا..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر دھڑکن رک گئی..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر سب کٹ گیا..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر ٹکڑے ہو گئے..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر ہڈیاں ٹوٹ گئیں..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر کلیجہ کٹ گیا..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر سینہ پھٹ گیا..... لیکن زندہ ہے  
 بظاہر سانس بند ہو گئی..... لیکن زندہ ہے

لیکن دوسری طرف..... ابو جہل ہے..... کہ:

کھا پی رہا ہے..... مگر مردہ

بول رہا ہے..... مگر مردہ

ارے قربان جاؤں..... نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان پر..... کہ

ابو جہل..... صحیح سلامت ہو کر بھی مردہ ہو گیا

اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کلیجہ کٹ کر بھی زندہ ہو گئے!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار زندہ ہیں:

دیکھئے کہ ایک شخص لوگوں سے بات چیت کرتا ہے..... مکہ کی گلیوں

میں گھومتا پھرتا ہے..... کھاتا پیتا ہے..... اسلام کے خلاف ہونے والی

میٹنگ بھی اٹینڈ کرتا ہے..... لیکن اس کو قرآن نے مردہ ہونے کی ڈگری

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

دے دی اور..... ادھر میدان احد میں..... ایک مرد کامل اللہ کا شیر.....  
اسلام کی سر بلندی کیلئے..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور تابعداری میں.....  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر محبت اور وفاداری میں لڑ رہا ہے..... اور لڑتے لڑتے جام  
شہادت نوش فرمالیا..... تو چشم فلک گواہ ہے کہ سینہ پھٹ چکا ہے..... گلا  
کٹ چکا ہے..... کلیجہ چبایا جا چکا ہے..... لیکن پھر بھی زندہ ہونے کی ڈگری  
قرآن نے دی ہے۔

## 2- نکتہ:

تو یہاں ایک نکتہ بھی دیتا ہوں..... کہ جب یہ بات ثابت ہوگی کہ ایک  
چلتا پھرتا آدمی..... ہنستا مسکراتا آدمی ابو جہل..... مکہ کی گلیوں میں چلتے  
ہوئے بھی مردہ ہے..... اور دوسری طرف سینہ پھٹ جانے کے بعد..... گلا  
کٹ جانے کے بعد..... کلیجہ چبائے جانے کے بعد بھی ایک مرد مومن زندہ  
ہے تو ثابت ہوا..... کہ کسی کو مردہ بنانا یہ فرشتے کا کام نہیں ہے..... فرشتہ تو اللہ  
کا امر لیکر آتا ہے..... کسی کو مردہ بنانا فرشتے کا کام نہیں..... اس لئے کہ اگر  
ملک الموت کے آنے سے ہی انسان مردہ ہوتا تو پھر ابو جہل چلتے پھرتے.....  
کھاتے پیتے ہوئے بھی کبھی مردہ نہ ہوتا..... اور اگر قبض روح سے ہی مردہ  
ہونا ثابت ہوتا تو پھر میدان احد میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تو قبض  
ہوئی..... لیکن وہ مردہ کیوں نہیں؟

دیکھئے..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس..... ملک الموت آیا..... روح  
بھی قبض ہوئی..... لیکن وہ مردہ نہیں ہیں

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس..... ملک الموت آیا..... روح بھی قبض



ہوئی..... وہ مردہ نہیں ہیں

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس..... ملک الموت آیا..... روح قبض بھی

ہوئی..... لیکن وہ مردہ نہیں ہیں

سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس..... ملک الموت آیا..... روح قبض

ہوئی..... لیکن وہ مردہ نہیں ہیں

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس..... ملک الموت آیا..... روح قبض

ہوئی..... لیکن وہ مردہ نہیں ہیں

تو اب ان کی روح تو قبض ہو گئی..... لیکن یہ زندہ ہیں اور ادھر ابو جہل

و ابولہب کی روح ابھی جسم میں ہے..... لیکن قرآن نے ان کو مردہ بتا دیا

ہے تو ثابت ہوا کہ ”موت و زندگی“ کا تعلق ملک الموت کے آنے جانے

سے نہیں ہے.....:

وہ روح لے جائیں..... لیکن شہید پھر بھی زندہ

وہ روح نہ بھی لے جائیں..... تو ابو جہل و ابولہب پھر بھی مردہ

ارے..... اے ابو جہل تو مکہ میں رہتے ہوئے بھی مردہ کیوں؟

جناب سیدنا امیر حمزہ آپ کلیجہ کٹ جانے کے بعد بھی زندہ کیوں؟

ہمیں تو قرآن نے ابو جہل کو زندہ کہنے نہیں دیا!

اور..... سیدنا امیر حمزہ کو قرآن نے مردہ کہنے نہیں دیا!

تو..... کسی عاشق نے جواب دے دیا..... کہ اے ہاشمی سن!

ابو جہل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری نے جینے نہیں دیا..... اور امیر حمزہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفاداری نے مرنے نہیں دیا۔

وہ اقبال کا شراب سمجھ آیا..... کہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے  
دہر میں عشق محمد سے اجالا کر دے  
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام

تو اب یہ ثابت ہو گیا..... کہ:

جو میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حب دار ہے..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار ہے وہ زندہ:

وہ دنیا میں رہے تو..... زندہ ہے  
وہ قبر میں جائے تو..... زندہ ہے  
وہ محشر میں جائے تو..... زندہ ہے  
وہ جنت میں جائے تو..... زندہ ہے

تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو غدار ہے..... وہ مردہ ہے

چاہے..... وہ مکہ میں رہے..... پھر بھی مردہ ہے  
چاہے..... وہ دنیا میں رہے..... پھر بھی مردہ ہے  
چاہے..... وہ قبر میں رہے..... پھر بھی مردہ ہے  
چاہے..... وہ محشر میں رہے..... پھر بھی مردہ ہے

زندوں کو دینا..... زندوں سے لینا:

اب دیکھو کہ لینا اور دینا زندوں میں ہوتا ہے..... دیکھئے!

دکان والا زندہ ہے..... اس نے چیز فروخت کی  
گاہک بھی زندہ ہے..... اس نے آگے سے پیسے دیئے

تو..... یہ بات طے ہے کہ ہمیشہ لینا اور دینا صرف زندوں میں ہی رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور کبھی کوئی مردہ ایک دوسرے کو نہ ہی تو کچھ دے سکتا ہے اور نہ ہی کچھ لے سکتا ہے..... یعنی مردہ تو نہ دیتا ہے اور نہ لیتا ہے..... یہ کام تو صرف زندوں میں ہی ہوتا ہے..... یعنی ایک دوسرے کو اپنے دینے کا کام تو صرف زندہ لوگ ہی کر پاتے ہیں..... مردے کو کچھ لینے اور دینے کی کیا خبر اس لئے کہ وہ تو مردہ ہو چکا ہے اس کا لینا اور دینا تو ختم ہو چکا

تو اب دیکھئے یہ صرف لینا اور دینا خاص ہے..... زندوں کیساتھ تو اب آؤ پھر توجہ کرو میری پہلے والے گفتگو پر..... کہ جو نبی ﷺ کا وفادار ہے..... وہ اس جہان میں بھی زندہ ہے اور اس جہاں میں بھی زندہ ہے۔

ہاں! ہاں! میں بڑی ہوش میں بول رہا ہوں کہ نبی ﷺ کے تمام وفادار دنیا میں بھی زندہ ہیں..... قبر میں بھی زندہ ہیں جیسے..... کہ:

ابوبکر صدیق	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
عمر فاروق	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
عثمان غنی	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
علی شیر خدا	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
حسن مجتبیٰ	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
امام حسین	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
اولیس قرنی	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
امام اعظم	رضی اللہ عنہ	..... وہاں زندہ
غوث اعظم	رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ

داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
شیخ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
خواجہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
مفسرین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
محدثین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
مجتہدین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
متکلمین رحمۃ اللہ علیہ	..... وہاں زندہ
تمام ..... اولیا	..... وہاں زندہ
تمام ..... رقباء	..... وہاں زندہ
تمام ..... نجباء	..... وہاں زندہ
تمام ..... اوتاد	..... وہاں زندہ
تمام ..... اقطاب	..... وہاں زندہ
تمام ..... اصحاب	..... وہاں زندہ



تمام ..... ابدال ..... وہاں زندہ

یعنی ..... جو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار ہیں ..... وہ اس جہاں میں بھی زندہ ہیں ..... اور جب یہاں سے انتقال فرما گئے ..... تو اب جس جہاں میں جا چکے ہیں ..... وہاں بھی زندہ ہے ۔

یعنی ..... یہاں پر ہر سنی زندہ ..... اور وہاں پر ہر وفادار امتی زندہ تو پھر ہم نے دیکھا ..... کہ غوث اعظم کو کیا پسند ہے؟

تو جواب آیا ..... کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ثواب پسند ہے ..... تو پھر

ہم نے قرآن سے پوچھا ..... کہ ..... کہ کون سی چیز ثواب ہے قرآن نے بتا دیا ..... کہ ..... قرآن پڑھنا ثواب ہے قرآن نے بتا دیا ..... کہ ..... درود شریف پڑھنا ثواب ہے قرآن نے بتا دیا ..... کہ ..... وظائف پڑھنا ثواب ہے قرآن نے بتا دیا ..... کہ ..... کھانا تقسیم کرنا ثواب ہے ارے جب یہ سب کچھ ثواب ہے ..... تو پھر ہم نے ..... قرآن پڑھ کر ثواب اکٹھا کیا ..... درود پڑھ کر ثواب اکٹھا کیا ..... وظائف پڑھ کر ثواب اکٹھا کیا ..... اور سب کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف بطور تحفہ بھیج دیا اس لئے کہ یہ سب ثواب ان کو اس جہاں میں پسند ہے کہ جس جہان میں وہ اب رہ رہے ہیں ۔

تو .....!

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
امام اعظم رضی اللہ عنہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں



داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو پسند ہے ..... وہ ہم بھیج رہے ہیں  
 تو دیکھ لو ..... کہ جب ہم ختم شریف دلاتے ہیں ..... تمام کھانے کی چیزیں  
 ہم بازار سے لیکر آئے ..... اور انہیں اپنے گھر میں پکایا ..... اور ختم شریف پڑھا اور  
 اس کا ثواب ان بزرگوں کو بھیج رہے ہیں

دیکھو تو ختم شریف کو سب کیا کہتے ہیں ..... ایصال ثواب

کوئی اس دوران ..... ایصال بریانی ..... نہیں کہتا

کوئی اس دوران ..... ایصال دودھ ..... نہیں کہتا

کوئی اس دوران ..... ایصال پھل ..... نہیں کہتا

جب بھی دیکھو گے ..... تو کہنے والا ”ایصال ثواب“ ہی کہے گا ..... وہ اس

لئے کہ یہ سب کھانے کی چیزیں تو یہاں ہی رہ جائیں گی ..... اور ہمارے

بزرگوں کو تو ثواب پسند ہے ..... تو اس لئے انہیں ایصال ثواب کیا جائے گا ..... تو

یہ سب اس لئے کیا جا رہا ہے

کہ ..... کھانا ہم کھائیں گے ..... ثواب بزرگ لے جائیں گے

تو پھر ہمارے بزرگوں کو کیا پسند تھا ..... وہ ہم جانتے ہیں ..... اور ان سب کو

اس جہان میں ثواب پسند ہے ..... تو ہم نے:



غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ..... کو ایصالِ ثواب کیا  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ..... کو ایصالِ ثواب کیا  
 صالحین ..... کو ایصالِ ثواب کیا  
 کاملین ..... کو ایصالِ ثواب کیا

اور وہ بھی جانتے ہیں ..... کہ ہمارے غلام کو کیا پسند ہے؟ ..... ہمارے نام  
 لیوا کو کیا پریشانی ہے؟ ہمارے خادم کی کیا حاجت ہے؟ ..... تو پھر انہوں نے اسے  
 ایصالِ ثواب کرنے کے بعد ..... اس کا اچھا صلہ ہمیں لٹایا ..... یعنی

غلام کی بیوی بیماری تھی ..... غوث نے رب سے سفارش کر دی  
 غلام کے گھر پریشانی تھی ..... خواجہ نے رب سے سفارش کر دی  
 خادم کی کوئی حاجت تھی ..... داتا نے رب سے سفارش کر دی  
 خادم کی کوئی تنگدستی تھی ..... پیر نے رب سے سفارش کر دی  
 یعنی ..... ان بزرگوں کو جو پسند تھا ..... وہ بصورتِ ثواب ہم ان سب کو بھیج  
 رہے ہیں ..... اور وہ قبول فرمانے کے بعد خوش ہو کر اس کا اچھا بدلہ ہمیں دے  
 رہے ہیں ..... یعنی یوں کہہ لو کہ ان کو جو پسند تھا وہ ہم ان کے غلام ادھر کی دنیا سے  
 بھیج رہے ہیں ..... اور ہم کو جو پسند ہے وہ ہمارے مرشد ..... ہمارے ہادی .....  
 ہمارے پیر ..... ہمارے غوث وہ سب چیزیں ادھر سے ..... یعنی اپنے اس جہاں  
 سے بھیج رہے ہیں

ہم جہاں رہ رہے ہیں ..... ہم ادھر سے بھیج رہے ہیں ..... وہ جس جہاں  
 میں رہ رہے ہیں وہ اپنے اس جہاں سے ہمارے لئے بھیج رہے ہیں:  
 ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق دیا ..... انہوں نے اپنی شان کے مطابق دیا

ہم نے اپنی حیات کے مطابق دیا ..... انہوں نے اپنی حیات کے مطابق دیا  
 ہم نے اپنی عادت کے مطابق دیا ..... انہوں نے اپنی عادت کے مطابق دیا  
 ہم نے اپنی پہنچ کے مطابق دیا ..... انہوں نے اپنی پہنچ کے مطابق دیا  
 ارے! ہم زندہ یہاں سے بھیج رہے ہیں ..... اور وہ زندہ وہاں سے بھیج  
 رہے ہیں

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اٰتٰنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَیٰۃً طَيِّبَةً  
 اور ادھر زمین پر چلنے والے مردوں کی طرف دیکھو کہ نہ ادھر سے کچھ جاتا  
 ہے ..... اور نہ ہی پھر ادھر سے کچھ آتا ہے  
سب کچھ اللہ ہی کیلئے ہے:

ارے ..... ہمارا تو ایمان ہے کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے ..... اور آج وہی  
 پریشان ہو رہے ہیں ..... کہ جو کہتے ہیں ..... کہ ..... میرا ..... میرا  
 ارے .....:

یہ گھر میرا ہے  
 یہ مکان میرا ہے  
 یہ مدرسہ میرا ہے  
 یہ پیسہ میرا ہے  
 یہ سرمایہ میرا ہے  
 سواری میری ہے  
 یہ دولت میری ہے

کہ ..... جب بھی کہتے ہیں ..... تو کامل لوگ یہی کہتے ہیں ..... کہ میرے



مالک میرا کچھ نہیں سب کچھ تیرا ہے

جیسا کہ شیطان حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کہنے لگا..... کہ عبدالقادر  
تیرے علم نے تمہیں بچا لیا..... تو آپ نے فرمایا..... چل ہٹ  
مردود..... اب نئی چال چل رہا ہے..... یہ علم میرا کب ہے..... یہ تو  
سب اس کا فضل ہے

اگر کوئی علم سے بچ جاتا تو تیرے پاس بھی تو علم تھا..... تو کیوں نہیں بچ  
سکا؟..... تو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں:

یا اللہ..... یہ جہاں سب تیرا

یا اللہ..... یہ علم سب تیرا

یا اللہ..... یہ ہوا و فضا تیری ہے

یا اللہ..... یہ ارض و سما تیری ہے

یا اللہ..... میں بھی تیرا ہوں

یا اللہ..... میرا سب کچھ تیرا ہے

یا اللہ..... میرا سرمایہ تیرا ہے

یا اللہ..... میری زندگی تیری ہے

یا اللہ..... میری بندگی تیری ہے

یہاں تک کہ کہہ دیا میرے اللہ میری زبان تیری ہے..... میری

یہ جان تیری ہے..... تو اگر اس حد تک اپنی نفی کر دی..... یعنی جان

اور زبان کو بھی اللہ ہی کی ملکیت کہہ دیا..... تو پھر بتاؤ اس زبان پر

بولے گا کون؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

یقیناً..... اس زبان پر حق بولے گا..... حق بولے گا

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر میں!

عزیزان گرامی

قرب خدا کا ہی یہ نتیجہ ہے..... کہ مطیع الرسول..... کو اللہ مطیع اللہ کہہ

رہا ہے.....

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار کو..... اللہ اپنا تابعدار کہہ رہا ہے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار کو..... اللہ اپنا فرمانبردار کہہ رہا ہے

قرآن پڑھ کر دیکھ لو..... مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

تو اب غور کرنا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے سب کو اپنی بارگاہ میں پیش

ہونے کا حکم دینا ہے..... لیکن تمام انسانیت اس دن بھی کوئی ایسا سہارا تلاش

کرے گی..... کہ:

جس کی عطا..... اللہ کی عطا ہو

جس کی رضا..... اللہ کی رضا ہو

جس کا فرمان..... اللہ کا فرمان ہو

جس کی اطاعت..... اللہ کی اطاعت ہو

جس کی تابعداری..... اللہ کی تابعداری ہو

جس کی وفاداری..... اللہ کی وفاداری ہو

یعنی میدان محشر میں تمام گنہگار پریشان حال ہوں گے..... بس یہی

سوچ ہوگی کہ آج تو زلٹ کا دن ہے..... آج تو نتیجے کا دن ہے..... آج

تو انجام کو پہنچنے کا دن ہے..... آج کیا بنے گا..... اگر دفتر اعمال کھل گیا تو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



پھر کیا ہوگا؟

تو پھر گنہگار پریشانی کے اندر انسانیت کے باپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے..... سیدنا آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر..... اپنی عرض پیش کریں گے..... اپنا حال دل سنائیں گے..... کہ آپ ابوالبشر ہو آج کرم کی نظر فرمائیے..... کچھ آخرت بہتر ہو جائے..... اللہ کے غضب سے بچ جائیں..... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معافی مل جائے..... اللہ آج اپنی بارگاہ سے ہمیں مایوس نہ کرنے..... اللہ ہمارے گناہوں کے سبب آج ہمیں رسوا نہ کرے..... تو وہاں سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بارگاہ سے بھی سب کو واپس لٹا دیا جائے گا..... جاؤ..... جاؤ!

اِذْهَبُوا اِلٰی غَيْرِيْ

کسی دوسرے کے پاس جاؤ

بس آج تو کوئی سہارا چاہئے..... آج تو کوئی غمگسار چاہئے..... جو اپنے دامن میں پناہ دے دے..... جو اللہ کی بزرگ ترین بارگاہ میں آج گنہگاروں کی عرض پیش کر دے..... جو اللہ کی بارگاہ میں معافی کا مژدہ سنا دے..... بس جس کسی نبی کی بارگاہ میں آج لوگ حاضر ہو رہے ہیں..... تمام کے تمام آگے سے یہی کہتے ہیں..... کہ:

جاؤ..... آج کسی اور کے پاس جاؤ

جاؤ..... آج کوئی دوسرا سفارشی تلاش کرو..... نفسی نفسی

تو ایسے میں جب سب کی بارگاہ سے واپس لٹا دیا جائے گا..... تو لوگ پھر آخر میں ہادی کائنات ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوں گے..... تو آواز

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آ رہی ہوگی

یا امتی.....یا امتی

یا امتی.....یا امتی

تو جب گنہگاروں نے سراٹھا کر کے دیکھا کہ اس نفسی نفسی کے عالم  
میں یا امتی.....یا امتی کی آواز دینے والی ہستی پاک کون ہے.....تو جب  
دیکھا:

تو سامنے وہی.....کملی والا نظر آیا

تو سامنے وہی.....طہ کے تاج والا نظر آیا

تو سامنے وہی رحمت عالم کی شان والا نظر آیا

تو سامنے وہی فخر آدم کی شان والا نظر آیا

تو جب سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام میدانِ محشر میں.....لوگوں کے نفسی نفسی کے شور  
میں سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام پر ہیزگاروں کو علیحدہ علیحدہ کر رہے ہوں گے.....لیکن  
قربان جاؤں.....کہ گنہگاروں کو اپنی چادرِ رحمت کے قریب کر رہے  
ہوں.....تو پھر اس انسانیت کی بھیڑ میں.....چند پر ہیزگاروں کے دل  
میں یہ خیال آ ہی جائے گا.....کہ عاشق کو تو محبوب کی ایک نظر چاہئے.....تو  
آج تو سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام کی رحمت والی نظر صرف گنہگاروں کو نواز رہی ہے.....تو  
ایسے میں کسی پر ہیزگار کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ کاش آج کوئی تین  
چار گناہ میرے پاس بھی ہوتے.....کہ سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام کی قربت نصیب ہو  
جاتی.....آج رحمت عالم مصلیٰ علیہ السلام کی چادرِ رحمت کا سایہ میسر آ جاتا.....تو اسی  
بات کو.....مجددِ اعظم ہوتے ہوئے.....محققِ اعظم ہوتے ہوئے.....مفتی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



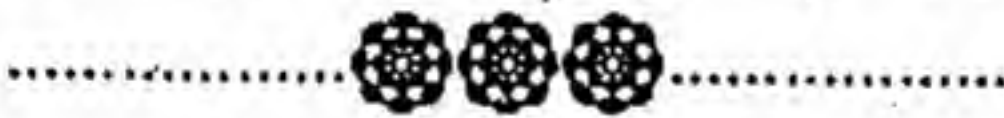


اعظم ہوتے ہوئے..... وقت کا امام..... علم کا سمندر..... تقوے کا پہاڑ..... ارادے کا اٹل..... احمد کی رضا..... مذینے کی ادا..... غوث کی عطا..... امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ:

جو وقت کا مفسرِ اعظم بھی ہے  
جو وقت کا محدثِ اعظم بھی ہے  
جو وقت کا محققِ اعظم بھی ہے  
جو وقت کا مفکرِ اعظم بھی ہے

تو جب اس عظیم اور معتبر امام..... امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محشر کے اس میدان کے منظر کو پڑھا..... اور پرہیزگاروں کے دل میں پیدا ہونے والی اس خواہش کو محسوس کیا..... تو یوں کہہ دیا..... کہ

کیا ذات ہے ستاری تمہاری واہ واہ  
قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ  
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ  
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



## موضوع..... خدا چاہتا ہے رضا کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَ  
نُؤْمِنُ بِهِ، وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ  
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
أَعْمَلِنَا، وَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،  
وَمَنْ يَضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ،  
وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا  
وَ سِرَاجَنَا وَ أَشْرَفَنَا وَ سَيِّدَنَا  
مُحَمَّدٌ ﷺ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا O

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَى الْكَوَاصِبِ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

معزز و مکرم علماء ذی وقار..... مشائخ عظام..... سادات کرام  
سب معززین اور رہنمائے دین متین کی موجودگی میں تقریر ہو رہی  
ہے..... کہ آپ سب بتائیں کہ ابلیس نے تو عظمت نبوت کا انکار  
کیا..... وہ عظمت نبوت سے انکار کرنے میں پہلا ہے..... اور  
جبریل امین نے سب سے پہلے اقرار کیا وہ اقرار کرنے والوں  
میں سب سے پہلا ہے..... آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے والوں میں سے  
پہلا ہے..... تو اب یہاں ایک بات تقریر کے شروع ہی میں واضح  
کر دینا چاہتا ہوں..... کہ سب سے پہلے انکار کرنے والا ابلیس  
..... اور اس نے انکار کیا عظمت نبوت کا..... اس ابلیس کا انکار کرنا  
تو سمجھ میں آرہا ہے..... اس لئے کہ قرآن ہمیں اس کے انکار کے  
متعلق بتا رہا ہے..... لیکن جو آج انکار کر رہے ہیں..... وہ خدا  
جانے کہ کیا ہے..... اس لئے کہ ان کا انکار تو سمجھ سے ہی بالاتر  
ہے..... وہ اس لئے کہ ابلیس نے تو انکار کیا کہ وہ تو انسانیت کی  
برادری سے ہی نہیں تھا..... اور دوسرا وہ کوئی آدم علیہ السلام کی  
اولاد سے بھی نہیں تھا..... لیکن آج جو انکار کر رہے ہیں وہ تو سب  
کے سب انسانیت ہی کی برادری سے ہیں..... اور آدم علیہ السلام کی  
اولاد سے بھی ہیں..... تو پھر وہ اپنے باپ کے راستے پر کیوں نہیں  
چل رہے..... کیا یہ بھی نالائق اولاد ہیں؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

## مقام خلافت کی رفعت:

دیکھئے کیا بلند مقام ہے..... کیا رفعت والی شان ہے کہ فرشتوں کو اللہ نے حکم دیا کہ سب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو..... جس طرح کہ قرآن ذکر کرتا ہے..... کہ

وَاذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّا اِبٰلٰیْسَ

اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اب دیکھئے غور سے قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کے آخری الفاظ پر کہ اللہ تعالیٰ اس طرح اکثر کرا نکار ”مقام خلافت“ کرنے والے کے متعلق فرما رہا ہے..... کہ

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

تو اب آپ بتاؤ کہ یہ الْكٰفِرِيْنَ کا مطلب کافر ہی ہوتا ہے نہ؟  
اس لئے کہ اگر کافر کو کافر کہنا منع ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود اپنی پاک کتاب میں کافر کو کافر کیوں کہتا؟

آئیے ایک اور آیت مقدسہ پیش کرتا ہوں..... کہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی کافر کو کافر کہا اور اپنے حبیب مکی ﷺ کو بھی فرمایا کہ اے محبوب تم بھی کافر کو کافر کہو جیسے کہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

آپ فرمائیے..... اے کافرو

آج میں دل کھول کر بولنے کے موڈ میں ہوں..... آج ان شاء اللہ

کچھ..... شریعت کی باتیں ہوں گی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کچھ ..... معرفت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... طریقت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... سنت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... خلافت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... عنایت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... اطاعت کی باتیں ہوں گی  
 کچھ ..... شفاعت کی باتیں ہوں گی

اور آج آپ سب یہ دیکھئے ..... کہ میں کہاں سے کہاں تک بیان کرتا ہوں یعنی ..... آج لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو ..... ارے عقل ہوتی تو کیسے پہلے خود ہی ذرا سوچ لیا ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ..... غور کرنا کہ جب پوچھا کہ بھئی کیا کہا آپ نے؟ کس کو کافر نہیں کہنا چاہئے ..... تو بولے ”کافر“ کو کافر نہیں کہنا چاہئے ..... ارے خود تو تم سب سے پہلے کہہ رہے ہو کافر کو کافر ..... اور دوسروں کو کہہ رہے ہو کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے ..... ارے ہمیں تو یہ عجیب منطق سمجھ میں نہیں آرہی اس لئے کہ اگر یوں کہا جاتا کہ ”ایمان والے“ کو کافر نہ کہو ..... تو یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے ..... لیکن یہ بات تو سمجھ میں نہیں آتی ..... کہ کافر کو کافر نہ کہو خیر جب آگے پوچھا کہ کافر کو کافر کیوں نہ کہیں؟ تو جواب دیا کہ ارے اگر وہ آگے چل کر ایمان والا بن گیا تو پھر؟

لوجی یہ بھی عجیب بات ہے کہ کافر کو کافر مت کہو اگر آگے چل کر مسلمان ہو گیا تو پھر؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو ایسے شخص کے مطابق تو پھر ایمان والے کو بھی ایمان والا نہیں کہنا چاہئے  
اس لئے کہ اگر آگے چل کر کافر ہو گیا تو پھر؟

ارے بھائی ایسے ہی اپنے پاس سے پابندیاں کاہے کو لگاتے ہو..... جو  
جس وقت جو کچھ بھی ہے اس وقت تو وہی کہا جائے گا..... آگے چل کر جو بنے گا  
وہ بعد میں اس وقت دیکھا جائے گا..... کہ اب کیا بن گیا ہے..... اب اسے کیا  
کہنا ہے؟

دیکھو ہم نے تاریخ کے اوراق کو جب پلٹا..... ۱۴ صدیاں پیچھے گئے تو اس  
وقت کے ایک کافر کو کافر اعظم کہا جاتا رہا..... لیکن چشم فلک نے یہ منظر دیکھا کہ  
جب وہ شخص صاحب ایمان ہو گیا تو پھر  
پہلے کے..... کافر اعظم کو  
ایمان لانے کے بعد:

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہا جانے لگا

تاجدار خلافت کہا جانے لگا

امام المجاہدین کہا جانے لگا

امام العادلین کہا جانے لگا

پھر اس امیر المومنین پر..... عدالت فخر کرنے لگی

پھر اس امام المجاہدین پر..... شرافت فخر کرنے لگی

پھر اسی امام صادقین پر..... صداقت فخر کرنے لگی

پھر اسی فاتح اعظم پر..... خلافت فخر کرنے لگی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم



شیطان سے بچنا ضروری ہے:

یہ تو گلستانِ مہر علی رحمۃ اللہ علیہ ہے..... یہاں کے لوگوں کو تو اہل نسبت ہونے کی وجہ سے یہ سب جانتے ہیں کہ شیطان سے کیسے بچا جائے..... شیطان لعین سے کیسے محفوظ رہا جائے..... لیکن جن کو پتہ نہیں ہے..... وہ شیطان سے کیسے بچیں گے؟..... تو اس لئے سب سے پہلے یہ بات ضروری ہے کہ جس چیز سے بچنا چاہتے ہو..... پہلے اس کی پہچان ضروری ہے..... اس لئے کہ جب اس کی پہچان ہوگی تو پھر اس سے بچا جائے گا..... مثال کے طور پر ایک بچہ ہے..... ایک چھوٹا بچہ وہ اپنے پیشاب اور پاخانے سے بچتا نہیں ہے..... اس لئے کہ وہ پہچانتا نہیں ہے..... کہ یہ کس قدر ناپاک ہے

یعنی..... جب اس کی ناپاکی کی پہچان نہیں تھی..... تو اس وقت تک اس سے بچتا نہیں تھا..... اور جب عقل مند ہو گیا..... جب تھوڑا سا بڑا ہو گیا تو پھر بچنے لگ گیا ہے..... اس لئے کہ اب اس کو پہچان ہو گئی ہے کہ پیشاب سے بچنا ہے..... اس لئے کہ یہ ناپاک ہے! یہ گندگی ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ اس چیز سے بچا جائے گا..... کہ جس کی پہچان ہو جائے..... کہ وہ نفرت کے قابل ہے..... اور اب شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے..... لیکن جب اس سے بچنا ہے..... تو پہلے ضروری ہے کہ اس کی پہچان بھی حاصل ہو..... اور جب اس کی پہچان ہو جائے گی..... تو پھر اس سے بچاؤ میں بھی آسانی ہو جائے گی..... تو پھر:

اگر برائی سے بچنا ہے..... تو برائی کو پہچانو  
غلطی سے بچنا ہے..... تو غلطی کو پہچانو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آگ سے بچنا ہے..... تو آگ کو پہچانو  
 ظلم سے بچنا ہے..... تو ظلم کو پہچانو  
 حرام سے بچنا ہے..... تو حرام کو پہچانو  
 فریب سے بچنا ہے..... تو فریب کو پہچانو  
 دھوکے سے بچنا ہے..... تو دھوکے کو پہچانو

اور..... اگر آپ نے..... شیطان سے بچنا ہے

تو پھر..... شیطان کو پہچانو

اللہ نے جب اسے کہا کہ میری عبادت کرو..... تو پھر

عبادت پر عبادت

عبادت پر عبادت

عبادت پر عبادت کرتا رہا

لیکن جب اللہ نے اس کو آدم علیہ السلام کی عزت کرنے کا حکم دیا..... یعنی اللہ  
 نے اپنے نبی کی تعظیم کرنے کا حکم دیا تو اس وقت اکڑ گیا..... انکار کر دیا..... غدار  
 ہو گیا..... سرکش ہو گیا..... منکر ہو گیا..... تو اسی سے ہم پہچان گے کہ جب بھی  
 شیطان کو پہچاننا ہے تو دو چیزوں سے پہچان سکتے ہو..... کہ جب عبادت کا کہو گے  
 تو کرے گا

لیکن..... جب تعظیم نبوت کا کہو گے تو انکار کرے گا

تو اب ہم پہچاننے کیلئے:

کسی کا اخلاق نہیں دیکھیں گے

کسی کا رویہ نہیں دیکھیں گے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



کسی کی تعلیم نہیں دیکھیں گے  
کسی کی قابلیت نہیں دیکھیں گے  
کسی کی شہرت نہیں دیکھیں گے  
کسی کی دولت نہیں دیکھیں گے  
کسی کی صورت نہیں دیکھیں گے

ہم تو یہ دیکھیں گے..... کہ:

نبی ﷺ کا کس حد تک وفادار ہے؟  
نبی ﷺ کا کس حد تک طرفدار ہے؟  
نبی ﷺ کا کس حد تک تابعدار ہے؟  
نبی ﷺ کا کس حد تک فرمانبردار ہے؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَلَمَہٗ

شجر ممنوعہ..... اور آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہما السلام

عزیزان گرامی!

اور چند باتیں جنت اور جنت میں رہنے والوں کی بھی کرتے  
جائیں..... تاکہ ذوق بھی بحال رہے..... اور مسئلہ بھی بیان ہو جائے.....  
کہ اللہ کی بے مثال اور لا جواب جنت سچی ہوئی ہے..... مہکی مہکی جنت ہے  
..... نکھری نکھری جنت ہے..... پاکیزہ پاکیزہ سرور ہے..... ہر چیز میں  
لا جواب بے مثال نور ہے..... ہر طرف سرور ہی سرور ہے..... اور حضرت  
سیدنا آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہما السلام جنت میں رہ رہے ہیں..... قادر مطلق کی  
تسبیح بیان کر رہے ہیں اور جنت کی زندگی کے مزے لے رہے ہیں..... اللہ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کا حکم ہوتا ہے کہ اس درخت کے قریب مت جانا..... تو یہاں پر جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہوتی رہیں.....:

کسی نے کہا..... آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی

کسی نے کہا..... آدم علیہ السلام سے غلطی ہوئی

کسی نے کہا..... آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی

تو یہاں معذرت کیساتھ جید علماء کرام کی موجودگی میں..... میں یہاں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ..... ارے حکمت الہی بھی تو سمجھو..... کہ جنت میں بچے پیدا نہیں ہوتے..... وہ تو دانہ آدم علیہ السلام حکمت کے تحت نکل گئے تھے

اور دوسری بات کہوں کہ..... آدم علیہ السلام کو تو بنایا ہی زمین کیلئے گیا تھا دیکھو.....!

ابھی دانہ کھایا نہیں

ابھی آدم کو بنایا نہیں

ابھی حوا کو بنایا نہیں

ابھی جنت میں بسایا نہیں

اور اللہ فرشتوں سے فرما رہا ہے..... کہ:

وَأَذَقَاكَ رَبُّكَ لِلْمَلِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

ارے بھائی..... ذرا فی الارض خلیفہ کے الفاظ پر بھی تو غور کرو..... وہ

تو بنائے زمین کیلئے گئے ہیں

ارے جنت میں تو بچے پیدا نہیں ہوتے..... جنت میں تو خاندان نہیں



بنتے..... جنت میں تو قبیلے نہیں بنتے..... جنت میں تو برادریاں نہیں بنتی..... یہ سب کچھ تو زمین پر ہی ہے

اور اگر آدم علیہ السلام دانہ حکمت الہی کے تحت نہ نکلتے تو آج یہ سب کچھ کیسے

پیدا ہوتا؟

دیکھئے!

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو نبین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو مرسلین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو صدیقین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو کاملین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو سالکین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو متقین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو مومنین آئے

آدم علیہ السلام زمین پر آئے..... تو محسنین آئے

اسی لئے تو کہتا ہوں..... آدم علیہ السلام زمین پر آئے

تو..... نجی اللہ آئے

تو..... خلیل اللہ آئے

تو..... خلیفہ اللہ آئے

تو..... ذبیح اللہ آئے

تو..... کلیم اللہ آئے

تو..... روح اللہ آئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

تو ..... حبیب اللہ آئے

ارے اپنا تو عقیدہ یہ ہے..... کہ

اگر آدم علیہ السلام نے دانہ کھایا نہ ہوتا

تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا نہ ہوتا

تو قربان جاؤں! آدم علیہ السلام کی کمال بندگی پر..... آدم علیہ السلام کی عجز و  
انکساری پر..... آدم علیہ السلام کی پاکدامنی و پارسائی پر..... آدم علیہ السلام کی بزرگی و  
نیاز مندی پر..... کہ وہ غلطی پر بھی نہیں ہیں..... بلکہ اللہ کی حکمت کے ظہور کا سبب  
بنے ہیں..... اللہ کی منشاء الہی کی تکمیل کا باعث بنے ہیں..... لیکن چشم فلک گواہ  
ہے..... کہ:

اللہ کی بارگاہ میں گریہ زاری کر رہے ہیں

اللہ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کر رہے ہیں

اس میں بھی حکمت تھی..... کہ آدم علیہ السلام زمین پر آ کر اپنے رب  
کی رحمت والی نظر مانگ رہے تھے..... معصوم ہو کر آنسو پہ آنسو بہا  
رہے تھے

ایسے میں آواز آئی..... اے آدم جب تم جنت میں رہتے تھے..... تو صرف  
دور رہتے تھے..... اور اب جب زمین پر آئے ہو تو پھر بھی دو ہو..... تو کیا میں نے  
اتنی بڑی جنت صرف دو ہی کیلئے بنائی تھی؟

اب پھر تمہیں جنت میں بھیج دوں گا..... لیکن تمہارے سبب سے..... اب:

مرسلین بھی جنت میں جائیں گے

نبیین بھی جنت میں جائیں گے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



صدیقین بھی جنت میں جائیں گے  
 محسنین بھی جنت میں جائیں گے  
 کاملین بھی جنت میں جائیں گے  
 صالحین بھی جنت میں جائیں گے  
 عادلین بھی جنت میں جائیں گے  
 مومنین بھی جنت میں جائیں گے  
 مجاہدین بھی جنت میں جائیں گے  
 صائمین بھی جنت میں جائیں گے

آدم تیرے زمین پر آنے سے حکمت الہی پوری ہو رہی ہے..... اور اللہ کی

جنت تیری اولاد سے بھری جا رہی ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

رضائے الہی کیلئے تکالیف میں پڑنا:

عزیزان گرامی!

جب یہ بات اپنی حکمتوں کے ساتھ واضح ہے..... کہ سیدنا آدم علیہ السلام  
 نے اگر شجر ممنوعہ کے پاس جا کر..... دانہ کھا لیا..... تو اس میں کیا حکمتیں  
 تھیں وہ بھی آپ کے سامنے ہیں..... لیکن جب ہم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں  
 تو پتہ چلتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کر رہے ہیں.....  
 انکساری کر رہے ہیں..... تواضع کر رہے ہیں..... گریہ زاری کر رہے  
 ہیں..... اور بارگاہ الہی میں روز و کرات التجائیں کر رہے ہیں..... محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے کامل وسیلے سے دعائیں کر رہے ہیں..... تو صاف ظاہر ہے کہ سیدنا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

آدم علیہ السلام کو ایک لمحہ بھی اپنے رب کی ناراضگی گوارہ نہیں ہے..... وہ چاہتے ہیں..... کہ:

میرا رب مجھ سے راضی رہے

میرا رب مجھ سے خوش رہے

کبھی دعا کر رہے ہیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

تو..... یہ سب آدم علیہ السلام اس لئے کر رہے ہیں کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو

جائے..... میرا رب مجھ سے خوش رہے

جہاں بھر کی تکالیف برداشت کرنا تو منظور ہے..... لیکن پھر بھی اپنے

رب کی رضا ہی مقصود ہے..... یعنی ثابت ہوا کہ اس دنیا میں بہت ساری

ایسی بے مثال ہستیاں گزری ہیں..... کہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا

کی خاطر ہر طرح کی تکلیف کو سینے سے لگا لیا اور اپنے رب کی رضا کا

انعام پالیا

مثلاً..... سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ذات بابرکات کو ہی دیکھئے.....

کہ اللہ کا حکم لوگوں تک پہنچا رہے ہیں..... اللہ کا پیغام انسانیت تک لے جا رہے

ہیں..... اور آپ کو نمرود نے آگ میں گرانے کا پروگرام تیار کر لیا تو پھر کوئی اس

دنیا میں ثابت نہیں کر سکتا کہ آگ میں گرنے کے خوف سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام

کے ارادے تبدیل ہوئے ہوں؟

نہیں بلکہ قرآن گواہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی رضا کی

خاطر آگ میں گرنے کو بخوشی قبول فرما لیا..... اس لئے کہ اللہ کی رضا اسی



میں تھی..... اور تا قیام قیامت تمام انسانیت اس واقع سے باخبر رہے گی.....  
اس انعام خداوندی کے تذکرے قرآن سے پڑھتی رہے گی..... کہ جب  
سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کی رضا کی خاطر سب کچھ برداشت کر رہے  
ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کی سند خلیل اللہ علیہ السلام کو ایسے عطا  
فرمائی..... کہ:

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا

اور قرآن ایک جگہ پر انعام خداوندی کا ذکر یوں بھی کرتا ہے..... کہ

قُلْنَا يَنَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

تو بات پھر وہیں آگئی کہ اللہ کے نبی..... اپنے رب کی رضا کیلئے  
امتحان میں پڑ رہے ہیں..... آگ میں چھلانگ لگائی جا رہی ہے.....  
بیٹے کی گردن پر چھری چلائی جا رہی ہے..... کبھی موسیٰ علیہ السلام فرعون کے  
دربار میں باطلین کو لٹکا رہے ہیں..... اور اللہ کی بزرگی کا اعلان فرما  
رہے ہیں

تو آئیے پھر اس کے بعد کی بات کرتے ہیں..... کہ انبیاء و رسل علیہم السلام تو سب  
کچھ اپنے رب کی رضا کی خاطر کرتے ہی رہے ہیں..... اور پھر اس زمین کے  
سینے پر اور بھی ایسے قابل قدر نفوس پیدا ہوئے  
کہ..... جن کو دنیا آج بھی:

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے نام سے جانتی ہے  
عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے نام سے جانتی ہے  
حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے نام سے جانتی ہے

عباس و حمزہ رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 ابن عباس و ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 حسان و صفوان رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 بلال و سلمان رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 اسامہ و خزیمہ رضی اللہ عنہم کے نام سے جانتی ہے  
 اور بھی ان کے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہ جنہوں نے  
 اولاد کی قربانیاں بھی دیں ہیں ..... مال کی قربانیاں بھی دیں  
 ہیں ..... وطن و جائیداد کی قربانیاں بھی دیں ..... اور سلام کی  
 سر بلندی کیلئے :

دشت تو دشت صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے  
 بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے  
 ان میں سے بہت ساروں نے تو بیویوں کے بیوہ ہو جانے کو برداشت کر  
 لیا ..... اولاد کے یتیم ہو جانے کی پرواہ نہیں کی ..... مال کے خرچ ہو جانے کو خاطر  
 میں نہ رکھا ..... وطن سے دور چلے جانے کی پرواہ نہیں کی ..... تلواروں کے سایے  
 میں سانسیں اسلام کے نام کر دیں ..... اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر جانیں  
 قربان کر دیں

جب ہم پوچھتے ہیں کہ ان تمام عالی نفوس نے یہ سب کچھ کس کیلئے برداشت  
 کیا ..... تو جواب آتا ہے:  
 اللہ کی رضا کیلئے



اور پھر سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد کے دور کو دیکھتے ہیں..... کہ اس میں بھی بے مثال قربانیاں پیش کی گئی ہیں

یعنی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ..... جنت کے وارث نانا..... کا نواسہ حسین رضی اللہ عنہ..... جنتی ماں کا پیارا..... حسین رضی اللہ عنہ..... جنتی باپ کا نور العین حسین رضی اللہ عنہ..... جنتی بھائی کا بھائی..... حسین رضی اللہ عنہ میدانِ کربلا میں..... بیٹے اللہ کی راہ میں پیش کر رہے ہیں..... جو ان علی اکبر اللہ کے نام پر قربان ہونے کو پیش کر رہے ہیں..... معصوم علی اصغر کی حلق سے تیر نکال رہے ہیں..... امام قاسم کا لاشہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر لا رہے ہیں..... اور پھر آخر میں چشمِ فلک نے دیکھا کہ وہ حسین رضی اللہ عنہ نماز کی حالت میں..... سجدے کی حالت میں..... اپنے رب کے حضور اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کر رہے ہیں۔

تو جب پوچھا کہ سخی حسین رضی اللہ عنہ نے یہ سب کس کیلئے کیا ہے..... حسین رضی اللہ عنہ کی خواہش کیا تھی؟ حسین رضی اللہ عنہ کا مشن کیا تھا؟

حسین رضی اللہ عنہ کا بے مثال قابلِ رشک جذبہ کیا تقاضا کر رہا تھا..... تو جواب آتا ہے کہ صرف اس لئے..... کہ:

اے..... اللہ تو راضی ہو جا

بے مثال کا کلام بھی بے مثال:

ابھی اس بات کو انجام تک لیجانے والا ہوں..... کہ جو بھی قربانی دے رہا ہے..... اللہ کی رضا کیلئے دے رہا ہے..... جو بھی امتحان دے رہا ہے..... اللہ کی رضا کیلئے دے رہا ہے..... یہ داستان تو بہت لمبی ہے.....



کہ لوگ ایسے بھی ہوئے کہ جنہوں نے خون جگر دیکر اسلام کے چراغ کو روشن کیا ہے۔

جب بھی دین پاک کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا..... کسی شرانگیزی نے سراٹھایا..... تو اس کی سرکوبی کیلئے کسی مرد مومن نے اپنا کردار ضرور ادا کیا

آئیے اس حوالے سے بھی چند حوالے پیش کر دوں

کہ..... ہمارا ایمان ہے اللہ قدیم اللہ کا کلام بھی قدیم

اللہ کی ذات قدیم..... اللہ کا کلام بھی قدیم

اللہ کی صفت بھی قدیم..... اللہ کا کلام بھی قدیم

نہ اس کی ذات حادث ہے..... اور نہ ہی اس کی صفات حادث ہیں..... تو

اللہ کی ذات متکلم اور قرآن اس کا کلام ہے..... جب متکلم قدیم ہے..... تو اس کا کلام بھی قدیم ہے:

جب متکلم کی ذات اعلیٰ ہے..... تو اس کا کلام بھی اعلیٰ ہے

جب متکلم کی ذات اکبر ہے..... تو اس کا کلام بھی معتبر ہے

جب متکلم کی ذات پاک ہے..... تو اس کا کلام بھی پاک ہے

جب متکلم کی ذات بے عیب ہے..... تو اس کا کلام بھی بے عیب ہے

جب متکلم کی ذات بے مثل ہے..... تو اس کا کلام بھی بے مثل ہے

جب متکلم کی ذات لا جواب ہے..... تو اس کا کلام بھی لا جواب ہے

لیکن چشم فلک نے یہ منظر بھی دیکھا ہے..... تاریخ آخر تک اس واقعہ

پر بھی شاہد ہے کہ مامون کے دربار میں جب قرآن کو مخلوق کہنے کا فتنہ

شروع ہوا..... تو ایسے ماحول میں..... ایسے ظالم کے سامنے کسی کی جرأت



نہیں تھی کہ کوئی مامون کے سامنے سراٹھا سکے..... اس کے رعب کی وجہ سے اس کے ظلم و ستم کی وجہ سے..... اس کے اقتدار اور اختیار کی وجہ سے..... تو ایسے میں جس ہستی نے آواز حق بلند کی..... وہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آواز تھی..... جب قرآن کو مخلوق کہنے کا فتنہ سراٹھانے لگا تو ایسے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مامون کے نازیبا ارادوں کو پاش پاش کر دیا..... اس کی خواہشات کا شیرازہ بکھیر دیا..... مامون جیسے حاکم وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بتایا..... کہ قرآن مخلوق نہیں ہے..... قرآن اللہ کا کلام ہے..... اور اللہ کی ذات بھی قدیم ہے..... اور قرآن اللہ کا کلام بھی قدیم ہے..... نہ بے عیب متکلم کی مثال دی جاسکتی ہے..... اور نہ ہی اس خالق و مالک کے ذاتی کلام کی نظیر پیش کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کلام برحق کو ”مخلوق“ کہا جاسکتا ہے..... تو مامون نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بطور سزا..... قید میں ڈال دیا..... علم و حکمت کے اس تاجدار کو ستایا گیا..... زہد و تقویٰ کے اس پیکر پر ظلم ڈھائے گئے..... ہر طرح سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بائیکاٹ کیا گیا..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی پیٹھ پر کوڑے برسائے گئے اور پھر اسی ظلم کی پاداش میں موت کی آغوش میں چلے گئے۔

جب میں نے علم و حکمت کے اس تاجدار یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت یہ ظلم و ستم برداشت کرنے کی وجہ کیا تھی..... یہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کی وجہ کیا تھی؟

تو جواب ملا سب اس لئے کیا ہے..... کہ اے اللہ تو راضی ہو جا! اور



پھر اس کے بعد دنیا دار بادشاہوں کے خوشامدیوں کا ٹولہ جیسے بے وقوف لوگ ”نورتن“ کہتے ہیں..... ارے یہ کیسے ہو سکتا کہ اسلام کے خلاف سازش کرنے والوں کو ”رتن“ کہا جائے؟ ارے پھر سے بھی کم تر ہو اور اس کو ہیرا کیسے کہا جائے گا؟

تو انہوں نے ”اکبر بادشاہ“ کی خوشامد کرنا شروع کی..... اور اس کو ظل الہی، ظل الہی گردانا شروع کر دیا..... تو ایسے میں بادشاہ اکبر کا بھی دماغ خراب ہو گیا..... اور ”نورتنوں“ کے اس ظل الہی نے ایک نیا دین الہی بنا لیا..... جب دین حق کے احکامات کو بدلنے کی یہ سازش شروع ہوئی جب اکبر کا بنایا ہوا خود ساختہ ”دین الہی“ لوگوں کے سامنے پیش کیا جانے لگا تو تاریخ گواہ ہے..... کہ ایسے لوگوں کی سرکوبی کرنے کیلئے..... ایسے باطل عقائد ایجاد کرنے والے لوگوں کو للکارنے کیلئے..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے..... آپ نے حق کی آواز کو اٹھایا..... ان ایسے ظالموں کو للکارا..... تو جب یہ سلسلہ نقشبند یہ کا تاجدار..... اہلسنت کا معیار..... زہد و تقویٰ کا معیار..... مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حق کی آواز اٹھانے کیلئے..... باطل کو للکارنے کیلئے میدان حق میں اترے تو ان کے دلائل کے سامنے اکبر بادشاہ اور اس کے کم فہم بے عقل نورتن لا جواب ہو گئے..... ذلیل و رسوا ہو گئے

تو پھر اس ظالم نے بھی اس مرد حق، مرد کامل، فقیر کامل..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید خانے کی سلاخوں کے پیسے ڈال دیا..... تو اب



یہ علم و حکمت کا تاجدار قید خانے کی تکلیف برداشت کر رہا ہے..... ظالم کے ہر وار کو اپنے سینے پر برداشت کر رہا ہے..... لیکن چشم فلک گواہ ہے کہ حضرت امام ربانی رحمہ اللہ کے پاؤں میں لرزہ نہیں آیا..... اپنے موقف صداقت کو بدلا نہیں..... اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر خود کو داؤ پر لگا دیا..... لیکن اکبر بادشاہ کا غلط منصوبہ ناکام بنا دیا اور پھر جب امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ سے یہ سوال کیا گیا..... کہ حضرت آپ نے یہ اندھیرے قبول کیوں کئے ہیں؟ آپ نے یہ سلاخوں کے پیچھے کی زندگی کو ترجیح کیوں دی؟ آپ نے یہ تکالیف اپنے سینے کیوں لگائی ہیں..... تو میرے امام کا جواب آتا ہے..... کہ:

صرف اس لئے کہ! اے اللہ تو راضی ہو جا!

تاریخ گواہ ہے..... کہ اس دنیا میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں نے جب سراٹھایا تو تب تب ہمیں رب کی رحمت نے بچایا..... جیسے دیکھئے!

ابلیس	آیا..... بچانے کیلئے آدم علیہ السلام آئے
فرعون	آیا..... بچانے کیلئے موسیٰ علیہ السلام آئے
نمرود	آیا..... بچانے کیلئے ابراہیم علیہ السلام آئے
ابو جہل و ابولہب	آیا..... بچانے کیلئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
منکرین زکوٰۃ	ابھرے..... بچانے کیلئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے
جب بلوائی	آئے..... بچانے کیلئے ذوالنورین رضی اللہ عنہ آئے
جب خارجیوں نے سراٹھایا	..... بچانے کیلئے مولا علی رضی اللہ عنہ آئے

جب یزید یوں نے آنکھ اٹھائی..... بچانے کیلئے حسین رضی اللہ عنہ آئے  
 جب مامون نے شراکیزی کی..... بچانے کیلئے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ آئے  
 جب اکبر کے عقائد سامنے آئے..... بچانے کیلئے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ آئے  
 ایک ایک فتنہ آتا تھا..... تو اس کو اسی جگہ پر دبا دیا جاتا تھا..... ناکام بنا  
 دیا جاتا تھا..... لیکن برصغیر پر جب انگریزوں کا قبضہ ہوا..... تو انہوں نے  
 ”پلاننگ“ کی..... کہ اسلام کو ایک دو فتنوں سے نہیں مٹایا جاسکتا..... چار  
 طرف حملہ کرو..... ہر طرف سے اس کو گھیرے میں لو..... ایسا اسلام کو گھیرے  
 میں لو..... کہ:

مسجدیں بھی خطرے میں ہوں  
 خانقاہیں بھی خطرے میں ہوں  
 عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی درسگاہ بند ہو جائے!  
 اولیاء کے فیضان کا در بند کر دیا جائے  
 اب انگریز کی اس پلاننگ کے تحت اسلام پر چوں طرفہ حملہ شروع ہو گیا۔  
انگریز کی سازش..... اور فتنوں کی بوچھاڑ:  
 پہلے فتنہ اٹھا..... کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے  
 تو..... اس پر لڑائی ہوئی  
 پھر فتنہ اٹھا..... کہ ہم حضرت علی کو نہیں مانیں گے  
 تو..... اس پر لڑائی ہوئی  
 پھر فتنہ اٹھا..... کہ حسین باغی ہیں  
 تو..... اس کو دبا دیا گیا



پھر فتنہ اٹھا..... کہ قرآن مخلوق ہے

تو..... اس کو دبا دیا گیا

پھر فتنہ اٹھا..... معتزلہ کا

تو..... اس کو دبا دیا گیا

لیکن جب ایک ایک فتنے آتے تھے..... تو اس وقت ان کو دبانا آسان

تھا..... لیکن اب تو چاروں طرف سے فتنے آنے لگے!

ہر طرف سے کتابیں لکھی جانیں لگیں.....

کبھی..... گنبد خضریٰ پر حملہ

کبھی..... سرکار بغداد پر حملہ

کبھی..... آقائے سہرورد پر حملہ

کبھی..... حیثیت اہل سنت پر حملہ

کبھی..... مولائے نقشبند پر حملہ

کبھی..... شریعت پر حملہ

کبھی..... طریقت پر حملہ

کبھی..... معرفت پر حملہ

اور پھر سب ملا کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر چاروں طرف سے حملے

ہونے لگے.....

کوئی رسول پاک کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دینے لگا

کوئی رسول پاک کے علم غیب پر انکار کرنے لگا

کوئی رسول پاک کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کی بات کرنے لگا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کوئی شیطان کی وسعت علمی کو رسول پاک سے زیادہ کہنے لگا  
 کوئی رسول پاک کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنے لگا  
 نہ جانے کیا کیا..... میرے رسول ﷺ کے متعلق کہا جانے لگا  
 کشمیر سے کنیا کماری تک  
 پنجاب سے بنگال تک

پورا برصغیر اب فتنوں کی لپیٹ میں آ گیا  
 تو ایسے میں ہر سنی تڑپا..... قادری تڑپنے لگا..... چشتی تڑپنے لگا..... نقشبندی  
 تڑپنے لگا..... سہروردی تڑپنے لگا..... نظامی بے چین ہو گیا..... مارے غم کے  
 صابری کی نیند اڑ گئی..... تمام خانقاہی نظام میں زلزلہ آنے لگا..... کہ اے میرے  
 اللہ اگر ایک فتنہ ہو تو ہم اس سے بچ جائیں..... اب تو چاروں طرف سے حملہ ہو  
 رہا ہے..... اب تو!

رسول ﷺ کی..... نبوت پر حملہ  
 رسول ﷺ کی..... رسالت پر حملہ  
 رسول ﷺ کی..... عظمت پر حملہ  
 رسول ﷺ کے..... حاضر و ناظر پر حملہ  
 رسول ﷺ کے..... اختیار پر حملہ  
 رسول ﷺ کے..... علم غیب پر حملہ  
 رسول ﷺ کے..... دربار پر حملہ  
 رسول ﷺ کی..... صفات پر حملہ  
 رسول ﷺ کی..... ذات پر حملہ



تو اب اس سے کیسے بچا جائے؟ تو اتنے میں مدینے والے نے تسلی دے دی..... اے سنیو! مت گھبراؤ

میں تمہیں بچانے کیلئے..... ”احمد“ رضادے رہا ہوں  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وآلہ وسلم  
 خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابھی پیچھے میں نے عرض کیا..... کہ تمام انبیاء و رسل خدا کی رضا دیکھتے رہے ہیں..... جیسا..... کہ:

حضرت آدم علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت شیث علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت نوح علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت ابراہیم علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت لوط علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت زکریا علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت یحییٰ علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت موسیٰ علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت یعقوب علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت یوسف علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت اسماعیل علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت ایوب علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں
حضرت شعیب علیہ السلام	.....خدا کی رضا دیکھیں

حضرت اور لیس علیہ السلام ..... خدا کی رضا دیکھیں  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام ..... خدا کی رضا دیکھیں  
 ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہم السلام خدا کی رضا دیکھیں ..... کروڑوں  
 اولیاء خدا کی رضا دیکھیں

اے مدینے والے تیرا نصیب کتنا اونچا ہے ..... کہ تیرا رب تیری  
 رضا دیکھ رہا ہے ..... آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک سب خدا کی  
 رضا دیکھ رہے ہیں ..... اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کتنے بے مثال  
 ہیں ..... کہ

خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا دیکھ رہا ہے؟ اور خود اعلان کر رہا ہے

وَكَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اللہ فرما رہا ہے ..... کہ اے محبوب ہم آپ کو اتنا دیں گے ..... کہ آپ راضی

ہو جاؤ!

خدا دینے والا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم لینے والے:

قرآن کی اس آیت مقدسہ پر غور کرو ..... تو صاف ظاہر ہے ..... کہ:

جلیل دے رہا ہے ..... خلیل لے رہا ہے

مصور دے رہا ہے ..... سید البشر لے رہا ہے

قدیر دے رہا ہے ..... نذیر لے رہا ہے

مولیٰ دے رہا ہے ..... بندہ لے رہا ہے

مالک دے رہا ہے ..... مملوک لے رہا ہے

محب دے رہا ہے ..... محبوب لے رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



طالب دے رہا ہے..... مطلوب لے رہا ہے  
 معبود دے رہا ہے..... عابد لے رہا ہے  
 مسجود دے رہا ہے..... ساجد لے رہا ہے  
 خدا دے رہا ہے..... مصطفیٰ لے رہا ہے  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... دے رہا ہے  
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ..... لے رہا ہے

اللہ بڑھا رہا ہے..... رسول ﷺ بڑھ رہے ہیں  
 اللہ سنوار رہا ہے..... رسول ﷺ سنور رہے ہیں  
 اللہ بے حساب دے رہا ہے..... رسول ﷺ بے حساب لے رہے ہیں  
 ادھر مولوی صاحب کہہ رہے ہیں..... کہ اللہ نے رسول ﷺ کو یہ دیا اور  
 فلاں نہیں دیا..... یعنی خود سے ہی تخصیص کر رہے ہیں..... حد بندی کر رہے ہیں  
 لیکن حقیقت تو یہ ہے..... کہ جب خدا اپنے مصطفیٰ ﷺ کو دے رہا تھا..... تو اس  
 دینے کی حد تو جبریل علیہ السلام کو بھی معلوم نہیں..... آج مولوی صاحب تمہیں کیسے  
 حد معلوم ہوگی؟

دیکھئے قرآن کہہ رہا ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جاؤ

ارے غور تو کرو..... اللہ نے يُعْطِيكَ فرمایا ہے..... یعنی دینے کا ذکر فرمایا  
 ہے..... لیکن حد نہیں مقرر فرمائی..... قید کوئی نہیں لگائی..... تخصیص کوئی نہیں بیان  
 فرمائی..... کہ اللہ کیا دے رہا ہے..... کتنا دے رہا ہے..... کب دے رہا ہے.....

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کب تک دے رہا ہے؟

تو قرآن کی نص سے یہ بات ثابت ہوگی..... کہ

اللہ..... بے حساب دے رہا ہے

محبوب..... بے حساب لے رہا ہے

اللہ..... بغیر قید کے دے رہا ہے

محبوب..... بغیر قید کے لے رہا ہے

تو ثابت ہوا..... کہ اللہ کے دینے کی حد نہیں ہے..... اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

لینے کی حد نہیں ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

دینے کی مشہور دو قسمیں:

عزیزان گرامی

اب عطا کے دو طریقے ہیں..... ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ مسئلہ سمجھنے میں

آسانی ہو جائے..... کہ میں نے جب پہلی بار ”جامعہ ضیاء العلوم“ کو دیکھا تو دل

بہت خوش ہوا..... کہ بڑی دیدہ زیب بلڈنگ ہے..... بڑی خوبصورت عمارت

کی لا جواب نقش و نگاری نے دل سے داد دینے پر مجبور کر دیا..... یعنی میں جامعہ

کو دیکھتے ہی حیرت میں پڑھ گیا..... لیکن جب میری ملاقات رئیس <sup>محققین</sup> محققین

علامہ حسین الدین شاہ صاحب سے ہوئی..... تو وہ حیرت ”اعتراف حقیقت

“ میں بدل گئی کہ جب رہنما اتنا اچھا ہے..... تو ان کا بنوایا ہوا بھی ظاہر ہے سب

اچھا ہی ہوگا

اور پھر جب ایک امیر ترین شیخ نے یہ اعلان سنا کہ..... اتنا بہترین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



ادارہ بن رہا ہے..... لا جواب بلڈنگ بن رہی ہے..... بچیوں کیلئے باپردہ تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جا رہا ہے..... تو جب یہ اعلان اس سیٹھ صاحب نے سنا تو اس نے کچھ دینے کا ارادہ کیا اور پھر دینے کی دو قسموں میں سے اس نے ایک طریقے کو اپنایا اور حضرت صاحب کو کہا کہ میں آپ کے ساتھ تعاون کرنا چاہتا ہوں..... اس جامعہ کیلئے کچھ دینا چاہتا ہوں..... تو آپ اپنے سیکرٹری صاحب کو میرے آفس میں بھیج دیجئے گا..... تو میں ان کو ”پانچ لاکھ روپے“ پیش کر دوں گا۔

تو دیکھئے! کچھ دینے کے پہلے طریقے کی طرف..... کہ کچھ دینے کا پہلا طریقہ جو اس سیٹھ نے اپنایا کہ میں آپ کو پانچ لاکھ روپے دوں گا..... یعنی دینے والے نے پانچ لاکھ فکس کر دیا..... پانچ لاکھ دینے کی قید لگا دی..... تو اب وقت مقررہ پر حضرت صاحب کے سیکرٹری صاحب وہ مقررہ رقم لینے..... مقررہ وقت پر مقررہ جگہ پر تشریف لے گئے..... تو سیٹھ صاحب کو جا کر تعارف کروایا کہ جناب میں حضرت صاحب کا سیکرٹری ہوں اور آپ نے ادارہ کیلئے تعاون کا اعلان کیا تھا تو وہ سیٹھ صاحب بولے جی ہاں! جی ہاں! میں نے پانچ لاکھ دینے کا اعلان کیا تھا۔ آئیے تشریف لائیے..... آپ بیٹھیں میں ابھی رقم منگواتا ہوں..... تو پھر سیٹھ صاحب نے اپنے منشی صاحب کو آواز دی منشی جی! منشی صاحب فوراً دوڑتے ہوئے آئے..... جی سیٹھ جی؟ کیا حکم ہے؟ تو سیٹھ صاحب کہنے لگے کہ اندر تجوری سے پانچ لاکھ روپے لے آئیے..... تو اب منشی گیا..... اور ایک ایک نوٹ گن گن کر بڑی احتیاط اور ذمہ داری سے پانچ



لاکھ روپے لا کر سیٹھ صاحب کی میز پر رکھ دیئے تو اب سیٹھ صاحب نے بھی گن گن کر پوری رقم ..... یعنی پانچ لاکھ روپے سیکرٹری صاحب کے حوالے کر دیئے ..... اور ساتھ میں نے کہا کہ سیکرٹری صاحب آپ ابھی یہ ساری رقم گن لیں ..... پوری پانچ لاکھ ہے

یہ بار بار پانچ لاکھ ..... پانچ لاکھ کیوں کہا جا رہا ہے ..... صرف اس لئے کہ یہاں دینا فکس کیا گیا ہے ..... پانچ لاکھ کی قید مقرر کی گئی تھی ..... اس لئے سیٹھ بھی پانچ لاکھ گن رہا ہے ..... اور منشی بھی پانچ لاکھ شمار کر رہا ہے ..... اور سیکرٹری صاحب بھی پانچ لاکھ گن کر وصول کر رہے ہیں تو اس لئے ثابت ہوا کہ جب دینے میں حد مقرر کی جائے ..... جب دینے میں فکس کرنے کی قید لگائی گئی ہو تو دینا بھی شمار ہوتا ہے ..... اور لینا بھی شمار ہوتا ہے۔

### دوسری قسم:

اب آپ نے ایک قسم کو سمجھ لیا ..... یعنی اس دینے کے طریقے کو ذہن نشین کر لیا کہ جس میں حد مقرر کی گئی ہو ..... اس میں کچھ زیادہ بھی نہیں کیا جاتا اور کم بھی نہیں کیا جاتا ..... اس لئے کہ ایک حد مقرر ہوتی ہے ..... دوسری قسم کچھ دینے کی وہ ہے کہ جس میں دینے کی حد مقرر نہ کی گئی ہو ..... دینے کی کوئی قید نہ لگائی گئی ہو ..... یعنی فکس نہ کیا گیا ہو۔

تو وہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سیٹھ صاحب کہہ کر جائیں کہ حضرت آپ کو میں اتنا دوں گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ..... آپ کو اتنا دیا جائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



یعنی..... اس طریقے سے دینے میں..... دینے کی حد مقرر نہیں..... کوئی فکس نہیں کیا گیا..... بلکہ اب تو جس کو دیا جا رہا ہے اس کی ”رضا“ مقصود ہے تو اب معاملہ پہلے طریقے کے بالکل برعکس ہو گیا..... یعنی اب یہ کہا گیا کہ حضرت میں آپ کو اتنا دوں گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے..... آپ راضی ہو جائیں..... تو اب جب سیکرٹری صاحب مقررہ وقت پر سیٹھ صاحب کے پاس گئے تو اب جب سیٹھ کو اپنا تعارف کروایا..... تو سیٹھ نے فوراً منشی صاحب کو بلایا اور کہا کہ جاؤ منشی جی تجوری سے مال لے آؤ..... منشی نے پوچھا..... جناب کتنا لے آؤں؟ تو سیٹھ نے فوراً منشی سے کہا خاموش ہو جاؤ بس تم جاؤ اور جتنے ہو سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ لے آؤ!

تو اب منشی صاحب اندر گئے اور تجوری سے ڈیروں روپیہ اٹھا لائے..... اب جب وہ روپیہ گنے بغیر ہی منشی لے آیا تو سیٹھ کے سامنے جب دولت کا ڈیر لگ گیا..... تو اب وہ مال منشی بغیر حد کے لایا ہے..... بغیر شمار کرنے کے لایا ہے..... اور اسی طرح ہی سیٹھ نے سب کچھ سیکرٹری کے حوالے کر دیا..... تو اب سیٹھ پیسوں کی گھٹیاں اٹھا اٹھا کر سیکرٹری کو دیتا جا رہا ہے اور اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے کہ یہ خوش کب ہوتا ہے..... یہ راضی کب ہوتا ہے۔

تو مثال پر غور کرنا کہ جب دینا فکس کیا تھا..... تو اس وقت دینے والے نے بھی گن کر دیا..... لینے والے نے بھی گن کر لیا..... لانے والے نے بھی گن کر لایا..... تو جب محبوب کی خوشی مقصود تھی..... محبوب کی رضا مقصود تھی..... تو پھر



دینے والا بھی بغیر حساب کے دے رہا ہے..... اور لینے والا بھی بغیر حساب کے لے رہا ہے!

تو بلا تشبیہ..... اللہ نے جب اپنے حبیب ﷺ کو دینے کا اعلان کیا ہے تو فکس نہیں کیا..... حد مقرر نہیں فرمائی..... بلکہ فرمایا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اور ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں

تو اب تو صرف رب اپنے محبوب ﷺ کو خوش کرنا چاہتا ہے..... تو اس میں کوئی حد نہیں لگائی کہ میں کتنا دوں گا!

بلکہ اب تو رضا مقصود ہے! قرآن پڑھ کر دیکھ لو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

یعنی..... اللہ دینے کو شمار نہیں کر رہا

رسول ﷺ لینے کو شمار نہیں کر رہے

اللہ دینے میں فکس نہیں کر رہا

رسول ﷺ لینے میں فکس نہیں کر رہے

اللہ کے دینے میں انتہا نہیں ہے

رسول ﷺ کے لینے میں انتہا نہیں ہے

اللہ کے دینے میں کوئی تخصیص نہیں

رسول ﷺ کے لینے میں تخصیص نہیں ہے

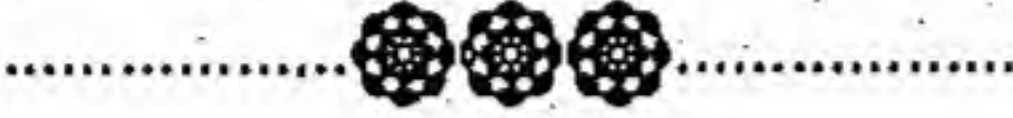
اللہ دینے والا بغیر کسی حد کے اپنے حبیب ﷺ کو دیئے جا رہا ہے..... اور

رسول ﷺ بغیر حدود و قیود کے اپنے رب سے لیتے جا رہے ہیں



اس لئے کہ دینے کی بھی حد نہیں..... اور لینے میں بھی کوئی حد نہیں وہ اس لئے..... کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مقصود ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى  
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



## نماز اور زکوٰۃ کی جامعیت

نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَلِنَا وَمَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّهٗ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مَوْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَسِرَاجَنَا وَأَشْرَفَنَا وَسَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ

أَمَّا بَعْدُ !

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ  
الْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ..... أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ  
صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَى الْكَوَاعِبِ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ اور درور پڑھیے!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

آج کے اس پروگرام میں..... میں نے جید علماء کرام اور مشائخ عظام کی موجودگی میں وہ آیت کلام ربانی تلاوت کی ہے..... کہ آج اس پر ہی سب سے زیادہ زور دینے والے (نماز اور زکوٰۃ پر) بھی اس کے تقاضوں کو صحیح طرح سے سمجھے نہیں ہیں..... اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام لوگ ان دونوں یعنی نماز اور زکوٰۃ کے صحیح تقاضوں کو سمجھ جاتے..... کبھی راہ حق سے ہٹتے نہیں:

نماز اور زکوٰۃ کی پہچان:

اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کی حقیقت کو پہچانے بغیر ہی نگر نگر..... قریہ قریہ..... گلی گلی..... گھومتا پھرے..... جیسے کہ آج بھی بہت سارے لوگ ایسا ہی کچھ کر رہے ہیں اور اگر یہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو پہچان جاتے..... تو ان کے عقائد میں شامل بہت ساری چیزوں کا ثمران لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کو سمجھنے سے ہی میسر ہو جاتا..... خیر کہنے کا مطلب ہے کہ نماز اور زکوٰۃ بہت سارے معاملات حل کر رہی ہے اور بہت سارے سوالات کا جواب دے رہی ہے..... اور بہت سارے عقائد کی درستگی کے راستے عنایت کر رہی ہے..... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

تو یہاں اپنی گفتگو کے آغاز میں ہی میں آپ حضرات کی بہت زیادہ توجہ چاہوں گا..... کہ

ہمارا ایمان ہے..... کہ ہم پر حج بھی فرض ہے اور حج کی فرضیت کا قرآن میں ذکر ہے اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے..... کہ قرآن میں جہاں ”حج“ کی فرضیت کا ذکر ہے..... وہاں صرف ”حج“ ہی کا ذکر ہے..... اور ”حج“ کے ساتھ ملا کر اللہ نے دوسری کسی فرض عبادت کا ذکر ہی نہیں کیا

اور دوسری طرف قرآن میں ”روزے“ کا ذکر بھی ہے..... اور روزہ بھی تو ایک فرض عبادت ہے..... لیکن جہاں قرآن میں ”روزے“ کا ذکر ہے..... صرف روزے ہی کا ذکر ہے..... ساتھ ملا کر کسی دوسری عبادت کا ذکر نہیں ہے..... یعنی صرف فرض عبادت ”روزہ“ ہی کا اکیلے ذکر فرمایا گیا ہے

اور پھر اسی طرح قرآن میں ایک اور فرض یعنی ”جہاد فی سبیل اللہ“ کا ذکر بھی ہے..... ہمارا ایمان ہے کہ ”جہاد فی سبیل اللہ“ بھی عبادت ہے..... اور ہے بھی فرض عبادت..... لیکن قرآن کے اندر جہاں..... جہاد فی سبیل اللہ کا ذکر ہے..... وہاں صرف جہاد کا ہی ذکر ہے..... ساتھ دوسری فرض عبادت کا ”متصل“ یعنی ملا کر ذکر نہیں فرمایا گیا!

لیکن جب نماز جیسی فرض عبادت کا ذکر فرمایا گیا..... تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں صرف نماز کی فرضیت کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کی



فرضیت کا ذکر بھی فرمایا..... جیسا کہ میں نے آیت مقدسہ تلاوت کی ہے.....  
مشہور آیت مقدسہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے

وَأَقِمْ وَالْصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

### 1- نکتہ:

اصل میں عبادتیں دو ہیں..... دونوں ہی فرض ہیں..... دونوں کی فرضیت  
بھی قرآن کی نص سے ثابت ہے.....

دونوں عبادتیں..... جدا جدا ہیں

دونوں عبادتیں..... علیحدہ علیحدہ ہیں

لیکن ان کے بیان کرنے کے معیار کو دیکھو..... کہ:

نماز کو زکوٰۃ کیساتھ بیان کیا

زکوٰۃ کو نماز کیساتھ بیان کیا

### زکوٰۃ کی جامعیت

سب سے پہلے آپ زکوٰۃ کو دیکھیں..... کہ ”زکوٰۃ“ اسلام کے اندر  
تقسیم ذر کا ایک انتہائی عادلانہ نظام ہے..... مفلسی کو ختم کرنے کا باضابطہ  
ایک معیاری نظام ہے..... مسلم سوسائٹی سے مفلسی دور کرنے کا ایک  
مضبوط نظام ہے

اگر لاہور میں کسی نے کسی حاجت مند کو بیس روپے دے دیئے..... اور وہ  
فوراً کسی ہوٹل پر گیا..... اور جا کر فوراً کہنے لگا..... کہ روٹی لاؤ..... ہوٹل والے  
نے پوچھا..... ارے پیسہ تمہارے پاس ہے؟ تو وہ بولا ہاں ہے؟ تم بس جلدی

سے روٹی لے آؤ..... تو اس کی تنگی ختم ہوگی

بھوک ختم ہوگی

تو اب دیکھئے..... کہ جب آپ نے کسی ضرورت مند کو 20 روپے روٹی کیلئے دے دیئے تو اب جب کہ وہ حاجت مند روٹی کھا چکا تو اس نے وہ 20 روپے ہوٹل والے کو دے دیئے..... اور پھر وہ جو پیسے اس ہوٹل والے کے پاس آئے تو وہ اس کی رقم کا حصہ بن گئے..... اس کی آمدن کا حصہ بن گئے..... اور اب وہ ہوٹل والا بھی تو گوشت کسی قصائی سے خریدتا ہے؟ تو اس نے وہ پیسے قصائی کو دے دیئے..... ارے پھر وہ قصائی بھی تو جانور کسی سے خرید کر لاتا ہے..... تو اس نے وہ پیسے آگے قصائی کو دے دیئے..... اور اب وہاں سے پیسے چلے گئے..... بازار میں کسی کپڑے والے کے پاس..... اور پھر وہاں سے بھی کلاتھ مارکیٹ میں چلے گئے..... اور اسی طرح سے وہ پیسہ چلتا چلتا کہیں کا کہیں پہنچ گیا!

اب دیکھئے کہ جب آپ نے اپنے ہاتھ سے 20 روپے کے نوٹ کو چلایا تو وہ دوڑنے لگ گیا..... کہاں سے کہاں تک چلتا گیا..... خدا جانے کتنے لوگوں کی مشکلیں حل کرتا گیا..... کہیں لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا گیا؟

دیکھئے پیسے نے ایک بھوکے کو کھانا کھلا دیا

ہوٹل والے کے کاروبار کو بڑھا دیا

تو اگر یہی 20 روپے اگر آپ کے ہاتھ میں رہتے..... آپ نے اگر کسی کو نہ

دیئے ہوتے تو.....

کتنے لوگوں کی پریشانی بڑھ جاتی؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



لکھیں لوگوں کی بھوک بڑھ جاتی؟

تو بات اس نتیجے پر پہنچی کہ ایک مثال سے یہ ثابت ہوا..... کہ اگر روپے کو روک لو تو ”پرا بلم“ پیدا ہو جاتے ہیں..... اور اگر اس روپے کو ہاتھ سے چلا دو تو بے شمار لوگوں کے ”پرا بلم“ ختم ہو جاتے ہیں

اسی لئے تو آج ہماری حکومتیں کہتیں ہیں کہ جس روپے کو چلا دیا جائے..... وہ ”وائٹ منی“ ہے..... اور جس روپے کو دبا لیا جائے..... جس روپے کو روک لیا جائے..... وہ ”بلیک منی“ ہے

تو آج حکومتیں اس کے متعلق قانون سازی کر رہی ہیں..... کہ:

ملک کو..... ”بلیک منی“ سے بچاؤ  
 معاشرے کو..... ”بلیک منی“ سے بچاؤ  
 ریاست کو..... ”بلیک منی“ سے بچاؤ  
 حکومت کو..... ”بلیک منی“ سے بچاؤ

یہاں پر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں..... کہ:

امریکہ اور برطانیہ کو آج خیال آیا..... کہ ملک کو بلیک منی سے بچاؤ  
 ہندوستان و پاکستان کو آج خیال آیا..... کہ ملک کو بلیک منی سے بچاؤ  
 افغانستان و ایران کو آج خیال آیا..... کہ ملک کو بلیک منی سے بچاؤ  
 یونان و سوڈان کو آج خیال آیا..... کہ ملک کو بلیک منی سے بچاؤ  
 اور ”بلیک منی“ آج کے ہر ملک میں قانوناً جرم قرار پایا..... لیکن آؤ  
 دیکھو اسلام کے اسلامی نظام کو..... کہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہی مدینے  
 کی چٹائی پر بیٹھ کر میرے نبی ﷺ نے تقسیم ذکر کا بے مثال نظام دے دیا.....

کہ پیسے کو روک کر نہ رکھو..... دبا کر نہ رکھو..... اس کو چلاتے رہو..... اس کو خرچ کرتے رہو۔

امریکہ..... آج جتنی ترقی کر جائے..... لیکن ثابت ہوا کہ مسلمانوں سے چودہ سو سال پیچھے ہے!

برطانیہ..... آج جتنی ترقی کر جائے..... لیکن ثابت ہوا کہ مسلمانوں سے چودہ سو سال پیچھے ہے!

ارے..... ان سب سے جو نظام آج سمجھا ہے  
وہ ہم نے چودہ صدیاں پہلے..... مدینے والے سے سمجھا ہے  
زکوٰۃ..... اور تقسیم ذر کا نظام:

عزیزان گرامی!

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں..... اس میں انسان خود کو بہت ترقی یافتہ تصور کر رہا ہے..... لیکن یہ ضرورت اس نے آج محسوس کی..... کہ پیشہ اکٹھا کر کے نہیں رکھتے جانا..... بلکہ اس پیسے کو آگے چلانا بھی ہے..... اس لئے کہ اگر پیسہ آگے چلتا رہے گا..... تو معاشی نظام کی درستگی قائم رہے گی..... اور دوسری طرف اگر اس پیسے کو چھپا کر رکھ لیا گیا..... اور پیسے کو جب روک لیا گیا تو پھر وہ پیسہ ”بلیک منی“ کہلائے گا..... اور اس کے لئے آج ہر حکومت قانون سازی میں مصروف ہے..... لیکن قربان جاؤں کلام خدا کا ہے اور زبان مصطفیٰ ﷺ کی ہے..... کہ جس پاک زبان اقدس کے ذریعے سے آج سے 14 سو سال پہلے ”زکوٰۃ“ کا حکم لکھا دیا گیا ہے..... یعنی اگر مالدار ہے..... تو وہ پیسہ روکے نہ بلکہ



پیسے کو چلاتا رہے..... تو ”زکوٰۃ“ کے ذریعے سے تقسیم مال کا نظام اسلام نے پیش کیا ہے

## 2- نکتہ!

اب ایک بات جو میں آپ سے کہنے والا ہوں..... کہ یہ تو آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان صاحب نصاب پر زکوٰۃ ادا کرنے کو قرض قرار دیا ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے..... اور اس زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال کی پاکیزگی کی ضمانت ہے

لیکن ایک بات جو خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے..... کہ زکوٰۃ دینے والے کیلئے یہ ضروری ہے..... کہ وہ اچھی طرح سے یہ جان لے کہ زکوٰۃ دی کس کو جائے

یعنی زکوٰۃ دینے والا سب سے یہ ضروری دیکھے گا..... کہ جس کو زکوٰۃ دی جا رہی ہے..... کہیں وہ سید تو نہیں ہے..... سید ہو، ہاشمی ہو، فاطمی ہو ان سب پر زکوٰۃ لینا حرام ہے

یعنی اگر تم دینا بھی چاہو تو نہیں دے سکتے..... اس لئے کہ نبی ﷺ نے ان پر زکوٰۃ لینا حرام قرار دے دیا ہے۔

یا رسول اللہ ﷺ..... اگر سید غریب و تنگ دست ہو تو پھر؟

فرمایا..... پھر بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا

یا رسول اللہ ﷺ..... اگر سید پریشان حال ہو ضرورت مند ہو تو پھر؟

فرمایا..... پھر بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا

یہاں سوچنے کی بات ہے کہ آخر پھر بھی سید پر زکوٰۃ لینا حرام کیوں ہے؟

دیکھئے..... زکوٰۃ کوئی کوئی کم رقم بنتی ہے! مثلاً

اگر..... امریکہ و برطانیہ..... میں رہنے والے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے

اگر..... ایران و سوڈان..... میں رہنے والے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے

اگر..... ہندوستان اور پاکستان..... میں رہنے والے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے

اگر..... مصر اور قطر..... میں رہنے والے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے

اگر..... کویت اور بیروت..... میں رہنے والے مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے

یعنی..... اس کے علاوہ اگر پوری دنیا میں رہنے والے مالک نصاب مسلمانوں کی زکوٰۃ کا پیسہ اکٹھا کر لیا جائے تو اتنا پیسہ اکٹھا ہو جائے..... کہ آسانی سے ایک پورا ملک خریدا جاسکتا ہے؟

تو کہنے کا مطلب یہ ہے..... کہ اتنی بڑی رقم جہاں بھی لگے گی..... ظاہر ہے کہ ہر حوالے سے فائدہ ہی دے گی..... لیکن یہ ساری اتنی بڑی رقم حضور ﷺ کی آل پر ہی حرام کیوں؟

یہ بہت سنجیدگی سے سوچنے والی بات ہے  
نبی ﷺ کی اولاد:

چاہے..... ایران میں ہو یا لبنان میں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



چاہے..... کوئٹہ میں ہو یا بیروت میں

چاہے..... ہندوستان میں ہو یا پاکستان میں

چاہے..... افغانستان میں ہو یا سوڈان میں

چاہے پوری دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے اولاد رسول ہوں ان

سب پر زکوٰۃ لینا حرام..... آخر سوچو تو کیوں؟

تو جب اس کی حکمتوں پر غور کیا تو تب اصل حقیقت سمجھ میں آئی..... کہ

میرے رسول ﷺ نے یہ بہت اچھا کیا کہ اپنی اولاد..... اپنے خاندان والوں پر

زکوٰۃ کو حرام قرار دے دیا..... اس لئے کہ پوری دنیا میں رہتی دنیا تک..... تا قیام

قیامت کوئی یہ نہ کہہ سکے..... کہ محمد عربی ﷺ نے اپنی اولاد کی پرورش کیلئے

دین چلایا ہے..... اپنے خاندان والوں کو پالنے کیلئے مذہب چلایا ہے..... تو اب

بات جا کر سمجھ میں آئی کہ میرے رسول ﷺ نے اپنے گھر والوں پر زکوٰۃ لینا حرام

قرار کیوں دیا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

نبی ﷺ کے بے مثال فیصلے:

عزیزان گرامی قدر!

میرے رسول ﷺ نے بہت اچھا فیصلہ فرما دیا کہ زکوٰۃ لینا اپنی آل..... اپنی

اولاد کے لئے حرام قرار دے دیا..... تا کہ کوئی بھی یہ کہنے کی جرأت نہ کر سکے.....

کہ رسول ﷺ کے گھر والے زکوٰۃ وصول کر رہے ہیں..... اور زکوٰۃ کے مال سے

نبی ﷺ کے گھر والے پل رہے ہیں

نہیں..... میرے نبی ﷺ کے گھرانے کو اس مال زکوٰۃ کی ضرورت نہیں

ہے..... اس لئے..... کہ:

اولاد کو پالنے کیلئے..... مذہب چلایا..... اکبر بادشاہ نے

اولاد کو پالنے کیلئے..... مذہب چلایا..... مرزا غلام قادیانی نے

اولاد کو پالنے کیلئے..... مذہب چلایا..... مسلمینہ کذاب نے

اولاد کو پالنے کیلئے..... مذہب چلایا..... باطل مذاہب نے

لیکن میرے نبی ﷺ نے تو بے مثال فیصلہ فرما دیا..... کہ

قیامت تک آنے والی انسانیت کو یہ معلوم ہو جائے..... کہ سب زکوٰۃ لے

سکتے ہو..... لیکن میرے خاندان والے زکوٰۃ نہیں لیں گے..... اس لئے کہ ہم

نے اپنے پاس سے مذہب نہیں چلایا..... بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ سچا مذہب

ہے..... کسی دنیا دار کا بنایا ہوا مذہب نہیں ہے..... یہ تو رب غفار کا عطا کردہ

مذہب ہے

نبی ﷺ کا بیان کردہ مذہب تو..... انسانیت کی بھلائی والا مذہب ہے

**3- نکتہ!**

میں یہاں پر ایک بات آپ سامعین کے ذوق کو بڑھانے کیلئے کرنا چاہتا

ہوں..... کہ زکوٰۃ ادا کرے گا وہ جو مالک نصاب ہوگا..... اور پھر اس کے اس

مقررہ نصاب پر یعنی مال پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے تو پھر زکوٰۃ دینی ہو

گی..... بلکہ ہر حال میں پھر اس مالک نصاب پر زکوٰۃ دینا فرض ہوگی..... لیکن

پھر بھی یہ تو امیر لوگوں کیلئے ایک حکم شریعت ہے..... لیکن جو غریب ہے..... وہ

بہت خوش نصیب ہے..... اس لئے:

امیر..... اپنی امیری پر ناز کر رہا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور غریب ..... اپنی غربی پر ناز کر رہا ہے  
 امیر ..... اپنی امیری میں خوش ہے  
 اور غریب ..... اپنی غربی پر خوش ہے  
 غور کرنا میری بات پر کہ ..... میں غریب کو خوش نصیب اس لئے کہہ رہا  
 ہوں ..... کہ:

غریب پاکستان میں ہے ..... تو اس کو غربی مبارک ہو  
 غریب ہندوستان میں ہے ..... تو اس کو غربی مبارک ہو  
 وہ اس لئے ..... کہ امیر کو تو بچانے والا کوئی نہیں ہے ..... امیر کی دادرسی کی  
 کوئی گارنٹی نہیں ہے ..... اس لئے ..... کہ پوری دنیا میں امیر تو بہت ہیں ..... لیکن  
 کوئی امیر نواز نہیں ہے ..... اور غریب کو اس کی غربی مبارک ہو کہ غریب کو  
 بچانے کیلئے ..... غریب کو سہارا دینے کیلئے ..... غریب کو نواز نے کیلئے تو .....  
 غریب نواز موجود ہے

یاد رکھئے! ..... کہ جب تک برصغیر پر خواجہ غریب نواز کا جھنڈا لہراتا  
 رہے گا ..... اس وقت تک ہر غریب کا چہرہ چمکتا رہے گا ..... مسکراتا رہے  
 گا ..... اس لئے کہ ہم غریب ہوئے تو کیا ہوا ..... ”غریب نواز“ جو  
 موجود ہے؟

حضرات محترم!

میں آپ کو غریب کہہ کر ..... آپ حضرات کو غریب ”باور“ نہیں  
 کروانا چاہتا صرف مسئلہ سمجھانے کیلئے ..... یہ سب کچھ عرض کر رہا ہوں  
 ..... کہ اگر آپ غریب ہیں تو پھر آپ کو ایک اور بہت بڑی سہولت میسر ہو

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

رہی ہے..... کہ:

جب چاہو..... جس سے چاہو

جہاں چاہو..... جیسے چاہو

تم زکوٰۃ لے لیا کرو..... اس لئے کہ تم غریب ہو..... اور غریب زکوٰۃ لے سکتا ہے..... یاد رکھو کہ تم غریب لوگ زکوٰۃ لیکر کوئی بڑا کام نہیں کرتے..... بلکہ اس امیر کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں

اس لئے کہ جس کسی امیر کے پاس زکوٰۃ کے دس ہزار روپے موجود ہیں..... وہ اس پر تو بوجھ بنا ہوا ہے..... کہ یہ میں کس کو دوں؟

اور تم جو غریب ہو تو تم زکوٰۃ لے لو..... اور تم زکوٰۃ لیکر ایک امیر آدمی کو فرض ادا کرنے کا موقعہ فراہم کرتے ہو!

ابھی آپ سب یہاں پر انتہائی غور فرمائیے گا..... میں آپ کو ایک جملہ دینا چاہتا ہوں..... وہ یہ کہ!

آپ سب جتنے حضرات یہاں موجود ہو..... اگر آپ سب غریب ہیں تو تم سب زکوٰۃ لے سکتے ہو..... لیکن میں ”سید“ ہوں..... میں چاہے تم سب سے بھی زیادہ غریب ہو جاؤں..... لیکن میں زکوٰۃ نہیں لے سکتا..... یعنی..... شریعت میں زکوٰۃ غریب کیلئے جائز اور اگر کوئی ”سید“ ہے تو چاہے وہ غریب بھی ہو لیکن زکوٰۃ نہیں لے سکتا..... آخر مسئلہ کیا تھا..... اصل حکمت کیا تھی؟

بس بہت دیر اس حقیقت کو سمجھنے میں لگا دی تو پھر کرم نوازی ہوئی اور یہ بات میری سمجھ میں آ گئی..... کہ ہر غریب مسلمان تو زکوٰۃ لے سکتا ہے..... لیکن

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



سید“ چاہے کوئی غریب بھی لیکن پھر بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا!

یعنی..... شریعت نے فیصلہ کر دیا کہ تم زکوٰۃ لینے میں..... آل رسول ﷺ کی طرح نہیں ہو۔

یعنی چاہے ہزار بار کوئی سر پٹکتا رہے..... لیکن میرے نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا..... کہ اے میرے امتیو تم میں سے ہر غریب آدمی زکوٰۃ لے سکتا ہے لیکن ”سید“ یعنی آل رسول چاہے غریب بھی ہو لیکن اس پر زکوٰۃ لینا حرام ہے

تو بس فیصلہ ہو گیا..... کہ تم سب زکوٰۃ لینے میں آل رسول ﷺ کی طرح نہیں ہو..... ارے میں سوال کرتا ہوں..... کہ جب تم شریعت میں آل رسول ﷺ کی طرح نہیں ہو..... تو پھر کوئی بشریت میں رسول ﷺ کی طرح کیسے ہو سکتا ہے؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَلَمٍ

سید زکوٰۃ دے گا مگر لے گا نہیں:

دیکھئے..... یہ بات تو اسلام کے بیان کردہ قانون سے ثابت ہو گئی..... کہ اسلام نے تقسیم ذر کا بہترین نظام پیش کیا ہے..... اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے بے شمار معاشی بحرانوں کا حل بیان فرما دیا ہے..... لیکن لینے اور دینے میں تقسیم بھی جدا جدا بیان فرمادی ہے..... یعنی!

امت رسول ﷺ امیری میں زکوٰۃ ادا کرے گی..... اور غریبی میں زکوٰۃ وصول کرے گی یہ بھی شرعی قانون ہے

آل رسول ﷺ امیری میں زکوٰۃ ادا کرے گی..... لیکن غریبی میں زکوٰۃ



وصول نہیں کرے گی..... یہ بھی شرعی قانون ہے  
 اور..... رسول ﷺ زکوٰۃ ادا بھی نہیں کریں گے..... اور زکوٰۃ وصول بھی  
 نہیں کریں گے..... یہ شان رسول ﷺ ہے!  
 تو ثابت ہوا..... کہ

زکوٰۃ کے لینے میں..... دوسرے تمام غریب امتی حضور ﷺ کی آل کی  
 طرح نہیں ہیں..... یعنی تمام غیر سید زکوٰۃ لیں گے..... لیکن سید زکوٰۃ نہیں لے  
 گا..... تو اب ہر امتی جو غیر سید ہے وہ زکوٰۃ لینے میں آل رسول ﷺ کی مثل نہیں  
 ہے اور رسول ﷺ نہ زکوٰۃ ادا کریں..... اور نہ ہی زکوٰۃ وصول کریں..... تو  
 ثابت ہوا..... کہ:

زکوٰۃ کے معاملے میں ہر غیر سید امتی..... آل رسول ﷺ کی طرح نہیں ہے  
 اور تمام امت میں سے کوئی سید اور غیر سید کوئی بھی میرے رسول ﷺ کی  
 طرح نہیں ہے..... اس لئے..... کہ:  
 رسول ﷺ نہ زکوٰۃ ادا کریں گے اور نہ ہی وصول کریں گے..... تو پھر ہماری  
 مثل کیسے ہوئے؟

تو ثابت ہوا..... کہ:

عام بشر کیلئے..... حکم اور ہے  
 اور..... سید البشر ﷺ کیلئے حکم اور ہے  
 عام انسان کیلئے..... قانون اور ہے  
 اور..... محبوب رحمن ﷺ کیلئے قانون اور ہے  
 عام آدمی کیلئے..... اصول اور ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



اور..... فخر آدمیت ﷺ کیلئے اصول اور ہے

تو ایک زکوٰۃ کے فرض نے ہی فیصلہ کر دیا..... کہ

تم سب میں سے کوئی بھی..... رسول ﷺ کی مثل نہیں ہے!

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

رسول ﷺ کی بے مثلیت:

عزیزان گرامی قدر!

اس زکوٰۃ کے مسئلے سے ہی بہت سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں..... مثلاً

زکوٰۃ پر آ کر تین درجے بن گئے!

ایک..... غیر سید امت رسول

دوسرا..... سید آل رسول ﷺ

تیسرا..... خود رسول ﷺ کی ذات پاک

تو پہلے درجے میں..... امت زکوٰۃ دے بھی رہی ہے اور لے بھی رہی ہے

تو دوسرے درجے میں..... آل رسول ﷺ زکوٰۃ دے رہی ہے..... لیکن لے نہیں رہی

اور تیسرے درجے میں..... خود رسول ﷺ نہ زکوٰۃ لیتے ہیں..... اور نہ دیتے ہیں

تو ثابت ہوا..... کہ پہلے درجے والے..... دوسرے درجے والوں کے

برابر نہیں ہیں..... اور تیسرے درجے میں خود رسول ﷺ باقی دونوں درجوں میں

شمار ہونے والوں میں سے کسی کے برابر نہیں

4- نکتہ!

دیکھئے حضرات..... زکوٰۃ تمام امت پر دینا فرض ہے..... اور لیکن

رسول ﷺ پر زکوٰۃ دینا فرض نہیں ہے..... تو جب میں نے ”زکوٰۃ“ سے



پوچھا کہ اے زکوٰۃ تو میرے رسول ﷺ پر فرض کیوں نہیں ہے؟ تو زکوٰۃ بولی..... کہ میں رسول ﷺ پر اس لئے فرض نہیں ہوں کہ تمام امت کو پتہ چل جائے کہ تم رسول ﷺ کی مثل نہیں ہو..... تو خیر آئیے..... میں یہاں پر ایک نکتہ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں..... کہ نبی ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہیں تھی..... تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ رسول ﷺ کو پاس مال نہیں تھا..... اس لئے کہ یہ بات تو رسول ﷺ کے گھر والے جانیں کہ رسول ﷺ کے پاس کتنا تھا..... اس لئے کہ ہم تو امتی ہیں..... ہم کیا اس بارے میں جانیں؟ ویسے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں..... کہ اگر رسول ﷺ کے پاس ویسے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں..... کہ اگر رسول ﷺ کے پاس مال نہیں تھا..... تو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کس ”باغ فدک“ کے لئے تشریف لیکر گئی تھیں..... ارے تمہیں کیا معلوم کہ ”باغ فدک“ کتنی بڑی پراپرٹی تھی..... یہ جدا بات ہے کہ رسول ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد اس کا وارث کون تھا؟

لیکن کوئی ثابت کرے کہ رسول ﷺ نے ”باغ فدک“ کا عشر نکالا ہو؟ نہیں کوئی ثابت نہیں کر سکے گا..... ویسے جو کچھ بھی رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے رہے ہیں:

وہ سب آپ ﷺ کی..... عطا تھی  
وہ سب آپ ﷺ کی..... فیاضی تھی  
وہ سب آپ ﷺ کی..... بندہ نوازی تھی  
وہ سب آپ ﷺ کی..... غریب نوازی تھی



وہ سب آپ ﷺ کی ..... سخاوت تھی

وہ سب آپ ﷺ کی عنایت تھی

لیکن کوئی یہ ثابت نہیں کرے گا..... کہ رسول ﷺ نے کبھی زکوٰۃ دی ہو..... تو بات یہاں آگئی کہ آخر رسول ﷺ نے زکوٰۃ ادا کیوں نہیں کی تو دیکھئے میں ایک مثال سے مسئلے کو آسان کرنا چاہتا ہوں..... کہ زکوٰۃ اگر میں اپنے بیٹے کو دوں..... تو شرعی حکم کے مطابق زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی..... اس لئے کہ اپنے بیٹے کی دولت کا میں مالک ہوں..... یا پھر ایسے بھی ہے کہ..... اگر کوئی اپنے زر خرید غلام کو زکوٰۃ دے گا تو پھر بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی!

اس لئے کہ جس غلام کو آپ نے خریدا ہے..... اب اس کے آپ ہی مالک ہیں..... اس کی جیب میں اگر دس ہزار روپے ہیں..... تو اس دس ہزار روپے کا بھی میں ہی مالک ہوں..... تو اگر میں اس کو زکوٰۃ دوں گا..... تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی..... اس لئے کہ وہ غلام تو میری ملکیت ہے..... اور اگر میں اس کو زکوٰۃ دوں تو پھر بھی وہ مال میری ہی ملکیت میں رہا..... وہ اس لئے کہ اس کا جو میں مالک ہوں..... تو جو کچھ اس کے پاس ہے..... تو اس کا بھی میں ہی مالک ہوں

تو اپنے غلام کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا اس لئے نہیں ہوتی کہ مالک تو بدلا نہیں زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی..... ملکیت ٹرانسفر نہیں ہوئی..... تو زکوٰۃ کیسے ادا ہوگی..... تو اب مسئلہ سمجھنا کہ میرے رسول ﷺ نے زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ رسول ﷺ زکوٰۃ کس کو دیں گے..... سارے جہاں والے تو آپ ﷺ کے



غلام ہیں؟

اے رسول ﷺ آپ زکوٰۃ دیتے کیسے؟ اس لئے کہ ساری دنیا تو آپ کی

غلام ہے:

آپ ﷺ ..... ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... عثمان رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... علی رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... سلمان رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... بلال رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... زید رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... حسان رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... صفوان رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... زبیر رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... ابن عوف رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... صہیب رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... مقداد کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 آپ ﷺ ..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیں ..... تو وہ بھی غلام ہیں  
 اے حبیب ﷺ آپ کس کو زکوٰۃ دیں گے ..... سارے تو آپ ﷺ کے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



غلام ہیں..... اور غلام کو تو زکوٰۃ دی نہیں جاتی..... اسی لئے تو میں کہتا ہوں..... کہ یا رسول اللہ ﷺ جو کوئی آپ ﷺ کا غلام نہیں..... وہ لاکھ کچھ کہتا پھرے وہ مسلمان نہیں..... اور جو آپ ﷺ کی عطا سے مسلمان ہے..... آپ کا غلام ہے..... اور غلام کو زکوٰۃ دی نہیں جائے گی..... اس لئے رسول ﷺ آپ پر زکوٰۃ دینا فرض نہیں کی جائے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ

نماز اور زکوٰۃ قرآن میں ایک ساتھ:

عزیزان گرامی!

دیکھئے..... زکوٰۃ پر تو اب تک بات ہوتی جا رہی ہے..... لیکن ابھی میں نے نماز کے حوالے سے گفتگو کا آغاز کرنا ہے..... حالانکہ قرآن میں نماز کا ذکر پہلے آیا ہے..... اور زکوٰۃ کا ذکر بعد میں آیا ہے..... لیکن تقریر کے شروع ہی میں..... میں نے زکوٰۃ کے حوالے سے گفتگو اس لئے شروع کر دی کہ..... نماز کے اندر بہت ساری بے مثال حکمتیں ہیں..... اور ہمارے ہاں اکثر لوگ زکوٰۃ کی فرضیت پر ایمان تو رکھتے ہیں..... لیکن اکثر غریب لوگ اس کو امیروں کے ساتھ سمجھتے ہوئے..... اس کے متعلق زیادہ پیچیدگی میں جا کر تحقیق نہیں کرتے..... تو آج اس پر وگرام میں میرا ذہن تھا کہ پہلے زکوٰۃ کی اہمیت پر بات کرتا ہوں..... بعد میں کچھ نماز کے متعلق بھی عرض کروں گا۔

5- نکتہ:

دیکھئے قرآن کے اندر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

یعنی پہلے نماز کا ذکر ہوا اور بعد میں زکوٰۃ کا ذکر ہوا..... لیکن قابل غور بات تو یہ ہے کہ نماز اور زکوٰۃ دونوں کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے..... اگر قرآن کی آیات میں دیکھیں تو پھر بھی ایسے ہی ہے..... اور اگر حدیث کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو پھر بھی ایک ساتھ ہی نماز اور زکوٰۃ کو بیان کیا گیا ہے!

سوچنے کی بات ہے..... کہ آخر اس میں حکمت کیا ہے؟

تو آئیے میں آسان لفظوں میں..... ایک دو مثالوں کے ذریعے سے بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں..... کہ

زکوٰۃ ایک فرض عبادت ہے..... اور نماز بھی ایک فرض عبادت ہے..... لیکن ان دو فرض عبادتوں میں کچھ خاص فرق ہے..... اور یہ بھی کہا جاتا ہے..... کہ نماز بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے

یعنی..... ایک بندہ جس کو زکوٰۃ کا ہزار روپیہ ملا تو اب یہ بندہ ان پیسوں سے اگر بھوکا ہے تو اپنی بھوک دور کر سکتا ہے..... اور اگر پیاسا ہے تو ان زکوٰۃ کے پیسوں سے اپنی پیاس بھی دور کر سکتا ہے..... یعنی:

زکوٰۃ کے پیسوں سے..... کپڑا خریدا جا سکتا ہے  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے..... کھانا کھایا جا سکتا ہے  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے..... شربت پیا جا سکتا ہے  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے..... ضرورت مند دکان بنا سکتا ہے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



زکوٰۃ کے پیسوں سے ..... ضرورت مند بیاہ کروا سکتا ہے  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے ..... ضرورت مند پڑھ لکھ سکتا ہے  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے ..... بچے پالے جا سکتے ہیں  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے ..... سفر کئے جا سکتے ہیں  
 یعنی ..... زکوٰۃ ایک ایسی عبادت کہ ادا کرنے والے نے جب زکوٰۃ ادا کر  
 دی تو اس سے بہت سارے کام کئے جا سکتے ہیں ..... یعنی:

زکوٰۃ کے پیسوں سے بھوکے کو کھانا مل گیا  
 زکوٰۃ کے پیسوں سے پیاسے کو پانی مل گیا  
 لیکن ..... یاد رکھو کہ نماز ایک ایسی فرض عبادت ہے ..... کہ:  
 نماز سے ..... بھوکے کی بھوک نہیں ختم ہوگی  
 نماز سے ..... پیاسے کی پیاس نہیں ختم ہوگی  
 تو قربان جاؤں ..... اللہ رب العزت کی حکمتوں پر کہ نماز اور زکوٰۃ کو اپنی  
 لاریب کتاب میں جہاں بھی بیان فرمایا ..... اکٹھے بیان فرمایا ..... اس میں ایک  
 بہت بڑی حکمت یہ بھی ہے ..... کہ

اگر ..... جسم بھوکا ہو تو ..... زکوٰۃ سے بھوک دور ہو جائے  
 اگر ..... روح بھوکی ہو تو ..... نماز سے بھوک دور ہو جائے  
 دیکھئے ..... نماز اور زکوٰۃ کو بھی اکٹھے بیان فرمایا گیا ..... اور ادھر بندہ مومن  
 کے جسم اور

روح کا تعلق بھی ساتھ ساتھ ہے  
 جسم اور روح کا واسطہ بھی ساتھ ساتھ ہے

جسم اور روح کا رشتہ بھی ساتھ ساتھ ہے  
 اور دوسری طرف نماز اور زکوٰۃ بھی ساتھ ساتھ ہیں..... یعنی جب  
 غریب کو جسمانی کمزوری بھوک کی وجہ سے محسوس ہو تو..... زکوٰۃ کے  
 ذریعے سے دور کر لے..... اور اگر کسی کو روحانی کمزوری محسوس ہو تو وہ  
 نماز سے دور کر لے

یعنی..... زکوٰۃ مومن کے ظاہر کو سنوار رہی ہے  
 اور..... نماز مومن کے باطن کو سنوار رہی ہے  
 زکوٰۃ مومن کے جسم کو تازگی دے رہی ہے  
 اور..... نماز مومن کی روح کو تازگی دے رہی ہے  
 زکوٰۃ مومن کی دنیاوی ضروریات پوری کر رہی ہے  
 اور..... نماز مومن کی روحانی ضروریات پوری کر رہی ہے  
 زکوٰۃ سے مومن کا مال صاف ہو رہا ہے  
 اور..... نماز سے مومن کا حال صاف ہو رہا ہے  
 زکوٰۃ مومن کے مال کو دوگنا کرتی ہے  
 اور..... نماز مومن کے تقویٰ کو دوگنا کرتی ہے

ظاہر و باطن پر حضور ﷺ نگران ہیں:

قرآن کی آیت مقدسہ **وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبَدِّلْ فَطْرَتَ اللَّهِ ۚ إِنَّهَا عَلِيمُ الْغُيُوبِ**..... آپ  
 حضرات نے بے شمار مرتبہ سنی ہوئی ہے..... تو آج یہ بات بھی ثابت ہو  
 گی..... کہ ان دونوں عبادتوں کا کام اپنا اپنا ہے..... دونوں کا نام اپنا اپنا  
 ہے..... اور ایک مومن کے ظاہر کو سنوار رہی ہے اور دوسری انسان کے



باطن کو سنوار رہی ہے

اور..... اگر زکوٰۃ کو چھوڑ دو تو پھر بھی گزارہ نہیں ہے

اور..... اگر نماز کو چھوڑ دو تو پھر بھی گزارہ نہیں ہے

تو ثابت یہ ہوا..... کہ زکوٰۃ مومن کے ظاہر کو سنوار رہی ہے..... اور نماز

مومن کے باطن کو سنوار رہی ہے..... اور میرے نبی ﷺ اسلام کی بنیادی

تعلیمات میں ان دونوں کی ادائیگی پر بہت زور دیا ہے..... میرے مدینے والے

لجپال نے نماز پڑھ کر دکھائی ہے..... کہ نماز ایسے پڑھو

اور زکوٰۃ کی تقسیم کا حکم فرمایا ہے..... کہ زکوٰۃ ایسے ادا کرو

تو دو عبادتیں جو ظاہر اور باطن کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں..... جو جسم اور روح

کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں..... میرے نبی ﷺ ان دونوں حال پر شاہد ہیں.....

دیکھئے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اے نبی ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے اور مبشر و نذیر بنا کر

اب اس آیت مبارکہ کے پہلے الفاظ پر ہی غور کریں..... کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ..... اے غیب کی خبریں دینے والے

تو لفظ ”نبی“ ہی بتا رہا ہے..... کہ وہ میرے محبوب ﷺ آپ پر کوئی

”غیب“ غیب نہیں ہے..... بلکہ آپ تو ظاہر و باطن کے غیب جاننے

والے ہیں

یعنی..... نبی کہتے ہیں..... ان حقائق کی خبر دینے والا

کہ..... جنہیں کوئی آنکھ دیکھ نہ سکھے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

”نبی“ کہتے ہیں..... ان حقائق کو جاننے والا

کہ..... جنہیں کوئی دماغ سمجھ نہ سکے

”نبی“ کہتے ہیں..... ان معارف کو جاننے والا

کہ..... جن کو کوئی ذہن سمانہ سکے

تو میرے رب نے نبی ﷺ کو بھیجا کس لئے ہے؟

اللہ..... نے نبی ﷺ کو اس لئے بھیجا..... تاکہ تم ایمان والے بن جاؤ

اللہ..... نے نبی ﷺ کو اس لئے بھیجا..... تاکہ تم اسلام سے وابستہ ہو جاؤ

تو اب انسان کی فطرت ہے کہ انسان کسی چیز کو مانتا ہے..... اسے دیکھ کر تو

اے محبوب ﷺ آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے..... کہ:

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی الوہیت کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی وحدانیت کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی بزرگی کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی یکتائی کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی کبریائی کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی صفات کی خبر دو

آپ دنیا میں جا کر..... اپنے رب کی ذات کی خبر دو

اور..... اے نبی ﷺ آپ دنیا میں جا کر..... ان حقائق کی خبر دو..... کہ جن

کو نہ کوئی آج تک جان سکا..... جن کو نہ کوئی آج تک سمجھ سکا

ارے حقیقت تو یہ ہے..... کہ:

جن حقائق کو..... انسان دیکھنے سے قاصر تھا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



جن حقائق کو..... انسان سمجھنے سے قاصر تھا  
 اے محبوب ﷺ آپ کے رب نے آپ کو بھیجا..... کہ اے محبوب ﷺ  
 اگرچہ لوگ..... میری الوہیت کو جاننا چاہتے ہیں  
 اگرچہ لوگ..... میری الوہیت کو جاننا چاہتے ہیں  
 تو اے محبوب ﷺ..... تمہارا رب فرما رہا ہے..... کہ  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ..... اے نبی ہم نے آپ کو بھیجا  
 اس لئے..... کہ:

لوگ مجھے ماننے سے پہلے..... تمہیں مان لیں  
 لوگ مجھے ملنے سے پہلے..... تمہیں مل لیں  
 لوگ مجھے پانے سے پہلے..... تمہیں پا لیں  
 قرآن میں رب تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا..... کہ اے محبوب ﷺ:  
 إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ..... میں نے آپ کو بھیجا ہے

اس لئے کہ پہلے آپ کی بارگاہ تک رسائی حاصل کی جائے..... پھر میری  
 طرف آیا جائے

اے محبوب ﷺ..... پہلے آپ کو تسلیم کیا جائے..... پھر میری  
 طرف آیا جائے..... اس لئے کہ ”ایمان بالرسالت“ کے بغیر  
 ایمان باللہ ہو ہی نہیں سکتا

اور پھر قرآن میں فرمایا ”شَاهِدٌ“ محبوب آپ ﷺ کو شاہد بنا  
 کر بھیجا گیا ہے..... یعنی جو موقعہ پر موجود ہو..... اور حالات سے باخبر  
 ہو وہ شاہد ہوتا ہے۔

میرے دوستو!

اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو ”شاہد“ بنا کر بھیجا..... اور کیسا شاہد بنا کر بھیجا؟  
تو ارشاد ہوتا ہے..... کہ:

آپ ﷺ کو صرف آدم علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے؟

آپ ﷺ کو صرف حضرت نوح علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

آپ ﷺ کو حضرت شعیب علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

آپ ﷺ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

آپ ﷺ کو حضرت یوسف علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

آپ ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

آپ ﷺ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی نہیں..... بلکہ ان کی قوم کا بھی شاہد بنا کر بھیجا گیا ہے

اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو ایسا شاہد بنا کر بھیجا ہے..... کہ:

اگر کوئی..... اللہ کے علم کی جھلک دیکھنا چاہے

تو وہ علم مصطفیٰ ﷺ کو ہی دیکھ لے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



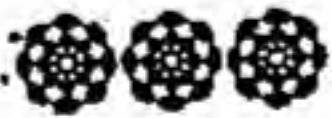
اگر کوئی..... اللہ کی قدرت کی جھلک دیکھنا چاہے  
 تو وہ علم مصطفیٰ ﷺ کو ہی دیکھ لے  
 اگر کوئی..... اللہ کی صفات کی جھلک دیکھنا چاہے  
 تو وہ علم مصطفیٰ ﷺ کو ہی دیکھ لے  
 اور ذات مصطفیٰ ﷺ ہمارے ظاہر و باطن پر شاہد ہیں..... ملاحظہ  
 فرما رہے ہیں..... اور گواہی دے رہے ہیں..... تو میرے نبی ﷺ نے  
 اللہ کا حکم پاک:

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

آپ ﷺ نے اللہ کا یہ حکم ہر ایمان والے تک پہنچایا ہے..... اور مومن  
 کو نماز ادا کرنے کا پابند بنایا ہے..... اور مالک نصاب مومن کو زکوٰۃ ادا  
 کرنے کا پابند بنایا ہے..... اور دوسرے تمام مذاہب میں نہ کوئی نماز جیسی  
 عبادت ہے اور نہ ہی کوئی زکوٰۃ جیسا تقسیم ذر کا نظام ہے..... اللہ تعالیٰ نے  
 قرآن میں نماز اور زکوٰۃ کو جوڑ دیا..... اور میرے مصطفیٰ ﷺ نے نماز  
 پڑھنے والوں اور زکوٰۃ اپنے والوں کو جوڑ دیا:

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

..........

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

# بارہ نقابتیں

بمعہ طریقہ نقابت

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

خطیب الاسلام تاجدار اقلیم خطابت

پیر سید شبیر حسین شاہ (حافظ آبادی)

دیاں پنجابی تقریریں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

ملک کے مشہور نقباء حضرات کی فرمائش پر لکھی جانے والی مفرد پنجابی کتاب

# ۱۲ پنجابی تقریریں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

ملک کے مشہور نقباء حضرات کی فرمائش  
پر لکھی جانیوالی منفرد پنجابی کتاب

# نقابت دیاں گلاں

مصنف

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

0332-4300213, 0315-4300213

Marfat.com  
Marfat.com  
Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَيْكَ يَا أَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# خواتین کی محفل

## درس قرآن

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شا کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

پَرْدَہ

عظمت کا نشان

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# خواتین کی محفل

## درس حدیث

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شا کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com





نزد شالیمار گارڈن  
یاغیا نیور لاہور  
0332-4300213  
0315-4300213

**مکتبہ ندوۃ العلماء لاہور**